وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ

اور (اے محمدؐ) ہم نے تم کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ (انبیاء۔۱۰۷)

www.KitaboSunnat.com

سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلفہ

حضرۃ مولانا حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی

نعمانی کتب خانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

(بغیر اجازت مصنف کوئی صاحب قصد طبع نہ کریں)

وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (پ ۱۷ ع ۷)

اور ہم نے آپ کو دنیا جہان کے لوگوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

سیّد الکونین

صلی اللہ علیہ وسلم

اس کتاب میں جناب سید المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، اکرم الاولین والآخرین، سید العرب والعجم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے صحیح حالات پیدائش سے وفات تک نہایت تحقیق سے لکھے گئے ہیں۔ اس غرض سے حیاتِ اقدس کے نورانی لمحات کی لمعہ فگنی مسلمانوں کے سینہ میں شمع محبت فروزاں کرے!

تالیف

حکیم مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی

ناشر

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
خطبہ رحمت للعالمین ﷺ	۱۳	بشارتِ عیسیٰ ؑ	۴۵
نقشِ اوّل	۱۵	محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئی	۴۶
عرب کا دورِ جاہلیت	۲۹	تسلّی دینے والا رسول ﷺ	۴۸
برائیوں کا سیلاب	۲۹	وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم	۴۹
شرک کا ظلمِ عظیم	۲۹	رسولِ رحمت ﷺ کے پتے	۵۰
قبیلے اور ان کے بُت	۳۱	بائیبل کی پیشگوئیوں کا ماحصل	۵۵۰
رحمتِ ایزدی جوش میں آگئی	۳۳	مطلعِ عالم پر مہرِ ضوفشاں کا طلوع	۵۵
رحمتِ عالم ﷺ کا عالی خاندان	۳۳	پیدائشِ پاک	۵۵
آمنہ خاتون کی شرافتِ نسب	۳۶	سید الکونین ﷺ کی والدہ کا خواب	۵۷
نسب نامہ رحمت للعالمین ﷺ	۳۷	عقیقہ اور ختنہ	۵۸
پیدائش سید الکونین ﷺ	۳۸	والدہ اور دادا بھی چل بسے	۵۸
انجیل کی بشارتیں	۴۱	زمانہ رضاعت	۵۹
رسولِ بنی اسمٰعیل صلی اللہ علیہ وسلم	۴۱	حضورِ انور ﷺ کا بچپن	۵۹
رسولِ فاران صلی اللہ علیہ وسلم	۴۲	رحمتِ عالم ﷺ کا سفرِ شام	۵۹
برومند اور بابرکت رسول ﷺ	۴۴	رحمتِ عالم کا تجارت کیلئے سفر	۶۰
دعائے ابراہیم ؑ	۴۵	بصریٰ میں حضور ﷺ کا بابرکت قیام	۶۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
حضرت خدیجہؓ کی شخصیت	۶۱
رحمتِ عالمؐ کا حضرت خدیجہؓ سے نکاح	۶۳
حضرت خدیجہؓ کی جان و مال سے غمخواری	۶۴
تعمیر کعبہ میں رحمتِ عالمؐ کی شرکت	۶۵
سرورِ عالمؐ پر افضالِ خداوندی	۶۶
معدنِ عصمت کے نورانی ہیرے	۷۰
رحمتِ عالمؐ کی غارِ حرا میں خلوت نشینی	۷۲
سید الکونین کے سر پر تاجِ نبوت	۷۲
وحی کا سلسلہ جاری ہو گیا	۷۵
غارِ حرا سے چاند نے کھیت کیا	۷۶
آفتابِ رسالت کی نور افشانی	۷۷
دعوتِ اسلام	۷۷
حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا قبولِ اسلام	۷۸
حضرت علی ابنِ ابی طالب	۸۰
حضرت ابوبکر صدیقؓ	۸۱
حضرت سعد بن ابی وقاصؓ	۸۲
زبیر ابن العوامؓ	۸۲
حضرت عثمان ابن عفانؓ	۸۳
عبدالرحمٰن بن عوف	۸۴
حضرت بلالؓ	۸۴
عبداللہ بن مسعودؓ	۸۵
حضرت ارقم بن ابی ارقمؓ	۸۶
ارقم کا گھر مرکزِ تبلیغ بن گیا	۸۶
تبلیغ کا حکم علانیہ	۸۷
رحمتِ عالمؐ اور مسلمانوں پر تشدد	۹۰
حضرت عمرؓ کا قبولِ اسلام	۹۲
حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب	۹۷
حضرت عمارؓ اور حضرت صہیبؓ	۹۸
حضرت خباب بن ارتؓ	۹۹
حبشہ کی پہلی ہجرت	۱۰۵
کفارِ مکہ کا حبشہ میں تعاقب	۱۰۶
نجاشی سے مہاجروں کی واپسی کا مطالبہ	۱۰۶
نجاشی کا حکیمانہ جواب	۱۰۷
مہاجرین نجاشی کے دربار میں	۱۰۷
نجاشی کے دربار میں حضرت جعفرؓ کی تقریر	۱۰۷
نجاشی باغ باغ ہو گیا۔	۱۱۰
دربار میں دوبارہ طلبی	۱۱۱
مہاجرین کی مکہ کو مراجعت	۱۱۲
حبشہ کی دوسری ہجرت	۱۱۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
حبشہ کی دوسری ہجرت کے مہاجرین و مہاجرات کے اسماء	۱۱۲	بیعت عقبہ ثانیہ	۱۳۸
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقاطعہ	۱۱۵	مدینہ منورہ کی ہجرت	۱۴۰
رحمتِ عالم شعب ابی طالب میں	۱۱۶	مہاجرین اور مہاجرات کے اسمائے گرامی	۱۴۰
مقاطعہ کا خاتمہ	۱۱۵	ہجرت کا سلسلہ فتح مکہ تک رہا	۱۴۳
ابوطالب اور خدیجۃ الکبریٰ کی وفات	۱۱۸	معراج سرورِ کائناتؐ	۱۴۴
سرورِ عالم کا بہت نازک زمانہ	۱۱۹	بیت المقدس سامنے آگیا	۱۵۱
جور و ستم کے تاریک بادل	۱۲۰	معراج جسمانی ہے	۱۵۲
سرورِ رسولاں کی طائف کو روانگی	۱۲۱	ہجرت خاتم النبیینؐ	۱۵۵
طائف میں مصائب کا سامنا	۱۲۲	دارالندوہ میں قتل کے مشورے	۱۵۶
رحمتِ عالم دست بدعا ہیں	۱۲۲	حضرت علیؓ بستر رسالت مآب پر	۱۵۷
جنوں کا قبول اسلام	۱۲۴	رسولِ اکرمؐ اور صدیقؓ غار ثور میں	۱۵۸
مکہ میں مراجعت اور مطعم بن عدی کی امان	۱۲۶	کفار کی بینائیاں بند ہوگئیں	۱۶۱
تبلیغِ اسلام جاری ہے	۱۲۷	اللہ تعالیٰ نے نعمتیں یاد دلا دیں	۱۶۲
حضرت سودہؓ سے رحمتِ عالم کا نکاح	۱۳۱	صدیق اکبرؓ کا لاثانی ایثار	۱۶۳
حضرت عائشہؓ سے نکاح	۱۳۲	حضرت علیؓ کی روانگی	۱۶۵
مدینہ کے لوگ آغوشِ اسلام میں	۱۳۲	ہجرت کے بعد مکہ کی ویرانی	۱۶۵
بیعت عقبہ اولیٰ	۱۳۴	رحمتِ عالم اور صحابہؓ کی زندگی	۱۶۷
مصعبؓ کی مدینہ میں تبلیغی سرگرمیاں	۱۳۵	حق گو آرے سے چیرے گئے	۱۶۷
		ابوذر غفاریؓ کا حال	۱۶۹
		حضرت مصعبؓ کی جاں نثاری	۱۷۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
راہِ خدا میں مصائب	۱۷۲
کہاں وہ پاکباز اور کہاں ہم	۱۷۳
سرورِ عالمؐ کا سفرِ مدینہ	۱۷۴
سراقہ بن مالک کا واقعہ	۱۷۵
ام معبد کی بکری کا معجزہ	۱۷۶
مدینہ قریب آگیا	۱۷۷
سرورِ کائنات کا استقبال	۱۷۸
شہر میں ورودِ پاک	۱۸۰
حضرت ابو ایوبؓ کے گھر نزولِ اجلال	۱۸۰
رحمتِ عالمؐ کے مکان کی تعمیر	۱۸۱
حضورؐ کی نئے مکان میں آمد	۱۸۲
حضورؐ کی دعا سے صحابہ تندرست ہوگئے	۱۸۳
مہاجرین اور انصار میں بھائی چارہ	۱۸۵
انصار کے مکانات کی فضیلت	۱۸۶
انصار سے حضورؐ کی محبت	۱۸۷
مدینے میں سب سے پہلا مسلمان بچہ	۱۸۸
مدینہ میں عبداللہ بن سلامؓ کا قبولِ اسلام	۱۸۹
حضرت سلمان فارسیؓ کا قبولِ اسلام	۱۹۱
عیسائیت کیطرف رجحان	۱۹۱

مضمون	صفحہ
شام کا سفر	۱۹۲
موصل کو روانگی	۱۹۳
نصیبین کا سفر	۱۹۳
عموریہ کا سفر	۱۹۴
عموریہ کے اسقف کی وصیت	۱۹۴
سلمان اور سفرِ عرب	۱۹۵
سلمان فروخت کئے گئے	۱۹۵
غلامی اور سفرِ مدینہ	۱۹۶
سلمان کا قبولِ اسلام	۱۹۶
یہودی آقا سے آزادی	۱۹۸
حضرت خریم بن فاتک کا قبولِ اسلام	۱۹۹
بیر رومہ کا وقف	۲۰۵
مدینہ منورہ میں اشاعت اسلام	۲۰۶
نماز جمعہ	۲۰۸
مدینہ منورہ میں پہلے جمعہ کا خطبہ	۲۰۹
"ہیروں" کا رنگ و نور	۲۱۱
لامثال خیر خواہی	۲۱۵
عیدین کی نماز اور دیگر احکام	۲۱۸
جواثی گاؤں میں پہلا خطبہ	

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
رسولِ خدا کے عزائم	۲۱۸	جنگِ بدر توحید اور شرک کی	۲۳۹
رسالتمآبؐ کے عزائم سے سبق	۲۱۹	جنگ تھی	
یہودیوں سے معاہدہ	۲۲۱	سمجھوتے کی درخواست	۲۴۰
ابوجہل کے بد ارادے	۲۲۳	غزوۂ بدر	۲۴۲
سیّد العرب والعجم کے غزوات	۲۲۶	ضمضم کا چلانا اور رونا	۲۴۵
کفارِ مکہ کی دشمنی جاری ہے	۲۲۷	جنگِ بدر قدرتِ خداوندی کی	۲۴۶
قریش کے قافلہ کی بدنیتی	۲۲۸	نشانی ہے۔	
ہجرت کا پہلا سال	۲۲۹	بے سروسامانی میں مددِ خداوندی	۲۴۸
سریّوں کو روانگی	۲۲۹	خدا کی جناب میں استغاثہ	۲۴۹
غزوہ ابوار	۲۲۹	بدر میں رحمتِ عالمؐ کی دعا	۲۴۹
ہجرت کا دوسرا سال	۲۳۰	فتح کی خوشخبری	۲۵۰
غزوۂ بواط	۲۳۰	خوابِ عاتکہ سے کفار کو انتباہ	۲۵۰
غزوۂ عشیرہ	۲۳۰	حیاتِ جاوداں اندر ستیز است	۲۵۲
بطن نخلہ کی مہم	۲۳۰	قدرتِ خداوندی کا کرشمہ	۲۵۵
اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا	۲۳۴	مجلسِ مشاورت طلب فرمائی	۲۵۴
یہودٌ و نصاریٰ کو مل بیٹھنے کی دعوت	۲۳۵	مقداد بن عمروؓ کی تقریر	۲۵۶
اسلام کی رواداری	۲۳۶	سعد بن معاذؓ کی تقریر	۲۵۷
ذمّی کے معنی	۲۳۷	قریش کے مصارع کی نشاندہی	۲۵۸
سرورِ عالمؐ کی جنگی کارروائیاں	۲۳۸	بدر کے میدان میں رحمتِ عالمؐ کا خطبہ	۲۵۹
مدافعانہ تھیں		حزب اللہ اور حزب الشیطان میں جنگ	۲۶۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
قریش کے سقوں سے دریافتِ حال	۲۶۲	غزوہ بحران	۲۷۷
بدر میں مسلمانوں نے پوزیشن لے لی	۲۶۳	غزوہ بنی قینقاع	۲۷۷
نوسو پچاس مسلح کافر	۲۶۴	قبائل یہود	۲۷۸
تین سو تیرہ بے سروسامان مسلمان	۲۶۴	کعب بن اشرف جہنم واصل	۲۷۸
دنیا سے نرالی جنگ	۲۶۵	ہجرت کا تیسرا سال	۲۷۹
لڑائی کی کیفیت	۲۶۵	غزوۂ اُحد	۲۷۹
ھٰذٰنِ خَصْمَانِ کا شانِ نزول	۲۶۷	عورتیں بھی قریش کے ساتھ آئیں	۲۸۰
جنگ کا زور ہو گیا	۲۶۷	اسلامی لشکر	۲۸۰
وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ	۲۶۸	صف بندی	۲۸۱
ابوجہل کا سر	۲۶۹	یہ تلوار کون لے گا؟	۲۸۱
بڑے سردار مارے گئے	۲۷۰	دادِ شجاعت دینے والے مسلمان	۲۸۳
کافروں کی نعشوں سے خطاب	۲۷۰	فتح شکست سے بدل گئی	۲۸۴
بدر سے مراجعت	۲۷۲	رحمتِ عالمؐ کا دانت شہید ہو گیا	۲۸۴
حضرت رقیہ بنت رحمتِ عالمؐ	۲۷۲	حضرت ابودجانہؓ کی وفاداری	۲۸۵
کا انتقال		مصعبؓ بن عمیر کی شہادت	۲۸۵
اسیرانِ بدر سے سلوک	۲۷۳	انسؓ بن نضر کی شہادت	۲۸۶
فدیہ لے کر چھوڑ دیا	۲۷۳	ابوطلحہ کی محبتِ رسولؐ	۲۸۷
غزوہ بنی سلیم	۲۷۶	حضرت حمزہؓ کی شہادت	۲۸۹
غزوہ سویق	۲۷۶	حضرت حنظلہؓ کی شہادت	۲۹۱
غزوہ بنی غطفان	۲۷۷	ابوسفیان نے ہبل کا نعرہ مارا	۲۹۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
رسالتمآبؐ کے فرمان سے لغزش کا نتیجہ	۲۹۲	سریّہ عبداللہ بن انیسؓ	۲۱۰
مسلمانوں کو لرزا دینے والا انتباہ	۲۹۴	سریّہ رجیع	۳۱۰
شہداء احد کی تدفین	۲۹۵	پیارے صحابہؓ کو شہید کر دیا	۳۱۱
شہداء احد کا بہشت سے پیغام	۲۹۶	زیدؓ بن دثنہ کی شہادت	۳۱۲
جہاد کے فضائل	۲۹۸	خبیبؓ کو سولی دے دیا	۳۱۲
بہشت تلواروں کے سایے میں ہے	۳۰۰	واقعہ بیر معونہ	۳۱۳
ہر مسلمان جہاد کی نیت رکھے	۳۰۱	ستر صحابہؓ کی شہادت	۳۱۴
میدانِ جہاد کی ایک صبح یا شام	۳۰۲	ہجرت کا چوتھا سال	۳۱۶
میدانِ جہاد بہشت کے حکم میں	۳۰۲	غزوہ ذات الرقاع	۳۱۶
جہاد کی ایک رات سے بہشت	۳۰۳	غزوہ بدر ثانی	۳۱۷
ہزار دن کی عبادت سے بہتر	۳۰۴	ہجرت کا پانچواں سال	۳۱۸
شہادت کے نشہ میں کھجوریں پھینک دیں	۳۰۵	غزوہ دومۃ الجندل	۳۱۸
عورتوں کا جہاد میں مرہم پٹی کرنا	۳۰۵	غزوہ بنی مصطلق	۳۱۸
امّ عطیہؓ سات غزووں میں	۳۰۵	ام المومنین حضرت جویریہؓ	۳۱۹
دو آنکھوں پر دوزخ حرام	۲۰۵	منافقوں کی شرارت	۳۲۰
شہید پھر شہادت کی تمنا کرتا ہے۔	۲۰۶	رحمتِ عالمؐ ہی عزت والے نکلے	۳۲۲
ساٹھ برس کی نماز سے بہتر	۲۰۷	سانحۂ افک	۳۲۳
سیّد الکونینؐ کا شوقِ شہادت	۲۰۷	صدیقہ طاہرہؓ کی بیماری	۳۲۴
غزوہ حمراء الاسد	۲۰۸	عائشہ صدیقہؓ والدین کے گھر	۳۲۵
سریّہ ابو سلمہؓ	۲۰۹	عائشہ صدیقہؓ پر غم کے پہاڑ	۳۲۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
حضرت عائشہؓ کی برأت میں دس آیتیں	۳۲۸
مسطحؓ، حسانؓ اور حمنہؓ پر حد	۳۳۰
غزوۂ خندق	۳۳۱
یہود قریش کو اکسا لائے	۳۳۱
خندق کھودی گئی	۳۳۳
حضورؐ کی صحابہؓ کو دعا	۳۳۳
تا زیست لڑنے کی بیعت	۳۳۴
کلمات برزبانِ رسالتمآبؐ	۳۳۴
پتھر ریت ہوگیا	۳۳۵
حضورؐ کا معجزہ	۳۳۵
کلیجے مونہوں کو آگئے	۳۳۵
جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے	۳۳۶
بنو قریظہ نے عہد توڑ دیا	۳۳۶
لطائف غیبی سے امداد	۳۳۸
ایک اور غیبی امداد	۳۳۹
غزوہ بنو قریظہ	۳۴۰
سریۂ خبط یا سیف البحر	۳۴۱
ہجرت کا چھٹا سال	۳۴۲
غزوہ بنی لحیان	۳۴۲

مضمون	صفحہ
سریۂ نجد	۳۴۳
چند سرایا	۳۴۴
سریۂ ذی القصہ	۳۴۵
سریۂ بنی سلیم	۳۴۵
سریۂ طرق	۳۴۵
سریۂ عیص	۳۴۵
سریۂ وادی القریٰ	۳۴۶
عکل و عرینہ کے ظالم لوگ	۳۴۶
صلح حدیبیہ	۳۴۷
واقعہ حدیبیہ کی تفصیل	۳۴۸
بیعۃ الرضوان	۳۴۹
حضرت عثمانؓ آگئے	۳۵۰
صلح کی گفتگو	۳۵۰
صلح کی شرطیں	۳۵۲
فتح مبین	۳۵۲
حضورؐ کا خواب سچا تھا	۳۵۴
حدیبیہ کی ایک شرط کا اعجاز	۳۵۴
غزوۂ ذی قرد یا غابہ	۳۵۶
غزوۂ خیبر	۳۵۷
یہود کے آٹھ قلعوں کی تسخیر	۳۵۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ہجرت کا ساتواں سال	۳۵۹	عمرۃ القضاء	۳۷۱
سرورِ کائنات کی خیبر کو روانگی	۳۵۹	عبداللہؓ کی رجز خوانی	۳۷۲
خیبر کے آٹھ قلعے	۳۶۰	حضورؐ کا کعبہ میں داخلہ	۳۷۴
حضورؐ کا عزمِ خیبر	۳۶۰	حضورؐ کی مکہ سے واپسی	۳۷۵
عامرؓ بن الاکوع کی حدی خوانی	۳۶۱	حضورؐ کا میمونہؓ سے نکاح	۳۷۵
مقام الصہبا پر پہنچ گئے	۳۶۲	ہجرت کا آٹھواں سال	۳۷۴
محمود بن مسلمہؓ کی شہادت	۳۶۴	غزوۂ موتہ	۳۷۴
اسود راعی مسلمان ہوگیا	۳۶۴	زید بن حارثؓ کی شہادت	۳۷۷
قلعہ صعب کی فتح	۳۶۵	حضرت جعفرؓ کی شہادت	۳۷۷
قلعہ قموص کی فتح	۳۶۵	حضرت عبداللہؓ کی شہادت	۳۷۸
مرحب کا رجز	۳۶۶	خالدؓ کے ہاتھ پر فتح	۳۷۸
حضرت علیؓ کا رجز	۳۶۶	غزوۂ ذات السلاسل	۳۷۹
مرحب کے بعد یاسر	۳۶۷	فتح مکہ	۳۸۰
حضرت صفیہ بنت حی بن اخطب	۳۶۵	قریش کی عہد شکنی	۳۸۰
باقی قلعوں کی تسخیر	۳۶۸	رحمتِ عالم کی مدینہ سے روانگی	۳۸۱
مخابرہ	۳۶۹	ابوسفیان مسلمان ہوگیا	۳۸۱
فدک کی تسخیر	۳۶۹	مکہ میں داخلہ	۳۸۳
مقام پرورش آہ و نالہ	۳۷۰	کعبہ میں داخلہ	۳۸۴
خیبر کے بعد سرایا کی روانگی	۳۷۱	جاؤ تم کو معاف کر دیا	۳۸۵
ہجرت کا ساتواں سال	۳۷۱	غزوۂ حنین	۳۸۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ہجرت کا نواں سال	۳۸۸	خیبر کے زہر کا اثر	۴۰۲
غزوۂ تبوک	۳۸۸	وفات قریب ہے	۴۰۳
بارگاہِ رسالتؐ میں وفود کی آمد	۳۹۰	صحابہؓ کو سپرد خدا کیا	۴۰۳
رسولِ خداؐ کے فرامین سلاطین کے نام	۳۹۳	پانی کی سات مشکیں	۴۰۴
ہجرت کا دسواں سال	۳۹۴	حضورؐ دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں۔	۴۰۵
حجۃ الوداع	۳۹۴	بنانا نہ تربت کو میری صنم تم	۴۰۶
حجۃ الوداع کے لافانی خطبات	۳۹۶	تین وصیتیں	۴۰۷
ایک ہمہ گیر خطبہ	۳۹۶	قبر پرستی کی ممانعت	۴۰۸
مساوات کا درسِ اخوات	۳۹۸	بیٹی اور پھوپھی کو وصیت	۴۰۹
اہلِ بدعت شفاعت سے محروم ہیں	۳۹۸	حضورؐ کے آخری کلمات	۴۱۰
کتاب و سنت کو مضبوط پکڑ لو	۳۹۹	وفات کے بعد اہل مدینہ کی حالت	۴۱۰
لا نبیّ بعدی	۳۹۹	غسل اور تدفین	۴۱۳
رنگ اور نسل کے امتیازات ہیچ ہیں	۳۹۹	نماز جنازہ	۴۱۳
مسلمان کی عزت اور حرمت	۴۰۰	ازواج مطہراتؓ	۴۱۵
ہجرت کا گیارہواں سال	۴۰۰	اولادِ اطہر	۴۱۸
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات	۴۰۰	شبیہہ اقدس اور عادات و اطوار	۴۱۹
بیماری کے حالات	۴۰۲	رحمت للعالمین کا مقام	۴۲۶
		اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے	۴۳۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
سنت اور حدیث کی اہمیت	۴۳۱	مومن اور مسلمان ہونے کی شرط	۴۳۴
سرورِ کائنات تمام امت پر بھاری ہیں	۴۳۲	فرمانِ رسولؐ پر جان چھڑکیں	۴۳۴
سنّت کو غالب رکھیں	۴۳۲	قُمْ بِاِذْنِ اللہِ	۴۳۶
سیّد العالمینؐ کی آواز کا ادب	۴۳۳	حضورؐ کی اعجازی زندگی	۴۳۶
سارا جہان ایک طرف ارشادِ مصطفےٰ ایک طرف	۴۳۳		

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ رحمۃ للعالمین
صلی اللہ علیہ وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ نَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ۔

ے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ وہ جامع اور مبارک خطبہ ہے جو حضورؐ اپنے ہر وعظ اور ہر تقریر کے شروع میں پڑھا کرتے تھے۔ یہ خطبہ بالفاظ مختلف مسلم، ابوداؤد، ترمذی وغیرہ میں موجود ہے۔ (صادق)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ) سب تعریفیں اللہ تعالےٰ ہی کے لئے ہیں۔ (اسلئے) ہم اسی کی تعریفیں کرتے ہیں۔ اور (اپنے ہر کام میں) اسی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم اُس (رب العالمین) سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اسی (پاک ذات) پر ہمارا بھروسہ ہے۔ ہم اپنے نفس کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ اور اپنے اعمال کی برائیوں سے (بھی) اس کی پناہ میں آتے ہیں۔ (یقین مانو) کہ جسے اللہ راہ دکھائے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ اور جسے وہ (خود ہی) اپنے در سے (دھتکار دے) اس کے لئے کوئی رہبر نہیں ہو سکتا۔ اور ہم (تہ دل سے) گواہی دیتے ہیں کہ معبود برحق (صرف) اللہ تعالےٰ ہی ہے اور وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور (اسی طرح تہِ دل سے) ہم اس بات کے بھی گواہ ہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے (خاص) بندے اور (آخری) رسول ہیں۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد تمام باتوں سے بہتر بات (یقیناً) اللہ تعالےٰ کی کتاب ہے۔ اور تمام راستوں سے بہتر راستہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور تمام کاموں سے بدترین وہ کام ہیں جو خدا کے دین میں اپنی طرف سے نکالے جائیں۔ (یاد رکھو) دین میں جو نیا کام نکالا جائے وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

نقشِ اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دراں چمن کہ نسیمے وزد زطرۂ دوست
چہ جائے دم زدن نافہائے تاتاریست

خدا تعالےٰ نے حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا علیہما السلام کو دنیا میں بسایا اور ان سے نسلِ انسانی کا سلسلہ جاری فرمایا۔ اور کہا :-

وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ۔ (پ ع)

اور زمین میں تمہارے لئے ایک وقت (خاص) تک ٹھکانا اور (زندگی بسر کرنے کے لئے) ساز و سامان ہے۔

یعنی اولاد آدم کے لئے یہ زمین ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ قرار گاہ ہے، ٹھکانا ہے اور زندگی کے لئے تمتع پانے کا مقام ہے صرف موت کے وقت تک۔ نیز ارشاد فرمایا۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا۔ (پ ۱ س ع)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی (ذات برتر) ہے جس نے تمہارے (نفع) کے لئے
پیدا کیا جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب۔"

یعنی کل کائنات انسان کے فائدہ اٹھانے اور زندگی کے نفع پانے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ اور انسان ۔؟

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (ذاریات)

اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو اسی غرض سے پیدا
کیا ہے کہ ہماری عبادت کریں۔"

خدا نے ہر چیز انسان کی خدمت، فائدے اور نفع کی خاطر پیدا کی اور اُسے صرف اپنی خالص عبادت کے لئے جلوہ بار کیا۔ خدا کی خالص عبادت کرنا انسان از خود نہیں جان سکتا۔ اس لئے انسانوں میں سے ہی اس نے نبیوں کو منتخب فرمایا۔ اور ان پر وحی نازل کر کے اپنی عبادت کے طریقوں کو متعین کیا۔ فانی، ہنگامی اور عارضی زندگی بسر کرنے کا لائحہ عمل بتایا۔ تاکہ اس مستقر کو چھوڑنے کے بعد انسان اپنے اصلی گھر میں پہنچ کر ہمیشہ کی زندگی، ابدی آرام اور چین سے پلے۔

دنیا میں انبیاء اور رُسل آتے رہے۔ اور لوگوں کو خدا کا پیغام پہنچاتے رہے۔ یہاں تک کہ خدا کے آخری رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ یہ وہ رسولِ پاک ہیں۔ جن کی دھوم پہلے نبیوں اور اُن کی اُمتوں میں مچی ہوئی تھی۔ جن کا نامِ نامی، اسمِ گرامی، ذکرِ خیر، اوصاف و خصائل اور محامد و محاسن خاص طور پر تمام آسمانی کتابوں میں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب پیغمبروں کی زبان پر ھتے۔

اس لئے کہ یہ پیغمبر آخرالزماں ہیں۔ خاتم النبیینؐ، رحمتٌ للعالمینؐ، اور شفیعُ المذنبین ہیں۔ اکرم الاوّلینؐ، اکرم الآخرینؐ، سیّدالعالمینؐ، امام المرسلینؐ، سرورِ کائنات رسولِ بحروبرّ، پیغمبرِ اسود و احمر ہیں۔ آپ کی رسالت کا نیّرِ تاباں مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک سارے کرّۂ ارض میں ضوفشاں ہے جس سے گیتی کا چپّہ چپّہ منوّر و مستنیر ہے۔ یہ وہ فرستادۂ بارگاہِ ربّ العالمین ہیں۔ وہ سیّدالبشر اور خیرالورٰیؐ ہیں۔ ہدایت کا جگمگاتا نور ہیں کہ تا نورِ نیّرین نور افشاں ہیں۔ رسالت کی مشعل قیامت تک شعلہ بار اور فانوسِ عمل دنیا کے آخری سانس تک گمراہ انسانیت کی پیشوائی کا ضامن ہے ؎

اگرچہ حسن فروشاں بجلوہ آمدہ اند
کسے بحُسن و لطافت بیارِ ما نرسد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حبیبِ خدا اشرفِ انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ عظمت اور بزرگی سے متعلق ارشادِ خداوندی ہوتا ہے۔

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (پ ۳ ع ۱۷)

اور جب لیا (میثاق کے روز) اللہ تعالےٰ نے عہد پیغمبروں کا۔ (اے پیغمبرو!) ابتہ جو کچھ دوں میں تم کو کتاب سے اور حکمت سے (تمہارے دورِ نبوت میں) پھر آئے تمہارے پاس (میرا) رسول (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) سچا کرنے والا اس چیز کو کہ تمہارے پاس ہے تو ضرور اس (کی نبوت) پر ایمان لانا۔ اور ضرور اس (کے دین) کی مدد کرنا۔ فرمایا (خدا نے) کیا اقرار کیا تم نے اور لیا تم نے اس پر بھاری عہد میرا؟ کہا (سب پیغمبروں نے) اقرار کیا ہم نے۔ فرمایا (خدا نے) اچھا تو (آج کے قول و قرار کے) گواہ رہو۔ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔ تو (بات کے) اس (قدر پکے ہوئے) پیچھے جو کوئی (قول سے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر جائے تو وہی (پھرنے والے) لوگ نافرمان ہیں"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ خدا تعالےٰ نے تمام انبیاء سے یہ عہد لیا تھا کہ اگر ان کے دور نبوت میں سرتاجِ انبیاء احمد مجتبےٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئیں تو وہ اُن کی نبوت پر ایمان لاکر اشاعتِ دین میں ان کا ساتھ دیں۔ تازیست ان کا اتباع کریں۔ چنانچہ جب حضورؐ کا ظہور ہوا تو سابقہ ادیان اور سماوی کتابیں منسوخ ہوگئیں اور تمام اہل کتاب کو آپ کی نبوت پر ایمان لانا اور آپ کی شریعت پر عمل کرنا فرض ہوگیا۔

ہر پیغمبر اپنی زندگی میں سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا منتظر رہا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں تو وہ ان کی نبوت پر ایمان لانے کا شرف حاصل کرے۔ پھر جب وہ پیغمبر دنیا سے رخصت ہوکر خدا کی جوارِ رحمت میں جانے لگتا تو اپنی امت کو تاکید کرتا کہ اگر میرے بعد حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو تم سب ان پر ایمان لانا۔ ان کا اتباع کرنا اور اپنی کتاب اور شریعت کو منسوخ سمجھنا۔ چنانچہ ابویعلی میں حضرت جابرؓ سے مرفوعًا آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"واللہ اگر موسےٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان کو کچھ حلال نہ ہوتا مگر یہی کہ میری پیروی کریں۔"

(ابویعلی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقامِ غور ہے کہ ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبروں (خدا کا ان پر درودِ و سلام ہو) اور ان کی امتوں کو خدا کا حکم تھا کہ اگر ان کی زندگی میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم آئیں تو وہ ان پر ایمان لاکر ان کا اتباع کریں۔کیا مرتبہ، شان، بزرگی اور شرف ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا! پھر کس قدر سعادت، مقدر کی بلندی اور خوشی کا مقام ہے، مسلمانوں کے لئے — کہ ان کو تمام نبیوں، رسولوں اور ان کی امتوں — ساری اولادِ آدم کے پیشوائے اعظم سیدالمرسلین، رحمت للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لانے اور ان کی تابعداری کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ زہے نصیب! امتِ محمدیہ کے۔ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ و السلام!

جناب اکرم الاولین و الآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو خطاب ہوتا ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ط مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ٥ (پ ۴ ع ۳)

لوگوں (کی رہنمائی) کے لئے جس قدر امتیں پیدا ہوئی ہیں تم سب سے بہتر امت ہو کہ اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو۔ اور اللہ پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(عقیدہ توحید کے ساتھ) ایمان رکھتے ہو۔ اور اگر (توحید
و رسالت پر) اہلِ کتاب (بھی) ایمان لے آتے تو
ان کے لئے بہتر تھا۔ مگر ان میں سے بعض ایمان لائے
ہیں اور ان میں اکثر نافرمان ہیں۔"

امتِ محمدیہ تمام امتوں سے بہتر امت قرار پائی۔ اس لئے کہ اس کو حضور انورؐ کی نبوت پر ایمان لانا اور آپ کا اتباع نصیب ہوا ہے جو پہلی امتوں کو نہیں ہوا۔ اور پھر صحابہؓ نے جس جاں نثاری سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا ہے اس عالمگیر تبلیغ کی نظیر نہیں ملتی۔ انہوں نے لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ کا حق ادا کر دیا ہے۔

جب کہ ثابت ہوگیا کہ حضرتِ انورؐ متبوع اعظم اور مقتدائے لامثال ہیں۔ رسولوں اور نبیوں کی سرداری کا تاج ان کے سر پر ہے۔ سرورِ دو عالم ہیں تو پھر مسلمانوں کو انکی اطاعت اور فرمانبرداری عین فرض ہوئی۔ ان کے نقشِ قدم پر چلنا بہشت میں چلنا ہوا۔ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ج (پ ۵ ع)

"جو کوئی اطاعت کرے رسول کی، پس تحقیق اس نے
حکم مانا اللہ کا۔"

معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کی حکم برداری کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری لازم ہے۔ جو کوئی اطاعتِ رسولؐ کرتا ہے وہی خدا کا حکم بجا لاتا ہے۔ پس مسلمانوں کو خدا کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرائض و احکام کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کیلئے رسولِ رحمتؐ کے نقشِ پا کی تلاش ضروری ہے۔ جونہی قدم پر قدم رکھا، فرض کا بوجھ اُتر گیا۔ صلے اللہ علیہ وسلم!

پیشوائے رسولاں، قائدِ پیغمبراں صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو اپنانے اور حضورؐ کی چال چلنے کے لئے ارشاد ہوتا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ؕ

(پ ۲۱ ع ۱۹)

ابتہ تحقیق ہے تمہارے لئے رسولِ خدا (کی زندگی) میں عمدہ نمونہ واسطے اُس شخص کے کہ امید رکھتا ہے خدا (کی رحمت) کی۔ اور آخر کے دن (کے آرام) کی۔ اور یاد کرتا ہے اللہ کو بہت۔"

یعنی جو شخص تم میں سے خدا کی رحمت کا طلبگار اور قیامت کے دن عذابِ الٰہی سے امن و امان چاہتا ہے۔ اُسے ضرور ہے کہ دنیا میں ( )، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی چال کے مطابق زندگی بسر کرے۔ اس کا مرورِ زندگی انوارِ رسالت سے کسبِ ضیا کرے۔ اس کے لیل و نہار اسوۂ حسنہ کے اُجالے میں گزریں۔ سنِّ رشد سے لے کر تا دمِ واپسیں وہ اپنے پیارے نبیؑ کا ہو رہے۔

از ابو البشر تا مسیح ابن مریمؑ — سارے رسولوں کے منتظر رسُول — رسالت کے بقا سے رہتی دنیا تک رہنے والے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسولؐ: حشر میں پہلے شافع اور پہلے مشفّع اس لائق ہیں کہ ان کے لیل و نہار مسلمانوں کے لئے مشغلِ حیات ہوں۔ رسالت کا کلمہ پڑھنے والے۔ اپنی زندگی سیّدالکونین صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے سانچے میں ڈھالیں کہ حضرت کا کردار معیارِ مسلمانی ہے۔

قرآنِ مجید نے حضورؐ کے منصب و مقام اور آپؐ کی اتباع کی اہمیت کو واشگاف الفاظ میں کئی بار بیان کیا ہے تاکہ امت اپنے رسولؐ کی حیثیت جان کر ان کا مقام پہچان کر ان کی فرمانبرداری کرے۔ زندگی کے تمام گوشوں کو لمعاتِ اطاعت سے روشن کرے۔

خدا نے فرمایا ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ (پ۵ ع۶)

"پس قسم ہے مجھ کو تیرے رب کی، نہیں ایمان لائینگے یہاں تک کہ منصف جانیں یہ تجھ کو اپنے باہمی جھگڑوں میں۔ پھر نہ پائیں اپنے جیوں میں تنگی تیرے فیصلے سے اور مان لیں جی کی خوشی سے"

یعنی اے پیغمبرؐ! جب تک یہ مسلمان اپنے باہمی تنازعوں، دینی اور دنیوی اختلافات میں تجھ کو حکم اور منصف نہ مانیں اور پھر صرف منصف ہی نہ بنائیں بلکہ تیرے فیصلے کو سن کر مانتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر شکن نہ لائیں۔ اور دل و جان سے قبول کریں۔ اس وقت تک ان کو ایمان سے کچھ بہرہ حاصل نہیں۔ مطلب واضح ہے کہ جب تک حضورؐ کے ارشادات کو بہ ہزار جان خوش ہوکر قبول نہ کریں، مسلمانی کا دعویٰ بیکار ہے اور عبث ہے۔ لَا یُؤْمِنُوْنَ دراصل ایمان والے نہیں ہیں۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؕ (پ ۲۲ ع)

اور کسی مسلمان مرد اور کسی مسلمان عورت کو لائق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول (ان کے بارے میں) کوئی کام مقرر کریں تو (یہ اپنی رائے کو دخل دیں اور) اس بات میں ان کا (اپنا) اختیار (باقی) رہے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریگا تو وہ صریح گمراہی میں جا پڑا۔"

یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرامین بلا چون وچرا اپنی رائے کو دخل دیئے بغیر قبول کر لینے چاہئیں۔ ارشادِ رسولؐ کے سامنے کسی مسلمان مرد اور عورت کو یارائے تکلم حاصل نہیں۔ بولنے اور کلام کرنے کا اختیار نہیں۔ حضورؐ کو رسول ماننے والے کا بس کام ہی یہ ہے کہ آپؐ کے ارشاد کو سن کر سرِ تسلیم خم کر دے۔ یہ ہے منصب اور مقامِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حکم امت کیلئے حضورؐ کی اطاعت کا!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید ارشاد ہوتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ٥ (پ ۲۶ ع ۱۳)

مسلمانو! اپنی آوازوں کو پیغمبرؐ کی آواز پر اونچا نہ کرو۔ اور نہ ان کے ساتھ بہت زور سے بات کرو جیسے تم ایک سے ایک (آپس میں) زور زور سے بولا کرتے ہو۔ (کہیں ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔"

یہ ہے مرتبہ پیغمبرِ خدا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ کہ امت میں سے کسی کو آپؐ کے حضور اونچی بولنے کی اجازت نہیں۔ اگر آواز بھی اونچی ہوگئی تو اس کے اعمال بے ادبیٔ رسولؐ کے سبب برباد اور ضائع ہو جائینگے۔

جس رسولِ رحمت کے حضور آواز پست رکھنے کا حکم ہے، ان کی آواز سے اونچی آواز نکالنی منع ہے بلکہ بربادیٔ اعمال کا سبب ہے۔ تو اُس سیدالکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور فرمان کو مسترد کرنے کا کیا انجام ہوگا؟ مسلمانوں کے لئے یہ غور کرنے کا مقام ہے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ٥ (پ ۳ ع ۱۲)

(اے پیغمبرؐ!) کہہ دو (ان لوگوں سے) کہ اگر تم اللہ کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، تو دوست رکھے
تم کو اللہ۔ اور معاف کردے تم کو گناہ تمہارے،
اور بخشنے والا مہربان ہے۔"

یعنی خدا تعالیٰ سے محبت کرنے اور اس کی دوستی کا ایک ہی طریقہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی جائے۔ جب حضورؐ کی اطاعت اور پیروی کرینگے تو خدا تعالیٰ دوست بنا لے گا۔ خود آپ محبت کریگا۔ اپنے ہاں عزت اور مرتبے بخشے گا۔ اپنا ولی بنا لیگا۔ پس خدا کو راضی اور خوش کرنے، آخرت میں نجات پانے کے لئے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پاک کو اپنانا چاہیئے۔ جس طرح حضورؐ نے حیاتِ مقدس کو بسر کیا ہے۔ ہم بھی اسی طرح بسر کریں۔ تاکہ دنیا اور دین دونوں کامیاب ہوں۔

ہم نے یہ کتاب "سیّدؐ الکونین" کے نام سے اسی غرض سے لکھی ہے کہ حضورؐ کی مقدس زندگی کے حالات مسلمانوں کے سامنے آجائیں اور وہ ہزار جان سے ان پر قربان ہوکر انہیں اپنائیں۔ نیز مسلمانوں کو یہ بھی معلوم ہو جائے کہ ان کے پیارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو کتاب وسنت ۔ دینِ اسلام کی تبلیغ کیلئے کن خارزاروں سے گذرنا اور کیسی کیسی تکلیفوں، مصیبتوں اور دکھوں سے دوچار ہونا پڑا ہے۔

حضورؐ کی زندگی پر بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کا رنگ جدا اور خوشبو جدا ہے۔ ہم نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس طریق سے گلزارِ سیرت کے پھول چنے ہیں، ان کی عطر بیزی اپنی جگہ مشامِ جان کو معطر کریگی۔ ان شاء اللہ!

پیدائشِ پاک سے لے کر وفات تک تمام ضروری باتیں اس کتاب میں آگئی ہیں۔ نہ یہ کتاب اتنی طویل اور ضخیم ہے کہ وقت کی قلت اور مشاغل کی کثرت اس کے مطالعہ میں مانع ہو اور نہ ہی اتنی مختصر ہے کہ نامکمل کہلائے۔

تمام حالات اور واقعات تاریخ اور سیرت کی معتبر اور مستند کتابوں سے لئے گئے ہیں۔ مثلاً ابوالفداء، طبری، ابن خلدون، ابن اثیر، معجم البلدان، طبقات ابن سعد، سیرت ابن ہشام، و کتبِ حدیث۔ عقاید اور اعمال سے متعلق تمام باتیں صرف قرآن اور حدیث سے درج کی گئی ہیں۔

ہماری دلی آرزو ہے کہ گھروں میں تمام مرد اور عورتیں۔ سکولوں اور کالجوں کے سب لڑکے اور لڑکیاں اس کتاب کو محبت کے ساتھ پڑھیں۔ اور اپنے پیارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی حرف بحرف از بر کریں۔ آپؐ کے تمام حالات اور واقعات سے پوری طرح واقف ہو جائیں۔ اور پھر ہر حال اور واقعہ سے سبق حاصل کریں۔ یہاں تک کہ اپنی زندگی ہر پہلو سے سیرتِ پاک کے سانچہ میں ڈھال لیں ؎

در گوشۂ امید چو نظارگانِ ماہ
چشمِ طلب براں خمِ ابرو نہادہ ایم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ۔ اعجازی زندگی ہے۔ دورِ نبوت کا ایک ایک لمحہ شمسِ ہدیٰ ہے۔ جو

اَبَدًا عَلٰی فَلَكِ الْعُلٰی

کی شان سے ضو گستر ہے

وقت گذر جاتا ہے۔ صدیاں بیت جاتی ہیں، ماضی بھول جاتا ہے لیکن مرورِ حیاتِ اقدس تا صُورِ اسرافیل ادوارِ مردہ کے لئے نغمۂ نو بہار ہے۔ تاگردشِ لیل و نہار مسائلِ عالم کا لازوال حل ہے۔ اسی حیاتِ پاک "سراجًا مّنیرًا" کی روشنی سے زندگی کی راہوں کو فردوس بداماں کرلو ؎

وہ دانائے سبل، ختم الرسل[1] مولائے کل[2] جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا

(اقبال رحمہ اللہ)

محمد صادق سیالکوٹی

۱؎ رسالتِ محمدیہ تا قیامت مہرِ نیمروز ہے۔ ۲؎ سارے جہان کے سردار!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرب کا دورِ جاہلیّت

برائیوں کا سیلاب سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے صرف مکّہ میں ہی برائیوں کا زور نہ تھا. بلکہ سارا عرب ہر قسم کی بدیوں سے بھرا ہوّا تھا. ان لوگوں کی مذہبی، اخلاقی، تمدنی، معیشی اور معاشرتی زندگی موت سے بدتر تھی۔ وہاں سے انسانیت رخصت ہو چکی تھی۔ شرافت، دیانت شرم، حیا، انصاف، محبت، اخوّت، ہمدردی، خودداری، خیرخواہی اور ہر اچھی خصلت کا نام و نشان نہ تھا. ہاں زنا، شراب نوشی، جوّا بازی، اغوا، بردہ فروشی، ڈکیتی، راہزنی، لوٹ مار، مکر، فریب، دھوکہ، دجل، چوری، کم تولنا، کم ماپنا، کم ناپنا، حسد، بغض، لڑائی، جدال، قتال، فساد، خون ریزی، دختر کشی، ظلم، ستم، بدخواہی، ہر بُری خصلت اور رذالت کی تاریک رات، چھائی ہوئی تھی۔ ایسی کہ صدیاں گذر گئی تھیں. کسی نے نیکی کی روشنی دیکھی نہیں تھی۔ اور اللہ تعالےٰ کی ذات اور صفات میں غیر اللہ کو شریک لانا ان تمام برائیوں میں سرِ فہرست تھا.

شرک کا ظلمِ عظیم عرب کے لوگوں کا مذہب شرک تھا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرک کا یہ مطلب ہے کہ وہ لوگ ایک خدا ۔ اللہ تعالےٰ ۔ پر ایمان لاکر آسمانوں اور زمین کا کاروبار چلانے کیلئے خدا کے مددگار بھی مانتے تھے۔ گویا اللہ تعالےٰ بادشاہِ حقیقی ہے اور اسکا عملہ بھی ہے جو اس کے حکم اور دیئے گئے اختیارات سے مہمات سرانجام دیتے ہیں۔ اس عقیدہ کی بنا پر اہلِ عرب دیوتاؤں اور دیبیوں کے ماننے والے تھے۔ جنّوں، فرشتوں کو نذریں دیتے، اور بتوں کو سجدے کرتے تھے۔ عرب اعاظم پرست بھی تھے۔ یعنی جو چیز ان کی نظر میں بڑی دکھائی دی۔ اس کی پرستش کرنے لگ گئے۔ سورج کی تابانی دیکھی تو اُسے پوجنے لگے چاند کا حسن نظر آیا تو اس کے آگے گر پڑے۔ ستاروں کو روشن دیکھا تو زحل، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ کی نیاز دینے لگے۔ ایسے ہی آگ، درخت، پہاڑ، دریا اور اس قسم کی بڑی چیزوں کی عبادت کرنے لگے۔ ان کے علاوہ غیرمرئی روحوں کا تصور کرکے ان کی خیالی تصویریں اور مجسمے بناکر بت خانوں اور ہیکلوں میں رکھ لئے۔ ان کے نام کی نیازیں دینے لگے۔ چنانچہ خانہ کعبہ میں جو ۳۶۰ بت رکھے ہوئے تھے ان میں سے سونے، چاندی، دوسری دھاتوں اور پتھر، لکڑی کے علاوہ، بزرگوں کی تصویریں بھی تھیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت مسیحؑ اور حضرت مریم کی شبیہیں کعبہ کی دیواروں پر نقش تھیں جن کو خوش کرنے کے لئے وہ لوگ ان کے نام کی قربانیاں اور نذریں دیتے تھے۔ غرض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سارے عرب میں مختلف حاجتوں، ضرورتوں، مہموں، مصیبتوں، کے لئے بیشمار دیوتا (بت)، پوجے جاتے تھے۔ اس اعتقاد کے ساتھ کہ ان سب کا مالک اللہ ہے، اور اللہ ہی کے یہ پیارے ہیں۔ جن کو چاندی سونا اور مختلف قسم کے کھانوں کی نذروں اور بخورات سے خوش کرکے اللہ کو خوش کیا جا سکتا ہے۔ تمام ملک میں ہزاروں بت خانے، ہیکل، مذبحے، تھان — سجدوں اور نیازوں کیلئے بنائے ہوئے تھے جہاں ہر ہر قبیلہ کے لوگ اپنی حاجت روائیوں کے لئے آتے تھے۔

قبیلے اور اُن کے بُت

عدنانی قبائل کے سب سے بڑے تین بت تھے۔ ایک ہبل تھا جو خانہ کعبہ میں نصب تھا۔ لات طائف میں تھا۔ مکہ سے چند کوس کے فاصلہ پر عزیٰ دیبی کا مسکن تھا۔ ان بتوں پر چڑھاوے چڑھائے جاتے، ان کے نام کی نذریں نیازیں دی جائیں۔ دور دور سے لوگ ان کے لئے سفر کرکے آتے تھے اور وہاں میلے لگتے تھے۔

ان کے علاوہ مختلف قبائل کے اور بہت سے مقامی بت بھی تھے جن کو وہ پوجتے تھے۔ قبیلہ ہذیل کا دیوتا سواع تھا۔ بنی ملکان بن خزیمہ کے بت سعد، نائلہ اور اَساف تھے۔ بنی ربیعہ بن کعب کا رُضاء، قبیلہ اباد کا ذوالکعبات، ہوازن کا جبار، قریش کا مناف، بکر و تغلب کا اُوال، بکر و ربیعہ کا محرق، ثقیف کا یالیل، خثم کا ذوالخلصہ، عنزہ کا سُعیر، سعد العشیرہ کا فراص تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوس و خزرج ازد اور غسان کی شاخ تھے۔ یہ مناۃ دیبی کو پوجتے تھے۔ ان قبائل کی اور شاخیں بھی تھیں۔ وہ بھی دیوتاؤں کی پرستش کرتے تھے۔ قذاعہ۔ لخم۔ جذام، غطفان کا دیوتا اُقیصر تھا۔ ازد السراۃ کا عائم، طی کا فِلس، دوس کا ذوالشریٰ، کلب بن دبرہ کا وُدّ اور انعم شاخِ طے کا یغوث تھا۔ کئی یعوق اور نسر کو پوجتے تھے۔ مدین بَعل کے پرستار تھے۔ قبیلے قبیلے کے اپنے بت بھی تھے اور مشترک بت بھی تھے۔

کئی قبیلے ستاروں کی پرستش کرتے تھے۔ عدنانی قبائل میں ایک قبیلہ قیس تھا۔ یہ شعریٰ ستارہ کی پرستش کرتا تھا کنانہ چاند کی۔ اسد قبیلہ عطارد کی اور قبیلہ تمیم ستارہ دبران کی۔

ان کے علاوہ کئی اور بتوں کے نام کتب لغت میں بلا تخصیص قبائل آتے ہیں۔ جیسے کُسعہ۔ جبہہ۔ شارق، محرّش، عوف، بجہ، غرض وہ لوگ بتوں، سیاروں، فرشتوں، روحوں اَن گنت خداؤں، دیبیوں اور اناث کی عبادت کرتے تھے۔

اور یہ بات بلامبالغہ درست ہے کہ سرزمین عرب اور اسکے نواح میں ہر کنکر کو شنکر مانا اور پوجا جاتا تھا۔ اللہ تعالےٰ کی ذات کا وہ ضرور اقرار کرتے تھے۔ لیکن قولی، بدنی اور مالی عبادت سارے جہان میں صدیوں سے نباتات، جمادات حیوانات، ارواح، ملائکہ اور اجرامِ سماوی کی ہوتی تھی کہ خداؤں کی یہ بھیڑ خوش ہوکر خدا تعالےٰ کو راضی کردے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحاصل عرب کے لوگ کیا بہ لحاظ اخلاق کے اور کیا بروئے مذہب دیوالیہ ہو چکے تھے۔ ان کی اخلاقی حالت اور مذہبی حیثیت آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ گویا وہ ایک لادوا مریض کی مانند تھے جن پر نزع کا عالم طاری ہو اور وہ چند لمحوں کا مہمان ہو۔ اور اس پر خویش واقارب ہچکیاں لے لے کر رو رہے ہوں۔

رحمتِ ایزدی جوش میں آگئی عرب جو اپنے کرتوت کے لحاظ سے تباہی کے گڑھے میں گر چکے تھے۔ خدا کو ان کے حال پر رحم آگیا۔ اور ان کی اصلاح اور نجات کے لئے حضرت **محمد** رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا۔

رحمتِ عالم صلعم کا عالی خاندان

اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی کِنَانَۃَ مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا مِنْ کِنَانَۃَ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ ھَاشِمٍ وَ اصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ ط (مشکوٰۃ)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ نے اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو اور کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو پسند کیا۔ اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو چُن لیا۔"

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خاندان بڑی شان اور عظمت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا خاندان ہے۔ حضورؐ کے دودمانِ عالی نسب کا مورثِ اعلیٰ عدنان[۱] ہوا ہے۔ عدنان کے چھ فرزند تھے جو ملک عرب کے مختلف علاقوں میں رہائش پذیر تھے۔ ان میں سے ایک مَعَدّ تھا جو بڑا ہونہار اور نامور ہوا۔ اسے خدا نے نزار نام بیٹا عطا فرمایا۔ نزار کے چار بیٹے ہوئے۔ ان میں مُضر بڑا ممتاز اور نامدار تھا۔ مضر کی نسل میں سے چوتھے درجہ پر حضرت کنانہ نے بڑی شہرت پائی۔ کنانہ کی نسل سے بڑی شاخیں پھوٹیں جو عرب میں آباد رہیں۔ اُن کی اولاد میں سے نضر نے بہت شہرت حاصل کی اور نضر ہی نے قریش کا لقب پایا۔ اور ان ہی کی اولاد کو قریش کہنے لگے۔ مثلاً بنی تیم حضرت ابوبکرؓ کا خاندان، بنی عدی حضرت عمرؓ کا خاندان، بنی امیہ حضرت عثمان کا قبیلہ بنی ہاشم حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا گھرانہ!

نضر کے پوتے کا نام فِہر ہے۔ یہ بڑی عزت و آبرو سے دیکھے جاتے تھے۔ ان کی چھٹی پشت میں حضرت قُصَیّ نے جنم لیا۔ یہ بڑے نامور سردار تھے۔ ان کو خدا نے چار بیٹے عطا کئے جن میں سے عبد مناف نے بہت شہرت پائی۔ ان کو بھی اللہ نے چار بیٹے دیئے۔ اُن میں ایک ہاشم تھے۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے پردادا! مردانگی، فیاضی،

---

[۱] حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے۔ ان میں سے ایک قیدار تھا۔ قیدار کی چالیسویں پشت میں عدنان ہوا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخاوت، خوش اخلاقی اور انسانیت میں شہرہ آفاق تھے۔ ان کے فرزند عبدالمطلب تھے، رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے دادا! یہ مکہ کے سرداروں اور حاکموں میں سے تھے۔ بڑے فیاض اور سخی تھے۔ آپ کا دسترخوان محتاجوں اور غریبوں کے لئے ہر وقت بچھا رہتا تھا۔ ملک میں نہایت ہی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ہر کوئی آپ کا ادب اور احترام کرتا تھا۔ آپ کی ذات میں سب اچھی خصلتیں جمع تھیں۔ آپ لوگوں کو رذائل سے روکتے تھے۔ زنا، شراب نوشی اور ظلم وستم سے منع کرتے تھے۔

ان کے بیٹے حضرت عبد اللہ تھے، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد بزرگوار! حضرت عبداللہ بڑے خوب صورت تھے۔ شرافت اور اخلاقِ فاضلہ کے پیکر تھے۔ شرم وحیا ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ہر کوئی ان کے کردار اور کریکٹر کا لوہا مانتا تھا۔ اپنی پاک دامنی کے سبب ملک بھر میں ممتاز تھے۔ آہ — عین عنفوانِ شباب میں ہی داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ صرف اٹھارہ سال عمر پائی۔

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا سارا نسب پاک دامنی، شرافت، طہارتِ نفس اور اخلاق کی پاکیزگی میں شہرہ آفاق رہا ہے۔ واقعی حضرتِ انور صلے اللہ علیہ وسلم پاک پشتوں اور پاک رحموں سے پیدا ہوئے ہیں۔

جس طرح حضورؐ نہایت شریف النسب تھے۔ اسی طرح آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آمنہ خاتون کی شرافت نسب

کی والدہ اور نانیاں بھی سب کی سب عفت اور عصمت میں اپنی مثال آپ تھیں۔ گویا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بڑے عالی مرتبہ نجیب الطرفین تھے۔ صلے اللہ علیہ وسلم!

حضرت ابن جریر طبریؒ رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے متعلق لکھتے ہیں۔

وَهِيَ يَوْمَئِذٍ اَفْضَلُ اِمْرَاَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ۔

آمنہؓ خاتون اُس وقت تمام قریشی عورتوں سے افضل تھیں۔"

لہ حضرت آمنہ خاتون بنت وہب کا نسب نامہ حضور انورؐ کے نسب نامہ سے قصی کے والد کلاب پر جا ملتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسبِ رحمۃٌ للعالمینؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

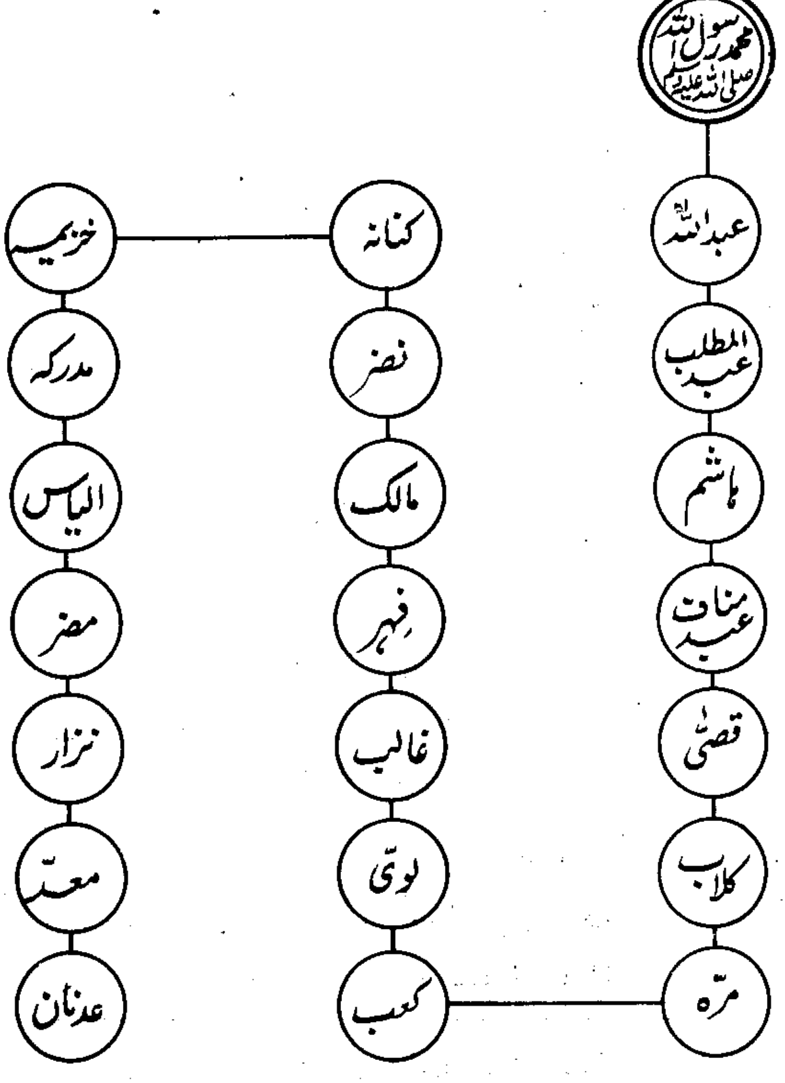

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدائشِ سیّد الکونینؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

آفتابِ رسالت کی صبح صادق
واقعہ اصحاب الفیل

حضرت انور صلے اللہ علیہ وسلم کے دادا بزرگوار حضرت عبدالمطلب کے زمانہ کا ایک مشہور واقعہ۔

واقعہ اصحاب الفیل خصوصیت سے قابلِ ذکر ہے۔ آفتابِ رسالت کے طلوع ہونے ۔ تولدِ پاک سے پچاس سال قبل ایک محیر العقول واقعہ لوگوں نے دیکھا۔ اسے قرآنِ مجید نے بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے۔ آپ بھی سنیں۔ جس کعبہ کو پیغمبر آخرالزماں صلے اللہ علیہ وسلم نے تین سَو ساٹھ بتوں سے پاک کرکے وہاں توحید کا جھنڈا لہرانا اور تاقیامت گڑے رہنے کا مژدہ سنانا تھا۔ خدا اس کعبے کی، آفتابِ رسالت کی "صبح صادق" میں کس طرح حفاظت کرتا ہے۔

واقعہ یوں ہے کہ یمن کے حاکم ابرہہ عیسائی نے اپنے ملک میں سنگِ مرمر کا ایک عظیم الشان گرجا بنایا اور اسے نہایت درجہ سجایا۔ اس غرض سے کہ لوگ بجائے کعبۃ اللہ کے اِس کا حج کیا کریں۔ اور ارادہ کیا کہ کعبہ کو چل کر مسمار کر دوں۔ چنانچہ وہ ایک خاص ہاتھی پر جس کا نام محمود تھا، سوار ہُوا اور تیس ہزار کا لشکر لے کر معہ ہزاروں ہاتھیوں کے ۔ مکہ کی طرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روانہ ہوا۔ جب مکہ کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ لوگوں کے اونٹ چر رہے ہیں۔ ان میں سے دو سو اونٹ حضرتِ انورؐ کے دادا عبدالمطلب کے بھی تھے۔ یہ تمام اونٹ ابرہہ کے آدمیوں نے پکڑ لئے۔ جب عبدالمطلب کو پتہ چلا کہ یمن کا جابر حاکم تیس ہزار کا لشکر اور بیشمار ہاتھی لے کر خانہ کعبہ کو گرانے آیا ہے تو وہ بے خوف وخطر اس کے پاس جا پہنچے۔ اور کہا کہ آپ کی فوج نے میرے دو سو اونٹ پکڑ لئے ہیں وہ واپس کردیں۔ ابرہہ نے کہا۔ آپ نے اونٹوں کا تو مطالبہ کیا اور اپنے کعبہ کے متعلق کوئی بات نہیں۔ آپ کیسے آدمی ہیں؟ عبدالمطلب نے کہا۔ اونٹ میرے ہیں۔ اس لئے میں اپنے اونٹوں کا مطالبہ کرتا ہوں۔ اور کعبہ خدا کا گھر ہے۔ وہ اپنے گھر کی خود حفاظت کریگا۔ متکبر اور ظالم ابرہہ بولا۔ وہ کیا حفاظت کریگا۔ عبدالمطلب اپنے اونٹ لے کر واپس آگئے اور خدا کے گھر کو خدا کے حوالے کر آئے۔

عبدالمطلب اور دوسرے اہل مکہ ابرہہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ اس کے لشکرِ جرار سے لڑنے کا سامان نہیں رکھتے تھے۔ اس لئے سب پناہ گاہوں میں محفوظ ہو گئے۔

دوسرے دن صبح ابرہہ نے داخلِ مکہ ہونے کی تیاری کی۔ اس نے اپنے ہاتھی کو بہتیرا اٹھایا لیکن وہ اپنی جگہ سے ہلنے سے رہا۔ بہت مارا۔ پھر بھی نہ ہلا۔ یمن کی سمت منہ کرکے بھاگنا چاہتا۔ لیکن مکہ کی جانب رُخ نہ کرتا۔ اتنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں خدا تعالیٰ نے سمندر کی طرف سے ایک عجیب پرندے لشکر کے لشکر بھیج دیئے۔ ہر پرندہ کی چونچ اور پنجوں میں پتھر کے کنکر تھے۔ وہ پرندے اُن ہاتھیوں والوں۔ اصحاب الفیل کو کنکر مارتے۔ جس کو کنکر لگتا وہ ہلاک ہو جاتا۔ کنکروں کی بارش ہونے لگی۔ اور ابرہہ کے لشکر میں ہلچل مچ گئی۔ وہ گھبراہٹ اور اضطراب کی حالت میں بھاگنے لگے۔ لیکن۔ اَیْنَ الْمَفَرّ۔ اب خدا کے عذاب سے کہاں بھاگیں۔ یہ غضب الٰہی تھا۔ سب ہلاک ہوگئے۔ قرآنِ مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝ وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝ (پ ۳۰ ع ۳)

کیا نہ دیکھا تو نے کیونکر کیا تیرے پروردگار نے ہاتھیوں والوں کے ساتھ۔ کیا نہ کر دیا ان کے داؤ کو خسارے میں اور اُن پر بھیجے پرند جھنڈ کے جھنڈ۔ پھینکتے تھے اُن پر پتھر کنکر سے۔ پھر کر دیا ان کو مانند بھس کھائے ہوئے کے"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلّم کے متعلّق

انجیل کی بشارتیں

موجودہ انجیل میں بھی حضرت محمد صلّے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور بابرکت حیاتِ پاک کے متعلق بشارتیں اور پیشگوئیاں موجود ہیں۔ ہم انہیں یہاں بیان کرتے ہیں۔ تاکہ رحمتِ عالم کی عظمت صداقت اور بزرگی ثابت ہو۔ اور عیسائیوں پر حجت ہو۔

رسولِ بنی اسمٰعیل صلی اللہ علیہ وسلم

اور خدا نے مجھے کہا کہ انہوں نے جو کچھ کیا سو اچھا کیا۔ میں اُن کے لئے اُن کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اُسے کہوں گا وہ سب اُن سے کہے گا۔ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کر کہے گا ۔ نہ سنے گا تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا۔"

(موسےٰ کی پانچویں کتاب استثناء

باب ۱۸۔ آیت ۱۷ تا ۲۷)

اس پیشگوئی میں بتایا گیا ہے کہ جو موسےٰ کی مانند ہوگا وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنی اسرائیل میں سے نہیں، ان کے بھائیوں میں سے ہوگا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ بھائی بنی اسمٰعیل تھے اور بنی اسمٰعیل عرب تھے۔ ان سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہوئے۔ اُن ہی کو خدا نے نبی برپا کیا۔ اور اپنا کلام (قرآنِ مجید) اُن کے منہ ڈالا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بنی اسمٰعیل کے نبیؐ کی مماثلت بھی ظاہر ہے کہ دونوں رسول، دونوں صاحبِ کتاب اور صاحبِ شریعت ہیں۔ دونوں کی مخالفت کرنے والوں کو خدا سزا دیگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مخالف' فرعون اور اس کی قوم نیل میں غرق کر دیئے گئے۔ اور رسولِ بنی اسمٰعیل حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالف اور معاند بھی بدر میں سزا پا گئے۔

رسولِ فاران صلی اللہ علیہ وسلم

اور یہ وہ برکت ہے جو موسےٰ مردِ خدا نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو بخشی۔ اور اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی۔

(استثنا باب ۳۳)

ان آیات میں خدا نے تین خوشخبریاں دی ہیں۔ خدا سینا سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا۔ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ ظاہر ہوا۔ حضرت موسیٰؑ کا نبی ہونا ثابت ہوا۔ شعیر سے چمکا۔ اس سے حضرت عیسےٰؑ کا دنیا کو پیغام دینا مراد ہے۔ پس حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی خدا کے سچے پیغمبر ہوئے۔ تیسری خوشخبری دوپہر کے سورج کی طرح چمک رہی ہے۔ فاران کے پہاڑ سے جلوہ گر ہوا۔ کون نہیں جانتا کہ فاران حجاز میں ہے۔ اور یہاں ہی سے آفتابِ رسالتِ محمدیہؐ نے طلوع کیا تھا۔ پھر دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آنا ___ بچہ بچہ جانتا ہے کہ فتح مکہ کے وقت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار پاکباز (قدوسیوں) صحابہؓ کی جماعت تھی۔ اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت تھی کہ حضورؐ کی شریعت سے ٹکرانے والے ہلاک اور بھسم نہیں ہو گئے تھے۔

عیسائیوں کو از راہِ انصاف غور کرنا چاہیئے، اور بتانا چاہیئے کہ فاران کے پہاڑ سے کون جلوہ گر ہوا؟ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ کون آیا؟؟ اور کس کے ہاتھ میں آتشی شریعت تھی؟؟؟ دوستو! یہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جن کی خوشخبری انجیل دے رہی ہے۔ پھر جہاں انجیل کے کہنے پر اور نبیوں کو مان رہے ہو ___ وہاں حضرت **مُحَمَّد رَّسُولُ اللهِ** صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی رسول تسلیم کر لو!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برومند اور بابرکت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

میں نے تیری[1] دعا اسمٰعیل کے حق میں قبول کی۔ دیکھ میں اسے برکت دونگا اور اسے برومند کرونگا اور اسے بہت بڑھاؤں گا اور اس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور اس سے بڑی قوم بناؤں گا۔

(کتاب پیدائش باب ۱۷، آیت ۲۰)

مذکورہ پانچ وعدے ہیں۔ غور کریں کہ حضرت اسمٰعیلؑ کے تمام گھرانے گمنامی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ ان کی نسل میں برکت برومندگی، ان کا بڑھنا، پھلنا، پھولنا اور ایک بڑی قوم بن جانا یہ تمام صفات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے ہی منصۂ شہود پر آئیں۔ بنی اسمٰعیل کو صرف نبوتِ محمدیہ کے سبب ہی چار چاند لگے۔ ظہورِ اسلام سے قبل عرب کا جو حال تھا وہ دنیا کو معلوم ہی ہے۔ پھر وہ کون ذات ہے جس نے ؎

گڈریوں کو عالم کا سلطاں بنایا

اہلِ عرب ـــ یعنی بنی اسمٰعیل کو برکت، عزت اور برومندگی کی دولت سے محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہی مالا مال کیا ہے۔ انجیل کے ماننے والوں کو ایمانی جرأت سے کام لے کر رسولِ بنی اسمٰعیل پر ایمان لانا چاہیئے کہ وہ انجیل کے وعدے

---

[1] یعنی ابراہیم علیہ السلام کی دعا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پیشگوئی کے مطابق آیا ہے۔

مذکورہ آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی قبولیت کا ذکر ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کا ذکر قرآن میں بھی ہے۔

دعائے ابراہیم

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (پ ۱ ع ۱۵)

(دعا مانگی ابراہیمؑ نے) اے رب ہمارے اور بھیج ان (بنی اسمٰعیل) میں پیغمبر انہیں میں سے پڑھے ان پر آیتیں تیری۔ اور سکھاوے ان کو کتاب اور حکمت اور پاک کرے ان کو، تحقیق تو ہی غالب حکمت والا ہے۔"

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا خدا نے قبول کر لی اور ان کے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا دیا۔

بشارت عیسےٰ

ایسے ہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے بھی بشارت دی تھی کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا۔

وَاِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيلَ اِنِّيْ رَسُولُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِسْمُہٗۤ اَحْمَدُ ؕ (پ ۲۸ ع ۹)

اور جب کہا عیسےٰؑ ابن مریم نے، اے بنی اسرائیل! بیشک میں رسولِ خدا ہوں تمہاری طرف، ماننے والا ہوں اس چیز کو جو آگے میرے ہے توراۃ سے اور خوشخبری دینے والا ساتھ ایک پیغمبر کے کہ آئے گا میرے پیچھے، نام اس کا احمدؐ ہے۔"

ثابت ہوا کہ جس طرح ابراہیمؑ نے اسمٰعیل کے گھرانے سے ایک پیغمبر کے پیدا ہونے کی دعا کی۔ اسی طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے بھی بشارت دی کہ اے بنی اسرائیل میرے بعد ایک رسول آئے گا۔ اس کا نام پاک احمدؐ ہوگا۔ (اس پر ایمان لانا۔)

پس حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بشارت کے مطابق آئے ہیں ؎

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئی

عرب کے صحرا میں تم رات کاٹو گے۔ اے ددانیوں کے قافلو۔ پانی کے پیاسے کا ! ل کرنے آؤ۔ اے تیما کی سرزمین کے باشندو۔ روٹی کے لئے بھاگنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے کے ملنے کو نکلو۔ کیونکہ وے تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں۔ کیونکہ خداوند نے مجھے یوں فرمایا۔ ہنوز ایک برس ہاں مزدور کے سے ایک برس میں قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی اور تیراندازوں کے جو باقی رہے قیدار کے بہادر گھٹ جائینگے۔ کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا۔

(یسعیاہ۔ باب ۲۱ آیت ۱۳)

اس آیت میں جو پیش گوئی ہے وہ صاف صاف حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ثابت ہوتی ہے۔

عرب کے صحرا میں رات کاٹوگے ۔ پیش گوئی ملکِ عرب کے متعلق مخصوص ہوئی۔

دوانیوں کے قافلو! ۔ دوان حضرت ابراہیمؑ کے پوتے کا نام ہے جو یقسان کا بیٹا تھا۔ ان کی اولاد کی طرف اشارہ ہے۔

تیما یا تیمہ حضرت اسمٰعیلؑ کا بیٹا تھا۔ اس کی اولاد عرب میں آباد تھی۔

رولی کے لئے بھاگنے والے کا مطلب حضرت انورؐ کا سفرِ ہجرت کرنا ہے۔ اور

ننگی تلوار، کھینچی ہوئی کمان، جنگ کی شدت سے مراد حضورؐ کا دشمنوں کے قتل کے منصوبے سے بچکر راتوں رات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکہ سے ہجرت کرنا ہے۔

مزدور کے سے ایک برس کا مطلب یہ ہے کہ حضورؐ نے مدینہ میں آکر مسجد بنائی۔ خود بھی صحابہؓ کے ساتھ مزدوروں کی طرح پتھر ڈھوتے رہے۔

قیدار حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا بیٹا تھا۔ اس کی اولاد قریش تھی۔ جنگ بدر ٹھیک ہجرت سے ایک برس بعد ہوئی۔ جس میں قریش کو شکست ہوئی اور ان کے بہادر گھٹ گئے۔ کہ بدر میں مارے گئے اور ان کی حشمت واقعی جاتی رہی تھی۔ یہ پیش گوئی بھی حرف بحرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی پوری اترتی ہے۔

تسلّی دینے والا رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو
اور میں اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہیں
دوسرا تسلی دینے والا بخشے گا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ
رہے گا۔ (یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۵)

اس آیت میں حضرت مسیحؑ بنی اسرائیل کو کہہ رہے ہیں کہ خدا تمہیں (میرے بعد) دوسرا تسلی دینے والا بخشے گا۔ یہ دوسرا تسلی دینے والا حضرت عیسےٰؑ کے بعد کون نبی ہے؟ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ حضورؐ نے دنیا کو تسلی دی وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ کے معنی ہیں سارے جہان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے رحمت بن کر آنے والا۔ یہ رحمت تسلّی ہی تو ہے یہود نے حضرت مسیحؑ اور اس کی والدہ مریمؑ پر جو بہتان لگائے تھے حضورؐ نے ان بہتانوں کو دور کیا۔ انجیل اور حضرت مسیحؑ کی تصدیق کی اور ساری دنیا جو عالمِ اضطراب میں تھی اس کو سکون بخشا۔ پھر مسیحؑ کا یہ کہنا۔ وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا اس سے حضورؐ کا خاتم النبین ہونا ثابت ہوا۔ کہ اس کی نبوت تاقیامت دنیا والوں کا ساتھ دے گی۔ یہ انجیل میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خاص ذات کے لئے پیش گوئی اور بشارت ہے۔ حضرت مسیحؑ علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے۔

وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہنوں اور لاویوں کو بھیجا کہ اس سے پوچھیں کہ تو کون ہے؟ اور اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا۔ بلکہ اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں، تب انہوں نے اس سے پوچھا۔ تو اور کون ہے؟ کیا تو الیاس ہے۔ اس نے کہا۔ میں نہیں ہوں۔ پس آیا تو وہ نبی ہے۔ یوحنا نے جواب دیا۔ نہیں (انجیل یوحنا۔ باب اول آیت ۱۹ تا ۲۱)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا کے حکم سے بنی اسرائیل کو پیغمبر آخرالزمانؐ کی خوشخبری دی تھی۔ بنی اسرائیل لگاتار حضورؐ کا انتظار کر رہے تھے۔ چنانچہ بنی اسرائیل ایک پیغمبر کو پوچھتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ کیا تو مسیح ہے؟ اس نے کہا۔ نہیں۔ پھر پوچھا کیا تو الیاس ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر پوچھا کیا تو وہ نبی ہے اس نے کہا نہیں۔

ناظرین کرام! حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پہلی امتوں میں بوجہ نبیوں کی بشارتیں پانے کے اتنے مشہور تھے کہ وہ لوگ بجائے نام لینے کے صرف اشارہ ہی کافی سمجھتے تھے۔ اسی لئے یہودیوں نے پوچھا۔ کیا تو وہ نبی ہے یعنی حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم)، جن کا ذکر چرچا اور دھوم ہے بس انجیل میں وہ نبی سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔

خدا کی ذات پر قربان جاؤ۔ اس نے "وہ نبی" کا ترجمہ آنحضرتؐ اردو زبان میں ایسا جاری و شائع کیا ہے جس سے مراد صرف حضورؐ کی ذات ہی لی جاتی ہے اور آنحضرت (وہ نبی)، سوائے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی اور کے لئے استعمال نہیں ہوتا۔

پس آنحضرتؐ ـــ ترجمہ ہے وہ نبی کا
صلے اللہ علیہ وسلم!

رسولِ رحمت کے پتے
صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھو میرا بندہ جسے میں سنبھالتا۔ میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے۔ میں نے اپنی روح اس پر رکھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ قوموں کے درمیان عدالت جاری کرائیگا کہ دائم رہے۔ اس کا زوال نہ ہوگا اور نہ مسلا جائیگا جب تک راستی کو زمین پر قائم نہ کریں اور بحری ممالک اس کی شریعت کی راہ تکیں۔ میں خداوند نے تجھے صداقت کے لئے بلایا ہے۔ میں ہی تیرا ہاتھ پکڑوں اور تیری حفاظت کرونگا۔ اور لوگوں کے عہد اور قوموں کے نور کے لئے تجھے دونگا.... وہ ستائش جو میرے لئے ہوتی کھودی ہوئی مورتوں کے لئے نہ دونگا۔ دیکھو تو سابق پیشگوئیاں برآئیں اور میں نئی باتیں بتلاتا ہوں اس سے پیشتر کہ واقعہ ہوں میں تم سے بیان کرتا ہوں۔ خداوند کے لئے ایک نیا گیت گاؤ۔ اے تم جو سمندر پر گزرتے ہو۔ اور تم جو اس میں بستے ہو۔ اے بحری ممالک اور ان کے باشندو! تم زمین پر سرتاسر اس کی ستائش کرو۔ بیابان اور اس کی بستیاں، قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کریں گے۔ سلع کے بسنے والے ایک گیت گائینگے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے للکاریں گے۔ وہ خداوند کا جلال ظاہر کریں گے اور بحری ممالک میں اس کی ثنا خوانی کریں گے۔ خداوند ایک بہادر کی مانند نکلے گا۔ وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اسکاتے گا۔ وہ چلائیگا۔ ہاں وہ جنگ کے لئے بلائیگا۔ وہ اپنے دشمنوں پر بہادری کریگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

... وے پیچھے ہٹیں۔ اور پشیمان ہوں۔ جو کھودی
ہوئی مورتوں کا بھروسہ رکھتے ہیں اور ڈھلے ہوئے
بتوں کو کہتے ہیں تم ہمارے الٰہ ہو؟ (یسعیاہ باب ۴۲)

یہ پیش گوئی بھی ساری حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر پوری اترتی ہے۔ اس میں مورتیں، سلع، قیدار، جنگی مرد، نیا گیت کے الفاظ محمدؐ عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر مہر صداقت لگا رہے ہیں۔ ساری پیشگوئی پر ایک سرسری نظر ڈالیں۔ شروع میں آتا ہے۔

میرا بندہ ــــ واقعی خدا نے نبی رحمت کو میرا بندہ کہا ہے بلکہ سارے جہان سے قیامت تک کہلوایا ہے ــــ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کا بندہ اور رسول ہے۔

جسے میں سنبھالتا ہوں۔ حضورؐ یتیم رہ گئے تھے۔ خدا تعالےٰ نے ان کو سنبھالا۔ اور پروان چڑھایا۔

میرا برگزیدہ ــــ حضورؐ کا نام مصطفےٰ اور مرتضےٰ ہے۔ جس کے معنی ہیں برگزیدہ۔

جس سے میرا جی راضی ہے۔ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ ــــ اے میرے حبیبؐ! میں نے اپنی نعمت تجھ پر پوری کر دی۔ کتنا راضی ہوا خدا آپ پر۔

میں نے اپنی روح اس پر رکھی۔ خدا کی وحی اور اس کا کلام روح ہے۔ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتارا گیا۔ ثابت ہوا آپؐ خُدا کے سچے رسول ہیں جن پر خدا کی روح (قرآن) کا نزول ہوا۔

قوموں کے درمیان عدالت جاری کرائیگا۔ حضورِ پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں ظلم وستم دور کرکے عدل و انصاف جاری کیا۔ ملکِ عرب کی حالت جو حضورؐ سے پہلے تھی ــــ اور جو حضورؐ کے نبی ہونے اور آپؐ کی تبلیغ کے بعد ہوئی، یہ بات بتا رہی ہے کہ آپؐ نے خاندانوں، قبیلوں گھرانوں اور قوموں کے درمیان واقعی عدالت قائم کرکے رکھ دی۔

اس کا زوال نہ ہوگا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہمیشہ ہمیشہ رہے گی۔ کوئی نئی شریعت، نیا دین، نیا نبی نہیں ہوگا۔

نہ مسلا جائے گا۔ دشمن نہ اس کو قتل کرسکیں گے نہ اس پر غالب آسکیں گے۔ اس کو کوئی مسلے گا نہیں۔ دبائیگا نہیں بلکہ وہ سب غالب رہیگا۔

کہئیے ــــ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سب پر غالب نہیں آئے ؟ ضرور آئے۔

اور تیری حفاظت کرونگا۔ خدا نے حضورؐ کی بے شک حفاظت کی۔ خود قرآن میں کہتا ہے۔ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔ اور اللہ تجھے لوگوں (کی برائی اور شر) سے بچائیگا۔

کھودی ہوئی مورتیں ــــ اس سے مراد شرک اور بت پرستی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو ملکِ عرب میں تھی۔ حضورؐ نے اس کو مٹانے کے لئے ساری عمر جہاد کیا۔ آخر مورتوں (شرک) کو مٹا کر توحید کو اجاگر کیا اور خوب پھیلایا۔ حضورؐ کی وفات کے وقت سارا عرب توحید کے نور سے جگمگا اٹھا تھا۔

ایک نیا گیت گاؤ۔ قرآن سے پہلے کی تمام کتابیں منسوخ ہو چکی تھیں۔ پس نیا گیت سے مراد قرآن ہی ہے۔

سمندروں کے سفر کرنیوالے صحابہؓ نے بہ سلسلہ تبلیغ اور جہاد سمندروں کے بہت سے سفر کئے تھے۔ اور دنیا کے چپّہ چپّہ میں اللہ کا دین پہنچا دیا۔

قیدار کے آباد دیہات۔ قیدار حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بیٹے کا نام ہے جو عرب میں آباد تھا۔ حضورؐ ہی کی نبوت اور برکت سے قیدار کے دیہات میں توحید کی آواز بلند ہوئی۔ قیدار کی نسل بنی اسمٰعیل تھی۔ اہلِ عرب تھے۔ ثابت ہوا کہ یہ پیش گوئی صرف عربی نبی محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہی ہے۔

سلع کے بسنے والے۔ سلع مدینہ منورہ میں ایک پہاڑ ہے۔ اس پہاڑ والوں نے ضرور خوشی کا گیت گایا۔ یعنی خوشی سے باغ باغ ہو گئے۔ جب حضورؐ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تھے۔

سلع کا لفظ بتا رہا ہے کہ پیشگوئی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہی ہے کیونکہ سلع سوائے مدینہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کہیں نہیں ہے۔

پھر دینِ اسلام اور حق کی حمایت اور حفاظت میں کس نے جنگیں لڑیں کہ کھودی ہوئی مورتوں کا بھروسہ رکھنے والے (مشرک) اور ڈھالے ہوئے بتوں کو اللہ کہنے والے پشیمان ہوکر پیچھے ہٹ گئے۔ یہ خواجۂ بدر و حنین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ؎

فرستادۂ خاص پروردگار ٭ رسانندۂ حجتِ استوار!

گرانمایہ تر تاجِ آزادگاں ٭ گرامی تر از آدمی زادگاں

بائبل کی پیش گوئیوں کا ماحصل

بائبل کی چند مذکور پیشگوئیاں اور بشارتیں ثابت کرتی ہیں کہ جس پیغمبرِ حق کی دھوم پہلی امتوں میں تھی اور جس کے متعلق پیشگوئیاں اور بشارتیں تمام انبیاء نے سنائیں وہ پیغمبر — مکیؐ، مدنیؐ محمد عربیؐ فخرِ دودمانِ عرب صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔

مطلعِ عالم پہ مہرِ ضوفشاں کا طلوع

پیدائشِ پاک

بہار کے موسم — ۱۲ ربیع الاول (۲۲ اپریل ۵۷۱ء) سوموار کے روز، نور کے تڑکے — حافظِ ناموسِ آدم، صاحبِ خلقِ عظیم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازشِ انسانیت، نگہبانِ آدمیت، پیکرِ جود و سخا، سرچشمہ مہر و ولا، مصدرِ صبر و رضا، قرارِ قلب و جاں، رمزِ کن فکاں، غمگسارِ انس و جان، مہرِ سکوتِ ہفت اختراں، غلغلۂ کون و مکان، دوائے دردِ دوراں، جوہرِ آئینہ تجلیات، سرورِ کائنات مبشرِ رسولاں، منتظرِ نبیاں، ماہِ عرب، مہرِ عجم، شمعِ حقیقت سید المرسلین، رحمت للعالمین، اکرم الاولین، اکرم الآخرین، شفیع المذنبین، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نویدِ مسیحا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ۔

امتِ محمدیہ کے زہے نصیب کہ یہ آیۂ رحمت اسے عطا ہوئی۔ ظہورِ قدسی اس کا مقدر بنا سے

ہے فرش سے تا عرش عجب بارشِ انوار
ہر سمت سے رحمت کی گھٹا جھوم رہی ہے

اِک نغمۂ پُرکیف ہواؤں میں ہے رقصاں
فطرت بھی سرِ عرشِ علا جھوم رہی ہے

(لہ حاشیہ ص۵۵) مشہور روایت حضورؐ کی پیدائش کی تو ۱۲ ربیع الاول ہے بعض نے ۸ بتائی ہے اور مولانا شبلی مرحوم نے ۹ بھی لکھی ہے۔ نوشیرواں عادل شاہِ ایران کو تخت نشین ہوئے چالیسواں سال تھا کہ رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ظلمت کدہ جہان کو اپنے ظہور سے بقعۂ نور بنایا۔ ہماری تحقیق کی رُو سے صحیح ترین تاریخ پیدائش حضورؐ کی یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کانوں میں ہیں اکمل ملت لکم دینکم کے نغمے
پڑھ پڑھ کے زباں صلِ علیٰ جھوم رہی ہے
(شاعر لکھنوی)

سید الکونین کی والدہ ماجدہ کا خواب

سیرت ابن ہشام میں ہے کہ آمنہ خاتون نے کہا کہ حضورؐ ابھی میرے شکم میں ہی تھے کہ میں نے خواب دیکھا۔ کسی نے کہا تیرے پیٹ میں امت کا سردار ہے۔ جب وہ پیدا ہو تو کہنا۔ "میں اسے ہر حاسد کے شر سے واحد (خدائے واحد) کی پناہ میں دیتی ہوں۔ اور اس کا نام محمدؐ رکھنا" حضرت آمنہ کہتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک نور[1] مجھ سے نکلا ہے جس سے میں نے شام کے شہر بصریٰ کے محل دیکھے۔

آمنہ خاتون کا یہ خواب حرف بہ حرف درست نکلا۔ حضورؐ امت کے سردار — خیر الوریٰؐ ہوتے۔ اکرم الاولین و الآخرین امام الانبیاء والمرسلین ہوتے۔ خدا نے ہر حاسد کی شرارت اور برائی سے آپؐ کو پناہ میں رکھا۔ اور ہر طرح کی حفاظت کی۔ حتیٰ کہ جس کام پر آپ مامور ہوتے تھے وہ پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا۔ آپؐ کا مشن کامیاب ہو گیا۔

---

[1] بیشک حضورؐ نور ہدایت تھے۔ آپؐ کے نور کردار سے ساری دنیا جگمگا اٹھی۔ قول و فعل کی شمعوں سے ظلمتیں مٹ گئیں اور جہاں میں اجالا ہو گیا۔ (صادق)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضورؐ کا نام محمدؐ رکھا گیا۔ آپ واقعی ہی اسم بامسمےٰ ہوئے اس دن سے لے کر آج تک تعریف کئے گئے ہیں اور قیامت تک خلق کی زبان پر آپ کی تعریف رہے گی اور مقام محمود پر جب آپ کھڑے ہوں گے تو سب نبیوں اور امتوں کی زبان پر آپ کی تعریف اور ستائش ہو گی۔

عقیقہ اور ختنہ

جب حضورؐ شکمِ[1] مادر میں تھے تو آپؐ کے والد اللہ کو پیارے ہو گئے۔ گویا سیدالکونین رحمت للعالمین یتیم پیدا ہوئے۔ جب پیدائش کی خبر دادا محترم کو ملی تو وہ مارے خوشی کے پھولے نہ سمائے۔ پیارے بچے کو چوما اور سرآنکھوں سے لگایا اور اپنے نوجوان فرزند کا زخمِ موت مندمل پایا۔ پھر ابراہیمی طریق کے مطابق پیارے بچے کا ختنہ اور عقیقہ کیا۔ اور ان کا نام محمّد رکھا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

والدہ اور دادا بھی چل بسے

جب حضورؐ ابھی چھ برس کے ہوئے تو والدہ بھی وفات پا گئیں اور دادا محترم کے پاس رہنے لگے۔ جب عمر شریف نوؔ برس کی ہوئی تو دادا بھی چل بسے۔ پھر آپ کو چچا ابو طالب نے لے لیا۔ اور بڑی محبت سے اور ناز برداری سے پرورش کرنے لگے اور تازیست حقیقی بیٹوں سے بڑھ کر بڑی محبت، پیار اور خیر خواہی سے آپ کو پالا پوسا۔ حتےٰ کہ حضورؐ نبوت کے تاج سے سرفراز ہو گئے۔

---

[1] بعض سیرت نگار کہتے ہیں کہ والد کی وفات کے وقت حضورؐ دو ماہ کے تھے۔" (حمنہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانہ رضاعت مکہ کے اونچے گھرانے ولادت کے بعد بچے کو دودھ پلانے کے لیے کسی دوسری عورت کے حوالے کر دیتے تھے۔ چنانچہ اس دستور کے مطابق ایک ہفتہ والدہ کا دودھ پینے کے بعد حضورؐ کو بنو سعد کے شریف گھرانے کی ایک نہایت نیک، پاکباز اور اعلیٰ اخلاق و خصائل کی مالک خاتون حلیمہ سعدیہ کی رضاعت میں دے دیا گیا۔

زہے نصیب حلیمہ سعدیہ کے جسے سیّدؐ الکونین کو دودھ[1] پلانے کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت انور صلے اللہ علیہ وسلم کے چار رضاعی بھائی بہن ہیں۔ عبداللہ، انیسہ، حذیفہ، حذافہ۔

حضورؐ انور کا بچپن ازبسکہ حضورؐ رسول اللہ ہونے والے تھے، اس لیے خدا تعالیٰ نے بچپن میں آپ کی اچھی طرح حفاظت کی۔ اخلاق اور عادات کو بہت پاکیزہ اور عمدہ رکھا۔ حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ حضورؐ بچپن میں نہ روتے تھے، نہ ضد کرتے اور نہ کپڑوں میں بول و براز کرتے۔ نہ بچوں سے لڑتے نہ ہی ان کے ساتھ گھل مل کر کھیلیں کھیلتے۔ آپؐ کوئی فضول حرکت نہ کرتے۔

رحمتِ عالمؐ کا سفر شام آپ کے خیر خواہ اور جانثار چچا ابوطالب نے تجارت کے لیے شام کو جانے کا قصد کیا۔ اس پر بھتیجے کی محبت غالب آئی۔ اور وہ حضورؐ

---

[1] حلیمہ سعدیہ کے دودھ پلانے سے پہلے کچھ روز ثویبہ نے دودھ پلایا۔ اور اسی طرح کچھ وقت اُم ایمن نے یہ شرف حاصل کیا۔ (منہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بھی اس سفر میں ساتھ لے گئے۔ ملک شام کو جاتے ہوئے ابوطالب کا قافلہ راستے میں مقام بُصریٰ پر ٹھہرا۔ خدا تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ ان کا سارا مالِ تجارت بڑے نفع کے ساتھ یہاں ہی فروخت ہو گیا۔ اور چچا نے بڑا فائدہ اٹھایا اور یہاں سے ہی واپس وطن لوٹ آئے۔ اس وقت حضورؐ کی عمر شریف بارہ برس کی تھی۔

رحمتِ عالم کا تجارت کے لئے سفر

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خاندان تجارت کیا کرتا تھا۔ حضورؐ اس سے قبل اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ جب کہ عمر شریف بارہ برس کی تھی، شام کے سفر میں گئے تھے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ بیس برس کی عمر میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ بھی تجارت کے لئے سیریا (شام) کا سفر کیا۔ اب تیسری بار حضرت انورؐ حضرت خدیجہؓ کے غلام میسرہ کے ساتھ تجارت کے لئے شام کیطرف تشریف لے گئے۔

حضرت انور صلے اللہ علیہ وسلم کی امانت داری، راستی، صداقت اور سچائی کی بہت شہرت تھی۔ چنانچہ سارے ملک میں آپؐ الامین کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ آپ کی اس نیک شہرت کو سن کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضورؐ کو کہا کہ آپ میرے غلام میسرہ کے ہمراہ تجارت کو جائیں۔ میں بہ نسبت دوسروں کے آپ کو زیادہ معاوضہ دوں گی۔ آپؐ نے ان کی درخواست کو قبول فرمایا اور سفر کو تشریف لے گئے۔ قافلہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام بُصریٰ پر اترا۔ خدا کی شان حضرت ابوطالب کا مال بھی اسی جگہ کثیر نفع سے فروخت ہوگیا تھا۔ اسی طرح حضرت خدیجہ کا سارا مال بھی اسی مقام پر بہت زیادہ نفع سے بک گیا۔ حضورؐ نے وہاں سے بھی مال خریدا جو مکہ میں آکر فروخت کیا۔ بڑا نفع ہوا۔ حضرت خدیجہؓ حضورؐ کے اس سفر سے بڑی خوش ہوئیں کہ انہیں تجارت میں بڑا فائدہ ہوا۔

بصریٰ میں حضورؐ کا بابرکت قیام

مقام بُصریٰ میں جہاں حضورؐ نے قیام کیا تو ایک درخت کے نیچے بیٹھے۔ اُس درخت کے پاس ایک راہب نسطورا نام کا عبادتخانہ تھا۔ راہب نے جو حضورؐ کو دیکھا تو میسرہ کو پوچھا کہ یہ کون شخص ہیں جو درخت کے سایہ میں بیٹھے ہیں؟ اس نے کہا کہ مکہ کے قریش خاندان کے ایک معزز شخص ہیں۔ راہب نے (انجیل کی پیشگوئی، بشارت اور آخرالزماں پیغمبر کی نشانیوں کی بنا پر) کہا۔ کہ یہ شخص نبی ہے (صلے اللہ علیہ وسلم)

میسرہ نے اس دراز سفر میں حضورؐ کی اچھی عادتیں، اعلیٰ اخلاق، لامثال خوبیاں اور خیر و برکت ملاحظہ کی۔ دھوپ میں چلتے ہوئے آپ پر سایہ دیکھا۔ نسطورا راہب کا حضورؐ کی تعریف کرنا اور ان کو نبی کہنا سنا اور مال کا جلد کثیر نفع پر فروخت ہونا۔ اور نئے مال کا بارعایت ملنا اور پھر مکہ میں جلدی نکل جانا ـــ وغیرہ باتوں نے میسرہ کو حضورؐ کا گرویدہ بنا دیا۔ یہ سب حالات اس نے حضرت خدیجہؓ کو بڑی عقیدت سے سنائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت خدیجہؓ کی شخصیت

حضرت خدیجہؓ قریشی خاندان بنی اسد سے تھیں۔ تمام لوگ حضرت خدیجہؓ کی شرافت، عفت، پرہیزگاری، پاک دامنی اور فہم و فراست کے قائل تھے۔ یہاں تک کہ قبل اسلام اور بعد اسلام آپ کو طاہرہ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ بڑی معزز، شریف اور محترم خاتون صورت، سیرت، اوصافِ حمیدہ اور خصائل پسندیدہ سب کچھ آپ کی ذات میں موجود تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پردادا ہاشم تھے اور ہاشم کے دادا قصی تھے۔ حضرت خدیجہؓ کے پردادا عبدالعزیٰ تھے اور عبدالعزیٰ کے باپ قصی تھے۔ وہی قصی جو حضورؐ انور کے پردادا ہاشم کے دادا تھے۔ معلوم ہوا کہ حضرت خدیجہؓ رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی یک جدی تھیں۔

(لہ حاشیہ صلہ) یہ امر ارہاصات سے ہے۔ ارہاص کے معنی ہیں بنیاد کو مضبوط کرنا اور دینی اصطلاح میں وہ خارق عادات امور جو کسی سچے پیغمبر کی نبوت کے ظہور سے پہلے وقوع میں آئیں۔ اسے نبوت کی بنیاد رکھنا کہہ سکتے ہیں۔ حضورؐ انور کی نبوت سے پہلے کئی باتیں خارق عادت واقع ہوئی ہیں۔ مثلاً حضورؐ کی پیدائش پر کسرائے ایران کے محل کے چودہ کنگرے گر پڑے۔ اور (آتش پرست) فارسیوں کی (عبادت خانے کی) آگ بجھ گئی۔ جو متواتر ہزار سال سے جل رہی تھی۔ حضرت انور صلے اللہ علیہ وسلم کی دایہ حلیمہ سعدیہ کی چھاتیوں میں دودھ معمول سے زیادہ ہو گیا۔ ان کی اونٹنی کا دودھ بڑھ گیا۔ حلیمہ سعدیہ کی بکریاں زیادہ دودھ دینے لگ گئیں۔ ان کی زمینوں کی پیداوار بڑھ گئی۔ حضور کا شقِ صدر کا واقعہ وغیرہ یہ ارہاصات ہیں جو دیوار نبوت کی بنیاد مضبوط کر رہے ہیں اور پتہ دے رہے ہیں کہ یہ بچہ کون و مکاں کا انتخاب ہے اور بھٹکی ہوئی انسانیت کا رہبر اعظم ہونے والا ہے جو پیدائش کے ساتھ ہی برکتیں لے کر آیا ہے۔ وہ آنے والی زندگی میں سارے جہان کو ہدایت کے نور سے بھر دے گا۔ بتوفیقہٖ تعالیٰ

(صادق)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضورؐ کا اور ان کا نسب[1] جناب قصیٰ پر جا کر مل جاتا ہے۔

رحمتِ عالم کا حضرت خدیجہؓ سے نکاح

حضرت خدیجہؓ اگر مالداری میں سب سے بڑھ کر تھیں تو شرف میں بھی بلند مرتبہ رکھتی تھیں اور قریشی عورتوں کی سردار کہلاتی تھیں۔ ان خوبیوں کی وجہ سے انہیں اپنے خاندان سے کئی پیغام نکاح کے آئے لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ خدا تعالیٰ نے ان کے مقدر میں سیدالکونین اور رحمت للعالمین کی بیوی بننا لکھا ہوا تھا۔ پھر کس طرح کہیں ان کا رشتہ ہوتا۔

حضرت خدیجہؓ خود حضورؐ کے خاندان سے تھیں۔ انکے حالات جانتی تھیں۔ پھر سارے شہر میں ان کا الامین ہونا مشہور ہو گیا تھا۔ اور اس پر میسرہ کا آپ کی تعریف کرنا سوا تھا۔ ان کوائف کے پیشِ نظر خدیجہؓ نے حضورؐ سے نکاح کی درخواست کی۔ خدا کو یہ رشتہ منظور تھا۔ حضرت خدیجہؓ کی طرف سے ان کا چچا عمرو بن اسد متولّی ہوا اور حضورؐ کی طرف سے آپؐ کے چچا ابو طالب۔

قوم کے معززین اکٹھے ہوئے جن میں ورقہ بن نوفل جیسے بزرگ بھی تھے۔ حضرت ابوطالب نے نکاح کا خطبہ پڑھا اور ایجاب قبول سے نکاح ہوگیا۔ حضرت انور صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت پچیس برس کے تھے اور حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس

---

[1] سلسلہ نسب یوں ہے۔ محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصیٰ
خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصیٰ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برس کی تھی۔

حضرت خدیجہ رضؓ کی جان و مال سے غم خواری

حضرت خدیجہ رضؓ جیسا کہ آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کافی مال دار تھیں۔ نکاح کے بعد انہوں نے اپنا تمام مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضورؐ نے اس مال کو ذاتی خرچ کے علاوہ فقیروں، مسکینوں، یتیموں، بیواؤں، مقروضوں اور دوسرے حاجتمندوں پر صرف کیا اور نبوت کے بعد دینی اور تبلیغی کاموں پر خرچ فرمایا۔

اس نیک بیوی نے اپنی جان اور مال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور غمخواری کی۔ غارِ حرا سے جب آپ گھر آئے تو نزولِ وحی کے سبب آپ پر اوّل اوّل دہشت اور خوف طاری ہوا۔ یہ سارا ماجرا آپ نے حضرت خدیجہ رضؓ سے ذکر کیا۔ اس پر حضرت خدیجہ رضؓ نے آپ کی ان الفاظ میں حوصلہ افزائی فرمائی:-

كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَ تَحْمِلُ الْكَلَّ وَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَ تُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ ط (بخاری شریف)

(اے اللہ کے رسولؐ) ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ بخدا! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کریگا۔ اس لئے کہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں اور جو لوگ اپنے لئے کافی نہیں ہیں آپ ان کے بوجھ اٹھاتے ہیں۔ اور ان محتاجوں کو دیتے ہیں جن کو کہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھی دستیاب نہیں ہوتا۔ اور مہمانوں کی تواضع کرتے ہیں۔
اور مصائب حق پر اعانت کرتے ہیں۔"

بیشک اُمّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے حضورؐ کی نبوت کی تائید و تصدیق کی اور اس پر ایمان لائیں مالی اور جانی طور پر رسولؐ رحمت کی تازیست مونس و غمخوار رہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں صدق دل سے سچی گواہی دی کہ امتِ رسولؐ میں سب سے پہلے مسلمان ہوئیں۔ رضی اللہ عنہا!

تعمیرِ کعبہ میں رحمتِ عالمؐ کی شرکت

رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف ۳۵ برس کی تھی کہ ایک سیلاب کے سبب کعبہ کی دیواریں شکستہ ہو گئیں۔ اور قریش نے چاہا کہ اس کی تعمیر کریں۔ چنانچہ انہوں نے اس عمارت کو گرا کر پھر بنانا شروع کیا۔ اس تعمیر میں حضرت ابوطالب بھی شریک تھے اور پتھر اٹھا اٹھا کر دیتے تھے۔ اور ساتھ ہی جناب رحمت للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم بھی پتھر ڈھوتے تھے جب دیواریں بلند ہوئیں اور حجرِ اسود نصب کرنے کا وقت آیا تو ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ پتھر نصب کرنے کی سعادت وہ حاصل کرے اس پر تکرار شروع ہو گئی۔ تو تو۔ میں میں۔ تک نوبت آ پہنچی۔ یہاں تک کہ تلواریں اٹھنے لگیں۔ آخر یہ قرار پایا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کل صبح جو شخص سب سے پہلے باب بنی شیبہ سے داخل ہو ، وہ اس پتھر کو نصب کرے۔

دوسرے دن سب سے پہلے حضرت انور صلے اللہ علیہ وسلم باب بنی شیبہ سے داخل ہوئے۔ جب قریش کو معلوم ہوا کہ حضورؐ پہلے داخل ہوتے ہیں تو سب خوشی سے پکار اٹھے۔ ہاں امینؐ صاحب پہلے داخل ہوتے ہیں۔ ہم اب آپ کا کہا مانیں گے۔

حضورؐ نے اپنی چادر مبارک بچھا دی اور حجرِ اسود کو اٹھا کر اس پر رکھ دیا اور فرمایا کہ ہر قبیلہ کا ایک ایک آدمی چادر کو کناروں سے پکڑ کر اٹھائے۔ سب قبیلوں کے ایک ایک آدمی نے چادر کو اٹھایا۔ جب چادر اتنی اونچی ہوگئی کہ حجرِ اسود نصب کرنے کا مقام آگیا تو حضرت انورؐ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے پتھر کو اٹھا کر کونے میں رکھ دیا اور اس طرح ایک خون ریز ہنگامے کا اندیشہ ٹل گیا۔

سرورِ عالمؐ پر افضالِ خداوندی

بچپن سے لے کر نبوت کے مرتبے تک فائز ہونے اور سارا دورِ نبوت گذارنے تک خدا تعالےٰ نے حضورؐ پر بڑے فضل اور احسان کئے۔ جو بچہ یتیم رہ جائے اس کی ترقی اور برتری کے امکانات نہیں ہوتے۔ لیکن محمد صلے اللہ علیہ وسلم وہ دُرِّ یتیم تھے جو باوجود ماں باپ اور پھر دادا جان کا سایہ بھی سر سے اٹھ جانے کے پیغمبرِ کائنات، اور کون و مکان کے انتخاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگئے۔ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے :۔

وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ إِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰى ۝ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولٰى ۝ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوٰى ۝ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى ۝ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنٰى ۝ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ (پ۳۰ ع۱۸)

(اے پیغمبرؐ!) قسم ہے (مجھ کو) دن چڑھے کی اور قسم ہے رات کی جب (سب چیزوں کو) ڈھانپ لے کہ نہیں چھوڑ دیا تجھ کو تیرے پروردگار نے اور نہ ناخوش ہوا اور آخرت تمہارے لئے دنیا سے بہتر ہے اور تمہارا پروردگار آگے چل تم کو اتنا کچھ دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے کیا اس نے تم کو یتیم نہیں پایا۔ پھر جگہ دی اور پایا تجھ کو راہ بھولا ہوا۔ پس راہ دکھائی۔ اور پایا تجھ کو مفلس تو اس نے غنی کر دیا۔ تو (ان نعمتوں کے شکریئے میں) یتیم پر قہر نہ کر اور نہ سائل کو ڈانٹ ۔ اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا تذکرہ کرتا رہ۔

وحی کو نازل ہوتے کافی دیر ہوگئی تو کافروں نے طعنے دینے شروع کر دیئے کہ اب خدا نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا ہے اور اس سے بیزار ہوگیا ہے۔ اس پر خدا نے ارشاد فرمایا کہ ہمیں قسم ہے دن چڑھے کی جب دھوپ پھیل جاتی ہے۔ اور قسم ہے رات کی جب دنیا پر چھا جاتی ہے ۔ دن اور رات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا تعالیٰ کی عظیم الشان آیتیں ہیں۔ اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ اس کے دو حکم ہیں جو جہان والوں پر مسلط ہو جاتے ہیں جن سے کسی کو مفر نہیں۔ ان نشانیوں اور قدرتوں کی قسم کھاکر خدا فرماتا ہے تیرے پروردگار نے تجھ کو نہیں چھوڑ دیا اور نہ بیزار ہوا ہے۔ یہ کافر جھوٹ کہتے ہیں کہ خدا نے تجھ کو چھوڑ دیا ہے۔ یعنی اب دورِ نبوت میں کس طرح تجھ کو چھوڑ سکتا ہے جب کہ تجھ کو اس نے یتیمی میں نہیں چھوڑا تھا۔

اور اے پیغمبرؐ! یہ دنیا فانی ہے۔ اسے ہر حال میں چھوڑ جانا ہے۔ اس لئے اس سے آخرت یقیناً بہتر ہے کہ نہ وہ گزرنے والی ہے، پائیدار اور دائمی ہے۔ اس کی فکر چاہیئے، اس کی بھلائی اور خیریت کے لئے تگ و دو چاہیے۔ دنیا گذشتنی اور گذاشتنی ہے، آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

اور آگے چل کر ــ آخرت میں خدا تعالیٰ تجھے اتنا کچھ دیگا۔ وہ کچھ بخشے گا تجھے مقامِ محمود پر کھڑا کریگا، تجھے اذنِ شفاعت دیا جائے گا کہ بس تو راضی اور خوش ہو جائیگا، تجھے کوئی آرزو نہ رہے گی۔

بتاؤ! کیا خدا نے تم کو یتیم نہ پایا ــ یعنی ضرور یتیم پایا پھر جگہ دی اس نے تمہیں۔ یعنی جب حضورؐ شکم مادر میں تھے تو والد فوت ہوگئے۔ پیدا ہوئے تو دادا عبدالمطلب نے پالا۔ آٹھ نو برس کے ہوئے تو دادا بھی فوت ہوگئے۔ پھر جوان ہونے تک چچا ابو طالب نے پرورش کی۔ یہ مطلب ہے فَاٰوٰی کا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا نے جگہ دی۔ یتیمی گزارنے کے اچھے اسباب بنائے۔

پھر قوم کی جہالت اور گمراہی کے ماحول سے جس سے آپ پہلے ہی بیزار تھے اللہ نے دین اسلام کی راہ دکھائی۔ یہ بھی اللہ کا بڑا احسان ہے کہ شکمِ مادر سے لے کر جوانی اور پیغمبری تک اور پیغمبری سے لے کر اخیر دم تک خدا آپ کا حامی و ناصر رہا۔ آپ کی عصمت اور پاکدامنی کا کفیل و ضامن رہا اور پھر ایسی راہ دکھائی کہ نبوت کے مقامِ بلند تک پہنچا دیا۔

حضرت شاہ عبدالقادرؒ صاحب دہلوی وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى سے متعلق فرماتے ہیں۔ جب حضرتؐ جوان ہوئے، قوم کی رسم و راہ سے بیزار تھے اور اپنے پاس کوئی رسم و راہ نہ تھی۔ اللہ نے دینِ حق نازل کیا۔ (موضح القرآن)

ایک دفعہ حضورؐ اپنی رضاعی والدہ حلیمہ سعدیہ کے ساتھ آ رہے تھے کہ راستہ میں گم ہو گئے۔ یعنی راہ بھول گئے۔ حلیمہ نے بہت تلاش کی لیکن نہ ملے۔ آخر اس نے مکہ میں پہنچ کر حضرت عبدالمطلب کو ساری بات کہہ سنائی۔ عبدالمطلب نے کعبۃ اللہ میں جاکر خدا سے دعا کی۔ اللہ میرا بیٹا مجھے ملا دے۔ اس کو میرے پاس پہنچا دے۔ دعا قبول ہوئی اور ورقہ بن نوفل اور ابوجہل چھ سالہ رحمتِ عالم کو لے کر دادا جان کے پاس آ گئے۔ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى کی یہ تفسیر بھی ہو سکتی ہے کہ خدا اپنے پیغمبرؐ کو یہ احسان یاد دلا رہا ہے اور اپنا قرب اس سے جتا رہا ہے کہ اس نے پایا تجھے بھولا ہوا۔ (جنگل و بیابان میں) پس راہ دکھا دی (کہ گھر پہنچا دیا)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اور نعمت یاد دلائی کہ پایا خدا نے تجھے مفلس پس غنی کر دیا۔ حضرت خدیجہ بڑی مالدار خاتون تھیں۔ انہوں نے حضورؐ کو تجارت کے لئے مال دے کر بھیجا۔ آپ نے بڑی دیانت داری سے اس کام کو سرانجام دیا۔ حضرت خدیجہ رضؓ نے پھر آپ سے نکاح کر لیا اور سارا مال حضورؐ کے آگے حاضر کر دیا کہ جس طرح چاہیں خرچ کریں۔ پس پروردگارِ عالم نے حضورؐ کو غنی کر دیا۔ آپؐ دولت مند ہو گئے۔ یہ فضل اور احسان بھی خدا نے آپؐ پر کیا۔

پھر خدا نے حضورؐ کو یتیم اور سائل کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کو فرمایا اور نیز کہا کہ اپنے پروردگار کی نعمتوں، بخششوں اور احسانوں کا گاہے گاہے تذکرہ کیا کرو کہ ایسا کرنا شکرِ الٰہی میں داخل ہے۔ الحاصل خدا نے اپنے پیغمبر پر بڑے احسان اور فضل کئے۔ ہر وقت تائیدِ الٰہی اور فضلِ ایزدی آپ کے شامل رہتا تھا۔ اللہ کی بخششوں اور احسانوں کی برکھا برستی رہتی تھی۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

معدنِ عصمت کے نورانی ہیرے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدائش سے لے کر زمانۂ نبوت تک مکہ ہی میں رہے۔ آپ کا بچپن وہیں گزرا۔ جوانی بھی سب لوگوں کے سامنے بسر ہوئی۔ وہ لوگ حضورؐ کے حال، کردار اور اخلاق سے پورے پورے واقف تھے۔ کوئی بات ان پر پوشیدہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ تھی۔ پھر جان بوجھ کر وہ لوگ حضورؐ کو تجربہ اور سابقہ کی بنا پر صادق اور امین کہتے تھے۔ آپ کی بڑی عزت کرتے تھے۔ محض آپ کی سچائی، نیکی، پرہیزگاری اور پاکدامنی کی وجہ سے۔ حتیٰ کہ آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ان لوگوں کو دین اسلام کی دعوت دی۔ اس پر وہ لوگ بگڑ گئے اور مخالف اور دشمن بن گئے۔ مخالفت اور دشمنی کی بنا پر آدمی کیا کچھ نہیں کر گزرتا؟ لوگوں کی دشمنی اور بدخواہی کے عین زور کے وقت حضورؐ نے خدا کے حکم سے ببانگِ دہل اعلان کیا۔

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝

(پ۱۱ ع) "پس تحقیق رہا میں تم میں ایک عمر پہلے اس سے۔ کیا پس نہیں سمجھتے۔"

یعنی اعلانِ نبوت سے قبل میں چالیس سال تمہارے اندر گزار چکا ہوں۔ تم میرے حال سے خوب واقف ہو۔ حرف رکھو میری زندگی پر؟ پس جب میری ردائے حیات دودھ سے زیادہ سفید اور چاندنی سے بڑھ کر اجلی ہے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند کرنے پر تم کیوں میری جان کے لاگو ہوگئے ہو۔ کچھ تو عقل سے کام لو۔ میری گزشتہ چالیس سالہ زندگی کو سامنے لاکر میری باتوں پر غور کرو۔ میرے ماضی کے آئینہ میں میرے حال کو دیکھو۔ جب کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی ان لوگوں کے سامنے تنقید کے لئے رکھ دی اور ان میں سے کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ ایک لفظ تک منہ سے نکالے۔ جان کے دشمن تک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاموش ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ رحمتِ عالم معدنِ عصمت کے وہ نورانی ہیرے ہیں جس کی تابانی اور کھرے پن پر ہر کوئی یقین رکھتا ہے، ایسے معصوم، پاک اور مقدس ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ؎

گل ہے اگر بدن تو پسینہ گلاب ہے
صلِّ علیٰ وہ جسمِ رسالتمآبؐ ہے

رحمتؐ عالم کی غارِ حرا میں خلوت نشینی

جس طرح ارہاصات نبوت کا پیش خیمہ ہوتے ہیں، اسی طرح جب حضورؐ کی نبوت کا زمانہ قریب آیا تو آپ کو اللہ تعالےٰ نے خلوت نشینی کی طرف راغب کر دیا۔ چنانچہ آپ کئی کئی روز کا کھانا ہمراہ لے کر مکہ سے تین میل دور غارِ حرا میں تشریف لے جاتے اور خدا کے ذکر و فکر میں مشغول رہتے۔ جس طرح خدا تعالےٰ آپ کے جی میں ڈالتا۔ اسی طرح خدا کی یاد کرتے۔

سیدالکونینؐ کے سر پر تاجِ نبوت

حضورؐ کئی بار غارِ حرا میں تشریف لے گئے اور خدا کی یاد میں شب و روز گزارے۔ ذکر و فکر میں شاغل رہے یہاں تک کہ ایک مرتبہ حضورؐ رمضان المبارک میں جلوہ فرما ہوئے۔ سوموار کا روز

لہ ایسی شخصیت صلے اللہ علیہ وسلم ہی اس لائق ہے کہ دنیا اس کے پیچھے چلے۔ اسکے قول و فعل کی شمعوں سے ہدایت کی راہ پکڑے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی۔ یہ وحی کی ابتدا، اور نبوت کی عطا کا پہلا روز تھا۔

نزولِ وحی کی کیفیت

ابتدائے وحی کی کیفیت صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زبانی یوں بیان کی گئی ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ابتداء میں وحی کا نزول سچی خوابوں سے شروع ہوا۔ جو خواب آپ دیکھتے وہ روشن صبح کی مانند ظاہر ہو جاتا۔ پھر (خدا کی طرف سے) خلوت آپ کے لئے محبوب بنا دی گئی۔ آپ غارِ حرا میں جاکر گوشہ نشینی کرتے۔ وہاں کئی کئی روز تک خدا کی یاد میں مصروف رہتے۔ اس دوران آپ گھر نہ آتے لیکن جب کھانے پینے کا سامان ختم ہو جاتا تو پھر اتنے دنوں کا زاد اور لے جاتے یہاں تک کہ آپ پر وحی نازل ہوگئی۔ آپ غارِ حرا میں تھے کہ ایک فرشتہ آیا اور اس نے آپ سے کہا۔ پڑھئے۔ آپ نے فرمایا۔ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ یہ سنکر فرشتہ نے مجھے پکڑ کر زور سے دبایا۔ یہاں تک کہ مجھے تکلیف ہوئی۔ فرشتہ نے پھر مجھے چھوڑ کر کہا۔ پڑھیئے۔ میں نے کہا۔ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس نے پھر مجھے پکڑ لیا اور (زور سے) دبایا۔ یہاں تک کہ مجھ میں طاقت نہ رہی۔ اور کہا پڑھیئے۔ میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ فرشتے نے پھر (تیسری بار) مجھے پکڑ کر اس زور سے دبایا کہ میں بے بس ہوگیا اور بالآخر چھوڑ کر کہا۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَقٍ ۝ اِقۡرَاۡ وَرَبُّكَ الۡاَكۡرَمُ ۝ الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ؕ (پ۳۰ ع۲)

(ترجمہ) پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے (تجھے) پیدا کیا۔ پیدا کیا انسان کو لہو کی پھٹکی سے۔ پڑھ اور تیرا رب کریم ہے۔ جس نے تعلیم دی قلم کے ساتھ۔ سکھایا انسان کو جو وہ نہ جانتا تھا۔"

(حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔) حضورؐ یہ آیتیں پڑھتے ہوئے گھر آگئے۔ آپ کا دل دھڑک رہا تھا۔ حضرت خدیجہؓ کے پاس پہنچ کر آپ نے فرمایا۔ مجھے کمبل اُڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو۔ حضرت خدیجہؓ نے آپ کو کپڑا اڑھا دیا۔ جب آپ کی بیقراری اور خوف جاتا رہا اور دل ٹھکانے ہوا تو سب حال (جو غار میں گزرا) حضرت خدیجہؓ کو کہہ سنایا اور کہا۔ لقد خشیت علی نفسی۔ مجھے اپنی جان کا خوف[1] ہے۔ حضرت خدیجہؓ نے کہا۔ ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ بخدا اللہ تعالیٰ آپ کو ہرگز رسوا نہیں کریگا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں اور محتاجوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ کمزوروں کے کام آتے ہیں۔ مہمان نوازی کرتے ہیں اور مصائب میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہؓ حضورؐ کو لے کر اپنے چچا کے بیٹے ورقہ بن نوفل کے پاس آئیں۔ ورقہ ایک شخص تھا جو زمانہ

---

[1] وحی کا بوجھ سوائے پیغمبر کے کوئی اٹھا نہیں سکتا۔ نزولِ وحی کے وقت جو حالت حضورؐ پر گزری چونکہ یہ پہلی بار تھی۔ آپ مانوس نہ تھے اس لئے قدرتی طور پر آپ کو خوف ہوا جب آپ وحی سے مانوس ہوگئے تو معمول ہوگیا۔ پھر خدا کی مہربانی سے سب خوف اور خطرے جاتے رہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاہلیت میں نصرانی ہوگیا تھا اور انجیل کا عبرانی میں ترجمہ کرکے لکھا کرتا تھا اور بڑا بوڑھا آدمی تھا۔ اس کی بینائی جاچکی تھی۔ حضرت خدیجہ رضؓ نے اس سے کہا۔ اے میرے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) سے (ان کا) حال سنو۔ اس نے (حضورؐ کو) کہا۔ اے بھتیجے! کہو کیا کیفیت ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دیکھا تھا، کہہ سنایا۔ ورقہ نے (جو تورات انجیل کا بڑا عالم تھا اور پیغمبر آخرالزمان کے نشان اور پتے پہلی کتب سے خوب جانتا تھا) حضورؐ سے کہا۔ یہ ناموس ہے (جبرئیلؑ) جسے خدا نے حضرت موسےٰ علیہ وسلم پر اتارا تھا۔

اے کاش! میں اس وقت جوان ہوتا۔ اے کاش! میں اس وقت تک زندہ رہتا جب آپ کی قوم آپ کو (وطن سے) نکال دے گی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ کیا میری قوم مجھ کو (وطن سے) نکال دیگی ورقہ نے کہا۔ ہاں! جس نے آپ جیسی بات کہی (جو بھی دینِ حق لایا) اس کے ساتھ (ہمیشہ) دشمنی کی گئی۔ اگر مجھے آپ کا زمانۂ نبوت ملا تو آپ کی پُرزور مدد کرونگا۔ (لیکن) چند ہی روز میں ورقہ کا انتقال ہوگیا۔ وحی (کچھ دنوں تک) بند ہوگئی۔

(بخاری شریف)

وحی کا سلسلہ جاری ہوگیا

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے جابر بن عبداللہ انصاری کے حوالے سے

لہ ورقہ نے پہلی کتابوں میں پیغمبر آخرالزمان کا حلیہ، نشان اور دیگر حالات پڑھے ہوئے تھے۔ اس بنا پر اس نے حضور کی وحی کے حالات سنکر ناموس یعنی جبرئیل فرشتہ کا پتہ دیا۔ اور دوسرے حالات ہجرت وغیرہ بتلائے۔ (منہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقل کیا کہ وحی بند ہو جانے کے حال میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ایک دن اس حال میں کہ میں چلا جا رہا تھا، اچانک میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ سر اٹھا کر جو اوپر دیکھا تو نظر آیا کہ وہی فرشتہ جو غارِ حرا میں میرے پاس آیا تھا، ایک کرسی پر آسمان اور زمین کے درمیان بیٹھا ہوا ہے میں ڈر گیا اور دگھرا لوٹ آیا۔ اور کہا۔ مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو۔ پھر (اس حال میں) خدا تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں۔ پھر وحی (کی آمد خوب) گرم ہوگئی۔ اور لگاتار آنے لگی۔

يَاأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنْذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝

اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو پس ڈرا لوگوں کو اور اپنے پروردگار کی بڑائی کر۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝

اور اپنے کپڑوں کو پاک کر اور پلیدی کو چھوڑ دے۔

(پ ۲۹ ع ۵) — (بخاری شریف)

غارِ حرا سے جانے کھیت کیا

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی خیرخواہ، جانثار، ہمدرد، مونس اور حد درجہ غمخوار بیوی تھیں۔ انہوں نے حضور کا ہر دم ساتھ دیا، ہر حال میں تسلی دی حتیٰ کہ جب غارِ حرا میں اول اول حضور پر وحی اتری تو حضور گھبرائے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کمال دانائی سے سارا حال حضرت کا اپنے بھائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ورقہ بن نوفل سے بیان کیا۔ ورقہ علمائے نصاریٰ میں بڑا عالم اور فاضل تھا اس کی کتب سابقہ پر بڑی گہری نظر تھی۔ اس نے تمام حال سن کر اپنی بہن خدیجہؓ کو کہا۔ بہن! یہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت ملی ہے اور وہ اس امت کے پیغمبر آخر الزمان ہوں گے۔ جبریل ناموسِ اکبر ہے جو آپ پر اترا ہے۔ یہی موسٰے اور عیسےٰ پر نازل ہوا تھا۔

ورقہ نے پھر حضورؐ سے بالمشافہہ قسم کھاکر عرض کیا کہ آپ پر ناموسِ اکبر نازل ہوا ہے۔ آپ یقیناً اس امت کے پیغمبر ہوں گے قوم آپ کو بہت تکلیفیں اور ایذائیں پہنچائے گی حتیٰ کہ آپ کو وطن سے نکال دے گی اور بڑا مقابلہ کرے گی۔ کاش! اگر میں اس وقت تک زندہ رہوں تو ضرور آپ کا ساتھ دوں۔ جان مال سے مدد کروں۔

یہ ہیں حالات نزولِ وحی کے جس کی ابتدار غارِ حرا سے ہوئی گویا نبوت کے چاند نے غارِ حرا سے طلوع کیا جس کے نور سے سارا جہان روشن ہوگیا۔

آفتابِ رسالت کی نور افشانی

دعوتِ اسلام

نبوت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ اس دعوت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سرفہرست عقیدہ توحید تھا۔ مکہ کے لوگ گو اللہ تعالیٰ کو مانتے تھے، اپنا خالق، مالک، رازق، آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا، مختار کل تسلیم کرتے تھے لیکن تھے مشرک۔ خدا کی مخلوق کو اس کی ذات اور صفات میں شریک گردانتے تھے تین سو ساٹھ بت خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے تھے۔ جن کو اللہ تعالیٰ کے اختیارات اور تصرفات میں شریک جانتے تھے۔ اس شرک کے مرض کے علاوہ اور صدہا امراض کے بیمار تھے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی رسالت کا اعلان کرکے ان کو توحید کا پیغام دیا۔ ان کے سامنے لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پیش کیا کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اللہ کا رسولؐ ہے۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا قبول اسلام

حضرت خدیجۃ الکبریٰ بڑی قابل، روشن ضمیر، ہوشیار اور زیرک تھیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے کا شرف پاکر ان کے مقدر کا ستارا اور چمک اٹھا۔ انہوں نے اپنا کل مال و متاع اپنے معصوم شوہر صلے اللہ علیہ وسلم کی راحت و آسائش پر قربان کر دیا اور حضورؐ کو بڑا آرام پہنچایا۔ پھر جب آپؐ نے وحی کی کیفیت بیان کی تو حضرت خدیجہ رضؓ نے اس میں بڑی دلچسپی لی۔ حتیٰ کہ حضورؐ کی نبوت کو مان کر داخل اسلام ہوگئیں۔ یہ پہلی خاتون ہیں۔ جنہوں نے سب سے پہلے اسلام کا شرف پایا۔ اور بڑے آڑے وقتوں میں ہر طرح حضورؐ کا ساتھ دیا۔ رضی اللہ عنہا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیدبن حارثہؓ

زید بن حارثہؓ یمن کے ایک معزز قبیلے بنی قضاعہ سے ہیں۔ اور ان کی والدہ سعدیٰ بنت ثعلبہ قبیلہ طے کی ایک شاخ بنی معن سے تھیں۔ ایک مرتبہ ان کی والدہ زیدؓ کو ہمراہ لے کر اپنے میکے گھر جا رہی تھیں تو راستے میں قزاقوں نے زید کو اغوا کر لیا اور غلام بناکر بازار عکاظ میں حکیم بن حزام کے ہاتھ چار سو درہم میں فروخت کر دیا۔ حکیم بن حزام نے زیدؓ کو اپنی پھوپھی حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی خدمت میں پیش کیا۔ اور انہوں نے اسے رحمت للعالمین کی غلامی میں دے دیا۔ زہے نصیب!

زیدؓ کے والد بیٹے کی جدائی میں غم کی آگ میں جھونک دیئے گئے۔ انہیں رات بھر کسی کروٹ آرام نہ آتا۔ اور سارا دن آہ و بکا میں گزر جاتا۔

بنی کلب کے کچھ آدمی ایک برس حج کے لئے مکہ آئے تو انہوں نے زیدؓ کو پہچان لیا اور واپس جاکر ان کے والد کو اطلاع دی۔ کہ تمہارا بیٹا مکہ میں ہے۔ والد نے اپنے بھائی کعب کو ساتھ لیا اور مکہ آئے تو اپنے بیٹے زیدؓ کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پایا۔ عرض کیا۔ اے اپنی قوم کے سب سے بڑے عزت والے! قیدیوں، بھوکوں اور غریبوں کو کھانا کھلانے اور بےکسوں کی مدد کرنے والے! ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ آپ ہمارے بیٹے زیدؓ کو آزاد کر دیں اور جس قدر معاوضہ چاہیں۔ ہم دینے کو تیار ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ زیدؓ کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار ہے تمہارے ساتھ چلا جائے یا میرے پاس رہے۔ اس سے دریافت کر لو۔ اس پر زیدؓ نے کہا کہ میں سیدالکونینؐ اور رحمت للعالمین کی صحبت چھوڑنے کو تیار نہیں ہوں۔ حضورؐ کی غلامی پر ہزاروں آزادیاں اور شاہیاں قربان! حضورؐ زیدؓ کو خانہ کعبہ میں لے گئے اور حجرِ اسود کے پاس کھڑے ہوکر فرمایا۔ زیدؓ کو آج سے میں اپنا بیٹا کہتا ہوں اور اس سے بیٹوں کا سا سلوک کروں گا۔ اس ارشادِ پاک سے اس کے باپ کا دل باغ باغ ہو گیا اور وہ خوشی خوشی سیدالمرسلینؐ کی آغوش میں دے کر واپس چلا گیا۔

حضورؐ نے واقعی زیدؓ کو بیٹوں کی طرح پاس رکھا۔ اس کے ساتھ بڑی محبت اور شفقت سے پیش آتے رہے۔ گھر کا فرد بنایا اس کی شادی بھی کی اور خیرخواہی اور بھلائی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔

پھر جب حضرت انور کو نبوت کا تاج عطا ہوا تو حضرت زیدؓ مردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے۔ سبقت کے شرف کا خلعت انہیں بخشا گیا۔ سب سے پہلے جامِ توحید انہوں نے پیا۔ رضی اللہ عنہ۔

حضرت علیؓ ابن ابی طالب

حضرت علی رضی اللہ عنہ بچپن ہی سے بڑے ذہین، صاحبِ بصیرت اور خداداد قابلیت کے مالک تھے۔ ابھی چودہ برس کے تھے کہ حضورؐ انور اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ کو گھر میں نماز پڑھتے دیکھا تو حضورؐ سے پوچھا کہ آپ یہ کیا کام کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ یہ دین ہے جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کو پیارا ہے اور میں تجھ کو اس دین کی دعوت دیتا ہوں۔ دوسرے روز حضرت علیؓ نے خدمت میں حاضر ہو کر دین کی کیفیت پوچھی۔ آپ نے فرمایا۔ اس بات کی شہادت دینی کہ اللہ تعالےٰ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور لات و عزیٰ کو چھوڑ دینا چاہیے یہ سن کر حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ صدق دل سے پکار اٹھے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ

حضرت ابوبکر صدیقؓ قریش میں بڑی جلیل القدر شخصیت تھے اور ہر کوئی آپ کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ آپ ایک کامیاب تاجر اور بڑے متمول تھے۔ بڑے نرم دل، فیاض اور مہمان نواز تھے آپ کے درِ دولت پر قریش کے سرداروں کا اکثر مجمع لگا رہتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بہت دیرینہ تعلقات تھے۔ دونوں پرانے دوست تھے۔ حضرت صدیقؓ حضورؐ کو بچپن سے جانتے اور ان کی پسندیدہ عادتوں اور نیک خصلتوں سے واقف تھے۔ جب حضورؐ نے نبوت کا اعلان کیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ بلاتردد حضورؐ پر ایمان لے آئے۔ ان افضل البشر بعد النبیؐ کی ذات پر خدا کی لاکھوں رحمتیں نازل ہوں ایسا مضبوط ایمان لائے کہ تمام زندگی اپنی جان اور کثیر مال حضورؐ کے اشاروں پر قربان کرتے رہے اور رحمتِ عالمؐ کی وفات کے بعد سب سے پہلے بار خلافت بھی آپ ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ایمان نے اٹھایا۔ رضی اللہ عنہ!

حضرت صدیقِ اکبرؓ کا اسلام قبول کرنا اسلام کی ترقی میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ آپ کوئی معمولی آدمی نہ تھے کہ آپ کا اسلام قبول کرنا نظر انداز کر دیا جاتا۔ فہم و فراست اور عقل و دانش، بصیرت اور دوراندیشی کی صفات رکھنے کے علاوہ قوم کے سردار اور رئیس اعظم تھے۔ آپ کا ایمان لانا ہر کہہ و مہہ کے لئے قابلِ غور ہو گیا۔ اور قابلِ غور کیوں نہ ہوتا کہ بغیر کسی غرض اور دنیوی مصلحت کے قوم کا ایک عظیم مدبر حلقہ بگوشِ اسلام ہو گیا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ آپ کے مسلمان ہونے پر متعدد آدمیوں نے آجکل میں اسلام قبول کر لیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ

آپ ابھی انیس سال کے تھے کہ اسلام کے شیدائی ہو گئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہمراہ رحمتِ عالمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایمان لے آئے۔ ان کی والدہ نے سنا کہ سعدؓ مسلمان ہو گئے ہیں تو وہ بڑی ناراض ہوئیں اور کہا کہ اس نئے دین کو چھوڑ دو۔ حضرت سعدؓ توحید کا لبریز جام پی چکے تھے۔ وہ نشہ اترنے کا نہیں تھا۔ والدہ نے کھانا پینا چھوڑ دیا اور تین دن تک بھوکی رہیں۔ حضرت سعدؓ نے والدہ کو کہا۔ میں اسلام چھوڑنے کا نہیں ہوں۔ آپ کھانا کھائیں یا نہ کھائیں۔ انکے استقلال میں ذرا فرق نہ آیا۔

زبیر ابن العوامؓ

یہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بھتیجے اور ان کے والد خویلد کے پوتے تھے۔ آپ سولہ برس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے کہ سینہ نور ایمان سے جگمگا اٹھا۔ ان پر بڑے مظالم توڑے گئے لیکن حضورؐ کا ساتھ نہ چھوڑا۔ ایک دفعہ یہ خبر اڑی کہ حضور کو قید کر لیا گیا ہے۔ زبیرؓ سے نہ رہا گیا۔ ننگی تلوار لے کر عوام کو چیرتے ہوئے، حضورؐ کے درِ دولت پر حاضر ہوئے۔ آپ نے پوچھا زبیرؓ کیا بات ہے؟ یہ بولے۔ میں نے سنا تھا کہ آپ گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اس لئے جانثاری کے لئے تلوار سونت کر نکلا ہوں۔ حضورؐ نے دعا فرمائی اور تسلی دی۔

طلحہؓ بن عبد اللہ ان کے متعلق کتبِ سیر میں لکھا ہے کہ ایک کارواں کے ساتھ سفر میں گئے۔ راستے میں مقام بصرٰی پر قیام کیا۔ وہاں ایک راہب نے (ان کو مکے کا رہنے والا معلوم کر کے) پوچھا۔ کیا احمدؐ کی بعثت ہوگئی ہے؟ طلحہؓ نے کہا۔ کون احمدؐ؟ راہب نے (جو انجیل سے حالات جانتا تھا) کہا۔ عبداللہ کے بیٹے اور عبدالمطلب کے پوتے! انہوں نے جواب دیا۔ مجھے معلوم نہیں۔ پھر طلحہؓ واپس مکہ آئے تو پتہ چلا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے رسالت کا دعوٰی کیا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ آپ پر ایمان لے آئے ہیں۔ یہ سن کر طلحہؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئے۔ حالات دریافت کئے اور ان کو ساتھ لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ اس وقت آپ کی عمر صرف سولہ برس کی تھی۔

حضرت عثمانؓ ابن عفان آپ بنی امیہ سے ہیں۔ بڑے دولتمند اور سخی تھے۔ قبولِ اسلام کے وقت آپ کی عمر تیس یا پینتیس سال کی تھی۔ طلحہؓ، زبیرؓ کے ساتھ ہمدرد رسولؐ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے اسلام کے اصول بیان کئے اور خوبیاں بتائیں۔ آپ مسلمان ہو گئے۔ حضورؐ کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آئیں۔

حضرت عثمانؓ کے ایمان لانے پر آپ کو سخت ایذائیں دی گئیں ان کے چچا الحکم نے ان کی مشکیں کس دیں اور کہا کہ تم نے اپنے آباد و اجداد کا مذہب چھوڑ دیا ہے۔ اور نیا مذہب قبول کر لیا ہے۔ چھوڑ دو اسلام کو۔ آپ نے فرمایا۔ بخدا! میں اس دینِ حق کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ غرض آپ پر بے پناہ مظالم توڑے گئے اور آپ نے بڑے صبر و ثبات اور پامردی سے ان کا مقابلہ کیا۔ یہاں تک کہ تیسرے خلیفہ ہوئے۔

عبدالرحمٰن بن عوفؓ یہ بھی حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرح تاجر تھے بڑے سمجھدار اور معاملہ فہم تھے۔ حضرت عثمانؓ کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کی رہنمائیؒ سے انہیں اسلام کی دولت ہاتھ آئی پھر اور بھی کئی حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ مثلاً عبیدہ بن حارثؓ۔ حضرت ابوسلمہ بن اسدؓ، عثمان بن مظعونؓ، حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ۔

حضرت بلالؓ یہ حبشی تھے۔ لمبا قد، بڑے ہاتھ پاؤں، سیاہ رنگت، حبشیوں کے سے خط و خال، گو صورت ایسی ہی تھی بظاہر حسین نہ تھے۔ لیکن سیرت اور باطنی حسن کا یہ عالم تھا کہ سینہ نورِ ایمان سے روشن تھا۔ حضورؐ کے پیارے صحابہؓ میں شامل ہوئے اور رضی اللہ عنہ کے مقام پر جا پہنچے۔ آج کروڑوں مسلمانوں کے سینے میں ان کی محبت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام قبول کرنے کے بعد ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ گرائے گئے۔ یہ غلام تھے۔ امیہ مار مار کر ان کو بے ہوش کر دیتا۔ اس کے دوست احباب آتے تو وہ بھی ان کو سخت ایذائیں دیتے۔ کانٹوں پر گھسیٹتے، گائے کی کھال میں لپیٹتے، لوہے کی زرہ پہنا کر تیز دھوپ میں بٹھاتے اور کہتے کہ اسلام چھوڑ دو۔ لیکن ان کی زبان سے احد، احد ہی نکلتا تھا۔ بالآخر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا۔

عبداللہ بن مسعودؓ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے یارِ غار حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہمراہ راستے میں گزرے تو عبداللہ بن مسعودؓ بکریاں چرا رہے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا۔ صاحبزادے! اگر کچھ دودھ تمہارے پاس ہے تو ہمیں پلاؤ تاکہ پیاس بجھے۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا۔ میں آپ کو دودھ کیسے پلاؤں کہ یہ دوسرے کی امانت ہے۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا بتاؤ کہ تمہارے پاس کوئی ایسی بکری ہے جس نے ابھی بچے نہ دیئے ہوں۔ اس نے جواب دیا۔ ہاں یہ ہے۔ حضورؐ نے اس بکری کے تھن پر ہاتھ پھیر کر دعا کی تو وہ تھن دودھ سے بھر گیا۔ صدیقِ اکبرؓ نے اس کو دوہا اور اتنا دودھ ہوا

لہ عرب کے شرفاء اور امراء تک کی اولاد میں بکریاں چرانے کا دستور تھا۔ اس سے سادگی، راستبازی، جفاکشی اور سختی جھیلنے کا سبق ملتا ہے۔ اسی لئے پیغمبر بھی بکریاں چراتے رہے ہیں اور حضورِ پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی کچھ وقت اپنی ذاتی بکریاں چرائی ہیں۔ یہ سب ٹریننگ کی خاطر تھا۔ حضورؐ فرماتے ہیں۔ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ وَ اَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ۔ (بخاری شریف) ترجمہ: اللہ نے جو نبی بھیجا اس نے بکریاں چرائیں۔ صحابہ نے پوچھا۔ اور آپ نے؟ فرمایا۔ ہاں میں نے بھی چرائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ حضور انورؐ، صدیق اکبرؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ تینوں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ اس کے بعد تھن خشک ہو گیا۔

یہ معجزہ دیکھ کر حضرت عبداللہؓ بہت متأثر ہوئے اور رحمتِ عالم سے ہدایت کی درخواست کی۔ حضورؐ نے توحید پیش کی اور یہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

حضرت ارقم بن ابی ارقمؓ

حضرت ارقمؓ کا خاندان بڑی عزت کا مالک تھا۔ ان کے دادا اسد بن عبداللہ اپنے خاندان کے سردار اور بزرگ مانے جاتے تھے۔ حضرت ارقمؓ کو مشیت نے رحمتِ عالم کی محبت، خدمت اور اسلام کی اشاعت و مدد کے لیے چن لیا تھا۔ ابھی کوئی ایک درجن آدمیوں نے اسلام قبول کیا تھا کہ یہ بھی خُمِ توحید کا جام نوشِ جان کر کے شمعِ رسالت کے پروانوں میں داخل ہو گئے۔

ارقمؓ کا گھر مرکزِ تبلیغ بن گیا

اس وقت حضورؐ کی مخالفت زوروں پر تھی۔ بلکہ آپؐ کی اور آپؐ کے جانثاروں کی زندگی بڑے خطرے میں تھی۔ مشرکین نے تہیہ کر لیا کہ اسلام کو یہاں ہی ختم کر دیا جائے۔ لیکن اسلام باطل کو ختم کرنے کے لئے آیا تھا۔ خود ختم ہونے کے لئے نہیں آیا تھا۔ اس نے آفتاب بن کر دنیا کے گوشہ گوشہ کو رہتی دنیا تک روشن کرنا تھا۔

حضرت ارقمؓ کا مکان کوہِ صفا کے پاس تھا۔ صفا مروہ کی سعی کرنے والے اس مکان کے سامنے سے گزرتے تھے۔ ارقمؓ نے اپنا یہ مکان خدا کے نام پر وقف کر کے رحمۃ للعالمینؐ کے حوالے کر دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ اسے اپنا تبلیغی مرکز بنالیں۔ یہ کام ارقمؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عین مرضی اور ضرورت کے مطابق کیا کہ حضور بھی خدا کا پیغام پہنچانے کے لئے کوئی محفوظ جگہ چاہتے تھے اور یہ مکان بڑا محفوظ اور تبلیغ کے لئے بڑا موزوں تھا۔ حضورؐ اور آپ کے جانثار اس مکان میں محفوظ ہو گئے۔

تبلیغ کا حکم علانیہ پہلے تو تبلیغ علانیہ نہ تھی۔ لیکن اب حکم آیا۔ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۝ وَ اخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (پ۱۹ ع۵)

اور اپنے قریب کے رشتہ داروں کو (خدا کے عذاب سے) ڈراؤ۔ اور جو مسلمان تمہارے پیچھے ہو لئے ہیں۔ اُن سے بہ تواضع پیش آؤ۔"

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حکم خداوندی کی تعمیل میں کوہ صفا پر چڑھ کر اپنے تمام رشتہ واروں کو بلایا، ہر ہر قبیلے کو دعوت دی۔ ہر خاص و عام میں منادی کرا دی کہ خدا کا پیغام سنو۔ جب حضورؐ کا تمام کنبہ، سارے قبیلے اکٹھے ہو گئے تو آپؐ نے انہیں یوں خطاب کیا۔ مولانا حالی لکھتے ہیں۔

وہ فخرِ عرب زیبِ محراب و منبر تمام اہل مکہ کو ہمراہ لے کر
گیا ایک دن حسب فرمانِ داور سوئے دشت اور چڑھ کے کوہِ صفا پر
یہ فرمایا سب سے کہ اے آلِ غالب
سمجھتے ہو تم مجھ کو صادق کہ کاذب
کہا سب نے قولِ آج تک کوئی تیرا کبھی ہم نے جھوٹا سنا اور نہ دیکھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا گر سمجھتے ہو تم مجھ کو ایسا تو باور کرو گے اگر میں کہوں گا
کہ فوجِ گراں پشتِ کوہِ صفا پر
پڑی ہے کہ لوٹے تمہیں گھات پا کر

کہا تیری ہر بات کا یاں یقیں ہے کہ بچپن سے صادق ہے تو اور امیں ہے
کہا گر مری بات یہ دل نشیں ہے تو سن لو خلاف اس میں اصلاً نہیں ہے
کہ سب قافلہ یاں سے ہے جانیوالا
ڈرو اس سے جو وقت ہے آنے والا

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن دل میں سب کے لگا دی اک آواز میں سوتی بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غل یہ پیغامِ حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نامِ حق سے

کسی کو ازل کا نہ تھا یاد پیماں بھلائے تھے بندوں نے مالک کے فرماں
زمانہ میں تھا دورِ صہبائے بُطلاں مئے حق سے محرم نہ تھی بزمِ دوراں
اچھوتا تھا توحید کا جام اب تک
خمِ معرفت کا تھا منہ خام اب تک

نہ واقف تھے انساں قضا اور جزا سے نہ آگاہ تھے مبدا و منتہا سے
لگائی تھی ایک اک نے لو ما سوا سے پڑے تھے بہت دور بندے خدا سے
یہ سنتے ہی تھرا گیا گلہ سارا
یہ راعی نے للکار کر جب پکارا

کہ ہے ذاتِ واحد عبادت کے لائق زباں اور دل کی شہادت کے لائق
اسی کے ہیں فرماں اطاعت کے لائق اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگاؤ تو لو اس سے اپنی لگاؤ

جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ

اسی پر ہمیشہ بھروسا کرو تم! اسی کے سدا عشق کا دم بھرو تم

اسی کے غضب سے ڈرو گر ڈرو تم اسی کی طلب میں مرو گر مرو تم

مبرا ہے شرکت سے اس کی خدائی

نہیں اس کے آگے کسی کو بڑائی

حضرت ابی ہریرہ رضہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری۔ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ۔ اے پیمبرؐ! اپنی برادری اور رشتہ داروں کو ڈرا دے؟ تو رسولؐ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رشتہ داروں کو بلایا اور ہر خاص و عام کو ارشاد فرمایا۔

يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔

اے اولاد کعب بن لوی! اپنی جانوں کو دوزخ سے بچا لو۔ کیونکہ میں بیشک خدا کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا"

يَا بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔

اے اولاد مرہ بن کعب! اپنی جانوں کو دوزخ سے بچا لو۔ کیونکہ میں بیشک خدا کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا؛

يَا بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے اولاد عبد شمس! اپنی جانوں کو دوزخ سے بچا لو. کیونکہ میں بیشک خدا کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔"

يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔

اے اولاد عبد مناف! اپنی جانوں کو دوزخ سے بچا. کیونکہ میں بیشک خدا کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔

يَا بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔

اے اولاد ہاشم! اپنی جانوں کو دوزخ سے بچا لو. کیونکہ میں بیشک خدا کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤنگا۔

يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔

اے اولاد عبدالمطلب! اپنی جانوں کو دوزخ سے بچا لو. کیونکہ میں بیشک خدا کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤنگا۔

وَيَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِيْ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔

اے فاطمہؓ اپنی جان کو دوزخ سے بچا لے. مانگ لے مجھ سے (دنیا میں) مال میرا جتنا چاہیے. پر خدا کے ہاں میں تیرے کچھ کام نہ آؤں گا۔ (بخاری مسلم)

رحمت عالم اور مسلمانوں پر تشدد

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب نام بنام — ہر قبیلے، ہر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رشتہ دار اور قریبی کو خدا کے عذاب سے ڈرایا کہ توحید و رسالت پر ایمان لاکر اپنے اعمال درست کرلو، بتوں کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت کرو۔ وقت آنیوالا ہے کہ تم سب نے خدا کے سامنے پیش ہوکر حساب دینا ہے۔ اللہ کے عذاب سے ڈر جاؤ، آخرت کی فکر کرو۔ اس چند روزہ دارِ فانی کو آخر چھوڑ جانا ہے۔

حضورؐ کے اس خطاب سے قریش کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ وہ بھڑک اٹھے۔ ابولہب نے زبان درازی کی اور کہا اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا ۔ کیا تو نے اس لئے ہم کو اکٹھا کیا تھا؟

پیغمبر رحمتؐ کی دشمنی کے مجسمے بن کر سب وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور غیظ و غضب میں بھرے ہوئے لوٹ آئے۔

ابولہب اور عتبہ بن مغیرہ خاص طور پر آپؐ کے دشمن اور بدترین معاند ہوگئے۔ سب کام چھوڑ کر شب و روز مخالفت کرنے لگے۔ اونٹ کی اوجھریاں اور کانٹے حضورؐ پر پھینکتے اور ہر قسم کی ایزا اور تکلیف دیتے۔ محض اس لئے کہ کیوں کہتے ہو کہ ایک اللہ کی عبادت کرو اور لات و عزیٰ کوئی چیز نہیں۔

وہ نفوس جو ایمان کا شہد نوشِ جان کرکے اس کی حلاوت کی لذت اٹھا رہے تھے، مشرکین نے ان کا عرصۂ حیات تنگ کر رکھا تھا۔ وہ صحابہؓ علانیہ خدائے بزرگ و برتر کی عبادت نہ کرسکتے تھے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص چند مسلمانوں کے ساتھ ایک پہاڑی میں چھپ کر نماز پڑھ رہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ کفار نے ان کو دیکھ کر مذاق اڑایا اور پھر ان پر حملہ کر دیا۔ حضرت سعدؓ نے اونٹ کی ہڈی زور سے ایک مشرک کو ماری کہ اس کا سر پھٹ گیا اور پھر وہ سب اشرار بھاگ گئے۔ اس طرح قریش حضور انورؐ اور دوسرے مسلمانوں کو انواع واقسام کی ایذائیں پہنچاتے تھے۔ سارا مکہ ان کا شدید دشمن ہو گیا۔

حضرت عمرؓ کا قبول اسلام

جب یہ آیت نازل ہوئی۔

اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ ۝ (پ ۱۷ ع)

تم اور جن چیزوں کو تم خدا کے سوا پرستش کرتے ہو، (سب) دوزخ کا ایندھن ہیں اور تم (سب) کو دوزخ میں جانا ہو گا"

ابوجہل نے تمام قریش کو اکٹھا کیا اور کہا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی زبانِ طعن ہمارے اور ہمارے معبودوں کے متعلق بہت بیباک ہو گئی ہے۔ وہ ہمیں اور ہمارے معبودوں کو دوزخ کا ایندھن قرار دیتا ہے۔ ہم اپنی اور اپنے پیاروں کی یہ عزت ریزی اور توہین ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ ہمارے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ کوئی سپوت ایسا نہیں رہا جو اس شخص کا کام تمام کر دے اور ہم سب کو آئے دن کی بے عزتی سے نجات مل جائے۔ غیور سپوتو! بولو! تم میں سے کون محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو ختم کر کے خاندان کی عزت کو بچائیگا۔

اس پر حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہ کام میں سرانجام دوں گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ وہ تلوار لے کر پیغمبر بحر و بر صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے ارادہ سے چل دیئے۔ راستے میں نعیم بن عبداللہ ملے۔ انہوں نے کہا۔ "تلوار پکڑ کر کدھر جا رہے ہو؟ حضرت عمرؓ نے جواب دیا۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو ختم کرنے کے لئے" حضرت نعیمؓ نے کہا۔ پہلے اپنی سگی بہن فاطمہؓ اور بہنوئی سعیدؓ بن زید کی خبر تو لو، جو مسلمان ہو چکے ہیں۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے اپنی بہن کے گھر کا رُخ کر لیا۔ جب اس کے گھر پر پہنچے تو اندر سے سورہ طٰہٰ پڑھنے کی آواز آ رہی تھی جو ان کی بہن پڑھ رہی تھیں۔ جب اندر داخل ہوئے تو بہن نے لکھی ہوئی سورۃ کو چھپا دیا۔ حضرت عمرؓ کو یقین ہو گیا کہ بہن اور بہنوئی ایمان لا چکے ہیں۔ پھر تو انہوں نے اپنے بھائی سعیدؓ کو زمین پر گرا کر اس کے سینے پر چڑھ بیٹھے بہن چھڑانے کے لئے آگے ہوئی تو اس کو زور سے ایک دھپڑ مارا۔ وہ زمین پر جا گری اور منہ لہولہان ہو گیا۔

پھر تو بہن کے ایمان کی دبی ہوئی چنگاری شعلہ بن کر بھڑک اٹھی۔ وہ بولی! عمرؓ! کیا تم ہم پر اس لئے ظلم کر رہے ہو کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں؟ ہم کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسولؐ ہیں۔ وہ ہمیں خدا کا پیغام سناتے ہیں۔ اور ہدایت کا راستہ دکھاتے ہیں۔ ہاں سن لو ـــ!

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ہم ضرور مسلمان ہو چکے ہیں۔ توحید کے شیدائی اور خدا کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کے فدائی ہیں۔ جو تم چاہو کرو، مارو کوئی کسر اٹھا نہ رکھو۔ اب یہ توحید و رسالت جانے سے رہی۔

حضرت عمرؓ نے لہولہان بہن کو دیکھا۔ کچھ نرم ہو گئے۔ بہنوئی کو بھی چھوڑ دیا اور کہا کہ اچھا وہ کلام جو تم پڑھ رہی تھیں، سناؤ بہن نے اوراق آگے رکھ دیئے اور عمر پڑھنے لگے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان ہے۔

طٰهٰ ○ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ○ اِلَّا

(اے پیغمبرؐ!) ہم نے تم پر قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم (اتنی) مشقت[1]

تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ○ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ

اٹھاؤ۔ مگر (قرآن) نصیحت ہے، اس شخص کے لئے جو ڈرتا ہے۔ اتارا ہوا ہے (اس کا)

خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ○ اَلرَّحْمٰنُ

جس نے پیدا کیا زمین کو اور اونچے آسمان کو وہ رحمٰن ہے

عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ○ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

جس نے عرش پر قرار پکڑا اس کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے

وَمَا فِى الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ

اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے۔ اور جو کچھ

---

[1] حضورؐ نبی ہونے کے بعد اپنی جان پر بڑی مشقت برداشت کرتے تھے۔ راتوں کو نماز میں بہت دیر تک کھڑے رہتے تھے حتیٰ کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے تھے۔ پھر سارا دن وعظ تبلیغ اور قرآن سنانے میں گزرتا تھا۔ پھر جو مسلمانوں پر کافر ظلم و ستم کرتے تھے ان کا غم اس پر سوا تھا۔ اتنی زحمت اور مشقت سے صحت کے نقصان کا اندیشہ تھا۔ اس لئے خدا نے فرمایا کہ اتنی زحمت نہ اٹھایئے۔ ہم نے قرآن اس لئے نہیں بھیجا کہ آپ حد درجہ مشقت میں پڑ جائیں۔ اور اس قدر محنت شاقہ [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الثَّرٰی وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ یَعْلَمُ
خاک کے تلے ہے۔ اور اگر تو پکار کر بات کرے پس تحقیق وہ جانتا ہے
السِّرَّ وَ اَخْفٰی اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ
چھپے بھید کو اور بہت چھپے کو (بھی) اللہ ہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس
الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی
کے ہیں نام اچھے۔

جب آخری دو آیتوں پر پہنچے تو پتہ پانی ہوگیا۔ آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اور سینہ نورِ اسلام سے منوّر ہوگیا۔ فوراً کلمہ طیبہ پڑھ لیا کتنے خوش قسمت ہیں کہ گھر سے نکلے کس ارادہ سے ہیں۔ راہ میں بہن سے قرآن سن پایا، جس کے سوزِ قرأت نے ؎

دگرگوں کرد تقدیرِ عمرؓ را

عمرؓ اٹھے اور سیدھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مکان پر پہنچے۔ حضورؐ ابھی تک ارقم بن ابی ارقمؓ کے مکان میں پناہ گزین تھے اور دوسرے صحابہؓ بھی۔ کیونکہ سارا مکّہ سخت دشمن تھا۔ یہاں تک کہ بازاروں میں چلنا پھرنا خطرے سے خالی نہ تھا۔

جب عمرؓ نے دروازہ کو دستک دی تو دروازہ بند پایا۔ ایک صحابیؓ نے دیکھا کہ عمرؓ شمشیر بکف دروازے پر کھڑا ہے۔ اس نے سب کو عمرؓ کے اس طرح آنے کی خبر کردی۔ صحابہؓ سوچ میں پڑگئے۔ حضرت حمزہؓ بھی یہاں موجود تھے۔ یہ شیرِ خدا بولے۔ کچھ فکر نہیں۔ کھول دو دروازہ۔ اگر عمر نیک نیتی سے آیا ہے تو اچھا ہے۔ ورنہ اسی کی تلوار ہوگی اور اسی کا سر! دروازہ کھول دیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا۔ عمرؓ اندر داخل ہوئے اور سید العرب والعجمؐ کے چہرے پر نظر ڈالتے ہی پکار اٹھے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اس وقت ظہورِ نبوت کا چھٹا سال تھا۔

حضرت عمرؓ کا کلمہ پڑھنا تھا کہ فرطِ مسرت سے سارا مجمع نعرۂ تکبیر پکار اٹھا جس کی گونج دور دور تک سنی گئی۔

عمرؓ مسلمان ہو گیا ہے

اب حضرت عمرؓ نے "انتخاب کون و مکان" رسولِ انس و جان صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ حضورؐ! مشرک تو لات و عزیٰ کی پرستش کھلم کھلا کریں اور مسلمان خالقِ برتر کی عبادت چھپ کر گھروں میں کریں۔ آپ بیت اللہ میں چل کر طواف کریں اور علانیہ نماز پڑھیں کہ اب عمرؓ مسلمان ہو گیا ہے۔

حضورؐ نے عمرؓ کی یہ درخواست منظور فرما لی اور سب اکٹھے ہو کر بیت اللہ کو نکلے۔ رحمت للعالمینؐ کے دائیں حضرت ابوبکر صدیقؓ ہوئے، بائیں حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ۔ کبھی حضرت حمزہؓ شمشیر بکف آگے ہوتے اور کبھی تلوار لٹکائے ہوئے حضرت عمرؓ آگے چلتے۔ اور باقی صحابہؓ پیچھے پیچھے تھے۔ ادھر قریش اس بات کے منتظر تھے کہ عمرؓ کو جس کام کے لئے بھیجا تھا، وہ اسے سرانجام دے کر آیا ہے؟ معاً ان کی نگاہیں حضرت عمرؓ پر اس حال میں پڑیں کہ وہ حضورؐ پر قربان ہو ہو پڑتے ہیں اور شمشیر بکف حضورؐ کی حفاظت کرتے آتے ہیں۔ ایک نے ان میں سے دریافت کیا؟ عمرؓ! تمہارے پیچھے کون ہے؟ عمرؓ بولے ــــ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ! اور کہا۔ خبردار ! اگر کسی نے شرارت کی تو اُس کی گردن اڑا دوں گا۔ میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ پھر حضورؐ کعبہ میں آئے۔ طواف کیا اور نماز پڑھی۔

حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب

حضرت حمزہؓ کو شکار کا بڑا شوق تھا۔ ان کا زیادہ وقت صحرا نوردی میں گزرتا تھا۔ ایک دن شکار سے واپس آئے تو کوہِ صفا کے پاس ایک لونڈی نے انہیں کہا۔ اگر آپ کچھ وقت پہلے آتے تو اپنے بھتیجے محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) کا حال دیکھتے کہ ابوجہل نے انہیں کتنا ستایا اور کس قدر گالیاں دی ہیں۔ لیکن آفرین محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر۔ انہوں نے گالیوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔ نہایت آزردہ خاطر ہو کر خاموشی سے چلے گئے ہیں۔

یہ سن کر حضرت حمزہ کا جی بھر آیا اور اپنے بھتیجے کی ہمدردی کا خیال انہیں خانہ کعبہ کی طرف لے گیا۔ وہاں پہنچے تو سخت غصے سے ابوجہل کے سر پر زور سے کمان ماری کہ وہ زخمی ہو گیا۔ چند آدمی بنی مخزوم کے دوڑے کہ ابوجہل کی مدد کریں۔ انہوں نے مدد کیا کرنی تھی۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حمایت میں غضبناک حمزہؓ کے سامنے کون ٹھہر سکتا تھا۔ آخر بولے۔ حمزہ! کیا تم بھی بے دین ہو گئے ہو ؟ آپ نے فرمایا۔ مجھ پر دینِ اسلام کی صداقت واضح ہو چکی ہے۔ اب کوئی مجھے روک نہیں سکتا۔ ہاں ! میں شہادت دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور ان کا دین حق ہے۔ پھر حضرت حمزہؓ خدمتِ نبویؐ میں حاضر ہوئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کلمہ توحید پڑھا۔ اس وقت بھی مہبطِ وحی و الہامؐ حضرت ارقمؓ کے مکان میں ہی تھے۔ حمزہؓ کا اسلام لانا حضرت عمرؓ سے پہلے ہے۔

حضرت عمارؓ اور حضرت صہیبؓ

حضرت عمارؓ بن یاسرؓ اور حضرت صہیبؓ بن سنان اکٹھے ہی ایمان لائے۔ حضرت عمار جب حضرت ارقمؓ کے مکان پر پہنچے (کیونکہ حضورؐ اسی مکان میں پناہ گزین تھے) تو دروازے پر حضرت صہیبؓ کو پایا۔ پوچھا آپ کیسے آئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ پہلے آپ بتائیں؟ یہ بولے۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے مل کر کچھ باتیں دریافت کرنی ہیں۔ حضرت صہیبؓ نے کہا کہ میرا بھی یہی مقصد ہے۔ پھر دونوں خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ ساقیؐ کوثرؐ نے دونوں کو ایک ہی جام دیا کہ وہ وحدت کے نشہ سے مخمور ہوگئے۔ قبولِ اسلام کے بعد ان پر ظلم وستم کے پہاڑ گرائے گئے۔ روح فرسا تکلیفیں دی گئیں۔ لیکن ان کا نشہ نہ اترا۔

حضرت خبابؓ بن ارتؓ

حضرت خبابؓ زمانہ جاہلیت میں مکہ میں غلام بنا کر بیچے گئے تھے۔ آپ اتنے خوش قسمت ہیں کہ خدا کی توفیق سے ان کو ابتداء ہی میں رحمتِ عالمؐ کی رفاقت نصیب ہوگئی۔ حضور ابھی ارقمؓ کے گھر میں اقامت پذیر نہیں ہوئے تھے کہ خبابؓ نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کا قبول کرنا تھا کہ ان پر مظالم کی وہ آندھیاں چلیں۔ کہ خدا کی پناہ۔ ان کی پیٹھ ننگی کرتے، دہکتے ہوئے انگاروں پر لٹاتے اور سینے پر پتھر رکھتے اور اس وقت تک ہلنے نہ دیتے کہ زخموں سے پانی بہ کر آگ کو بجھا نہ دیتا۔ لوہے کو آگ میں تپاتے۔ جب سرخ ہو جاتا۔ تو اس سے ان کا سر داغتے۔ آہ ایسی ایسی تکلیفیں دیتے کہ ان کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن قربان جائیں حضرت خبابؓ پر کہ محمد عربی، مکی، مدنی صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ذرا فرق نہیں آنے دیا۔ اشرار جوں جوں تکلیف زیادہ دیتے تھے ان کا ایمان بڑھتا تھا۔ رضی اللہ عنہ۔

مظالم کے طوفان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اسلام کی دعوت شروع کی تو کفار نے چنداں پرواہ نہ کی۔ لیکن جب آہستہ آہستہ دعوت کا بیج پھل لانے لگا، لوگ مسلمان ہونے لگے تو انہیں پریشانی اور گھبراہٹ ہوئی۔ اب انہوں نے پوری کوشش شروع کر دی کہ اسلام کا درخت جڑ نہ پکڑے۔ ان کو زیادہ رنج اور دکھ اس بات کا تھا کہ اسلام ان کے خود ساختہ خداؤں اور خانہ ساز مذہب کا ابطال کرتا ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ وہ ان کے بتوں اور آبائی مذہب کی تردید نہ کریں۔ حضورؐ پر ان کی درخواست کا کچھ اثر نہ ہوا کیونکہ حضورؐ یہ کام اپنی مرضی سے نہیں کر رہے تھے بلکہ خدائے واحد القہار کے حکم کی تعمیل تھی۔ اور خدا کے حکم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تعمیل سے نبی کس طرح باز رہ سکتا ہے۔

پھر کفار حضورؐ کے چچا ابوطالب کے پاس گئے۔ کیونکہ حضورؐ ان کی کفالت میں تھے۔ ابوطالب سے کہا کہ آپ کا بھتیجا ہمارے معبودوں کی مذمت اور مذہب کی تغلیط کرتا ہے۔ ہمارے عقلا کو بیوقوف بناتا ہے اور آباد و اجداد کو گمراہ قرار دیتا ہے۔ بہتر ہے کہ آپ اس کو منع کریں نہیں تو ہمارے حوالے کر دیں۔ ابوطالب نے حکمتِ عملی سے ان کو ٹال دیا اور معاملہ رفع ہو گیا۔

رحمتِ عالم شب و روز اشاعتِ اسلام میں مصروف تھے خلقِ خدا کو توحید کی دعوت دیتے اور شرک سے باز رکھتے تھے۔ کفار نے تنگ آکر ایک بار پھر ابوطالب کے پاس جاکر حضورؐ کی سخت شکایت کی۔ اب کے ابوطالب نے حضورؐ کو (مجبور ہوکر) سمجھایا۔ بیٹا! "چچا پر وہ بوجھ نہ ڈالو جو وہ اٹھا نہ سکے۔" قوم کی مخالفت ترک کر دو۔

چچا کے یہ الفاظ سن کر حضورؐ نے سمجھا کہ اب وہ میری حمایت نہیں کر سکتے۔ ان کی شفقت جواب دے رہی ہے۔ اس بے کسی کے عالم میں آپ نے بادیدۂ تر یہ جواب دیا۔

"پیارے چچا! بخدا! اگر یہ لوگ میرے داہنے ہاتھ پر آفتاب اور بائیں ہاتھ پر ماہتاب رکھ دیں اور کہیں کہ اس فریضہ کو چھوڑ دو تو میں ہرگز ہرگز نہیں چھوڑ سکتا۔ یہاں تک کہ میں جان دیدوں یا کامیاب ہو جاؤں۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

اس جواب سے چچا پر بڑا گہرا اثر ہوا۔ اور اس نے کہا۔ بیٹا! جاؤ جس طرح چاہو کرو۔ میں تم کو کبھی نہیں چھوڑوں گا اور اپنی برادری کی ایک نہیں سنوں گا۔

اب تیسری بار کفار کا وفد ابوطالب کی خدمت میں آیا کہ بھتیجے کو باز کرلیں۔ اس نے اپنی روش ترک نہیں کی۔ برابر ہمارے معبودوں کی مذمت کرتا چلا آ رہا ہے۔ ابو طالب نے صاف جواب دے دیا کہ میں اسے اس کام سے نہیں روک سکتا۔ اور تمہیں اس کو ایذا پہنچاتے دیکھ نہیں سکتا۔ وہ میری جان کے ساتھ رہے گا۔

اب کفار مایوس ہوگئے اور حضورؐ کی خدمت میں ایک اور رنگ میں آئے۔ کہنے لگے کہ اگر آپ اسلام کی اشاعت سے مال فراہم کرنا چاہتے ہیں تو ہم سب اپنے گھروں کا مال متاع لاحاضر کرتے ہیں اور اس طرح آپ تمام لوگوں سے بڑھ کر امیر کبیر بن جائیں گے اور اگر سرداری کی تمنا ہے تو ہم سب آپ کو مکہ کا سردار بنا دیتے ہیں حتےٰ کہ اپنا بادشاہ تسلیم کرلیتے ہیں۔ عورت کی خواہش ہے تو سارے خاندان کی عورتیں حاضر ہیں۔ جس سے چاہو نکاح کرلو۔ آپ کی ہر بات اور ہر مطالبہ ماننے کو تیار ہیں۔ آپ صرف لات و عزیٰ کی مذمت نہ کریں۔

حضورؐ نے فرمایا۔

سنو! اگر تم شمس و قمر میرے ہاتھوں پر لا رکھو حسین ترین عورتیں پیش کرو۔ سونے اور چاندی کے انبار لگا دو، ملک عرب کا بادشاہ بنا دو اور کہو کہ اسلام کی اشاعت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ دو تو میں ہرگز اپنے فرض سے باز نہیں رہ سکتا۔

کفار کا کام نہ ترغیب سے بنا اور نہ ترہیب سے۔ کوئی پیش نہ گئی اور حضور انورؐ اپنے فریضہ کی بجا آوری سے دست بردار نہ ہوئے، بلکہ گرمجوشی اور انہماک زیادہ ہو گیا اور ساتھ ہی قبولِ اسلام کو فروغ ہونے لگا۔ قریش کے اکابر میں سے حضرت حمزہؓ، حضرت عمرؓ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ وغیرہ مشرف بہ اسلام ہو گئے تو مشرکین کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ انہیں مخالفت اور عداوت کا جنون ہو گیا۔ وہ پیغمبرِ اسلام اور مسلمانوں کے خون کے پیاسے ہو گئے۔

وہ بدبخت شانِ نبوت میں طرح طرح کی گستاخیاں کرنے لگ گئے۔ ہر وہ ایذا اور تکلیف جو ہاتھ اور زبان سے پہنچائی جا سکتی ہے، حضورؐ انور کو پہنچانے لگے۔ آہ! لا الٰہ الا اللہ کی ذمہ داری بجا لاتے وقت کوئی حضورؐ پر دھول پھینکتا، کوئی شقی گلا گھونٹتا کہ دم گھٹنے لگتا۔ ایک دفعہ اشرار نے رسول بحر و بر کو راستے میں گھیر لیا۔ کہنے لگے کہ تم ہمارے معبودوں کی مذمت کرتے ہو؟ سرورِ کائناتؐ نے کہا۔ ہاں! میں ہی ہوں۔ یہ کہنے کی دیر تھی کہ ایک شریر حضورؐ کی چادر سے آپ کا گلا گھونٹنے لگ گیا۔ حضرت ابوبکرؓ رو پڑے اور کہنے لگے۔ کیا تم اس بات پر ایک آدمی کی جان کے دشمن ہو گئے کہ وہ کہتا ہے خدا ایک ہے۔

(ابن ہشام)

قریش کے خاندان کے ذی وجاہت اور باعزت لوگ بھی اسلام قبول کرنے کے باعث ایذا دیئے گئے اور ستائے گئے۔ سیرۃ ابن ہشام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے کہ رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرنے کے سبب حضرت ابوبکر صدیقؓ کی داڑھی نوچی گئی"، رضی اللہ عنہ!

حضرت عثمانؓ مسلمان ہوئے تو ان کے چچا حکم بن ابوالعاص ان کی مشکیں کس دیتے اور کہتے۔ کیا اب بھی اسلام چھوڑو گے یا نہیں؟

قریش کے صاحبِ حیثیت اور بااثر لوگ تکالیف سے نہ بچ سکے۔ تو غلاموں، غریبوں اور بے وطنوں کا بچاؤ کیونکر ہو سکتا تھا۔ ان بلاکشوں پر وہ مظالم توڑے گئے کہ ان کے تصور سے روح کانپتی ہے۔

مکہ کی زمین اس طرح تپتی ہے کہ جیسے روٹی پکانے کے لائق توا۔ اتنی گرم ریت پر، اقرارِ توحید اور ایمان بالرسالت کے "جرم" میں امیہ بن خلف، غریب الوطن بلالؓ کو لٹاتا۔ اور سینے پر بڑا بھاری پتھر رکھتا کہ ہل نہ سکے۔ پھر کہتا کہ لات و عزیٰ کو مانو اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو چھوڑ دو۔ لیکن پروانۂ رسالت اس کو احد۔ احد کی صدا سے جواب دیتا۔ رضی اللہ عنہ!

بے یار و ناصر عمار بن یاسرؓ بھی کفار کے مظالم کا تختۂ مشق بنے رہے۔ وہ انہیں دوپہر کے وقت سچ مچ انگاروں پر لٹاتے ننگی پیٹھ کر کے، سینے پر پتھر رکھتے اور اس کو مسلتے، دباتے۔ یہ سب کچھ اس "جرم" میں کرتے کہ عمار کیوں کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔

طبقات ابن سعد میں ہے کہ ایک بار کفار حضرت عمار کو انگاروں پر لٹا رہے تھے کہ پیغمبر کائنات کا ادھر سے گزر ہوا۔ حضورؐ نے عمار کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا۔

يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى عَمَّارٍ كَمَا كُنْتِ عَلَى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِبْرَاهِیْمَ ؕ ۔ اے آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا عمار پر جس طرح تو حضرت ابراہیم پر ہوئی تھی۔"

خباب رض بن ارت کا حال آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں کہ مشرکین ان کو دہکتے انگاروں پر پیٹھ کے بل لٹاتے اور سینے پر اتنا بوجھ رکھتے کہ ہل نہ سکتے۔ اِس تکلیف میں اُس وقت تک رکھتے کہ زخموں کے پانی سے آگ بجھ جاتی۔ (ابن سعد)

حضرت صہیب رض نے بھی مشرکین کے بہت ستم سہے۔ جب ہجرت کرنے لگے تو کفار نے کہا۔ جب تم یہاں آئے تھے مفلس اور قلاش تھے۔ اب اس جگہ خوب دولت مند ہو گئے ہو اور یہاں سے کمایا ہوا مال لے کر نکلنا چاہتے ہو۔ ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ حضرت صہیب رض نے کہا کہ میرا سب مال و متاع لے لو اور مجھے جانے دو۔ انہوں نے منظور کر لیا۔ انہوں نے تمام مال دے دیا اور چل دیئے۔ رحمتِ عالم نے یہ واقعہ سنا تو فرمایا۔ صہیب رض نفع مند رہے، صہیب رض نفع مند رہے۔

عمار رض بن یاسر کی والدہ حضرت سمیہ رض پر ابوجہل نے سخت ظلم ڈھایا۔ ان کو نیزے سے زخمی کیا کہ شہید ہو گئیں۔ رضی اللہ عنہا۔

اسی طرح حضرت زنیرہ رض جب مشرف بہ اسلام ہوئیں تو ابوجہل

لے غور فرمائیں کہ حضورؐ اور صحابہ رض کو ذمہ داری کے ساتھ کلمہ پڑھنے پر کس قدر مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ ہم ان کے تصور سے کانپ اٹھتے ہیں۔ ہم کو تو کلمہ، قرآن اور دین اسلام کی دولت، بے محنت، بلا تکلیف مفت میں مل گئی ہے۔ اگر ہم کلمہ اور قرآن کے ماننے کی ذمہ داری کو قبول نہ کریں گے، مسلمان نہ بنیں گے، تو ہم سے بڑا ناسپاس اور بدبخت کون ہوگا؟ اللہ ہمیں مسلمان بنا دے، کلمہ کا مفہوم سمجھا کر عمل کرا دے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ظلم سہتی رہیں۔ غرض مسلمانوں پر مشرکین مکہ نے عرصۂ حیات تنگ کر دیا۔ وہ ان کو قبولِ اسلام کے "جرم" میں زندہ دیکھنا نہیں چاہتے تھے۔

حبشہ کی پہلی ہجرت

آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ مسلمانوں پر کافروں نے کتنی سختیاں کیں۔ اور کس قدر مظالم توڑے۔ اور ابھی یہ سلسلہ ظلم ختم ہوتا نظر نہیں آتا۔ کفار کی دشمنی اور مخالفت کی آگ دن بدن تیز ہوتی جاتی ہے۔ نہ مسلمان شہر میں آزادانہ چل پھر سکتے ہیں، نہ عبادت کر سکتے ہیں۔ انہیں جان اور مال کا کوئی امن نہیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مظلوم مسلمانوں کو کہا۔ کہ فی الحال تم حبشہ کی طرف چلے جاؤ۔ حبشہ کا بادشاہ منصف مزاج اور رحمدل ہے۔ امید ہے وہاں تم کو آرام ملے گا۔ حضورؐ کا ارشاد سن کر ستم زدہ مسلمان ہجرت کے لئے تیار ہو گئے اور مندرجہ ذیل پروانوں نے راہِ خدا میں اپنے وطن کو خیرباد کہا اور حضرت عثمان رضؓ بن مظعونؓ کی سرداری میں حبشہ چل دیئے۔ یہ نبوت کا پانچواں سال تھا۔

۱۔ حضرت عثمانؓ
(۲) حضرت ابوحذیفہ رضؓ
۳۔ حضرت زبیر بن عوام رضؓ
(۴) حضرت ابوسلمہ رضؓ بن عبدالاسد۔
۵۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ
(۶) حضرت مصعب بن عمیر رضؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ حضرت عثمان بن مظعون رض — ۸۔ حضرت عامر بن ربیعہ رض

۹۔ حضرت ابو سبرہ بن ابی رحم رض — ۱۰۔ حضرت سہیل بن بیضار رض

۱۱۔ حضرت حاطب بن عمرو رض

مہاجرہ عورتیں

۱۔ حضرت رقیہ رض — ۲۔ سہلہ بنت سہیل رض

۳۔ ام سلمہ رض — ۴۔ لیلیٰ بنت ابی حشمہ رض

جب یہ قافلہ حبشہ پہنچا تو اُن کو وہاں خاصا آرام ملا۔ اس کے بعد بھی مسلمان وہاں جاتے رہے حتیٰ کہ کافی تعداد میں جمع ہو گئے سب نے شکر کیا کہ جان مال کا امن حاصل ہوا ہے۔

کفارِ مکہ کا حبشہ میں تعاقب

نجاشی سے مہاجروں کی واپسی کا مطالبہ

کفار مکہ کا ایک وفد حبشہ میں نجاشی کے پاس تحائف لے کر جا پہنچا۔ پہلے وہ بادشاہ کے درباریوں کو ملے۔ ان کو تحفے دے کر کہا کہ ہماری قوم کے کچھ بیوقوف چھوکروں نے اپنا آبائی مذہب ترک کر کے ایک نیا مذہب اختیار کر لیا ہے جو آپ کے اور ہمارے مذہب کیخلاف ہے۔ اب انھوں نے مکہ سے بھاگ کر نجاشی کے ملک میں پناہ لے لی ہے۔ ہم ان کو گرفتار کرنے کے لئے آئے ہیں۔ ہم نے نجاشی کے حضور عرض کرنی ہے۔ آپ مہربانی کر کے ہماری تائید کریں تاکہ یہ مفرور ہم کو مل جائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درباریوں سے یہ مشورہ کر کے پھر نجاشی کے دربار میں حاضر ہوئے اور اس کو تحائف دیئے۔ پھر عرض کیا کہ ہمارے چند بیوقوف لونڈوں نے اپنا آبائی مذہب چھوڑ کر ایک نیا دین اختیار کر لیا ہے جو آپ کے اور ہمارے دین کے خلاف ہے۔ ہماری عرض ہے کہ آپ انہیں اپنے ملک میں پناہ نہ دیں اور ہمارے حوالے کر دیں۔ درباریوں نے بھی تحائف کا حق ادا کیا اور ان کی تائید میں نجاشی کو کہا کہ واقعی ان مفروروں کو ان کے حوالے کر دینا چاہیئے۔

نجاشی کا حکیمانہ جواب

نجاشی کفار کی درخواست کو سن کر ناراض ہوا اور کہنے لگا کہ میں ان پناہ گزینوں کو بلا کر حالات کی تحقیق کرتا ہوں۔ بغیر تحقیق کئے ان کو تمہارے حوالے ہرگز نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ اس نے مہاجرین کو دربار میں طلب کر لیا۔

مہاجرین نجاشی کے دربار میں

نجاشی کے بلانے پر جب مہاجرین دربار میں پہنچے تو بادشاہ نے پوچھا۔ تم نے کونسا نیا دین اختیار کیا ہے جس کے سبب تم نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا ہے۔ اور کیا تمہارا دین ہم سب لوگوں کے دینوں سے انوکھا ہے؟

نجاشی کے دربار میں حضرت جعفرؓ کی تقریر

حضرت جعفرؓ نے شاہِ حبشہ کے سامنے یوں

ـــــــــــــــــــــــــــــ

لہ یہ بھی حبشہ جا پہنچے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریر فرمائی۔

ایہا الملك كنا قوما اهل جاهليه نعبد الاصنام و ناكل الميتة و نأتى الفواحش ونسيئ الجوار و ياكل القوى منا الضعيف فكنا على ذالك حتى بعث الله الينا رسولا منا نعرف نسبه و صدقه وامانته و عفافه فدعا الى الله لنوحده و نعبده ونخلع ما كنا نعبد نحن و اباءنا من دونه من الحجارة و الاوثان و امرنا ان نعبد الله وحده ولا نشرك به شيئا و امرنا بالصلوٰة والزكوٰة و الصيام و امر بصدق الحديث و اداء الامانة وصلة الرحم وحسن الجوار والكف عن المحارم والدماء و نهانا من الفواحش و قول الزور واكل مال اليتيم وقذف المحصنات فصدقناه و اتبعناه على ما جاء به من الله تعالى فعبدنا الله وحده لا نشرك به شيئا وحرمنا ما حرم الله علينا و احللنا ما احل لنا فعدى علينا قومنا فعذبونا وفتنونا عن ديننا ليردونا على عبادة الاوثان وان نستحل ما كنا نستحل من الخبائث لما قهرونا وظلمونا وضيقوا علينا وحالوا بيننا و بين ديننا خرجنا الى بلادك واخترناك على من سواك ورجونا ان لا نظلم عندك ايها الملك ط (ابن هشام)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے بادشاہ! ہم ایک جاہل قوم تھے، بت پوجتے تھے، مردار کھاتے تھے۔ بدکاریاں کرتے تھے، پڑوسیوں سے بُرا سلوک کرتے تھے، ہمارا زبردست کمزور کا مال کھا جاتا تھا۔ مدتوں ہماری یہی حالت رہی۔ یہانتک کہ خدا نے ہماری طرف ہم میں سے ایک رسول بھیجا جس کی شرافت، نسب، راستبازی اور پاک دامنی کو ہم جانتے ہیں۔ پس اس نے ہم کو خدا کیطرف بلایا تاکہ ہم اس کی توحید کو مانیں اور صرف اسی کی عبادت کریں اور ان بتوں اور پتھروں کی پرستش چھوڑ دیں جن کو ہم اور ہمارے باپ دادا پوجتے تھے۔ اور اس نے ہم کو حکم دیا کہ ہم صرف خدا ہی کی عبادت کریں اور کسی چیز کو اس کے ساتھ (ذات اور صفات میں) شریک نہ کریں۔ ہم کو حکم دیا ہے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے اور روزہ رکھنے کا۔ اس پیغمبرؐ نے ہم کو سچ بولنے اور امانت ادا کرنے، صلہ رحمی کرنے، ہمسایوں کے ساتھ نیکی کرنے اور برُے اور حرام کاموں اور خون خرابے سے بچنے کا حکم دیا ہے اور بدکاریوں اور جھوٹی گواہی دینے اور یتیم کا مال کھانے اور پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانے سے منع کیا ہے۔ پس ہم نے اس کو سچا جانا اور جو احکام وہ خدا کی طرف سے لایا ہے ان سب کی پیروی اختیار کی ہے۔ پس ہم صرف ایک خدا کی پیروی اختیار کرتے ہیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ اور جو چیز خدا نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم پر حرام کر دی ہے اس کو حرام اور جو چیز حلال کر دی ہے اس کو حلال جانتے ہیں۔ بس اس بات پہ قوم ہماری دشمن ہوگئی ہے اور ہم کو طرح طرح سے دکھ دیا ہے اور ہم کو ہمارے دین سے پھرانا چاہا ہے کہ خدا کو چھوڑ کر ہم پھر بت پوجنے لگیں اور جن بُری باتوں اور چیزوں کو ہم جائز سمجھتے تھے ان کو جائز جانیں۔ پس جبکہ انہوں نے (ہماری قوم نے) ہم کو نہایت عاجز کر دیا اور طرح طرح کے ظلم کئے اور نہایت دق کیا اور ہمارے دین میں مزاحم ہوئے تو ہم (مجبورًا) وطن چھوڑ کر اور تجھ کو اور بادشاہوں سے اچھا جان کر تیرے ملک میں چلے آئے ہیں۔ یہ امید کر کے کہ تیری موجودگی میں کوئی ہم پر ظلم نہ کر سکے گا۔ تیری پناہ اختیار کی"

نجاشی باغ باغ ہوگیا

حضرت جعفرؓ طیار کی یہ مدلل تقریر سن کر نجاشی بڑا متاثر ہوا۔ اور کہنے لگا۔ اے جعفرؓ! کیا تم اس کتاب کی کوئی سورۃ سنا سکتے ہو جو تمہارے پیغمبرؐ پر اتری ہے۔ حضرت جعفرؓ نے سورۃ کٓھٰیٰعٓصٓ سنانی شروع کی۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے۔ فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا۔ تو نجاشی رونے لگا۔ یہاں تک کہ اس کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی۔ اور اس کے درباری اسقفہ اس قدر روئے کہ ان کی ہچکی بندھ گئی۔ پھر نجاشی کی زبان

لے اے مریم! کھا (کھجوریں) اور پی (پانی چشمہ کا) اور (بیٹے سے) آنکھیں ٹھنڈی کر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بے ساختہ یہ جملہ نکلا۔ اِنْ هٰذَا لَهُوَ الْحَقُّ۔ بے شک یہ کلام حق ہے۔" اور کہا۔ یہ اور حضرت عیسےٰؑ کا لایا ہوا مذہب دونوں سچ ہیں۔

مکہ سے جو قریش کا وفد آیا تھا، اس کے دو آدمی نجاشی سے بات کرتے تھے۔ عبداللہ بن ربیعہ اور عمرو بن عاص۔ نجاشی نے ان دونوں کو کہا کہ میں اپنے پناہ گزینوں کو ہرگز تمہارے حوالے کرنے کو تیار نہیں ہوں۔ بس تم چلے جاؤ۔

دربار میں دوبارہ طلبی

جب یہ ناکام ہوئے تو اور شرارت سوجھی۔ نجاشی کو کہنے لگے کہ یہ مسلمان حضرت عیسےٰؑ کے متعلق غلط عقیدہ رکھتے ہیں اور ان کی شان میں ناروا الفاظ کہتے ہیں۔ پوچھ کر دیکھ لیجئے۔ یہ شرارت اس لئے اٹھائی کہ حضرت عیسےٰؑ کو ابن اللہ کہتے ہیں اور مسلمان عبداللہ۔ اس تضاد سے نجاشی مسلمانوں پر ناراض ہوگا۔

نجاشی نے مسلمانوں کو دربار میں دوبارہ طلب کیا۔ اور پوچھا کہ تم حضرت عیسےٰ کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتے ہو؟ حضرت جعفرؓ نے کہا۔ ہماری کتاب میں لکھا ہے کہ "وہ خدا کے بندے، اور اس کے رسول اور اس کی روح ہیں۔"

یہ سن کر نجاشی نے زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور کہا کہ جو کچھ تم عقیدہ رکھتے ہو، حضرت عیسےٰ اس تنکے کے برابر بھی اس سے زیادہ نہیں۔ تمہیں مرحبا ہو اور تمہارے پیغمبر پر مرحبا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ عربی نبی برحق ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ حضرت عیسٰےؑ کی بشارت کے مطابق آئے ہیں۔ اے مہاجرین! تم میرے پاس رہو۔ کوئی تمہیں غیر نظر سے نہیں دیکھ سکتا اور نہ میں تمہارے خلاف کوئی بات سنوں گا۔

پھر اس نے قریشیوں کی ہدیہ کی چیزیں واپس کر دیں اور ملک سے چلے جانے کا حکم دیدیا۔

مہاجرین حبشہ کی مکہ کو مراجعت

یہ لوگ حبشہ میں ابھی کوئی دو ماہ ہی ٹھیرے تھے، شعبان اور رمضان ! ــــ کہ مکہ سے یہ خبر پہنچی کہ قریش کی حضورؐ سے صلح ہوگئی ہے۔ اور اب کوئی مخالفت نہیں رہی۔ چنانچہ ان کو فطرتاً وطن کا شوق ہوا اور وہ حبشہ سے واپس مکہ چل پڑے کہ وہاں بھی امن و آرام نصیب ہوگا۔ لیکن جب وہ مکہ کے قریب پہنچے تو پتہ چلا کہ یہ خبر محض غلط اور جھوٹ تھی۔ مکہ میں قریش حضورؐ اور مسلمانوں کے بدستور دشمن ہیں بلکہ دشمنی پہلے سے زیادہ ہے۔ اب یہ لوگ پریشان ہوگئے کہ کیا کریں۔ بالآخر کسی نہ کسی کی امان لے کر مکہ آ ہی گئے۔

حبشہ کی دوسری ہجرت!

کفار کو یہ تو معلوم ہو چکا تھا کہ ان مہاجرین کی شاہ حبشہ نے بڑی عزت کی ہے اور بڑے آرام سے رکھا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ان کا وفد ناکام ہوکر واپس آگیا ہے۔ اس ذلت اور ناکامی کے نتیجہ میں مہاجرین اور دوسرے مسلمانوں پر بہت سختیاں شروع کر دیں۔ اتنا ستایا اور تنگ کیا کہ پہلے نہیں کیا تھا۔ یہ حال دیکھ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں دوبارہ حبشہ کی ہجرت کی اجازت دیدی۔ کفار بڑے مزاحم ہوئے۔ پھر بھی تراسی ۸۳ مرد اور بیس ۲۰ عورتیں اللہ کی راہ میں بے خانماں ہوکر حبشہ کو روانہ ہوگئے۔ ان میں اکثر کے نام پاک یہ ہیں۔ خدا ان پر لاکھوں رحمتیں نازل کرے۔

(۱) حضرت عثمان بن عفان رضؓ
(۲) حضرت ابو حذیفہ رضؓ
(۳) حضرت عبداللہ بن جحش رضؓ
(۴) حضرت شجاع بن وہب رضؓ
(۵) حضرت عتبہ بن غزوان رضؓ
(۶) حضرت طلیب بن عمیر رضؓ
(۷) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ
(۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ
(۹) حضرت مقداد بن عمرو رضؓ
(۱۰) حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد رضؓ
(۱۱) حضرت معتب بن عوف رضؓ
(۱۲) حضرت عامر بن ربیعہ رضؓ
(۱۳) حضرت خنیس بن حذافہ رضؓ
(۱۴) حضرت عثمان بن مظعون رضؓ
(۱۵) حضرت عبداللہ بن مظعون رضؓ
(۱۶) حضرت قدامہ بن مظعون رضؓ
(۱۷) حضرت سائب بن عثمان رضؓ
(۱۸) ابوسبرہ بن ابی رہم رضؓ
(۱۹) حضرت عبداللہ بن مخرمہ رضؓ
(۲۰) حضرت حاطب بن عمرو رضؓ
(۲۱) حضرت عبداللہ بن سہل رضؓ
(۲۲) حضرت سعد بن خولہ رضؓ
(۲۳) حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضؓ
(۲۴) حضرت سہیل بن بیضاء رضؓ
(۲۵) حضرت معمر بن ابی سراح رضؓ
(۲۶) حضرت عیاض بن زہیر رضؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۷) حضرت جعفر بن ابی طالب رضؓ — (۲۸) حضرت خالد بن سعید رضؓ

(۲۹) حضرت مسیقیب بن ابی فاطمہ رضؓ — (۳۰) حضرت خالد بن حزام رضؓ

(۳۱) حضرت اسود بن نوفل رضؓ — (۳۲) حضرت عمرو بن امیہ رضؓ

(۳۳) حضرت یزید بن زمعہ رضؓ — (۳۴) حضرت ابوالروم بن عمیر رضؓ

(۳۵) حضرت خراس بن نصر رضؓ — (۳۶) حضرت جہم بن قیس رضؓ

(۳۷) حضرت ابو فکیہہ — (۳۸) حضرت مطلب بن ازہر رضؓ

(۳۹) حضرت عتبہ بن مسعود رضؓ — (۴۰) حضرت شرجیل بن حسنہ رضؓ

(۴۱) حضرت حارث بن خالد رضؓ — (۴۲) حضرت عمرو بن عثمان رضؓ

(۴۳) حضرت عیاش بن ابی ربیعہ رضؓ — (۴۴) حضرت ہاشم بن ابو حذیفہ رضؓ

(۴۵) حضرت ہبار بن سفیان رضؓ — (۴۶) حضرت عبداللہ بن سفیان رضؓ

(۴۷) حضرت معمر بن عبداللہ رضؓ — (۴۸) حضرت عبداللہ بن حذافہ رضؓ

(۴۹) حضرت قیس بن حذافہ رضؓ — (۵۰) حضرت ہشام بن عاص رضؓ

(۵۱) حضرت ابوقیس بن حارث رضؓ — (۵۲) حضرت سائب بن حارث رضؓ

(۵۳) حضرت حجاج بن حارث رضؓ — (۵۴) حضرت تمیم بن حارث رضؓ

(۵۵) حضرت سعید بن حارث رضؓ — (۵۶) حضرت سعید بن عمرو رضؓ

(۵۷) حضرت محمیہ بن جزر رضؓ — (۵۸) حضرت حاطب بن حارث رضؓ

(۵۹) حضرت خطاب بن حارث رضؓ — (۶۰) حضرت سفیان بن معمر رضؓ

(۶۱) حضرت خالد بن سفیان رضؓ — (۶۲) حضرت جنادہ بن سفیان رضؓ

(۶۳) حضرت نبیہہ بن عثمان رضؓ — (۶۴) حضرت سلیط بن عمرو رضؓ

(۶۵) حضرت سکران بن عمرو رضؓ — (۶۶) حضرت مالک بن زمعہ رضؓ

(۶۷) حضرت عمرو بن حارث رضؓ — (۶۸) حضرت عثمان بن عبد غنم رضؓ

(و غیرہم) (ابن ہشام)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہاجرہ عورتیں

(۱) حضرت سودہ بنت زمعہ رضؓ — (۲) حضرت فاطمہ بنت علقمہ رضؓ
(۳) حضرت عمیرہؓ بنت سعدیٰ — (۴) حضرت حسنہ ام شرجیل رضؓ
(۵) حضرت حبیبہ بنت ابوسفیان رضؓ — (۶) حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ رضؓ
(۷) حضرت ربطہ بنت حارث رضؓ — (۸) حضرت رملہ بنت ابی عوف رضؓ
(۹) حضرت لیلیٰ بنت ابی حتمہ رضؓ — (۱۰) حضرت سہلہ بنت سہیل رضؓ
(۱۱) حضرت ام کلثوم بنت عمیس رضؓ — (۱۲) حضرت فاطمہ بنت صفوان رضؓ
(۱۳) حضرت امینہ بنت خلف رضؓ — (۱۴) حضرت خزیمہ بنت جہم رضؓ
(۱۵) حضرت ام حرملہ رضؓ — (۱۶) حضرت فاطمہ بنت مجلل رضؓ
(۱۷) حضرت فکیہہ بنت یسار رضؓ — (۱۸) حضرت برکہ بنت یسار رضؓ
(۱۹) حضرت اسماء بنت عمیس رضؓ

(ابن ہشام)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقاطعہ

غریب اور بے کس مسلمانوں کو وطن سے نکال کر قریش کو اب بھی صبر نہ آیا بلکہ ان کی آتشِ غضب اور تیز ہوگئی۔ انہوں نے سوچا کہ جب تک ان مسلمانوں کا پیغمبرؐ زندہ ہے اور اس کی تبلیغ جاری ہے اس وقت تک اسلام بڑھتا رہے گا۔ کسی طرح ان کے پیغمبرؐ کو ختم کیا جائے۔

ان کے غصے اور عداوت کے بڑھ جانے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ شاہِ حبشہ نے مسلمانوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ان کی سفارش ناکام اور ذلیل ہوئی۔ قریش کو یہ بھی خطرہ ہوگیا کہ کہیں نجاشی مسلمانوں کو فوج کی امداد دے کر مکہ پر قبضہ نہ کرا دے اور پھر لات و عزیٰ کی خیر نہیں۔ انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ مکہ کے بااثر شہری اسلام قبول کرتے جا رہے ہیں۔ اگر یہ سب مل کر قوت پکڑ گئے تو ان کا تسلط ہو جائیگا۔ ان تمام باتوں پر غور کر کے بنی ہاشم کے سوا تمام قبائل نے ایک ہنگامہ خیز جلسہ کیا اور اس میں متفقہ طور یہ تجویز منظور کی کہ بنی ہاشم کا پورے طور پر مقاطعہ کرو۔ ان سے تمام مدنی تعلقات توڑ دو۔

چنانچہ ایک معاہدہ لکھا گیا اور اس پر سب نے مہریں لگا دیں۔ پھر انہوں نے عملاً بنی ہاشم کا زبردست بائیکاٹ کر دیا۔ رشتے ناطے لینے دینے چھوڑ دیئے۔ خرید و فروخت، میل جول، لین دین، میل ملاپ، آمد و رفت مطلقاً بند کر دی۔ گویا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کا پورا مقاطعہ[۱] کیا۔ برادری سے نکال دیا۔

رحمت عالم شعب ابی طالب میں

جب قریش نے حضورؐ کا مقاطعہ کر دیا تو ابوطالب

---

[۱] مقاطعہ کرنے والے وہی لوگ تھے جو قبل نبوت حضورؐ کو صادق اور امین کے لفظ سے پکارتے تھے۔ بڑی عزت کرتے تھے، انہیں سر آنکھوں پر بٹھاتے تھے۔ ان سے زیادہ نیک، راست باز، شریف اور صاحب عزت کسی کو نہ جانتے تھے۔ لیکن آج ان کا مقاطعہ کرتے اور برادری سے خارج کرتے ہیں۔ کیوں؟ محض اس لئے کہ حضورؐ کہتے ہیں لا الٰہ الا اللہ۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں یعنی لات و عزیٰ کو چھوڑ کر توحید خداوندی مان لو۔ بس اس توحید کے اعلان پر وہ لوگ جان کے دشمن ہوگئے۔ مسلمانو! توحید پر مضبوط رہو۔ یہی بنیاد ہے اسلام کی!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے تمام بنی ہاشم کو اپنے گھر بلایا اور کہا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے خلاف تمام قریش نے اتفاق کر لیا ہے، تمہاری کیا مرضی ہے؟ سب نے کہا کہ ہم سب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیساتھ ہیں۔ پھر بنی ہاشم اور رسولِ رحمت نے شعبِ ابی طالب (ابی طالب کی گھاٹی) میں جاکر پناہ لی۔ یہ مقام مکہ سے خاصے فاصلے پر ہے اس کے چاروں طرف پہاڑ ہیں اور شہر میں داخل ہونے کا راستہ بڑا تنگ ہے۔ سرورِ رسولاں صلے اللہ علیہ وسلم نے تین برس یہاں قید و بند میں گزارے۔ حضورؐ اس گھاٹی میں نبوت کے ساتویں برس داخل ہوئے۔

قریش نے سخت ظلم کیا۔ حضورؐ کے ہاتھ غلّہ اور دوسری ضروریاتِ زندگی فروخت کرنی بند کر دیں۔ باہر سے جو تاجر آتا اسے گھاٹی میں جانے نہ دیتے تاکہ گھاٹی والوں کو کھانے پینے کی چیزیں دستیاب نہ ہوں۔ گھاٹی میں سے کوئی بچہ تک باہر نہیں نکل سکتا تھا۔ سخت بے چینی، اضطراب، اور مصیبت کا وقت تھا۔ بنی ہاشم کی حالت سخت زبوں ہوگئی چھوٹے چھوٹے بچے مارے بھوک کے چیختے اور چلاتے تھے۔ اُن کی رونے کی آواز گھاٹی سے باہر دور تک سنائی دیتی تھی۔ عورتیں اور مرد مارے بھوک کے بے حال تھے۔ غرض ان کا ایسا مقاطعہ کیا کہ ان کا جینا دشوار ہو گیا۔

حج کا زمانہ آتا تو سب لڑائی جھگڑے دب جاتے اور امن ہو جاتا۔ اس وقت حضورؐ گھاٹی سے نکل کر میدان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریف لے جاتے اور جا بجا وعظ فرماتے۔ کلام الٰہی سناتے، نئے قبائل مکہ آتے تو آپ اُن کو اسلام کی تلقین کرتے۔ لیکن ابوجہل، نضر بن حارث، عاص بن وائل، وغیرہ بھی حضورؐ کے ساتھ رہتے اور لوگوں کو کہتے جاتے کہ اس کے بہکانے میں نہ آجانا۔ یہ شخص تمہیں گمراہ کر دے گا۔ (اللہ اکبر)

حضرت ابی طالب بڑی احتیاط سے گھاٹی کی نگرانی کرتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھاٹی میں آرام فرماتے ہوتے۔ تو ابوطالب ننگی تلوار لے کر پہرہ دیتے کہ کوئی دشمن حملہ نہ کر دے۔

مقاطعہ کا خاتمہ

جب مظلوم گھاٹی والوں کو مصائب سے دوچار ہوتے کافی عرصہ گذر گیا۔ ان کی حالت سخت قابلِ رحم ہوگئی۔ عورتیں اور مرد بے حال ہوگئے معصوم بچوں کے چلّانے نے قیامت برپا کر دی تو قریش کے ایک نرم دل آدمی ہشام بن عمرو کو بنی ہاشم کے حال پر رحم آگیا۔ انہوں نے چند آدمی اپنے ساتھ ملائے۔ اور اس معاہدہ کو چاک کر ڈالا اور ہاشمیوں کو ان کے گھروں میں جانے کی اجازت دی۔ رحمت للعالمینؐ مع اپنے رفقاء کے گھاٹی سے باہر آگئے۔

ابوطالب اور خدیجۃ الکبریٰ کی وفات

جب حضورؐ شعب ابی طالب سے باہر نکل آئے تو ایک گونہ اطمینان ہوا کہ عورتوں، مردوں کا دردناک منظر،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بچوں کی چیخوں کا خاتمہ ہوا۔ لیکن ابھی اطمینان کہاں، آزمائش کا ایک اور بڑا دَور آگیا۔ ابھی نبوت کا دسواں سال ختم نہیں ہوا تھا کہ آپ کے جانثار، خیرخواہ چچا ابوطالب وفات پاگئے۔ حضورؐ کو ان کی وفات سے بے حد رنج ہوا کہ چچا کا وجودِ گرامی باپ اور دادا کے قائم مقام تھا۔ آخری دم تک انہوں نے معصوم بھتیجے کا پورا پورا ساتھ دیا۔ ابو طالب اسّی برس کی عمر میں فوت ہوئے۔

ابھی چچا کی وفات کو تقریبًا سوا مہینہ ہی گزرا تھا کہ تن من دھن نچھاور کرنے، ہر دکھ درد میں ساتھ دینے والی نہایت باوفا بیوی حضرت خدیجہؓ الکبریٰ بھی داغِ مفارقت دے گئیں۔ حضرت انورؐ کے دل پر اس مجسمہ وفا کی موت کا بڑا صدمہ ہوا۔ پورے پچیس برس تک مال جان سے اس پاک بیوی نے آپکی خدمت کی اور ڈھارس بندھائی اور ہر امر میں تائید کی ــــ جب کہ کوئی معاون و مددگار نہ تھا۔ رضی اللہ عنہا۔

اب گھر میں حضورؐ انور کا کوئی مونس و غمخوار اور ہمدرد و جانثار نہ تھا۔ البتہ آسمان پر خالقِ ارض و سماء، سیّد الکونینؐ کا حامی و ناصر ضرور موجود تھا۔

سرورِ عالم کا بہت نازک زمانہ

ابو طالب اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ کی وفات کے بعد حضورؐ کے لئے نہایت نازک دور آگیا۔ چچا کی حمایت اور پاسداری ختم ہوگئی اور رفیقۂ حیات کے تموّل اور وجاہت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مدد بھی جاتی رہی۔ قریش نے آپ کو بے سہارا پاکر دل کی بھڑاس نکالنے، بدلہ لینے اور ظلم توڑنے کی ٹھان لی۔ چنانچہ انہوں نے ہر ممکن ایذا رسانی شروع کر دی۔ جتنے لوگ اس وقت تک مسلمان ہو چکے تھے، اگرچہ وہ ہر طرح جاں نثاری کے لئے تیار تھے لیکن ہزاروں جنگجو قریشیوں کے مقابلہ میں گنتی کے آدمی کیا کر سکتے تھے۔ بلکہ ان کی کس مپرسی رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی مظلومیت کے ساتھ شریک تھی۔ آہ! ایک بدبخت نے روحی فداہٗ کے سرمبارک پر مٹی لاکر ڈال دی۔ آپ اسی حال میں گھر آگئے۔ صاحبزادی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ پھر مٹی سرمبارک سے دھوتی جاتی تھی اور زار زار روتی جاتی تھی۔ رسولِ جن و انس تسلی دیتے تھے۔ جانِ پدر نہ رو! اللہ تعالیٰ تیرے باپ کو کفار کے مظالم سے بچانے والا ہے۔

جور و ستم کے تاریک بادل

جب جور و ستم کے تاریک بادل گھر کر آئے اور مہبطِ وحی و الہام پر زور سے برسنے لگے، سرزمینِ حرم آپؐ پر تنگ کر دی گئی۔ اور تبلیغی مساعی کی فضا پر تشدد کی شب تار چھاگئی تو صبر واستقلال کا کوہِ گراں یقین و ایمان کے نخلستان میں اپنی کامرانی کے لہلہاتے درخت کو دیکھ رہا تھا کہ اس کی میوے بھری شاخیں

---

[1] مسلمان بھائیوں کو غور کرنا چاہیئے کہ خالص توحید اور اللہ کا دین پہنچانے کی خاطر حضورؐ کے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا گیا۔ اتنی تکلیفوں سے حضورؐ نے جو دین ہم تک پہنچایا ہے، ہم کو اسے جان، مال، اولاد اور سارے جہان سے پیارا جاننا چاہیئے اور اس کی قدر کرتے ہوئے اس پر عمل کرنا چاہیئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

زمین کی طرف جھک رہا ہیں ؎

بہ حسنِ عارض و قدِ اُو بردہ اند پناہ
بہشت و طوبیٰ طوبیٰ لہم وحسن مآب

سرورِ رسولاں کی طائف کو روانگی

آپ نے خیال کیا کہ اگر اہل مکہ نے خدا کا پیغام سننے سے انکار کیا ہے تو چلو طائف والوں کو چل کر کلام الٰہی سناتے ہیں۔ شاید وہ ہی ایمان لے آئیں۔ طائف مکہ سے کوئی ساٹھ میل کے فاصلے پر ایک بستی ہے۔ حضورؐ نے زید بن حارثہ کو ساتھ لیا اور طائف کو چل دیئے۔ عرفات تک تو عام راستہ اختیار کیا۔ آگے پچاس میل بے آب و گیاہ صحرا فلک پیروش استقامت سے طے کیا۔ آخر طائف کے سرسبز باغات نظر پڑے اور طائف آ گیا۔

یہاں پہنچ کر حضورؐ نے دس روز قیام فرمایا۔ آپؐ کے پاس اکثر لوگ آئے لیکن اسلام کی دعوت قبول نہ کی پھر آپؐ قبیلہ ثقیف کے سرداروں کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ بت پرستی فضول چیز ہے۔ اسے چھوڑ دو۔ اور خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرو۔ طائف والے بُت لات کی پرستش کرتے تھے اور اسے تمام بتوں سے زیادہ طاقتور اور قابلِ پرستش جانتے تھے۔ حضورؐ نے لات کی پوجا ترک کرنے کی تلقین کی اور بہت سمجھایا۔ اس پر سرداروں نے اوٹ پٹانگ باتیں کیں۔ کہنے لگے۔ کیا خدا نے تم کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیجا ہے ؟ خدا کو تمہارے سوا اور کوئی پیغمبر نہیں ملا ؟ بخدا ہم تم سے بات نہیں کر سکتے۔ اگر تم واقعی پیغمبر ہو تو تمہارے ساتھ بات کرنے میں خطرہ ہے۔ اور اگر جھوٹے ہو تو بات کرنے کے لائق نہیں ہو۔ حضورؐ نے اُن کو اِن لایعنی باتوں کا کوئی جواب نہ دیا۔

طائف میں مصائب کا سامنا

پھر حضورؐ ثقیف کے ایک اور بڑے آدمی کو ملے اس نے بھی جواب دے دیا اور کہا کہ ہمارے ملک سے چلے جاؤ۔ صرف یہی نہ کہا بلکہ بدمعاشوں اور اوباشوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا۔ اُنہوں نے آپ کو بہت بُرا بھلا کہا۔ روحی فداہٗ پر پتھر برسائے یہاں تک کہ آپ زخمی ہو گئے۔ ہماری جانیں حضورؐ پر قربان — آپؐ کی دونوں ٹانگوں سے لہو بہنے لگا۔ اور پاؤں زخموں سے چور ہو گئے۔ جب پتھراؤ زیادہ ہوا تو زیدؓ بن حارثہ آگے ہوئے۔ وہ بھی زخمی ہو گئے۔ ان اوباشوں نے تین میل تک حضورؐ کا پیچھا کیا اور ایذا دیتے چلے گئے۔

اللہ اکبر! کیسا دل ہلا دینے والا خونی منظر ہے کہ دوجہان کے سردارؐ، اللہ کے چُنے ہوئے رسولؐ، کائنات کے پیغمبرؐ صبر کے ساتھ چپ چاپ جا رہے ہیں اور خدا ناآشنا، بے رحم سنگ دل لوگ ان پر پتھر برسا رہے ہیں۔ انہیں لہو لہان کر رہے ہیں۔

رحمتِ عالمؐ دستِ بدعا ہیں

شہر کے ارد گرد پہاڑیاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور ان کے دامن میں ریتیلا میدان ہے۔ جب سید العرب والعجم اس ریتیلے میدان سے ذرا آگے بڑھے تو انگور کی ایک بیل کے نیچے بیٹھ گئے اور اللہ کی جناب میں ۔ کروڑوں درود و سلام ہوں آپ پر ۔ یوں دعا کی۔

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَشْكُوْ ضَعْفَ قُوَّتِيْ وَ قِلَّةَ حِيْلَتِيْ وَ هَوَانِيْ عَلَى النَّاسِ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِلٰى مَنْ تَكِلُنِيْ اِلٰى عَدُوٍّ يَّتَجَهَّمُنِيْ اَمْ اِلٰى قَرِيْبٍ مَلَّكْتَهٗ اَمْرِيْ اِنْ لَّمْ تَكُنْ سَاخِطًا عَلَيَّ فَلَا اُبَالِيْ غَيْرَ اَنَّ عَافِيَتَكَ اَوْسَعُ لِيْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ اَضَاءَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَ اَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمٰتُ وَ صَلَحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ اَنْ تُحِلَّ عَلَيَّ غَضَبَكَ وَ تُنْزِلَ عَلَيَّ سَخَطَكَ وَ لَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ ط

بار خدایا ! میں اپنے ضعفِ قوت ، قلّتِ صبر اور لوگوں میں اپنی خواری کی تیری بارگاہِ عظمت میں فریاد لے کے آیا ہوں کہ تو سب رحم کرنیوالوں میں بڑا رحم کرنیوالا ہے۔ مجھے ایسے دوست سے بچالے جو میری صورت دیکھتے ہی ناراض ہو جائے اور ایسے دشمن سے جو میرے کاموں پر غلبہ پالے اگر تو مجھ پر (آزمائش میں) غصّے نہیں ہے تو مجھے کچھ پرواہ نہیں۔ کیونکہ میرے لئے تیری بخشش بہت وسیع ہے اور میں نے تیرے بزرگ چہرے کے نور میں پناہ لی ہے جس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے آسمان روشن ہوگئے اور تاریکیاں نور بن گئیں اور دین و
دنیا کے کام سنور گئے۔ (پناہ چاہتے ہیں) اس سے کہ تو اپنا
غصہ اور خفگی مجھ پر نازل کرے۔ مجھ پر راضی ہو جا اور
تیری مدد سے ہر طرح کی قوت اور طاقت حاصل ہے"

ہماری جانیں اور ماں باپ قربان رحمتِ عالم پر۔ آپ پر ایسا وقت ہے کہ ساری دنیا تاریک نظر آ رہی ہے۔ لیکن قلبِ اطہر سے یقین و ایمان کے سوتے پھوٹ رہے ہیں۔ ایسے نازک وقت جو حضورؐ دعا کرتے ہیں، امت کے لئے اس کا ایک ایک لفظ یاس و قنوط کی تاریکیوں میں مشعلِ راہ ہے۔ کہ ؎

قطرہ آغوشِ تلاطم میں گہر بنتا ہے
آبرو چاہے تو طوفان میں گھر پیدا کر

نیز یہ بھی سبق ملا کہ راہِ حق میں اگر سارا جہان دشمن ہو جائے تو خدا کا دروازہ کبھی نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ ؎

باطل دوئی پسند ہے حق لاشریک ہے
شرکت میانۂ حق و باطل نہ کر قبول

جنوں کا قبولِ اسلام

حضورؐ انور طائف کے سفر میں بھی بہت مغموم ہوکر مکہ واپس ہوئے اور دشوار گزار راہوں سے ہوتے ہوئے مکہ کے قریب مقام نخلہ پہ پہنچے آپ نے یہاں قیام کیا۔ رات کو حضورؐ نمازِ تہجد میں آواز سے قرآن پڑھ رہے تھے کہ جنوں کی ایک جماعت کا ادھر سے گزر ہوا۔ حضورؐ کے قرآن پڑھنے کی آواز سن کر جن ٹھہر گئے اور بڑی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توجہ سے قرآن سنتے رہے۔ جب حضورؐ نماز پڑھ چکے تو جنّ خدمت میں حاضر ہوتے۔ حضورؐ نے ان پر اسلام پیش کیا تو وہ مسلمان ہو گئے۔ آپؐ نے ان کو فرمایا کہ جب اپنی قوم میں جاؤ تو ان کو بھی اسلام کی دعوت دینا۔ پھر وہ جنّ چلے گئے اور انہوں نے اپنی قوم میں جاکر اسلام کی تبلیغ کی۔ قرآن مجید میں بھی یہ واقعہ بیان ہوا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے۔

وَ اِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَ اِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَ اٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَ لَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ (پ ۲۶ ع ۴)

اور جب پھیر لاتے ہم تیری طرف جماعت جنّوں میں سے، سنتے تھے، قرآن، پس جب حاضر ہوتے اس (محمدؐ) کے پاس کہنے لگے۔ آپس میں کہ چپکے رہو، پس جب تمام ہوا پڑھنا پھر گئے (وہ جنّ) اپنی قوم کی طرف ڈراتے ہوتے۔ کہا (جنّوں نے) اے قوم ہماری! تحقیق سنی ہم نے ایک کتاب (قرآن) کہ اتاری گئی ہے بعد موسےٰ کے سچا کرنے والی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس چیز کو کہ آگے اس کے ہے (تورات) راہ دکھاتی ہے (یہ کتاب قرآن) طرف خدا کی۔ اور طرف راہ سیدھی کی ۰ اے قوم ہماری! قبول کرو خدا کی طرف بلانے والے (محمدؐ) کو۔ اور ایمان لاؤ ساتھ اس کے، بخشے گا (خدا) گناہ تمہارے اور پناہ دے گا تم کو عذاب دردناک سے ۰ اور جو کوئی نہ مانے خدا کی طرف بلانے والے (محمدؐ) کو۔ پس نہیں (وہ) عاجز کرنے والا (خدا کو) زمین میں، اور نہیں ہے واسطے اس کے سوائے اس کے دوست یہ لوگ ہیں صریحاً گمراہ ۰

مکہ میں مراجعت اور مطعم بن عدی کی امان

نخلہ میں چند روز قیام کرکے حضورؐ مکہ کی طرف چلے۔ سیدھا شہر میں داخل ہونے کی بجائے۔ آپ کوہِ حرا پر ٹھہرے۔ کیونکہ شہر میں آپ کی دشمنی اور مخالفت زوروں پر تھی۔ قریشیوں کو خبر ہوگئی کہ طائف والوں نے بھی حضورؐ کی بات نہیں سنی بلکہ پتھر مار مار کر نکال دیا ہے۔ اس پر یہ بھی اہل طائف کا سا سلوک کرنے کو تیار ہوگئے۔

آپ نے ایک شخص اخنس بن شریک کو کہلا بھیجا کہ میں یہاں پہنچ گیا ہوں تو مجھے اپنی امان میں لے لے تاکہ میں کعبہ میں آجاؤں۔ اخنس نے شافع روزِ جزا کی حفاظت کرنے سے انکار کر دیا۔ ہاں مطعم بن عدی نے حفاظت کی حامی بھر لی اور کہا کہ حضورؐ میری امان میں تشریف لے آئیں۔ پھر مطعم نے اپنے اقارب کے ہمراہ خانہ کعبہ میں آکر اعلان کر دیا کہ میں نے محمد (صلی اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم) کو اپنی امان اور حفاظت میں لے لیا ہے۔ کوئی شخص آپ کی طرف آنکھ بھر کر نہ دیکھے۔ اب سیّد الانس وجنّ مطعم بن عدی کے گھر میں اطمینان سے رہنے لگے۔

تبلیغ اسلام جاری رہی

طائف سے واپسی کے بعد کفّار کے غیظ وغضب کا طوفان اور تند ہوگیا۔ مخالفت اور عداوت کی آگ زیادہ بھڑک اٹھی۔ لیکن خدا کے چنیے ہوئے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالکل خوف زدہ نہ ہوئے۔ مردہ انسانیت کے "مسیحا" کے دل میں مایوسی کا گزر نہ ہوا۔ مطعم کے گھر میں رہ کر حضورؐ اشاعتِ اسلام میں برابر کوشاں رہے۔ مختلف قبائل کے پاس جاتے اور انہیں خدا کا پیغام سناتے۔ حج کے ایام میں حاجیوں کے اجتماعوں میں تشریف لے جاکر انہیں تبلیغ کرتے۔ غرض کوئی موقعہ بغیر سنائے ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔

اگرچہ اکثر قبائل آپ کو یہ جواب دیتے کہ جب آپؐ کے قبیلہ قریش نے ہی آپ کو قبول نہیں کیا تو دوسرے قبائل کیونکر مان لیں۔ اس پر بھی آپ نا اُمید نہ ہوتے۔ اور کوشش جاری رکھتے۔ کوشش جاری رکھنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ متعدد قبائل سے کئی آدمی آغوشِ اسلام میں آگئے۔ مثلاً۔

(۱) قبیلہ بنو ہاشم سے حضرت حمزہ بن عبدالمطلبؓ، حضرت جعفر بن ابی طالبؓ۔ حضرت علی ابن ابی طالبؓ

(۲) موالی بنو ہاشم سے حضرت آنسہؓ۔ حضرت ابوکبشہؓ، حضرت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زید بن حارثہ رضؓ۔

(۳) بنو مطلب سے حضرت عبیدہ بن حارث رضؓ، حضرت طفیل بن حارث رضؓ

(۴) بنو مطلب کے حلیفوں سے حضرت ابو مرثد غنوی رضؓ، حضرت مرثد بن ابی مرثد رضؓ۔

(۵) بنو عبد شمس سے حضرت عثمان بن عفان رضؓ، حضرت خالد بن سعید رضؓ۔

(۶) بنو شمس کے حلیفوں سے حضرت عبداللہ بن جحش رضؓ، حضرت ابو احمد بن جحش رضؓ، حضرت عکاشہ بن محصن رضؓ۔ حضرت شجاع بن وہب رضؓ۔

(۷) بنو نوفل کے حلیفوں سے حضرت عتبہ بن غزوان رضؓ۔

(۸) بنو اسد بن عبدالعزیٰ سے حضرت زبیر بن عوام رضؓ

(۹) بنو اسد کے حلیفوں سے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضؓ۔

(۱۰) بنو عبدالدار سے حضرت مصعب بن عمیر رضؓ

(۱۱) بنو عبد بن قصیّ سے حضرت طلیب بن عمیر رضؓ

(۱۲) بنی زہرہ بن کلاب سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ، حضرت طلیب رضؓ بن ازہر، حضرت عبداللہ الاصغر رضؓ، حضرت عبداللہ بن شہاب رضؓ، حضرت عامر بن ابی وقاص رضؓ حضرت مطلب بن ازہر رضؓ۔

(۱۳) بنی زہرہ کے حلیفوں سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ، حضرت مقداد بن عمرو رضؓ، حضرت خبّاب بن اَرت، حضرت مسعود بن ربیع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عتبہ بن مسعودؓ، حضرت شرجیل بن حسنہؓ۔

(۱۴) بنو تیم بن مرہ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت طلحہ بن عبیداللہ، حضرت عامر بن فہیرہؓ، حضرت حارث بن خالدؓ، حضرت عمرو بن عثمانؓ۔

(۱۵) بنو مخزوم بن یقظہ سے حضرت ابوسلمہؓ بن ابوالاسدؓ، حضرت ارقم بن ابی ارقمؓ، حضرت شماس بن عثمانؓ، حضرت عیاش بن ابی ربیعہؓ، حضرت سلمہ بن ہشامؓ، حضرت ہاشم بن ابی خذلیفہؓ حضرت ہبار بن سفیانؓ، حضرت عبداللہ بن سفیانؓ

(۱۶) بنو مخزوم کے حلیفوں سے حضرت عمارؓ بن یاسرؓ، حضرت معتب بن عوفؓ۔

(۱۷) بنو عدی سے حضرت عمر بن خطابؓ۔ حضرت زید بن خطابؓ حضرت سعید بن زیدؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عمرو بن سراقہؓ حضرت نعم النحام بن عبداللہؓ، حضرت معمر بن عبداللہؓ، حضرت عدی بن نضلہؓ، حضرت عروہ بن ابی اثاثہؓ، حضرت مسعود بن سویدؓ، حضرت عبداللہ بن سراقہؓ۔

(۱۸) بنو عدی کے حلیفوں سے حضرت عامر بن ربیعہؓ، حضرت عاقل بن ربیعہؓ، حضرت خالد بن ربیعہؓ، حضرت ایاس بن ربیعہؓ حضرت خولی بن ابی خولیؓ، حضرت مہج بن صالحؓ۔

(۱۹) بنو سہم سے حضرت خنیس بن حذافہؓ، حضرت عبداللہ بن حذافہؓ، حضرت ہشام بن عاص، حضرت ابوقیس بن حارثؓ حضرت عبداللہ بن حارث، حضرت سائب بن حارث، حضرت حجاج

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن حارث رضؓ ، حضرت تیم بن حارث رضؓ ، حضرت سعید بن حارثؓ، حضرت سعید بن عمرو رضؓ۔

(۲۰) بنی جمح بن عمرو سے حضرت عثمان بن مظعون رضؓ، حضرت عبداللہ بن مظعون رضؓ ، حضرت قدامہ بن مظعون رضؓ ، حضرت سائب بن حارث رضؓ ، حضرت معمر بن حارث رضؓ ، حضرت خطاب بن حارثؓ حضرت سفیان بن معمر رضؓ، حضرت خالد بن سفیان رضؓ ، حضرت جنادہ بن سفیان رضؓ ، حضرت نبیہہ بن عثمان رضؓ۔

(۲۱) بنو عامر بن لوئی سے ابوسبرہ بن ابی رہم رضؓ ، حضرت عبداللہ بن مخرمہ رضؓ ، حضرت حاطب بن عمرو رضؓ ، حضرت عبداللہ بن سہیل رضؓ ، حضرت عمیر بن عوف رضؓ ، حضرت وہب بن سعدؓ، حضرت سلیط بن عمر رضؓ، حضرت سکران بن عمرو رضؓ، حضرت مالک بن زمعہ رضؓ

(۲۲) بنو فہر بن مالک سے ابوعبیدہ بن جراح رضؓ، حضرت سہیل بن بیضا رضؓ ، حضرت معمر بن ابی سرح رضؓ ، حضرت عیاض بن زہیرؓ حضرت عمرو بن حارث رضؓ، حضرت عثمان بن عبد غنم رضؓ ۔

(۲۳) بنو عبد دار بن قصی سے حضرت ابوالروم بن عمیر، حضرت فراس بن نضر رضؓ ، حضرت جہم بن قیس رضؓ۔

(۲۴) بنو عبد دار بن قصیؔ کے حلیفوں سے حضرت ابوفکیہہ رضؓ۔

(۲۵) بنی سعد کے حلیفوں سے حضرت محمیہ بن جزء رضؓ۔

(۲۶) دوس سے حضرت معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی رضؓ، حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضؓ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مکیؔ دور اگرچہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصائب سے پُر اور اعدائے دین کی دشمنی سے بھرا ہوا ہے۔ تاہم رؤف رحیم رسولؐ کی جگر کاوی کے باعث متذکرۃ الصدر قبائل سے فوراً فوراً کئی نفوس پاک اسلام میں داخل ہوگئے جنہوں نے حضورؐ کا ساتھ دے کر اسلام پر جان چھڑکی۔

حضرت سودہ سے رحمت عالم کا نکاح

حضرت سودہؓ کے والد کا نام زمعہ اور والدہ کا شموس بنت قیس تھا۔ ان کے سابق شوہر سکران بن عمر تھے۔ حضرت سودہ کا ایک لڑکا سکران سے عبدالرحمٰن تھا، حضرت سودہ، ان کا شوہر اور لڑکا تینوں مسلمان ہوگئے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد کفار نے انہیں بہت ستانا شروع کر دیا اور جو حال دوسرے مسلمانوں کا تھا۔ وہی ان کا ہوا۔ حتیٰ کہ بی بی سودہؓ کے شوہر اسلام قبول کرنے کے "جرم" میں شہید کر دیئے گئے۔ اور بی بی سودہؓ حبشہ کو ہجرت کر گئیں۔ جب حبشہ سے واپس آئیں تو ان پر مظالم کا طوفان آگیا اور ان کی زندگی دوبھر ہو گئی اور کوئی ان کو پناہ دینے والا نہ تھا۔ اگرچہ بی بی سودہ خاندانِ قریش سے تھیں لیکن حضورؐ سے ان کا تعلق بہت قریبی نہ تھا۔ تاہم ان کا ایسے خطرناک اور نازک زمانہ میں اسلام قبول کرنا، اسلام کی خاطر بیوہ ہو جانا اسلام کے لئے بے خانماں ہوکر ہجرت کرنا اور پھر ہجرت کے بعد اب لاوارث اور بے کس ہوکر کفار کے ظلم کا تختہ مشق بننا ــ یہ تمام امور سامنے رکھ کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ نکاح کرلیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت خدیجہ رضؓ کی وفات کے دو ماہ بعد یہ نکاح ہوا۔ اس وقت سرورِ کائنات ؐ کی عمر شریف پچاس برس کی تھی۔ اور حضرت سودہ ؓ پچاس سے کچھ اوپر تھیں۔ یہ نکاح کوئی دنیا کے چاؤ کے لیے کیا تھا؟ نہیں! یتیموں اور بیواؤں کے پشت پناہ رسولؐ کی رحمت و رافت تھی۔ لذائذ دنیوی کے لیے نکاح چاہیے تو قوم کی حسین ترین دوشیزائیں حاضر تھیں۔ لیکن حضورؐ نے جو کیا۔ سب کچھ دین کے لیے کیا

حضرت عائشہ ؓ سے نکاح

اسی دینی ضرورت اور خاندان سے تعلقات بڑھا کر اشاعتِ اسلام کی گنجائش نکالنے کے لیے رحمتِ عالم ؐ نے حضرت سودہ ؓ کے نکاح کے بعد حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی صاحبزادی حضرت عائشہ ؓ سے بھی نکاح کیا۔ اس نکاح سے خاندانی تعلقات مربوط ہو کر اسلام کو بہت تقویت پہنچی۔ خدا نے قرآن میں فرمایا۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى o اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔

اور نہیں بولتا (پیغمبرؐ) اپنی خواہش سے۔ نہیں وہ مگر وحی کہ بھیجی جاتی ہے۔

ثابت ہوا کہ حضورؐ کی تمام گفتار خدا کی مرضی، حکم اور وحی کے ساتھ تھی۔ پس جتنے نکاح حضورؐ نے کئے، سب عین خدا کی منشار کے مطابق تھے، لذتِ نفس کے لئے نہ تھے۔

لہ حضورؐ کا حضرت عائشہ ؓ سے نکاح مکہ میں ہوا۔ اور رخصتی ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں جا کر ہوئی، نکاح سے تین سال کے بعد۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غور کریں کہ حضورؐ نے ابھی تک کوئی نکاح نہیں کیا۔ پچیس سال کی عمر عین جوانی کی عمر ہے۔ عام خواہش کا یہ تقاضا ہے۔ کہ عنفوانِ شباب میں، کوئی اٹھارہ بیس برس کی کنواری لڑکی رفیقۂ حیات بنائی جاتی ہے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے پہلی شادی پچیس سال کے جوانی کے آغاز میں چالیس سال کی ایک بیوہ سے کرتے ہیں (رضی اللہ عنہا) کیا اس سے واضح نہیں ہوا کہ حضورؐ کے نکاح لذائذ دنیوی اور تعیش نفس کی خاطر نہ تھے بلکہ دینی ضرورتوں اور مصلحتوں کی بنا پر تھے۔ بلکہ ہم کہیں گے کہ حضورؐ کی پیدائش، زندگی اور وفات اسلام ہی کے لئے تھیں ۔ عین اسلام تھیں۔ صلوات اللہ و سلامہ علیہ۔

مدینے کے لوگ آغوشِ اسلام میں

رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم تبلیغ کے لئے کسی اچھے موقع اور مقام کی تلاش میں رہتے۔ اسی دوران حج کا زمانہ آگیا۔ حج کے زمانے میں ہر قسم کے جھگڑے اور فساد رک جاتے تھے۔ حضورؐ نے اس موقع کو غنیمت جان کر علانیہ تبلیغ شروع کر دی۔ آپؐ عرفات سے منا میں تشریف لاتے۔ منا میں عرفات سے واپس آکر لوگ قربانیاں کرتے تھے۔ حضورؐ منا کی گھاٹیوں پر پھر رہے تھے کہ ایک جگہ چھ آدمیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت نظر پڑی۔ یہ لوگ مدینے سے آئے ہوئے تھے اور قبیلہ خزرج سے تھے۔ آپ نے ان کے سامنے اسلام پیش کیا، توحید اور رسالت کا مطلب سمجھایا۔ منکیؐ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی پہلی تذکیر سے ہی ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سینے نورِ ایمان سے روشن ہو گئے۔ کلمہ پڑھ کے مسلمان ہو گئے۔ ان کے بزرگ نام یہ ہیں:-

۱۔ حضرت اسد بن زرارہ رضؓ (۲) حضرت عوف بن حارث رضؓ

(۳)۔ حضرت رافع بن مالک رضؓ (۴) حضرت قطبہ بن عامر رضؓ

۵۔ حضرت عقبہ بن عامر رضؓ (۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضؓ

جب یہ چھ صحابہ رضؓ مدینہ میں واپس گئے۔ تو انہوں نے سردارِ دو جہان، خواجۂ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور شمائل لوگوں کو بتائے۔ اور کہا کہ آپؐ کے کلمۂ حق سے عرب میں زلزلہ برپا ہے۔ بُت پرستی کانپ رہی ہے اور اہلِ مکہ میں سراسیمگی پھیلی ہوئی ہے۔ حضورؐ واقعی اللہ کے سچے پیغمبرؐ ہیں اور تورات کے وعدے کے مطابق آئے ہیں۔ ان لوگوں کے اس وعظ و تذکیر سے سارے مدینے میں حضورؐ کی شہرت ہوگئی۔ اور بعض لوگ ایمان لے آئے اب سے مدینہ منورہ میں بھی اسلام کی تحریک کا آغاز ہو گیا۔ اور لوگوں میں اسلام سے متعلق دلچسپی پیدا ہوگئی۔

بیعت عقبہ اُولیٰ

آپ اوپر پڑھ چکے ہیں۔ کہ قبیلہ خزرج کے چھ آدمی مسلمان ہوکر مدینہ منورہ چلے گئے تھے۔ دوسرے سال حج کے ایام میں خزرج کے بارہ آدمی مدینہ سے مکہ آئے۔ اور مقام عقبہ پر رحمتِ عالمؐ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اور سچے دل سے بیعت لی۔

٭ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ لائیں گے۔ چوری نہیں کریں گے۔ جھوٹ نہیں بولیں گے، اور افلاس کے ڈر سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد کو قتل نہ کریں گے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کی نافرمانی نہیں کریں گے۔"

حضورؐ نے فرمایا۔ اگر تم اپنے عہد پر قائم رہے۔ تو تمہارے لئے بہشت ہے۔ یہ انصار کی پہلی بیعت تھی۔ اس وقت بعثت کا بارہواں سال تھا۔ ان بارہ پاک نفوس کے اسمار گرامی یہ ہیں:۔

(۱) حضرت سعد بن عبادہ رضؓ	(۲) حضرت اسعد بن زرارہ رضؓ
(۳) حضرت عوف بن غفران رضؓ	(۴) حضرت معاذ بن غفران رضؓ
(۵) حضرت رافع بن مالک رضؓ	(۶) حضرت منذر بن صامت رضؓ
(۷) حضرت یزید بن ثعلبہ رضؓ	(۸) حضرت عتبہ بن عامر رضؓ
(۹) حضرت قطبہ بن عامر رضؓ	(۱۰) حضرت جدیدہ رضؓ
(۱۱) حضرت ابوالہاشم بن تیہان رضؓ	(۱۲) حضرت عویم بن اساعدہ رضؓ

ان بارہ پاک بازوں کی جماعت جب مدینہ کو رخصت ہوئی تو ہادیٔ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو ان کے ساتھ روانہ کر دیا کہ وہ ان کو قرآن کی تعلیم دیں اور دین کے مسائل بتائیں۔

مصعبؓ کی مدینہ میں تبلیغی سرگرمیاں

حضرت مصعب بن عمیرؓ کے والدین نے انہیں بڑی ناز ونعمت سے پالا تھا۔ سارے مکہ میں یہ سب سے بڑھ کر حسین نوجوان تھے۔ نہایت اعلیٰ لباس پہنتے تھے اور لطیف سے لطیف خوشبو استعمال کرتے۔ ماں کو بیٹے کے ساتھ حد درجہ محبت تھی۔ ان کی جدائی ماں کے لیے ناقابل برداشت تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا نے ظاہری حسن کے ساتھ ان کے دل کو بھی بے حد حسین اور شفاف بنایا تھا۔ جب رحمتِ عالمؐ ارقم بن ارقمؓ کے مکان میں پناہ گزین تھے تو مصعبؓ آستانۂ رسالت پر حاضر ہوکر اسلام کے متوالے بن گئے۔ از بسکہ سرزمینِ مکہ مسلمانوں پر تنگ تھی اسی لئے مصعبؓ نے شروع میں اپنے اسلام کو پوشیدہ رکھا۔ ایک روز عثمانؓ بن طلحہؓ نے ان کو نماز پڑھتے دیکھ لیا اور اس بات کی اطلاع ان کی والدہ اور دوسرے اقارب کو دے دی۔ ماں نے سنا تو وہ نہایت غضبناک ہوگئی۔ اور اسے قید و بند کی زنجیر میں جکڑ دیا۔ کافی عرصہ مصعبؓ نے مصائب کے شکنجہ میں گزارا۔ بالآخر مجبور ہوکر حبشہ کی طرف ہجرت کرلی۔ اللہ اکبر! حسین و جمیل خوش پوش ناز و نعمت میں پلا ہوا شہزادہ توحید کے جرم میں بے خانماں ترکِ وطن کر رہا ہے۔ پھٹے ہوئے کپڑوں میں بھوکا پیاسا غریب الدیار ہے۔ حبشہ سے واپس مکہ آتے تو ترکِ وطن کی مصائب اور تکالیف سے نہ وہ رنگ رہا نہ روپ۔ اب حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مدینہ روانہ کر دیا۔

حضرت مصعب بن عمیرؓ مدینہ میں اسعد بن زرارہؓ کے گھر ٹھیرے۔ اور وہاں سے گھر گھر جاکر لوگوں کو قرآن سناتے اور اسلام کی خوبیاں بیان کرتے۔ رفتہ رفتہ اسلام کو فروغ ہونے لگا۔ کبھی یہ لوگوں کو حضرت اسعدؓ کے مکان پر جمع کرتے۔ اور

لے فتح مکہ سے پہلے خالد بن ولیدؓ اور عمرو بن عاصؓ کے ساتھ اسلام لائے اور ۸ھ میں ہجرت کرکے مدینہ آگئے۔ منہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی بنی ظفر کے گھر۔ قبیلہ عبدالاشہل کے سردار سعد بن معاذ کو پتہ چلا کہ مصعبؓ نے مکہ سے آکر مدینہ میں اسلام کی تبلیغ شروع کر دی ہے۔ انہوں نے اپنے ایک دوست اسید بن حضیر کو کہا تم جاؤ اور اِس اسلام کے مبلغ کو اپنے محلہ سے نکال دو کہ یہ ہمارے کمزور اعتقاد والوں کو گمراہ کرتا ہے۔ اگر اسعد جو مصعبؓ کا میزبان ہے میرا قریبی رشتہ دار نہ ہوتا تو میں خود جاتا۔

اسید نے نیزہ لیا اور حضرت مصعبؓ اور اسعدؓ کے پاس آکر خون آلود آنکھوں سے کہا۔ تم ہماری قوم کے ضعیف الاعتقاد لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے یہاں کیوں آئے ہو؟ اگر تم اپنی جان کی خیر چاہتے ہو تو ابھی یہاں سے چلے جاؤ! اسعدؓ نے کہا۔ ابو یحییٰ! تو ایک عقلمند اور دانا آدمی ہے۔ ذرا تأمل کر اور ہمارے پاس بیٹھ کر ہماری بات تو سن۔ اگر تیری سمجھ میں آجائے تو مان لینا۔ ورنہ ہم خود یہاں سے چلے جائینگے اسید نے نیزہ زمین میں گاڑا۔ اور بیٹھ گئے۔ حضرت مصعبؓ نے نہایت سوز سے چند قرآنی آیات تلاوت کیں اور بڑی خوبی سے اسلام کے محاسن بیان کئے۔ خدا نے فضل کیا اور اسید کلمہ پڑھ کے مسلمان ہو گئے۔ رضی اللہ عنہ۔ اور کہنے لگے۔ ایک اور شخص ہے اگر وہ مسلمان ہوگیا تو تمام قبیلہ عبدالاشہل اس کی بات مان لے گا۔ اچھا میں اس کے پاس جاتا ہوں اور اسے بھیجتا ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت اسیدؓ سعد بن معاذ کے پاس پہنچے اور ایک طریق سے انہیں مصعبؓ کے پاس بھیج دیا۔ سعد بن معاذ بھی غصہ میں بھرے ہوئے آئے لیکن اسعدؓ نے بڑی محبت سے نرم جواب دے کر بٹھا لیا اور کہا۔ ٹھنڈے دل سے ہماری بات سنیں۔ اگر پسند ہو تو قبول کرلیں ورنہ ہم آپ سے کنارہ کش ہو جائیں گے۔ سعد مان گئے۔ اور بیٹھ گئے۔ حضرت مصعبؓ نے ان کے آگے اسلام کی خوبیاں، بھلائیاں اور اعلیٰ اخلاقی تعلیم پیش کی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ سعد کا سینہ نور ایمان سے جگمگا اٹھا اور اسی وقت مسلمان ہوگئے اور توحید کے نشہ میں سرشار بہت جلد اپنے قبیلے میں پہنچے اور سب عورتوں اور مردوں کو اکٹھا کرکے کہا۔ کہ بنی اشہل! بتاؤ میں کون ہوں؟ سب نے کہا۔ آپ ہمارے سردار ہیں۔ بڑے عالی نسب اور دانا! پھر سعدؓ نے کہا۔ بخدا! تم سے بولنا مجھ پر حرام ہے جب تک تم خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان نہ لے آؤ۔ یہ کہنے کی دیر تھی کہ سارا قبیلہ عبدالاشہل مسلمان ہو گیا۔

حضرت سعد بن عمیرؓ اسعد بن زرارہؓ کے مکان سے اب سعد بن معاذؓ کے گھر آگئے اور یہاں سے اسلام کی اشاعت میں مصروف رہے۔ حتیٰ کہ عوالی اور مدینہ کے سب گھر توحید کے نور سے روشن ہوگئے۔

بیعت عقبہ ثانیہ

آپ پڑھ چکے ہیں کہ عقبہ کی پہلی بیعت میں بارہ انصار شامل تھے۔ خدا مصعبؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر کروڑوں رحمتیں اتارے کہ اب ان کی سعی اور جگر کاوی سے سارا مدینہ اسلام اور بانیٔ اسلام کا شیدائی ہوگیا۔ چنانچہ دوسرے برس حج کے موقع پر بہتر اعیان و اکابر مدینہ کی پُر شوکت جماعت رحمتِ عالم سید الثقلین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوگئی اور ان کے معلّم اور استاد حضرت مصعبؓ بن عمیر[1] بھی ساتھ ہی تھے۔ جب حضورؐ نے مصعبؓ کی یہ کامیابی اور جانفشانی دیکھی تو بے حد خوش ہوئے۔

بیعت عقبہ ثانیہ نبوت کے تیرہویں سال ہوئی۔ بہتّر آدمیوں کی یہ جماعت کوئی معمولی بیعت نہ تھی۔ بلکہ نبی رحمتؐ کی حفاظت اور فرمانبرداری کے لئے جانیں لڑا دینے کی بیعت تھی۔ ہر چیز حضورؐ پر قربان کر دینے کا اقرار تھا۔

حضرت عباس رضؓ گو اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے لیکن حضورؐ کی بڑی حفاظت کرتے اور آپ کے بڑے خیرخواہ تھے۔ انہوں نے انصار کے گروہ کو یوں مخاطب کیا۔

اے خزرج کے لوگو! محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) میرے بھتیجے ہیں اور میں تمام خلق سے ان کو زیادہ عزیز رکھتا ہوں۔ اگر آپ لوگوں

---

[1] جب مصعبؓ کی ماں کو خبر ہوئی۔ کہ اس کا بیٹا مدینہ سے آیا ہے تو اس نے کہلا بھیجا کہ اے نافرمان پسر! پہلے اپنی ماں سے ملنے کے لئے آؤ۔ بیٹے نے جواب دیا۔ میں حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی سے ملاقات نہیں کروں گا۔ پھر جب حضورؐ کی ملاقات سے فارغ ہو کر ماں کے پاس آئے تو اس نے پھر ترکِ اسلام پر زور دیا۔ یہ بولے! میں اسلام کا دین قبول کر چکا ہوں۔ جو خدا کے رسولؐ نے پسند کیا ہے۔ پھر ماں کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے قبول نہ کی۔ اور اپنے مذہب سے وابستہ رہی۔ حضرت مصعبؓ نے توحید و رسالت کی محبت میں سب کو تج دیا۔ رضی اللہ تعالے عنہ!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان کی تصدیق کی ہے اور ان پر ایمان لائے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ اُن کو مدینہ لے جاؤ۔ تو مضبوط عہد کرو کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو گی۔

اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی چند آیتیں پڑھیں جس سے انصار بہت خوش ہوئے حضورؐ نے ان کو فرمایا کہ اقرار کرو۔

سوائے خدا کے کسی کی عبادت نہ کرو گے۔ کسی غیر کو اس کے ساتھ شریک نہ لاؤ گے۔ اور جتنی حفاظت تم اپنے عزیز و اقارب کی کرتے ہو، اتنی میری بھی کرو گے، میرا ہر حکم مانو گے۔ مفلسی اور دولت مندی میں، خوف اور امن میں تم میرا ساتھ نہ چھوڑو گے۔ سچ بولنے میں کسی ملامت کرنے والے سے نہ ڈرو گے"

یہ سن کر سب نے یک زبان ہو کر عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے ہم اسے دل سے مانتے ہیں اور اس پر سر جھکاتے ہیں اور اِن تمام باتوں پر بیعت، اور سچا عہد کرتے ہیں!

مدینہ منورہ کی طرف ہجرت

اس بیعت کے بعد انصار مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔ مشرکینِ مکہ کو اس بیعت کا علم ہو گیا اور وہ ان کی روانگی میں مزاحم ہوئے لیکن یہ سب بچ کر نکل گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرکین نے انصار کی اس بیعت کے بعد مسلمانوں پر اور زیادہ سختی شروع کر دی۔ اور ظلم و ستم کی رہی سہی کسر بھی نکال دی۔ بالآخر حضورؐ نے ستم کشانِ مکہ کو اجازت دے دی کہ وہ ہجرت کرکے مدینہ چلے جائیں۔ اب مدینے کی شاہراہ امن کھل گئی اور صحابہؓ مدینے جانا شروع ہو گئے۔ حضرت مصعبؓ بن عمیر کا حال تو آپ پڑھ چکے ہیں کہ وہ ایک سال پہلے ہی مدینے چلے گئے تھے اور تبلیغ کرکے وہاں اسلام کی روشنی پھیلا چکے تھے۔ اس لحاظ سے سب سے پہلے ہجرت کرنے والے آپ ہی ہوتے۔

اور اب کے ہجرت کرنے والوں میں پہلے ابوسلمہ بن عبدالاسدؓ اور عامر بن ربیعہ رضؓ تھے۔ ان کے بعد مسلمان بکثرت مدینہ میں جانے لگ گئے۔ ان میں سے بہتوں کے نام یہ ہیں۔ اللہ کی ان پر بیشمار رحمتیں نازل ہوں۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن جحش رضؓ
۲۔ حضرت ابو احمد بن جحش رضؓ
۳۔ حضرت عکاشہ بن محصن رضؓ
۴۔ حضرت شجاع بن وہب رضؓ
۵۔ حضرت عقبہ بن وہب رضؓ
۶۔ حضرت اربد بن حمیرہ رضؓ
۷۔ حضرت منقذ بن نباتہ رضؓ
۸۔ حضرت یزید بن رقیش رضؓ
۹۔ حضرت سعید بن رقیش رضؓ
۱۰۔ حضرت محرز بن نضلہ رضؓ
۱۱۔ حضرت قیس بن جابر رضؓ
۱۲۔ حضرت عمرو بن محصن رضؓ
۱۳۔ حضرت مالک بن عمرو رضؓ
۱۴۔ حضرت صفوان بن عمرو رضؓ
۱۵۔ حضرت ثقیف بن عمرو رضؓ
۱۶۔ حضرت ربیعہ بن اکثم رضؓ
۱۷۔ حضرت زبیر بن عبیدہ رضؓ
۱۸۔ حضرت تمام بن عبیدہ رضؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۔ حضرت سبرہ بن عبیدہ رضؓ
۲۰۔ حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضؓ
۲۱۔ حضرت عمر بن خطاب رضؓ
۲۲۔ حضرت عیاش بن ابی ربیعہ رضؓ
۲۳۔ حضرت زید بن خطاب رضؓ
۲۴۔ حضرت عمرو بن سراقہ رضؓ
۲۵۔ حضرت عبداللہ بن سراقہ رضؓ
۲۶۔ حضرت خنیس بن حذافہ رضؓ
۲۷۔ حضرت سعید بن زید رضؓ
۲۸۔ حضرت عمرو بن نفیل رضؓ
۲۹۔ حضرت واقد بن عبداللہ رضؓ
۳۰۔ حضرت خولی بن ابی خولی رضؓ
۳۱۔ حضرت مالک بن ابی خولی رضؓ
۳۲۔ حضرت ایاس بن بکیر رضؓ
۳۳۔ حضرت عامر بن بکیر رضؓ
۳۴۔ حضرت عاقل بن بکیر رضؓ
۳۵۔ حضرت خالد بن بکیر رضؓ
۳۶۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضؓ
۳۷۔ حضرت صہیب بن سنان رضؓ
۳۸۔ حضرت حمزہ بن مطلب رضؓ
۳۹۔ حضرت زید بن حارثہ رضؓ
۴۰۔ حضرت کناز بن حصین رضؓ
۴۱۔ حضرت آنسہ رضؓ
۴۲۔ حضرت ابو کبشہ رضؓ
۴۳۔ حضرت عبیدہ بن حارث رضؓ
۴۴۔ حضرت طفیل بن حارث رضؓ
۴۵۔ حضرت حصین بن حارث رضؓ
۴۶۔ حضرت مسطح بن اثاثہ رضؓ
۴۷۔ حضرت سویبط بن سعد رضؓ
۴۸۔ حضرت طلیب بن عمیر رضؓ
۴۹۔ حضرت خباب مولی عتبہ بن غزوان رضؓ
۵۰۔ حضرت زبیر بن عوام رضؓ
۵۱۔ حضرت ابو سبرہ رضؓ
۵۲۔ حضرت مصعب رضؓ بن عمیر
۵۳۔ حضرت ابو حذیفہ رضؓ
۵۴۔ حضرت سالم مولی ابو حذیفہ رضؓ
۵۵۔ حضرت عتبہ بن غزوان رضؓ
۵۶۔ حضرت عثمان بن عفان رضؓ

مہاجرہ عورتیں

۱۔ حضرت زینب بنت جحش رضؓ
۲۔ حضرت ام حبیب بنت جحش رضؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ حضرت جذامہ بنت جندل رضؓ ۴۔ حضرت ام قیس بنت محصن رضؓ

۵۔ حضرت ام حبیب بنت شمامہ رضؓ ۶۔ حضرت آمنہ بنت رقیش رضؓ

۷۔ حضرت سنجرہ بنت تمیم رضؓ ۸۔ حضرت حمنہ بنت جحش رضؓ

۹۔ حضرت ام سلمہ رضؓ

ہجرت کا سلسلہ فتح مکہ تک رہا

مسلمانوں کی زندگی مدینہ آنے کے بعد بہت حد تک پُرامن ہوگئی لیکن ہجرت عظمٰے کے بعد سلسلہؔ ہجرت جاری رہا اور لوگ برابر مدینہ آتے رہے۔ کیونکہ ابھی تک بہت سے فدایانِ اسلام مشرکین کے پنجہ تظلم میں اسیر تھے۔ جوں جوں ان کو موقع ملتا رہا ــ مدینہ آتے رہے۔

پھر اور بہت سے مسلمان جو مکہ کے حوالی و اطراف میں دور دور رہتے تھے۔ اور ابھی ہجرت کے انتظامات نہیں کر سکتے تھے۔ یہ بھی سفر کی سہولت پاکر رفتہ رفتہ پہنچتے رہے۔ یہاں تک کہ فتح مکہ تک ہجرت کا سلسلہ جاری رہا۔ کیونکہ جب تک کفار کا پورا زور ٹوٹ نہ جاتا، ہجرت کس طرح ختم ہو سکتی تھی۔

چنانچہ غزوہ خیبر سے ذرا ہی پہلے حضرت سعید بن عامر بن خدیمؓ حضرت حجاج بن علاط رضؓ اور حضرت عوف بن مالک اشجعی رضؓ مدینہ منورہ آئے تھے اور پھر عین غزوہ خیبر کے وقت (جو فتح مکہ سے کچھ ہی پہلے ہوا تھا)۔ مہاجرینِ حبش کا قافلہ مدینہ پہنچا تھا۔ اور فتح مکہ سے کچھ دن پہلے خاصی تعداد مہاجرین کی مدینہ آئی تھی جس میں حضرت عمرو بن عاص رضؓ، حضرت خالد بن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولیدؓ، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ، حضرت سلمہ بن اکوعؓ، حضرت ابوہریرہ دوسیؓ، حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ۔ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمیؓ۔ حضرت سلیمان بن حرؓ بھی تھے۔

جب مکہ فتح ہو گیا اور اسلام کا پورا تسلط جم گیا تو حضورؐ نے فرمایا۔ لا هجرة بعد الفتح الاجهاد ونية (بخاری)

فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں رہی۔ اب صرف جہاد اور نیت کا ثواب ہے"

ہجرت کا اب خاتمہ ہو گیا۔ کیونکہ اب اسلام اور مسلمانوں کو تمام عرب میں امن حاصل ہو گیا اور مسلمانوں کو کسی دارالامان کی ضرورت نہ رہی۔

معراجِ سرورِ کائناتؐ

سبق ملا ہے یہ معراجِ مصطفٰےؐ سے مجھے
کہ عالمِ بشریت کی زد میں ہے گردوں (اقبالؒ)

مدینہ کی شاہراہِ امان کھل گئی اور حضورؐ کی اجازت سے ستم زدہ مسلمان مدینہ جانے لگے۔ اس پر رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف بغض وعناد کا جھکڑ اور تیزی سے چلنے لگا اور ظلم وستم کی رات کی تاریکی اور بڑھ گئی۔ چاروں طرف مخالفت کا ایک سمندر بن گیا جو ساعت بساعت تندی اور تیزی سے اچھلتا تھا۔ اور اس کی خونی موجیں شاہِ امم کی طرف لپکتی تھیں۔ چشم زدن میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمانوں اور زمین کو تہ و بالا کرنے اور سب کو آنِ واحد میں ہلاک کرنے کی طاقت رکھنے والا واحد القہّار حلیم بن کر یہ تماشا دیکھ رہا تھا۔ کہ حضرت خیرالوریٰ، خواجۂ دوسرا، محمد مصطفٰےؐ، احمد مجتبےٰ شافعِ روزِ جزا صلے اللہ علیہ وسلم پر کیا بیت رہی ہے۔ بیشک حضرت جبرئیل کے ذریعہ خالقِ برتر پیغام بھیجتا رہا۔

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (پ ۲۶ ع ۴)

پس (اے پیغمبرؐ) صبر کر جس طرح (اور) ہمت والے پیغمبروں نے (کافروں کی ایذاؤں پر) صبر کیا۔ اور ان (کافروں) کے لئے (عذاب کی) جلدی نہ کر۔ جس دن (قیامت کو) دیکھ لیں گے۔ جس کا وعدہ ان سے کیا جاتا ہے تو (ان کو ایسا معلوم ہوگا) کہ گویا (دنیا میں) دن سے ایک گھڑی رہے ہیں۔ (لوگوں کو) پہنچانا ہے پیغام کا۔ پس (اس کے بعد) جو لوگ نافرمان ہوں گے وہی ہلاک ہوں گے۔"

تکالیف اور مصائب میں ایسی تسلیاں اور ڈھارسیں خدا کی طرف سے حضورؐ کو ملتی رہیں۔ جبرئیل آسمان سے ایسے سکون کے پیغام لاتے رہے۔ اب خدا نے چاہا کہ وہ اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان پر، پاس بلاکر مزید تسلیوں، بخششوں، رحمتوں اور بیحساب فضلوں سے نوازے۔ اشرف الانبیاءؑ اور سیدالثقلینؐ کے تاج کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معراج کے "ہیرے" سے لامثال بنائے۔ رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم اس رات کے واقعہ کو خود بیان فرماتے ہیں۔

میں ایک شب حطیم میں لیٹا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے یہاں سے یہاں تک (سینہ کی نوک سے ناف تک) چیر کر میرا دل نکالا۔ پھر سونے کا ایک طشت ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا۔ اور اس میں میرے دل کو دھوکر دوبارہ سینہ میں رکھ کر بند کر دیا گیا۔ اس کے بعد ایک جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا، اور گدھے سے بڑا، سفید رنگ کا تھا۔ جارودؓ کہتے ہیں کہ وہ براق تھا۔ حضرت انس رض کہتے ہیں۔ جہاں تک نگاہ پہنچ سکتی ہے اتنا اس کا قدم تھا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ پھر مجھے اس پر سوار کیا گیا اور جبرئیل مجھ کو لے چلے۔ پہلے آسمان کے پاس پہنچے تو جبرئیل نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا۔ کون ہے؟ جبرئیل نے کہا۔ جبرئیلؑ! دریافت کیا گیا۔ تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ جبرئیل نے کہا۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ آواز آئی۔ کیا تم کو ان کے لینے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ جبرئیل نے کہا۔ ہاں! آواز آئی۔ مرحبا۔ بہت اچھا آنے والا آیا۔ دروازہ کھولا گیا۔ جب میں اوپر پہنچا تو وہاں حضرت آدم علیہ السلام نظر آئے۔ جبرئیل نے کہا۔ یہ آپ کے باپ آدم ہیں۔ ان کو سلام کرو۔ میں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیکر کہا۔ اچھے بیٹے اور اچھے نبی! خوش آمدید

لہ ایک دفعہ شق صدر حضورؐ کو بچپن میں بھی ہوا تھا جب حضورؐ اپنی رضاعی والدہ حلیمہ سعدیہ کے پاس تھے۔ منہ!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد جبرئیل چڑھ کر دوسرے آسمان کے پاس پہنچے، اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ دریافت کیا گیا۔ کون ہے؟ جواب ملا۔ جبرئیل! پوچھا گیا۔ اور کون؟ جبرئیل نے کہا۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) دریافت کیا گیا۔ تم کو ان کے لینے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ جبرئیل نے کہا۔ ہاں! آواز آئی۔ مرحبا۔ بہت اچھا آنے والا آیا۔ دروازہ کھلا۔ میں اوپر پہنچا۔ وہاں حضرت عیسےٰؑ اور حضرت یحییٰؑ کو دیکھا۔ عیسےٰؑ و یحییٰؑ دونوں خالہ زاد بھائی تھے۔ جبرئیل نے کہا۔ یہ یحییٰؑ اور عیسےٰؑ ہیں۔ ان کو سلام کرو۔ میں نے سلام کیا۔ دونوں نے سلام کا جواب دے کر کہا۔ اچھے بھائی اور اچھے نبی خوش آمدید!

اس کے بعد جبرئیل مجھ کو تیسرے آسمان تک چڑھا کر لے گئے۔ اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ دریافت کیا گیا۔ کون ہے؟ جواب ملا۔ جبرئیل! دریافت کیا گیا۔ تمہارے ساتھ اور کون ہے۔ کہا۔ محمدؐ! (صلے اللہ علیہ وسلم!)۔ دریافت کیا گیا۔ کیا تم کو لینے کے لئے بھیجا گیا تھا؟ جبرئیل نے کہا۔ ہاں! آواز آئی۔ مرحبا! بہت اچھا آنیوالا آیا۔ دروازہ کھلا۔ میں اوپر پہنچا۔ وہاں حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا۔ جبرئیل نے کہا۔ یہ حضرت یوسفؑ ہیں۔ ان کو سلام کرو۔ میں نے سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دے کر کہا۔ اچھے بھائی اور اچھے نبی! خوش آمدید!

اس کے بعد جبرئیل مجھ کو چوتھے آسمان تک چڑھا کر لے گئے۔ اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ دریافت کیا گیا۔ کون ہے؟ جواب ملا۔ جبرئیل! دریافت کیا گیا۔ تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ جبرئیل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا۔ محمد! (صلے اللہ علیہ وسلم)۔ دریافت کیا گیا۔ تم کو ان کے لینے کے لئے بھیجا گیا تھا؟ جبرئیل نے کہا۔ ہاں! آواز آئی۔ مرحبا! بہت اچھا آنے والا آیا۔ دروازہ کھلا۔ میں اوپر پہنچا۔ وہاں حضرت ادریسؑ کو دیکھا۔ جبرئیل نے کہا۔ یہ ادریسؑ ہیں۔ ان کو سلام کرو۔ میں نے سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دے کر کہا۔ اچھے نبی اور اچھے بھائی۔ **خوش آمدید!**

پھر جبرئیل مجھ کو پانچویں آسمان تک چڑھا کر لے گئے۔ دروازہ کھلوانا چاہا۔ دریافت کیا گیا۔ کون ہے؟ جواب ملا۔ جبرئیل! دریافت کیا گیا۔ تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ جبرئیل نے کہا۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) دریافت کیا گیا۔ تم کو ان کے لینے کے لئے بھیجا گیا تھا؟ جبرئیل نے کہا۔ ہاں! آواز آئی۔ بہت اچھا آنے والا آیا۔ دروازہ کھلا۔ میں اوپر پہنچا۔ وہاں حضرت ہارون کو دیکھا۔ جبرئیل نے کہا۔ یہ ہارونؑ ہیں۔ ان کو سلام کرو۔ میں نے سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دے کر کہا۔ اچھے نبی اور اچھے بھائی! **خوش آمدید!**

پھر جبرئیل مجھ کو چھٹے آسمان تک چڑھا کر لے گئے۔ دروازہ کھلوانا چاہا۔ آواز آئی۔ کون ہے؟ جواب ملا۔ جبرئیل! دریافت کیا گیا۔ تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ جبرئیل نے کہا۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) دریافت کیا گیا۔ تم کو ان کے لینے کے لئے بھیجا گیا تھا؟ جبرئیل نے کہا۔ ہاں! آواز آئی۔ مرحبا! بہت اچھا آنے والا آیا۔ میں اوپر پہنچا۔ وہاں حضرت موسیٰؑ کو دیکھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبرئیل نے کہا۔ یہ موسےٰ ہیں۔ ان کو سلام کرو۔ میں نے سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دے کر کہا۔ اچھے بھائی اور اچھے نبی! **خوش آمدید**! وہاں سے جب آگے بڑھا تو موسےٰ رونے لگے۔ دریافت کیا گیا۔ آپ روتے کیوں ہیں؟

موسیٰ نے کہا۔ اس لئے روتا ہوں[1] کہ ایک نوجوان پیغمبر جو میرے بعد نبی کر کے بھیجا گیا، اس کی امت کے آدمی میری امت سے زیادہ جنت میں داخل ہوں گے۔

پھر جبرئیل مجھ کو ساتویں آسمان تک چڑھا کر لے گئے۔ اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ دریافت کیا گیا۔ کون ہے؟ جواب ملا۔ جبرئیل دریافت کیا گیا۔ تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ جبرئیل نے کہا۔ **محمد** (صلے اللہ علیہ وسلم) دریافت کیا گیا۔ تم کو ان کے لینے کے لئے بھیجا گیا تھا؟ جبرئیل نے کہا۔ ہاں! آواز آئی۔ مرحبا! بہت اچھا آنے والا آیا۔ جب میں اوپر پہنچا تو حضرت ابراہیمؑ کو دیکھا۔ جبرئیل نے کہا۔ یہ تمہارے والد ابراہیمؑ ہیں۔ ان کو سلام کرو۔ میں نے سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دے کر کہا۔ اچھے بیٹے اور اچھے نبی! **خوش آمدید**!

اس کے بعد مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک اٹھا لیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس درخت کے بیر ایسے تھے جیسے مقام ہجر کے مٹکے۔ اور پتے ایسے تھے جیسے ہاتھی کے کان۔ جبرئیل نے کہا۔ کہ یہ

---

[1] اللہ اکبر! خدا کے نبی لوگوں کے کس قدر خیرخواہ ہوتے ہیں کہ حضرت موسےٰؑ اپنی امت کے کم جنت میں داخل ہونے پر روتے۔ نہ کہ (معاذ اللہ) حسد کی بنا پر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سدرۃ المنتہیٰ ہے۔

(پھر چار نہریں دیکھنے کا بیان ہے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا) اس کے بعد مجھے بیت المعمور دکھایا گیا۔ پھر ایک برتن میں شراب، ایک میں دودھ اور ایک میں شہد میرے سامنے لایا گیا۔ میں نے دودھ لے لیا۔ جبرئیل نے کہا۔ یہ دودھ دینِ فطرت (اسلام) کی شکل پر ہے۔ اور اسی دین پر آپ اور آپ کی امت والے ہیں۔

پھر مجھ پر روزانہ پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ (اس کے بعد حضرت موسےٰ علیہ السلام کا مراجعہ مذکور ہے۔ خدا نے یہاں تک تخفیف کر دی کہ پانچ نمازیں رہ گئیں۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے پھر لوٹانا چاہا) پھر حضورؐ نے فرمایا۔ خدا تعالےٰ سے میں بہت درخواستیں کر چکا ہوں۔ اب مجھے شرم آتی ہے۔ میں (خدا کے حکم پر) راضی ہوں اور اس کو مانتا ہوں۔ پس میں روانہ ہوا تو ایک آواز آئی۔ میں نے اپنا فرض پورا کر دیا۔ اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی۔ (بخاری شریف)

معراج کے بارے میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔ ان میں معراج کے مختلف کوائف اور احوال بیان ہوتے ہیں۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ مع جسم مبارک بیت المقدس کے راستے آسمانوں پر لے گیا اور بہت دور آگے جہاں تک چاہا عروج بخشا۔ حضورؐ کو جنت کی سیر کرائی اور جنت کے حالات بتاتے۔ دوزخ بھی دکھایا اور امت کو ڈرانے کے لئے دوزخ کے متنوع عذابوں کا پتہ بھی دیا۔ اپنی قدرت کی بہت سی نشانیاں اور آیتیں دکھائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنا انتہائی قرب بخشا۔ گویا معراج آپ کی لامثال بزرگی اور شان پر دلالت کرتی ہے کہ تمام انبیاء میں سے یہ خصوصی مرتبہ صرف سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی عطا ہوا ہے ؎

دونوں جہان آئینہ دکھلا کے رہ گئے
لانا پڑا تمہیں کو تمہاری مثال میں

بیت المقدس سامنے آگیا

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (معراج کا واقعہ بیان کرنے پر) جب قریش نے میرے قول کو غلط مانا تو میں حطیم میں کھڑا ہوا۔ تو خدا نے بیت المقدس کو بالکل میرے سامنے کر دیا اور میں دیکھ دیکھ کر ان سے بیت المقدس کی تمام علامتیں بیان کرنے لگا۔ (بخاری شریف)

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں حجرِ اسود کے پاس موجود تھا (حطیم بھی پاس ہی ہے) قریش رات کو (معراج میں) جانے کی خبریں مجھ سے پوچھ رہے تھے اور بیت المقدس کی کچھ چیزیں انہوں نے ایسی دریافت کیں جو مجھے محفوظ[1] نہ تھیں۔ اس لئے میں اتنا پریشان ہوا کہ کبھی نہ ہوا تھا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے میرے سامنے سے پردہ اٹھا دیا۔ اور میں اپنی نظر سے بیت المقدس دیکھنے لگا۔ اب قریش جو مجھ سے سوال کرتے تھے، میں ان کو بتا دیتا تھا۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

---

[1] یہ صرف اللہ حاضر ناظر عالم الغیب ہی کا خاصہ ہے کہ اس سے کبھی کوئی چیز غیر محفوظ نہیں ہو سکتی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معراج جسمانی ہے

جو لوگ حضورؐ کے روحانی معراج کے قائل ہیں کہ آپؐ نے خواب دیکھا ہے، انہیں اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ اگر کوئی اپنا خواب بیان کرے کہ اس نے سوتے میں ساری دنیا کی سیر و سیاحت کی ہے تو نہ کوئی تعجب کرتا ہے اور نہ اعتراض! اگر حضورؐ قریشِ مکہ کے سامنے اپنا خواب بیان کرتے تو نہ کوئی تکذیب کرتا نہ اعتراض۔ یہ جسمانی معراج ہی تھی کہ کفار حیران ہو ہو کر، تعجب کر کے سوال کرنے لگے، اعتراض کرنے اور تکذیب کرنے لگے۔ خوابوں پر نہ کوئی اعتراض کرتا ہے نہ حیران ہوتا ہے۔ پھر خدا نے فرمایا ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا ..... (پ۱۵ ع۱)

پاک ہے وہ ذات جو لے گیا بندے اپنے کو رات کو....

یہاں عبد کا لفظ آیا ہے اور عبد روح مع جسم کا نام ہے۔ پس جسمِ اطہر معراج میں گیا۔ صلے اللہ علیہ وسلم!

اور اگر کوئی تعجب کرے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ انسان آسمانوں پر جا سکے؟ تو جواب یہ ہے کہ انسانؐ خود نہیں گیا۔ اسریٰ بعبدہٖ۔ خدا انسانؐ کو لے گیا۔ اور جو لے گیا وہ سبحان ہے۔ پاک ہے ایسے خیالوں اور اعتراضوں سے کہ کیسے لے گیا۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو چاہے کر سکتا ہے۔ ہاں! سرورِ کائنات جسم و جان سمیت چرخِ نیلی فام سے پرے چلے گئے۔ کہ ستارے گردِ راہ ہو کر رہ گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو نبی کی ذخیرہ ہے انوارِ صفاتی سے
وہ کیا جانیں قدم انسانِ کامل کا کہاں پہنچا

چونکہ معراج آپ کی حیاتِ پاک کا ایک اہم واقعہ ہے، اس لیے سیرتِ اقدس کے بیان میں اسے بھی مختصر طور پر بیان کر دیا ہے۔ معراج ظہورِ نبوت سے بارہویں برس کے بعد ہوئی۔ یعنی ہجرت سے ایک سال پہلے۔ آپؐ کی بزرگ شان کے متعلق محمد بن حسن البوصیریؒ نے کیا اچھا کہا ہے ؎

وَمَنْ ھُوَ الْاٰیَۃُ الْکُبْرٰی لِمُعْتَبِرٍ
وَمَنْ ھُوَ النِّعْمَۃُ الْعُظْمٰی لِمُغْتَنِمٍ

اور وہ ذاتِ مبارک آیت کبریٰ ہے اہلِ عبرت کے لیے۔
اور وہی ہے نعمتِ عظمٰے غنیمت گننے والوں کو؟

سَرَیْتَ مِنْ حَرَمٍ لَیْلًا اِلٰی حَرَمٍ
کَمَا سَرَی الْبَدْرُ فِیْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

سیر فرمائی آپؐ نے ایک شب میں حرمِ مکہ سے حرمِ بیت المقدس کی۔ جیسے چودھویں رات کا چاند چلے اندھیری رات میں؟

وَبِتَّ تَرْقٰی اِلٰی اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَۃً
مِنْ قَابَ قَوْسَیْنِ لَمْ تُدْرَکْ وَلَمْ تُرَمِ

اور ترقی کئے گئے یہاں تک کہ پہنچے (قرب میں) قاب قوسین کے رتبہ کو جو نہ (ہم سے) ادراک کیا جاتا ہے اور نہ طلب کیا جاتا ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَنْتَ تَخْرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ
فِیْ مَوْکَبٍ کُنْتَ فِیْہِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

اور آپ شگاف کرتے چلے گئے ساتوں طبق آسمان کے اس طرح ان میں جیسے ایک لشکر اس کے صاحب نشان آپ ہیں۔

حَتّٰی اِذَا لَمْ تَدَعْ شَاْوًا لِّمُسْتَبِقٍ
مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًا لِّمُسْتَنِمٖ

یہاں تک کہ باقی نہ رکھا آگے جانا کسی آگے جانیوالے کا۔ نزدیکی میں اور نہ اوپر جانے والے کے لئے اوپر جانا"

فَحُزْتَ کُلَّ فِخَارٍ غَیْرَ مُشْتَرَکٍ
وَجُزْتَ کُلَّ مَقَامٍ غَیْرَ مُزْدَحِمٖ

پس حاصل ہوئے آپ کو باعث فخر رتبے اور کوئی ان میں شریک نہیں اور گزرے آپ ہر مقام میں کہ وہاں کوئی اور نہ تھا"

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْہِ اَنَّہٗ بَشَرٌ
وَاَنَّہٗ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰہِ کُلِّھِمٖ

پس (شریعت کے) علم کی رسائی تو اتنی ہے کہ حضورؐ بشر ہیں اور بیشک وہ اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر ہیں"

بے شک جبرئیل حضورؐ کو لے کر رب کی طرف چلے یہاں تک کہ ایک مقام (سدرۃ المنتہیٰ) تک پہنچکر ٹھہر گئے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اے جبرئیل! کیا ایسے مقام میں کوئی دوست اپنے دوست کو چھوڑتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں اس مقام سے بڑھوں تو نور سے جل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاؤں۔ شیخ سعدی رحؒ نے یہی بات بیان کی ہے ؎

بدو گفت سالارِ بیت الحرام ۔۔۔ کہ اے حاملِ وحی برتر خرام
چو در دوستی مخلصم یافتی ۔۔۔ عنانم زصحبت چرا تافتی
بگفتا فراتر مجالم نماند ۔۔۔ بماندم کہ نیروی بالم نماند
اگر یک سرِ موئے برتر پرم
فروغِ تجلّی بسوزد پرم

ہجرتِ خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم

رفتہ رفتہ اب تک سب صحابہؓ ہجرت کر چکے تھے اور سارے جہان کا غم کھانے والے حضرت شافعِ روز جزا کفار کے نرغہ میں تھے۔ حضورؐ کے پاس اب صرف حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ تھے۔ اسی دوران حضورؐ نے خواب دیکھا۔

ارشاد فرمایا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکّہ سے ترکِ وطن کر کے ایک ایسی زمین میں جا رہا ہوں جہاں بہت سے کھجوروں کے درخت ہیں۔ میرا خیال ہوا کہ یہ جگہ یمامہ یا ہجر ہے۔ لیکن نکلا مدینہ۔" (بخاری)

اب کفار کی سختیوں کے پیشِ نظر حضرت ابوبکرؓ صدیق نے حضورؐ سے ہجرت کرنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا۔ صدیق ٹھہر جاؤ۔ مجھے بھی ہجرت کا حکم ہو گیا ہے۔ دونوں اکٹھے ہی چلیں گے اور پھر اپنا خواب سنایا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیقؓ بہت خوش ہوئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور چلنے کی تیاری شروع کر دی۔ اِدھر سید الثقلین اور صدیق اکبرؓ تیاری کر رہے ہیں۔ اور اُدھر کفار مشورہ کرنے کے لیئے جمع ہوتے ہیں کہ اب وقت ہے کہ سرورؐ کائنات کو قتل کر دیا جائے۔ اللہ اکبر!

دارالندوہ میں قتل کے مشورے

دارالندوہ وہ جگہ تھی جہاں بڑے بڑے اہم امور کو بیٹھ کر سلجھایا جاتا تھا اور بڑے عظیم جھگڑے چکائے جاتے تھے۔ وقت مقرر ہوا اور تمام قریش یہاں جمع ہوگئے۔ سب سے پہلے ہشام بن عمرو نے ایک تجویز پیش کی۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو قید کر دو۔ اور اس وقت تک قید رکھو کہ اس کا وہیں خاتمہ ہو جائے۔ اس مجلس میں ایک بوڑھا شیطان بھی تھا۔ وہ بولا۔ مجھے اس تجویز سے اتفاق نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مشک کی خوشبو بند صندوق سے بھی باہر آ جاتی ہے۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو جہاں بھی قید کرو گے، اس کی خوشبو ضرور پھیلے گی اور پھر اس کے فدائی آکر اس کو چھڑا کر لے جائیں گے اور تم ناکام رہو گے۔ یہ تجویز پاس نہ ہوئی۔

اب ایک اور کافر اٹھا۔ اس نے کہا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو جلا وطن کر دو۔ کہیں باہر دور دراز ملک میں چھوڑ آؤ۔ پھر وہی بوڑھا شیطان بولا۔ یہ تجویز بھی درست نہیں۔ تم کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی میٹھی میٹھی باتیں دلوں کو رام کرتی ہیں۔ تم جہاں بھی اس کو چھوڑ آؤ گے وہاں بھی لوگ اسکے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیدائی بن جائیں گے اور بالآخر تم پر حملہ کر کے اپنے مشن میں کامیاب ہو جائینگے۔ سب نے کہا کہ واقعی یہ بات صحیح ہے کہ جلا وطن کرنا بھی اچھا نہیں ہے۔ اور بوڑھے شیطان کے مشورے کی داد دی۔

اب کے ابوجہل بن ہشام بولا۔ میری رائے یہ ہے کہ ہر قبیلہ میں سے ایک ایک نہایت دلیر اور جلدباز آدمی چنو۔ اور وہ سب مل کر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی خواب گاہ پر چلے جائیں اور اُسے قتل کر دیں۔ بنو عبدمناف مقابلہ کی تاب نہ لاکر دب جائینگے اور آخر خون بہا پر راضی ہو جائیں گے۔ اور ہمیں اس نئے مذہب کے خطرے سے نجات مل جائے گی۔ اس تجویز پر سفیدریش شیطان نے مرحبا صد مرحبا کا نعرہ لگایا اور کہا کہ واقعی ابوالحکم کی یہ رائے نہایت درست ہے۔ ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ پھر سب نے سیدالعرب والعجم کے قتل کے مشورے پر اتفاق کیا۔ اور مجلس برخاست ہو گئی۔ اس کے بعد ابوجہل لعین نے ہر قبیلہ کے ایک ایک آدمی کو مقرر کر دیا کہ وہ سب مل کر آج رات محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیں۔

حضرت علیؓ بستر رسالتمآبؐ پر

خدا تعالے نے حضرت جبرائیل کو حضورؐ کی خدمت میں بھیج دیا کہ آج رات آپ اپنی جگہ پر نہ سوئیں بلکہ مدینہ کی طرف ہجرت کر جائیں۔ حضورؐ نے حضرت علیؓ کو فرمایا کہ آج رات تم میری چادر اوڑھ کر میرے بستر پر لیٹ جاؤ اور بالکل فکر نہ کرو۔ تمہیں انشاء اللہ کوئی تکلیف نہ پہنچے گی۔ حضرت انورؐ نے لوگوں کی تمام امانتیں بھی حضرت علیؓ کے حوالے کر دیں کہ لوگوں کو واپس کر دیں جو انہوں نے کر دیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علی رضؓ اپنی جان سرور رسولاں صلے اللہ علیہ وسلم پر قربان کرنے کی نیّت سے آپ کے بستر پر لیٹ گئے۔

سرے کہ داشتم انداختم بپائے حیف
کہ نیستم سرِ دیگر مرا بپائے دگر

ایک سر جو کہ میں رکھتا تھا، وہ میں نے تیرے قدم میں ڈال دیا۔ افسوس! دوسرے قدم کے لئے اور سر نہیں رکھتا۔ (یعنی علیؓ کی جان تیرے قدموں پر قربان ہے۔)

حضرت انور صلے اللہ علیہ وسلم مکان کے دروازے سے باہر نکل کر ابوبکر صدیق رضؓ کے گھر تشریف لے گئے اور ان کو ہمراہ لے کر سفر کو روانہ ہوگئے۔ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ۔ نے کفّار کو ایسا اندھا کر دیا کہ وہ حضرت ختم نبیاںؐ کو دیکھ نہ سکے۔

قتل کے پروگرام کے مطابق رات کو کفّار حضورؐ کی خواب گاہ میں گھس آئے۔ اُن کا شور سُن کر حضرت علیؓ ہوشیار ہوکر اُٹھ بیٹھے جب انہوں نے بجائے رحمتِ عالمؐ کے حضرت علیؓ کو لیٹے ہوئے پایا تو تلخ لہجہ میں بولے۔ علیؓ! بتاؤ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کہاں ہیں۔ حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ تم نے مجھ کو انکی نگرانی کے لئے متعین کیا ہوا تھا جو میں بتاؤں کہ کہاں ہیں؟ یہ جواب سن کر کفّار شرمندہ ہوکر واپس چلے گئے۔

رسولِ اکرمؐ اور صدیقؓ غارِ ثور[1] میں

رسولؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیقِ اکبرؓ کی معیت میں روانہ ہوکر

[1] غارِ ثور مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غارِ ثور میں جا چھپے۔ کفار بھی حضورؐ کی تلاش اور تعاقب میں غار تک پہنچ گئے۔ پیغمبرِ اسود و احمر صلے اللہ علیہ وسلم کے غار میں داخل ہونے کے بعد عاصمِ لم یزل کے حکم سے مکڑی نے غار کے منہ پر جالا پور دیا۔ اور کبوتر کے جوڑے نے گھونسلا بنا دیا اور انڈے دیدیے۔ کفار نے جب یہ دیکھا تو کہنے لگے کہ اگر کوئی آدمی اس غار میں داخل ہوتا۔ تو نہ جنگلی کبوتر یہاں ٹھہرتا اور نہ یہ جالا سلامت رہتا۔ غار میں کوئی نہیں ہے۔ یہ کہہ کر لوٹ گئے۔

یہاں اللہ تعالٰی کی معرفت اور پہچان بھی کرلیں کہ مکڑی کے جالے اور کبوتر کے انڈے سے اس نے صدہا فولادی زرہوں اور مضبوط قلعوں سے بڑھ کر کام لیا۔ و نعم ما قیل ؎

وَمَا حَوَی الْغَارُ مِنْ خَیْرٍ وَّمِنْ کَرَمٍ

وَ کُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْکُفَّارِ عَنْہُ عَمٍ

اور یاد کر اس خیر و کرم کو جسے غارِ ثور نے جمع کیا تھا۔ درحالیکہ کفار کی ہر آنکھ حضورؐ کو دیکھنے سے اندھی تھی۔

فَالصِّدْقُ فِی الْغَارِ وَالصِّدِّیْقُ لَمْ یَرِیَا

وَھُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرِمٖ

پس صدق کے سراپا اور صدیقؓ غار میں تھے (اور) ان کو دکھائی نہ دیتے تھے اور کافر کہتے تھے کہ غار میں کوئی نہیں ہے۔"

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْکَبُوْتَ عَلٰی

خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمٖ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے گمان کیا کہ کبوتر نے انڈے نہیں دیئے۔ اور نہ ہی مکڑی نے جناب خیرالوریٰؐ پر جالا تنا ہے۔ (یعنی یہ سب کچھ پہلے سے ہے۔)

وِقَايَةُ اللّٰهِ اَغْنَتْ عَنْ مُضَاعَفَةٍ
مِنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِنَ الْاُطُمِ

حمایت خداوندی نے آپؐ کو بے پرواہ کر دیا، دوہری بنی ہوئی زرہ یا نیچے اوپر دو زرہوں کے پہننے سے اور بلند قلعوں میں پناہ لینے سے۔"

حضرت سالار بیت الحرام صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ تین دن اور تین رات غارِ ثور میں قیام فرمایا۔ جناب صدیق اکبرؓ کے آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہؓ غار کے قریب ان کی بکریاں چراتے تھے۔ وہ بکریوں کا دودھ لاتے اور شافع روزِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے یارِ غار — صدیقِ باوفا کو پلاتے اس اثنا میں حضرت صدیق اکبرؓ کی صاحبزادی حضرت اسماء ذوالنطاقین بھی حضورؐ کی خدمت میں کھانا پہنچاتی تھی۔

ان تین دن کے عرصہ میں عبداللہ بن ابی بکرؓ حضورؐ کی خدمت میں شام کو آتے اور مکہ کی ساری خبریں سنا جاتے اور صبح ہونے سے پہلے مکہ پہنچ جاتے۔

ایک اور شخص عبداللہ بن اُریقط تھا۔ گو مشرک تھا۔ مگر اس پر حفظِ راز کا اطمینان تھا۔ جناب صدیق رضؓ نے اسے اُجرت پر نوکر رکھا تھا اور حکم دیا تھا کہ وہ ان کے دو اونٹ لے کر چپ چاپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلاں وقت غارِ ثور پر چلا آئے۔ چنانچہ اس نے حسب الحکم تین روز کے بعد دونوں اونٹ غار کے دروازے پر حاضر کر دیئے۔ پھر پیغمبرِ کائنات، حضرت صدیق رضؓ اور عامر بن فہیرہؓ ان اونٹوں پر سوار ہوکر ساحل کے راستے عازمِ مدینہ ہو گئے۔

کفّار کی بینائیاں بند ہوگئیں

جب حضورؐ حضرت علی رضؓ کو اپنے بستر پر رات کو لیٹنے کا حکم دے کر باہر نکلے تو قریش ننگی تلواریں لئے راستوں میں کھڑے تھے۔ حضورؐ نے ایک مٹھی خاک پر آیاتِ ذیل پڑھ کر وہ خاک ان کے سروں اور آنکھوں پر جھونکی۔ خدا تعالےٰ نے اپنی قدرت سے ان کی بینائیاں بند کر دیں۔ وہ سر جھکائے کھڑے رہے اور حضورؐ اُن کے پاس سے گزر گئے۔ آپؐ نے یہ آیتیں پڑھیں۔

یٰسٓ ○ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ○ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○

یٰسٓ ۔ قسم ہے قرآنِ حکیم کی۔ (اے محمدؐ) تحقیق تو البتہ بھیجے ہوؤں سے ہے

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ○

اوپر سیدھی راہ کے اتارا ہے (یہ قرآن) خدا غالب مہربان نے

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ○

تو کہ ڈرائے تو اس قوم کو کہ نہیں ڈرائے گئے ہیں باپ اُنکے پس وہ بیخبر ہیں۔

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○

ان میں سے اکثر پر تو فرمودہ (خدا) پورا ہو چکا ہے تو یہ (کسی طرح) ماننے والے نہیں۔

اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ

بیشک ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں۔ پس وہ ٹھوڑیوں تک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ

ہیں۔ پس وہ سراو نچا کر رہے ہیں (ان کو راستہ نظر نہیں آتا) اور ہم نے ایک

سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ

دیوار ان کے آگے بنائی۔ اور ایک دیوار ان کے پیچھے پس ڈھانکا ہم نے

لَا يُبْصِرُوْنَ ○

ان کو پس وہ نہیں دیکھ سکتے۔

اللہ تعالےٰ نے نعمتیں یاد دلائیں

جب حضورؐ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آگئے تو خدا نے آیۂ ذیل نازل کر کے اپنی نعمتیں یاد دلائیں جو کفار کے نرغہ سے ہجرت کرتے وقت انعام فرمائی تھیں۔ ان کے قتل کے منصوبے سے بال بال بچایا تھا۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

وَ اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ط وَ يَمْكُرُوْنَ وَ يَمْكُرُ اللّٰهُ ط وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ○ (پ ۹ ع ۱۸)

اور (یاد کر اے پیغمبرؐ) جب کافر تم پر داؤ چلانا چاہتے تھے تاکہ تم کو بند کر رکھیں یا تم کو قتل کر دیں، یا تم کو جلا وطن کر دیں۔ اور کافر (اپنا) داؤ کر رہے تھے اور اللہ (اپنا) داؤ کر رہا تھا۔ اور اللہ سب داؤ کرنے والوں سے بہتر داؤ کرنے والا ہے“

یعنی خدا نے اپنی نعمتیں یاد دلائیں کہ اے میرے رسولؐ یاد کر وہ وقت کہ جب دارالندوہ میں قریش نے جمع ہو کر تیرے متعلق مشورہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ کہ اس کو قید خانہ میں بند کر دو یا مکّہ سے جلا وطن کر دو یا قتل کر دو۔ آخر قتل کی تجویز پر سب متفق ہو گئے اور رات کو تیرے قتل کا مصمم ارادہ کر لیا۔ انہوں نے یہ ایک مکر کیا اور اللہ تعالیٰ سب مکر کرنے والوں سے زیادہ مکر کی راہوں کا جاننے والا ہے۔ اس نے ان کے مکروں کو اس طرح باطل کیا کہ ان کے بڑے منصوبے سے تجھ کو بذریعہ جبرئیل آگاہ کرکے حکم دے دیا کہ یہاں سے نکل چلو۔ اور پھر ننگی تلواروں کے درمیان سے تجھ کو بچا کر مدینہ منورہ پہنچا دیا۔ یہ ہے اللہ!

صدیق اکبرؓ کا لافانی ایثار

جب رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے یار غار حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے ہمراہ غار ثور میں چھپے تھے۔ آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں کہ کافر غار پر آ پہنچے تھے اور مکڑی کا جالا تنا ہوا دیکھ کر واپس چلے گئے تھے۔ اس وقت کی بات ہے کہ جب کفار غار کے منہ پر کھڑے باتیں کر رہے تھے تو حضرت صدیق رضؓ کفار کو دیکھ کر کچھ گھبرا گئے۔ اس چیز کو خدا نے قرآن میں بیان کیا ہے۔

اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ج (پ۱۰ ع۱۲)

جب دونوں (حضرت انورؐ اور صدیق اکبرؓ) غار (ثور) میں تھے۔ جب (رحمتِ عالمؐ نے) کہا۔ اپنے ساتھی (یار)

لے یہ گھبراہٹ رحمتِ عالمؐ کی ذات کے لئے تھی۔ اپنی جان کی انہیں کچھ پروا نہ تھی۔ وہ یہی چاہتے تھے کہ حضورؐ کا بال بیکا نہ ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابی۔ ابوبکرؓ) کو، غمگین نہ ہو۔ بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔"
سبحان اللہ! کیا کہنے ہیں اس توکّل کے۔ واقعی ایسا توکّل سوائے پیغمبر معصوم کے کسی اور سے نہیں ہو سکتا۔ کفّار نے غار کے سر پر آ لیا ہے۔ حضرت صدّیقؓ کہتے ہیں۔ حضورؐ! کفّار آ پہنچے ہیں۔ آپؐ معًا فرماتے ہیں۔ غم نہ کرو۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (پ۱۰ ع۱۲)

پھر اللہ نے اپنے پیغمبر پر تسلّی اتاری۔ اور اس کو (فرشتوں کی) ایسی فوجوں سے مدد دی جن کو تم لوگ نہ دیکھ سکے۔ اور کافروں کی بات کو ہیٹا کر۔ اور (سدا) اللہ ہی کا بول بالا ہے۔ اور اللہ غالب صاحب تدبیر ہے۔"

حضرت صدیقِ اکبرؓ کا حضورؐ کے ساتھ گھر سے چلنا، جان ہتھیلی پر رکھ کر آپ کے ساتھ غار میں چھپنا، ان کے گھر سے غار میں برابر تین روز تک کھانے کا پہنچنا، پھر اونٹوں کا عین وقت پر مہیا کرنا۔ تن من دھن سرورِ کونینؐ پر نچھاور کر کے مدینے آنا۔ یہ وہ خدمت ہے کہ مسلمان قیامت تک اسے فراموش نہیں کر سکتے۔ خدا نے قرآن میں صدیقِ اکبرؓ کو حضورؐ کا یارِ غار بنا کر۔ ان کے مرتبے کو آسمان پر پہنچا دیا ہے۔ بیشمار رحمتیں ہوں صدیقِ اکبرؓ پر اور دوسرے صحابہؓ پر بھی کہ انہوں نے ہمارے

لہ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ جب دونوں غار میں تھے جب کہا پیغمبر نے اپنے یار کو" (پ۱۰ ع۱۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیارے رسولؐ پر کس طرح اپنی ہر چیز قربان کی کہ داعیؐ اسلام سلامت رہیں اور دینِ حق پھیلے!

حضرت علیؓ کی روانگی

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علیؓ تین دن تک مکہ میں رہے۔ آپ ہر روز حرم میں جاتے اور لوگوں کو اکٹھا کرکے ان کی امانتیں ان کے حوالے کرتے تھے جو حضورؐ ان کو دے گئے تھے۔ تین دن کے بعد حضرت علیؓ نے آرام اور اطمینان سے راہِ مدینہ اختیار کی۔ کسی نے ان سے کوئی مخالفت اور مزاحمت نہ کی!

ہجرت کے بعد مکہ کی ویرانی

مکہ اب وحی کے ایمان آفریں نغموں سے خالی ہو گیا۔ رحمت للعالمینؐ اور آپ پر ایمان لانے والے مقدس نفوس ہجرت کر گئے۔ انہوں نے اللہ کی رضا کے لئے اپنے آباء کے عزیز وطن کو خیرباد کہہ دیا۔ گھربار وغیرہ سب چھوڑ دیا۔ پیغمبرِ کائناتؐ اور آپ کے جان نثاروں کو اس لئے ان کے محبوب وطن سے جدا کر دیا گیا کہ وہ اللہ کی توحید کی منادی کرتے تھے، خدا کا کلام سُن کر لوگوں کی اصلاح کرنا چاہتے تھے۔ متبذل قوم کا درجہ قدوسیوں سے بڑھانا چاہتے تھے۔ وہ ان کے سامنے اینٹ، پتھر، چونے کے تودوں کے آگے جھکنے کی بجائے، خدائے لایزال سے لو لگانے کا وعظ کرتے تھے۔ ان سے ہر قسم کی بُت پرستی چھڑا کر خدا پرستی کی تلقین کرتے تھے۔ رذائل کی دلدل سے نکال کر انہیں اخلاقِ حسنہ کی جنت میں لاتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ چند صد آدمی جو وطن سے نکالے گئے، اب شرک اور جاہلیت کی رسموں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اللہ احد کی عبادت کرتے۔ وحیؔ خداوندی پر ایمان لاتے اور ایک اَن دیکھی ذات کے آگے استغفار کرتے تھے۔ غیر مرئی واجب الوجود کے حضور قیام، رکوع، سجود اور نذر نیاز بجا لاتے تھے۔ اسی سے دعا مانگتے حاجتیں طلب کرتے اور مدد چاہتے تھے۔ اسی کے نام پر صدقہ و خیرات دیتے اور اسی کے لیے دوستی اور دشمنی کرتے تھے۔ وہ پورا پورا یقین رکھتے تھے کہ جس غیر محسوس ذات پر وہ ایمان لائے ہیں، اس کا علم ذرّے سے لے کر پورے کرّے تک محیط ہے۔ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اس کی خبر اور نظر میں ہے۔ اور کوئی مخلوق اس کی قدرتوں، طاقتوں، اختیاروں اور تصرّفوں میں شریک و شامل نہیں۔ اُن کے روئیں روئیں سے وحدتِ ایزدی کے چشمے اُبلتے تھے اور وہ اپنے نادیدہ خالقؔ کی مرضی پر مرمٹنے کے ارمان رکھتے تھے۔

پیغمبرِ رحمت ان کے سچے پیشوا اور ہادی تھے۔ وہ حضورؐ کی صدق دل سے اطاعت کرتے تھے اور اسی اطاعت میں خدا کی خوشی اور رضامندی کو مضمر جانتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضورؐ ہی کی وہ ذاتِ اقدس تھی جنہوں نے لاکھوں خداؤں کی غلامی سے نجات دلاکر انہیں ایک سچےؔ معبود کی غلامی کا شرف بخشا تھا۔ سالارِ کارواںؐ کے ساتھ یہ قدوسیوں کا کارواں بے خانماں ہوکر مدینے چلا گیا اور مکہؔ کے در و دیوار ان کی جدائی میں رو رہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ سرزمینِ مکہ جو وحیِ الٰہی کے نور سے تیرہ برس سے جگمگا رہی تھی۔ مہبطِ وحی کے برکات بھرے وجود سے محروم ہو کر ظلمت زار بن گئی اور ام القریٰ کے بسنے والے جاہل اشرار خوش ہوئے کہ اب ان کے اور شیطان کے درمیان کوئی روک نہیں۔ اب مکہ خدا کے کلام کی نواؤں سے ویران ہے۔

رحمتِ عالم اور صحابہؓ کی زندگی

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی ۔ تیرہ برس کی دکھوں بھری زندگی مسلمانوں کی آنکھوں سے لہو رلانے والی ہے وہ زندگی پاک، جس پر جن و انس اور حور و ملائک نچھاور۔ دوجہان قربان ۔ لرزہ خیز مصائب کی آندھی میں برابر اپنا فرض انجام دے رہی ہے۔ اس دردناک منظر سے امت کا ہر فرد نعل در آتش ہو جاتا ہے۔ مکہ میں حضورؐ نے مدتوں ایذائیں سہیں، حبشہ کی روح فرسا ہجرت فرمائی۔ مقاطعہ کے تین سال کا صبر آزما دور گزرا۔ پھر اشرار نے ذاتِ اقدس کے قتل کا منصوبہ باندھا۔ اور بالآخر شافعِ روزِ محشر نے اپنا پیارا وطن بھی چھوڑ دیا۔

حق گو آرے سے چیرے گئے

حضرت خبابؓ کہتے ہیں۔ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ چادر سر کے نیچے رکھ کر کعبہ کے سایہ میں لیٹے ہوئے تھے۔ اور ہم کو مشرکوں کی طرف سے بڑی تکلیفیں پہنچ رہی تھیں۔ میں نے عرض کیا۔ حضورؐ خدا تعالےٰ سے (مصائب سے نجات پانے کی) دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ اٹھ کر بیٹھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے۔ اور فرمایا۔ تم سے پہلے بعض لوگوں کو لوہے کی کنگھیوں سے بھی نوچا جا چکا ہے۔ جن کی ہڈیوں تک کا گوشت اور پٹھے نچ جاتے تھے۔ لیکن یہ تکلیف ان کو دین (حق) سے نہ روک سکی۔ بعض کو وسط سر پر آرا رکھ کر چیر کر دو ٹکڑے کر دیا گیا۔ لیکن یہ مصیبت بھی ان کو دین (حق) سے پھیر نہ سکی۔ اور (سنو!) یہ امر (اسلام) تو مکمل ہوکر رہے گا یہاں تک کہ (تنہا) سوار صنعا سے چل کر حضرموت کو (امن سے) چلا جائے گا۔ اس کو سوائے خدا کے کسی کا خوف نہ ہوگا۔ اور بھیڑ بکریوں پر سوا بھیڑیے کے اور کسی (چور ڈاکو) کا ڈر نہ ہوگا۔" (بخاری شریف)

حضرت خبابؓ نے دینِ حق کی راہ میں تکلیفوں کا ذکر کیا۔ اس پر حضورؐ نے پہلے نیک لوگوں کی مصائب بیان کیں۔ جن کے تصوّر سے روح کانپتی ہے۔ پھر پورے یقین سے اسلام کی کامیابی اور عروج کا مژدہ سنایا۔ گویا آپ نے حضرت خبابؓ کو تسلّی دی کہ ان تکلیفوں پر مت گھبراؤ۔ انشاء اللہ اسلام کا بول بالا ہوکر رہے گا۔

بے شک رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی راہِ حق میں لرزہ خیز تکلیفیں آئیں اور جن لوگوں نے حضورؐ انورؐ کو رسول مانا، آپ کی تصدیق کی، ان کو بھی مصائب کے پاٹوں میں پسنا پڑا۔ روح فرسا تکالیف سے دوچار ہونا پڑا۔ نہ دن کو چین ہے نہ رات کو آرام ہے، شب و روز دشمن درپے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزار ہیں۔

ابوذر غفاریؓ کا حال

قبیلہ غفار میں جب سرورؐ عالم کی نبوت کا چرچا پھیلا۔ تو حضرت ابوذر غفاریؓ مشک میں پانی اور کچھ کھانے کو لے کر عازمِ مکہ ہوئے تاکہ نبیٔ رحمت سے مل کر ان کی تعلیم اور مذہب کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ جب مکہ میں آئے تو مارے خوف کے کسی سے حضورؐ کا نام دریافت نہ کیا۔ اُن کی حضرت علیؓ سے ملاقات ہوگئی۔ حضرت علیؓ نے اُن کو تین دن تک مہمان رکھا۔ لیکن حضرت علیؓ سے بھی کچھ دریافت کرنے کی ہمت نہ پائی۔ آخر حضرت علیؓ نے کہا کہ آپ یہاں کیسے آئے ہیں؟ ابوذرؓ نے کہا کہ اگر آپ اس رازؔ کو ظاہر نہ کریں تو پھر بتاؤں گا کہ یہاں کس غرض سے آیا ہوں۔ حضرت علیؓ نے راز داری کا وعدہ کیا تو بتایا کہ میں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ملنے کے لئے آیا ہوں۔ میری ان سے ملاقات کرادو۔ حضرت علیؓ نے بچ بچا کر بڑی حکمت سے انہیں رحمت عالمؐ کے حضورؐ پہنچا دیا۔ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلام کی تلقین کی اور فرمایا کہ اب (خاموشی سے) واپس گھر چلے جاؤ۔ پھر جو میرا پیغام تم کو پہنچے گا اس پر عمل کرنا۔ لیکن حضرت ابوذرؓ کے سینے میں اسلام کا چشمہ جوش مارنے لگا۔ حرم میں آئے تو بلند آواز سے پکار اٹھے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

بس یہ آواز سنتے ہی کفار کود پڑے اور ابوذرؓ کو مارنا شروع کیا۔ اتفاق سے حضرت عباسؓ آگئے اور انہوں نے بچایا اور کہا۔ کہ تم نہیں جانتے کہ یہ کون ہیں؟ قبیلہ غفار کے آدمی ہیں اور تمہارا شامی تجارت کا قافلہ ہمیشہ بنو غفار کے پاس سے گزرتا ہے اس پر انہوں نے ابوذرؓ کو چھوڑ دیا۔

دوسرے روز حضرت ابوذرؓ سے نہ رہا گیا۔ پھر حرم میں جاکر اسی طرح کلمۂ شہادت پکارا، توحید اور رسالت کی گواہی دی۔ اب کے پھر اشرار نے آکر پکڑ لیا اور سخت زدوکوب کیا۔ اتفاقاً آج بھی حضرت عباسؓ آ پہنچے اور ان کی جان بچائی۔

حضرت مصعبؓ کی جان نثاری

حضرت مصعب بن عمیرؓ مکہ کے حسین ترین اور خوش پوش نوجوان تھے جن کا مختصر حال آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں۔ قبولِ اسلام کے بعد ان پر بھی مصائب کے پہاڑ گرے۔ حبشہ میں گئے۔ پھر واپس آئے۔ اب حضورؐ نے اِن کو مدینے میں اسلام کا مبلّغ بناکر بھیج دیا۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے بڑے دردِ دل سے اسلام کی تبلیغ کی۔ اسلام کی شجرکاری میں دن رات ایک کر دیا یہاں تک کہ سینکڑوں آدمی دائرۂ اسلام میں داخل ہوگئے۔ پھر یہ موحدین کا ایک کارواں لے کر حضورؐ کی خدمت میں مکّہ آئے۔ آپ بے حد خوش ہوئے اور آنے والوں سے بیعت لی۔ حضرت مصعبؓ پھر بیعت کرنے والوں کے ہمراہ واپس مدینہ چلے گئے اور اسلام کو خوب پھیلایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گویا رحمتِ عالمؐ کے مدینہ پہنچنے سے پہلے ساری فضا کو موافق اور سازگار بنا دیا۔ جب حضورؐ ہجرت کر کے مدینہ آئے تو مدینہ والوں نے اپنی آنکھیں فرشِ راہ کر دیں اور اپنی جانیں اور مال حضورؐ پر قربان کرنے کو تیار ہو گئے۔ یہاں ایک ہی سال گزرا تو بدر کا معرکہ پیش آگیا۔ حضرت مصعبؓ یہاں بڑی تندہی اور بہادری سے لڑے خدا نے فتح دی۔ مہاجرین کے علمبردار یہی تھے۔

دوسرے سال (۳ھ میں) پھر غزوہ احد میں نبرد آزما ہوئے اس وقت بھی توحید کا عَلَم ان ہی کے ہاتھ میں تھا۔ کفار کے شہسوار ابن قمۂ نے بڑھ کر تلوار کا وار کیا اور حضرت مصعبؓ کا داہنا ہاتھ شہید ہو گیا۔ لیکن معًا انہوں نے علَم کو بائیں ہاتھ سے پکڑ لیا۔ ابن قمۂ نے پھر دوسرا وار کیا تو یہ ہاتھ بھی کٹ گیا۔ لیکن توحید کے پروانہ نے علَم کو بازوؤں سے تھام کر سینے سے لگا لیا۔ پھر دشمن نے غصہ سے نیزہ اتنے زور سے مارا کہ انی ٹوٹ کر سینہ میں رہ گئی اور پروانۂ اسلام زمین پر گر پڑا اور ابدی راحت کی نیند سو گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعبؓ کی لاش مبارک کے پاس کھڑے ہو کر یہ آیت پڑھی۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ (پ۲۱ ع۹) مسلمانوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ خدا کے ساتھ جو انہوں نے (جان نثاری) کا عہد کیا تھا اس میں سچے اترے۔

اس کے بعد (لاش کے پاس کھڑے کھڑے ہی) فرمایا:-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مصعبؓ"! میں نے تم کو مکہ میں دیکھا تھا کہ تمہارے جیسا حسین اور خوش پوشاک کوئی نہ تھا۔ لیکن آج دیکھتا ہوں کہ تمہارے بال بکھرے ہوئے ہیں اور جسم پر صرف ایک چادر ہے۔ (ہاں) اللہ کا رسول گواہی دیتا ہے کہ قیامت کے روز تم لوگ بارگاہِ الٰہی میں (بڑی عزت کے ساتھ) حاضر ہو گے۔ (طبقات ابن سعد)

وہی مصعبؓ — ناز پروردہ مصعبؓ — حضرمی جوتا (جو بڑے بڑے رئیسوں کو نصیب ہوتا تھا) پہننے والا، مکے کا خوش پوش حسین شہزادہ — اب اللہ کی راہ میں ہر چیز قربان کر کے زمین پر پڑا ہے۔ اوپر صرف ایک ہی چادر ہے۔ دفن کے وقت سر چھپاتے ہیں تو پاؤں ننگے ہو جاتے ہیں اور اگر پاؤں چھپاتے ہیں تو سر کھل جاتا ہے۔ آخر چہرۂ پاک چادر سے ڈھانپ دیا جاتا ہے اور پاؤں پر اذخر کی گھاس ڈال کر دفن کر دیئے جاتے ہیں۔ لاکھوں رحمتیں ہوں مصعبؓ کی روح پر!

راہِ خدا میں مصائب

غور کریں کہ حضرت مصعبؓ نے قبولِ اسلام کے بعد تا دمِ واپسیں دنیا کا کیا سکھ اور چین پایا؟ وہ تو کلمہ پڑھنے کے بعد ابتلاؤں اور آزمائشوں کے ماحول میں ایسے گھرے کہ تکلیفیں ان پر ختم ہو گئیں۔ ہاں انہوں نے کلمہ سوچ سمجھ کر پڑھا تھا۔ توحید و رسالت کی ذمہ داریوں کو اپنے سر لے کر لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پکارا تھا اور پھر ان ذمہ داریوں کو بھوک، پیاس، غربت اور افلاس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حالت میں تپتے صحراؤں اور ریگ زاروں کے سفروں میں دشمنوں کے نرغوں، تلواروں کی جھنکاروں اور تیروں کی بارشوں میں پورا کیا۔ اللہ کی خالص عبادت اور رسول رحمتؐ کی سچی اطاعت کے نشہ میں وہ سب چیز برداشت کر گئے۔ بیشک دنیا کی فانی زندگی کو رضائے الٰہی پر قربان کر گئے اور یہ حال جناب شافعؐ روزِ جزا سے لے کر تقریباً تمام صحابہ پر گذرا ہے۔ سب ہی اسلام کو اپنانے پر مصائب سے دو چار ہوتے ہیں۔

کہاں وہ پاک باز اور کہاں ہم

"بعد از خدا بزرگ" ذاتؐ کی پاک زندگی پر نظر کریں اور آپ پر ایمان لانے والوں کے حالات کا مطالعہ کریں اور پھر اپنے مسلمان ہونے کا جائزہ لیں کہ کہاں وہ لوگ جو انتہا درجہ کی تکلیفوں اور مصیبتوں میں خدا اور رسول کی اطاعت کرتے تھے، اور کہاں ہم — کہ پورے آرام اور چین کی زندگی میں اللہ و رسولؐ کی نافرمانی کرتے ہیں۔ اللہ کی خوشی کی خاطر وہ پاکباز سر دیتے اور جانیں قربان کرتے تھے۔ راہِ خدا میں تلواروں سے ان کے ہاتھ کٹتے، جسموں کے مثلے ہوتے اور بھالوں کی انیاں سینوں میں پیوست ہوتی تھیں۔ اِدھر ہم ہیں کہ خدا کی رضا کے لئے نماز پڑھنا ہم پر گراں۔ روزے رکھنا بوجھ، اور اللہ کے نام پر مال خرچ کرنا تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔ آہ ہمارے لئے امر اور نہی پر بلاتکلف عمل کرنا مصیبت دکھائی دیتا ہے۔ ہم کیا قدر جانیں اسلام کی، "مفت کا مال"، ہم کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِل گیا جس طرح کسی کو اس کے باپ کا حلال کا کمایا ہوا بہت سا مال مِل جائے اور بیٹا اِس مفت کے مال کو بے دردی سے یونہی گنوا دے۔ یہ کپوت کیا قدر جانے اس مال کی۔

اللہ ہم روسیاہوں کو مسلمان بنا دے۔ ابتلاؤں سے بچا اور صراطِ مستقیم پر چلا۔ اپنے پیارے حبیب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت عطا کر کہ ان کے نقشِ قدم پر چل کر تجھ کو راضی کرلیں۔

سرورِ عالم کا سفرِ مدینہ

آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں کہ حضرتِ انور صدیقِ اکبرؓ کے ساتھ تین روز غارِ ثور میں رہ کر پھر مدینہ منوّرہ کو روانہ ہوگئے۔ اب ہم آپ کے سامنے حضورؐ کا سفرِ مدینہ بیان کرتے ہیں۔

رحمتِ عالمؐ نے ساحلِ سمندر کے راستے مدینہ منورہ کیطرف سفر اختیار کیا۔ راہ میں چلچلاتی دھوپ اور شدت کی گرمی نے بہت ستایا تو ایک مقام پر اُتر پڑے۔ حضرت صدیقؓ نے ایک پتھر کے سایہ میں مختصر سا بستر بچھا دیا اور حضورؐ اس پر تھوڑی دیر کے لئے راحت فرما ہوگئے۔ اس دوران صدیقِ اکبرؓ نے ایک گوالے سے کچھ دودھ خریدا۔ جب پیغمبرِ رحمتؐ بیدار ہوئے تو انہوں نے دودھ کا پیالہ خدمتِ اقدس میں پیش کیا۔ حضورؐ نے اپنے صدیقؓ کے ہاتھ سے پیالہ لے کر دودھ پیا اور بڑے خوش ہوئے۔ پھر یارِ غار نے عرض کیا۔ حضورؐ! اب چلنا چاہیئے۔ شافعِ روزِ جزا اٹھے اور اونٹ پر سوار ہوکر چل دیئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سراقہ بن مالک کا واقعہ

راستے میں ایک حیرت انگیز واقعہ پیش آیا کہ سراقہ بن مالک سو اونٹ کے لالچ میں سردرِ کائنات ؐ کے قتل کے لئے دوڑا دوڑا آ پہنچا۔ گھوڑے پر سوار نیزہ ہاتھ میں ہے۔

حضرت صدیق رضؓ کو دور سے آواز سنائی دی اور کہنے لگے۔ حضورؐ! جب ہم غارِ ثور سے چلے تھے تو ہم کو کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ شاید سراقہ نے ہم کو دیکھ لیا تھا جو گھوڑے کو ایڑ لگاتے ہمارے قریب آ پہنچا ہے اور حملہ کرنے کے ارادے سے آیا ہے۔ حضورؐ نے بڑے اطمینان اور پورے استقلال سے فرمایا۔ "کچھ غم کی بات نہیں، خدا ہمارے ساتھ ہے"

سراقہ اور قریب آگیا اور اس نے حضورؐ کو مارنے کے لئے تیر نکالا۔ وہ اسی تیاری میں تھا کہ اچانک اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس[1] گیا۔ اس نے بہتیری کوشش کی کہ گھوڑا باہر نکلے۔ لیکن وہ ہل نہ سکا۔ آخر اس نے پریشان ہوکر شور مچایا کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ مصیبت مجھ پر آپ پر حملہ کرنے کی وجہ سے آئی ہے۔ آپ میری رہائی کے لئے دعا کریں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ جو بھی آپ کے تعاقب میں آ رہا ہوگا میں اس کو آپ کا پتہ نہ دوں گا اور واپس کر دوں گا۔ حضورؐ نے کچھ توجہ نہ فرمائی۔ سراقہ نے پھر غل مچایا اور عرض کیا۔ اے محمد! (صلے اللہ علیہ وسلم) مجھ پر اور میرے بے زبان جانور

---

[1] یہ بھی حضرت انورؐ کا معجزہ ہے جو دلیلِ نبوت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ترس کرو۔ میں اپنی سزا[1] کو پہنچ چکا ہوں۔ میری رہائی کے لیئے ضرور دعا کرو۔ پھر حضورؐ نے اس کی نجات کے لیئے دعا کی تو اس کا گھوڑا زمین سے باہر آگیا اور سراقہ واپس چلا گیا۔ جو کوئی اُسے راستے میں ملتا اُسے کہہ دیتا کہ میں خود تلاش کر آیا ہوں ادھر کوئی نہیں ہے۔

ام معبد کی بکری کا معجزہ

دوسرا واقعہ اس سفر کا ام معبد کی بکری کے دودھ کا ہے۔ ام معبد شرفاء عرب میں ایک عورت تھی۔ اس کا خیمہ راہِ مدینہ میں تھا۔ جب سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اس کے خیمہ کے پاس پہنچے تو اس سے کہا کہ کیا تیرے پاس کچھ دودھ ہے؟ اس نے عرض کیا کہ حضورؐ نہیں۔ یہ بکری تو ہے لیکن کمزور اور لاغر ہونے کی وجہ سے دودھ نہیں دیتی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اگر تو اجازت دے تو میں اس سے دودھ دوہ لوں۔ اس نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان، ہاں اجازت ہے۔

---

[1] سراقہ حضورؐ پر حملہ کرنے لگا تو خدا نے اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنسا دیا۔ اور اس کو چھٹی کا دودھ یاد آگیا۔ آخر اپنے بُرے ارادے سے باز آکر نادم ہو کر واپس چلا گیا۔ یہ ہے طاقت اللہ واحد القہار کی اور تصرف جبار لم یزل کا۔ اس وقت خدا نے حضورؐ کا بال بال بچا لیا۔ اس سے پہلے حضورؐ پر بڑی بڑی تکلیفیں آئیں۔ اشرار نے دردناک ایذائیں پہنچائیں۔ طائف میں غنڈوں نے آپ کو پتھر مار مار کر لہولہان کر دیا۔ خدا چاہتا تو سراقہ کی طرح ان کو بھی فوراً پکڑ سکتا تھا اور آپ کو ایذا سے بچا سکتا تھا۔ پھر اس نے ایسا کیوں نہیں کیا؟ جواب یہ ہے کہ اس نے فرمایا ہے۔ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ۔ "خدا پوچھا نہیں جا سکتا اس چیز سے جو وہ کرتا ہے"۔ یعنی جو وہ کرے اس پر سوال نہیں ہو سکتا۔ وہ مالک و مختار ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اسے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ ویسے اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضورؐ نے بکری کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور دودھ دوہنا شروع کر دیا۔ خدا کی قدرت (معجزہ) سے دودھ اترنا شروع ہو گیا۔ آپ نے اتنا دودھ دوہا کہ خود بھی پیا، اپنے ساتھیوں کو بھی پلایا، اس عورت کو بھی۔ اور پھر بچ رہا جو اس کے برتن میں ڈال دیا۔ پیغمبرِ رحمتؐ کا یہ معجزہ دیکھ کر ام معبد اور اس کا خاوند ابومعبد مسلمان ہو گئے۔ بعد ازاں معصوم پیغمبرؐ اس عورت سے رخصت ہو کر آگے تشریف لے گئے۔ صلی اللہ علیہ وسلم!

مدینہ قریب آگیا سرورِ رسولاں صلے اللہ علیہ وسلم ریگستانوں، صحراؤں، گڑھوں، غاروں، اور پہاڑیوں، سے گزرتے ہوئے آخر اس مقام پر آپہنچے جہاں سے مدینہ منورہ دو دن کا راستہ ہے۔ گرمی کی شدت، بادِ صرصر کے طوفان غضب ڈھا رہے تھے۔ ہر چیز کو برداشت کرتے ہوئے آپ آگے بڑھتے رہے۔ چلتے چلتے جب آپ ایک پہاڑ سے نیچے اُترے تو چٹانوں سے ایک ایسا طوفان اٹھا، ایسا جھکڑ چلا، جس سے کئی گھنٹے تک راستہ گرد و غبار سے اَٹ گیا۔ جب طوفان تھما اور راستہ دکھائی دینے لگا تو سامنے مدینہ منورہ کے مضافات، سبز باغات، کھجور کے ثمر بار درخت اور خوش نما پودے نظر آنے لگے۔ جوں جوں حضورؐ آگے بڑھتے گئے، ہرے بھرے کھیت، سرسبز درختوں کے جھنڈ اور خوبصورت باغات دیکھ کر آنکھوں میں تازگی اور طراوت آتی گئی اور تکان اترتی گئی حتیٰ کہ مدینہ قریب آگیا۔ یہ سفر رحمتِ عالمؐ نے آٹھ روز میں پورا کیا۔ بارہ ربیع الاول دوشنبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے روز مدینہ میں نزولِ اجلال فرمایا۔ مطابق ۲۸ جون ۶۲۲ء۔

سرورِ کائنات کا استقبال

جب سے مدینہ والوں کو یہ خوشخبری ملی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کرکے عازم مدینہ ہو گئے ہیں تو مسلمان روز نورِ کے تڑکے گھر سے نکل کر مدینہ سے باہر ایک میل کے فاصلے پر استقبال کے لئے آ بیٹھتے تھے۔ دوپہر تک راہ دیکھتے۔ حضورؐ نہ آتے تو واپس چلے جاتے۔ ایک دن حسبِ معمول جب انتظار کرکے واپس ہوئے تو ایک یہودی نے جو بلند ٹیلے پر کھڑا تھا، حضورؐ کو آتے ہوئے دیکھا۔ اس نے زور سے پکارا۔

یا معشر العرب هذا جدكم

اے گروہ عرب! لو تمہارا شاہد مقصود آ پہنچا!

جب مسلمانوں کو سیدالعرب والعجمؐ کی آمد کی خبر ملی تو ان کی مسرت کی انتہا نہ رہی۔ ہتھیاروں سے سج سج کر استقبال کے لئے گھروں سے نکل آئے۔ گویا وہ دن مدینہ میں عید کا دن تھا۔ عورتیں، مرد، بچے، بوڑھے سب خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے۔ ان کی خوشی کا اندازہ نہیں ہو سکتا تھا۔ جوشِ مسرت میں چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کی زبان پر یہ ترانہ تھا۔ ؎

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا ؛ مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ

ہم پر چودھویں رات کے چاند نے طلوع کیا کوہِ وداع کی گھاٹیوں سے!

وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ

ہم پر شکر کرنا واجب ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ سے دعا کرنیوالے دعا کریں!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَیُّھَا الْمَبْعُوْثُ فِیْنَا　　جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعُ

اے ہم میں پیغمبر ہو کر آنے والے! آپ وہ دین لے کر آئے ہیں جس کی اطاعت ہم پر واجب ہے۔

شہر سے ذرا فاصلے پر محلہ قبا ہے۔ یہاں منازل بنی عمرو بن عوف میں پیغمبرِ رحمتؐ چودہ دن تک قیام فرما رہے۔ جب حضورؐ نے خاندانِ بنو عمرو بن عوف کے یہاں نزولِ اجلال فرمایا تو سارے خاندان نے نعرۂ تکبیر مارا۔ اللہ اکبر! حضرت علیؓ بھی امانتیں ادا کرکے تین دن کے بعد مکہ سے چل پڑے تھے۔ وہ بھی حضورؐ کو یہاں آ ملے۔ جوشِ عقیدت کے ساتھ انصار ہر طرف سے آتے اور سلام عرض کرتے تھے۔ جن پروانوں نے ابھی تک حضورؐ کی زیارت نہیں کی تھی وہ شوقِ دیدار میں بے چین تھے۔ لیکن ابھی تک وہ حضورؐ کو پہچان نہ سکتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے رحمتِ عالمؐ کو دھوپ سے بچانے کے لئے سرِ مبارک پر چادر تان دی۔ اب سب نیّرِ رسالتؐ کو پہچان گئے۔

حضورؐ نے محلہ قبا میں دورانِ قیام ایک مسجد کی بنیاد ڈالی جس کا نام مسجد قبا رکھا گیا۔ اور یہی سب سے پہلی

لہ (حاشیہ صفحہ) ثنیات الوداع کے معنی ہیں، گھاٹیاں رخصت کی۔ جب کوئی مسافر مدینے سے مکہ کو جاتا تھا تو اہلِ مدینہ اس کو ان گھاٹیوں تک رخصت کرنے کے لئے جاتے تھے۔ حضورؐ ان گھاٹیوں سے گذر کر مدینہ میں داخل ہوئے تو مدینہ والوں نے کہا کہ گھاٹیوں سے ہم پر چودھویں رات کے چاند نے طلوع کیا ہے۔ ؏

دیکھ کر تجھ کو مٹے جاتے ہیں دنیا کے حسیں!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد ہے جو آپؐ نے بنائی اور اسی میں سب سے پہلے نماز پڑھی گئی۔

شہر میں ورودِ پاک

حضورؐ جب قبا سے مدینہ کی خاص آبادی کی طرف تشریف لے گئے تو فدائیوں کا مجمع ساتھ تھا۔ انصار گروہ کے گروہ حاضر ہوتے، سلام عرض کرتے اور کہتے۔ حضورؐ! سوار ہو جیئے! کوئی ڈر نہیں۔ ہم فرمانبردار حاضر ہیں۔

قبا سے لے کر مدینہ تک دونوں طرف جان نثاروں کی صفیں تھیں، شافعِ روزِ محشرؐ چل رہے ہیں اور انصار کے خاندان اور قبیلے آگے ہو ہو کر عرض کرتے ہیں۔ اے اللہ کے رسولؐ! یہ مال ہے، یہ گھر ہے، یہ طاقت ہے۔ (ہر چیز قدموں پر نثار ہے)

آفتابِ رسالتؐ جب شہر کے متصل ضوفشاں ہوا تو ایک غل پڑ گیا۔ لوگ مکانوں کی چھتوں اور بالاخانوں سے جھانک جھانک کر دیکھتے تھے اور بلند آواز سے پکارتے تھے۔ رسولؐ اللہ آئے" "رسولؐ اللہ آئے"! قبیلہ بنو نجار کی لڑکیاں خوشی سے بار بار پڑھتی تھیں ؎

نحن جوار من بنی النجار — یا حبذا محمد من جار

ہم خاندانِ نجار کی لڑکیاں ہیں — محمد کیسے اچھے ہمسایہ ہیں!

حضرت ابو ایوبؓ کے گھر نزولِ اجلال

جب سرورِ کائنات شہر میں داخل ہوئے تو رؤسائے قبائل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے آپ کی اونٹنی کی نکیل پکڑ لی اور ہر سردار نے جدا جدا استدعا کی کہ حضورؐ میرے غریب خانہ پر جلوہ افروز ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ اونٹنی کی نکیل چھوڑ دو۔ وہ مامور ہے۔ جہاں بیٹھ جائے گی، میں وہیں ٹھہروں گا۔ پھر اونٹنی حضرت ابوایوبؓ انصاری کے مکان کے متصل بیٹھ گئی۔ چنانچہ اسباب اتارا گیا اور ان کے گھر دو جہان کے بادشاہ قیام فرما ہو گئے۔ صلی اللہ علیہ وسلم ؎

طَابَتْ بِهٖ طَيْبَةٌ لَمَّا اَقَامَ بِهَا
وَ فَاحَ حِيْنَ اَتَاهَا نَشْرُهَا الْعَطِرُ

مدینہ آپؐ سے پاکیزہ ہو گیا جب آپؐ نے وہاں قیام فرمایا۔
اور جو حضورؐ اس میں پہنچے تو اس کی معطر خوشبو پھیل گئی۔"

جس جگہ اونٹنی بیٹھی تھی وہاں اب مسجدؐ نبوی ہے۔ حضورؐ نے وہ زمین خرید کر مسجد نبوی کی تعمیر شروع کر دی۔ انصار اور مہاجرین کے ساتھ خود شافع روزِ محشر بھی اینٹیں اور گارا اٹھا اٹھا کے لاتے تھے۔ وہ مسجد آج بڑی وسیع ہو چکی ہے اور خوبصورتی میں دنیا میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔

رحمتؐ عالم کے مکان کی تعمیر

جس جگہ مسجد بنائی گئی یہ زمین خالی پڑی ہوئی تھی۔ اس کے ایک طرف کھجور کے درخت تھے اور دوسری طرف جنگلی پودے اُگے ہوئے تھے اور یہاں لوگ اونٹ باندھتے تھے۔ اس زمین کے مالک دو یتیم بچے تھے سہل و سہیل۔ جن کے سرپرست اسعدؓ تھے۔ رحمتِ عالمؐ نے ان یتیم بچوں سے اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین کو خریدا ۔ اور مسجد بنائی۔ مسجد کے متصل دو چھوٹے چھوٹے مکان بھی بنائے گئے ۔ ایک ام المؤمنین حضرت سودہ رضؓ کے لئے اور دوسرا ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے لئے اور ارد گرد سے تمام بیکار درخت اور جھاڑیاں کاٹ دی گئیں ۔ یہ ہیں دو حجرے رہائش گاہِ شافعِ روزِ جزا۔ صلے اللہ علیہ وسلم!

آفتابِ رسالت حضرت ابو ایوب انصاری رضؓ کے گھر سات مہینہ تک ضو گستر رہا۔ اسی دوران حضورؐ نے مسجد کے لئے خرید کردہ زمین کو ہموار اور صاف کیا، مسجد کی بنیاد رکھی ، اور اپنے آزاد کردہ غلام زیدؓ کو ایک اور آدمی کی معیّت میں زادِ راہ اور دو اونٹ دے کر مکہ روانہ کیا ۔ اور فرمایا کہ میرے بیوی اور بچوں کو لے آؤ۔ حضرت زیدؓ ام المؤمنین حضرت سودہ رضؓ اور صاحبزادیاں ام کلثومؓ اور بی بی فاطمہ رضؓ کو بصد احترام ساتھ لے کر مدینہ آگئے ۔ بی بی رقیہ رضؓ اپنے شوہر حضرت عثمانؓ کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ آ چکی ہوئی تھیں اور حضرت زینبؓ اپنے شوہر ابو العاص کے ساتھ مکہ میں رہتی تھیں۔ حضرت زیدؓ کے ہمراہ جناب صدیقِ اکبرؓ کی صاحبزادی بی بی عائشہ صدیقہؓ مع اپنی والدہ محترمہ اور دوسری خاندانی مستورات کے مدینہ آ گئیں۔ ان کے ساتھ حضرت عبداللہ بن ابوبکر صدیق رضؓ بھی تھے۔

حضورؐ کی نئے مکان میں آمد

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابو ایوّب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کو سات ماہ تک رشکِ جناں بنا کر ام المؤمنین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سودہؓ کے ہمراہ اس نئے مکان میں آ گئے اور تھوڑے عرصہ کے بعد ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ عنہا بھی حرمِ اقدس میں آ گئیں۔ آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کا نکاح رحمتِ عالمؐ سے مکہ میں ہوا تھا۔ اب مدینہ میں آکر رخصتی ہوئی۔ یہ رخصتی نکاح سے تین سال کے بعد تھی۔

حضورؐ کی دعا سے صحابہؓ تندرست ہو گئے

مدینہ منورہ میں کوئی خاص ندی یا نالہ نہ تھا جو برسات وغیرہ کا پانی بہاکر دور لے جایا کرتا۔ جب بارش زور کی ہوتی تو پانی کھلے میدان میں جمع ہو جاتا۔ اور اس سے مدینہ کے قرب و جوار میں کیچڑ اور دلدل پیدا ہوجاتی جس سے بعض اوقات بخار بہت پھیل جاتا اور یہ بخار ایسا ہوتا کہ ساتھ ہی چہرہ اور پاؤں متورم ہو جاتے۔ مہاجرین چونکہ مکہ کی خشک آب و ہوا سے آئے تھے اور خشک زمین کے رہنے والے تھے، انہیں مدینہ کی مرطوب آب و ہوا، برسات کی دلدل اور جاڑے کی شدت سے بہت تکلیف ہوئی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ان کے سارے اہل و عیال بخار میں مبتلا ہو گئے۔ بہت سے مہاجرین بخار کی سختی سے گھبرا کر پکارنے لگے۔ مکہ کی خشک آب و ہوا ہماری زندگی کے موافق ہے۔ کیا ہم پھر مکہ واپس ہوں گے؟ حضورؐ صحابہ کا یہ حال دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور خدا کی جناب میں ان کی عافیت کے لئے دعا کی۔ خدا نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور سب تندرست

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے۔

چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو حضرت ابوبکرؓ اور بلالؓ بخار میں مبتلا ہو گئے۔ میں نے پوچھا۔ ابا! آپ کا کیا حال ہے؟ بلالؓ! تمہارا کیا حال ہے؟ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو جب بخار چڑھتا تو یہ شعر پڑھتے ؎

كُلُّ امْرِءٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے حالانکہ موت اس کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے"

اور حضرت بلالؓ کا جب بخار اترتا تو (مکہ کو یاد کرکے) بلند آواز سے یہ شعر پڑھتے تھے۔ ؎

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

اے کاش! مجھے علم ہوتا کہ میں کوئی رات مکہ میں کاٹوں گا۔ اس حالت میں کہ میرے آس پاس اذخر اور جلیل گھاسیں ہوں گی"

وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

اور اے کاش! کسی روز مجنہ کے پانی پر اتروں گا۔ اور میرے سامنے شامہ اور طفیل پہاڑیاں نمودار ہوں گے"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو (صحابہؓ کی اس بے چینی اور یادِ وطن کی) اطلاع دی۔ پھر حضورؐ نے دعا کی:۔

"الٰہی ہم کو مدینہ کی محبت عطا کر جس طرح ہم کو مکہ کی محبت ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اور مدینہ (کی آب و ہوا کو) درست کر دے اور یہاں کے صاع اور مُد میں ہم کو برکت دے۔ اور یہاں کا بخار دور کر دے۔" (بخاری شریف)

مہاجرین اور انصار میں بھائی چارہ

مدینہ میں آکر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار میں بھائی چارہ قائم کرا دیا۔ اور اس طرح سب اخوت اور محبت کی ایک زنجیر کی کڑیاں بن گئے۔ ان میں بڑا اتحاد پیدا ہو گیا۔ وہ خون کے رشتہ کی طرح ایک دوسرے پر جان دینے لگے۔ آپس میں دو قالب اور ایک جان ہو گئے۔

صحیح بخاری میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب عبدالرحمٰن بن عوف مدینہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ قائم کرا دیا۔ سعد بن ربیع بڑے مالدار آدمی تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن سے کہنے لگے۔ تمام انصار جانتے ہیں کہ میں سب سے زیادہ مالدار ہوں۔ اب میں اپنا مال نصف نصف کئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتا ہوں۔ نصف تم لے لو۔ اور نصف میرے پاس رہ جائیگا۔ اور میری دو بیویاں ہیں۔ تم دیکھ لو۔ جونسی تم کو پسند آئے، میں طلاق دے دوں گا۔ اور جائز ہونے کے بعد (یعنی عدت کے بعد) تم اس سے نکاح کر لینا۔ حضرت عبدالرحمنؓ نے جواب دیا۔ خدا تم کو تمہاری بیوی مبارک کرے! (یہ کہہ کر عبدالرحمنؓ بازار کو چلے گئے۔ اور) جب تک گھی اور پنیر کی تجارت کر کے نفع نہ لائے واپس نہ آئے۔ چند ہی روز گزرنے پائے تھے کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت ان کے جسم پر زرد خوشبو کے کچھ نشانات تھے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ کیا بات ہے؟ عرض کیا۔ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ مہر کیا دیا؟ عرض کیا۔ گٹھلی کے وزن کے برابر سونا۔ ارشاد ہوا ولیمہ کرو، اگرچہ ایک ہی بکری کا ہو۔ (بخاری شریف)

انصار کے مکانات کی فضیلت

حضرت ابو اسیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

لہ اللہ اکبر! ان لوگوں کا ایمان کتنا مضبوط، اونچا، اعلیٰ اور ارفع تھا۔ خدا کی رضا کے لئے جو شخص اپنی دو پیاری بیویوں میں سے ایک کو، جسے مہاجر پسند کرے طلاق دے کر اس کی بیوی بنانے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ اس مسلمان کا رتبہ خدا کے نزدیک کتنا بلند ہوگا۔ سبحان اللہ! کتنا ایثار رہتا ہے اور اس کے سوا اپنے تمام مال کا نصف بھی دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضورؐ نے بخاری شریف میں فرمایا ہے کہ تم میں سے اگر کوئی کوہِ اُحد کے برابر سونا خیرات کریگا۔ تو صحابہؓ کے ایک مُد (تقریباً تین پاؤ اناج) خیرات کے برابر نہیں ہو سکتا۔" (صادق)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار کے گھرانوں میں سب سے بہتر گھرانا بنو نجار کا ہے۔ اس کے بعد بنو عبد الاشہل کا۔ پھر بنو ساعد کا۔ اور انصار کے سب محلوں میں بہتری ہے! (بخاری شریف)

انصار سے حضورؐ کی محبت

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک انصاری عورت اپنے بچہ کو ہمراہ لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ گفتگو کی اور فرمایا۔ قسم ہے اس خدا کی۔ جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے۔ تم (انصار) لوگ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔ یہ دو بار فرمایا۔ (بخاری شریف)

حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا تھا۔ صبر کرنا، یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر تمہاری ملاقات ہو۔ (بخاری شریف)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ جنگِ خندق کے دن انصار کہہ رہے تھے۔ ہم نے تادمِ حیات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اپنی جانیں جہاد کے لئے فروخت کی ہیں۔ حضورؐ نے سن کر فرمایا۔

الٰہی! زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے۔ تو انصار اور مہاجرین کو عزت عطا فرما۔ (بخاری شریف)

حضرت سہل رضؓ کہتے ہیں۔ ہم (مدینہ میں) خندق کھود رہے تھے۔ اور کاندھوں پر مٹی اٹھا کر لے جا رہے تھے کہ رسول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور فرمایا۔

الٰہی! زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے — تو مہاجرین و انصار کو بخش دے۔ (بخاری شریف)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش کو مال عطا فرمایا۔ انصارؓ کہنے لگے۔تعجب ہے کہ ہماری تلواروں سے تو قریش کے خون ٹپک رہے ہیں۔ اور پھر انہیں کو ہمارا مالِ غنیمت دیا جا رہا ہے۔ یہ بات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئی۔آپ نے انصار کو بلاکر پوچھا۔ چونکہ انصار جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ انہوں نے عرض کیا۔ حضورؐ کو جو اطلاع ملی ہے۔ ٹھیک ہے۔ (اس پر) حضورؐ نے فرمایا (کروڑوں درود و سلام ایسے باوفا رسول معظم پر) اے انصار! کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ لوگ تو مالِ غنیمت لے کر گھروں کو واپس ہوں گے اور تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو لے کر گھروں کو جاؤ گے۔ اگر انصار پہاڑ کے نالے میں یا پہاڑی راستہ میں چلیں تو میں ان کے ساتھ چلوں گا۔ (بخاری شریف)

مدینے میں سب سے پہلا مسلمان بچہ

حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ میرے پیٹ میں عبداللہ بن زبیر تھا کہ میں اسی حالت میں مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ آئی۔ یہاں پہنچ کر میں مسجد قبا میں اتری (جو حضورؐ نے پہلے پہل آکر بنائی) اور قبا ہی میں عبداللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہوئے۔ اس کے بعد میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عبداللہ کو ان کی گود میں رکھ دیا۔ آپ نے ایک کھجور منگوا کر خود چبا کر عبداللہ کے منہ میں لگائی۔ (اس طرح) سب سے پہلے عبداللہ کے پیٹ میں حضورؐ کا لعاب مبارک گیا۔ پھر حضورؐ نے دعائے برکت فرمائی۔ پس عبداللہ بن زبیر سب سے پہلا بچہ تھا جو (مدینہ میں مہاجرین کے ہاں) اسلام میں پیدا ہوا۔ (بخاری شریف)

مدینہ میں عبداللہ بن سلام کا قبولِ اسلام

عبداللہ بن سلام یہود کے بہت بڑے عالم تھے۔ جب رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوایوب انصاریؓ کے مکان میں تشریف لے گئے۔ تو عبداللہ بن سلام بھی شرف زیارت کے لئے پہنچ گئے[1]۔ دیکھتے ہی پہچان گئے۔ کہ تورات کے وعدے اور نشانیوں کے مطابق آپ سچے رسول ہیں۔ چنانچہ کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ اور کہنے لگے۔

---

[1] ترمذی میں عبداللہ بن سلام سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لاتے ہی لوگ زیارت کے لئے چل پڑے۔ کہتے ہیں۔ میں بھی حاضر ہوا۔ پہلی نگاہ جب چہرۂ انور پر ڈالی تو میں سمجھ گیا۔ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ یہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہے۔ جوں جوں میں نے غور کیا، یقین پختہ ہوتا گیا۔ (اس وقت) سب سے پہلے آپ کی زبان سے میں نے یہ الفاظ سنے۔ يَآ أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ ٥ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ ٥ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ ٥ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ ٥ لوگو! سلام پھیلاؤ اور (آپس میں) کھانا کھلایا کرو! اور رات کو جب لوگ سو رہے ہیں تم تہجد پڑھو۔ ان کاموں سے تم سلامتی کے ساتھ جنت میں چلے جاؤ گے!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ بلاشبہ آپ خدا کے رسول ہیں۔ اور آپ سچا دین لے کے آئے ہیں۔ اس کے بعد کہنے لگے۔

"حضور! یہودی خوب واقف ہیں کہ میں ان کا سردار اور سردار زادہ ہوں۔ خود بھی بڑا عالم ہوں اور عالم زادہ ہوں۔ میرے مسلمان ہونے کی اطلاع پہنچنے سے قبل آپ ان (یہود) سے میری حالت دریافت کیجئے۔ کیونکہ اگر میرے مسلمان ہونے کی اطلاع ان کو ہوگئی تو پھر مجھ پر بڑی بہتان بازی کرینگے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو بلایا۔ وہ حاضر ہوئے حضورؐ نے فرمایا۔

اے گروہِ یہود! خدائے وحدہٗ لاشریک سے ڈرو۔ تم یقیناً جانتے ہو کہ میں خدا کا سچا رسول ہوں اور دینِ حق لے کر تمہارے پاس آیا ہوں۔ لہٰذا تم مسلمان ہو جاؤ۔ یہود کہنے لگے ہم تو بالکل نہیں جانتے کہ آپ خدا کے رسول ہیں۔ یہ الفاظ یہودیوں نے تین بار کہے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا۔ اچھا بتاؤ کہ عبداللہ بن سلام تم میں کیسا آدمی ہے؟ یہودیوں نے کہا۔ وہ ہمارا سردار ہے۔ سردار زادہ ہے۔ ہم سب سے زیادہ عالم ہے۔ اور سب سے بڑے عالم کا بیٹا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اگر وہ مسلمان ہو جائے تو تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا۔ خدا اس کو مسلمان ہونے سے بچائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبداللہ بن سلام باہر نکل آؤ۔ (یہ چھپے ہوئے تھے۔) عبداللہ نکل آئے اور کہنے لگے۔ اے گروہِ یہود! خدا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ڈرو! خدائے وحدہٗ لاشریک کی قسم۔ تم (ضرور) جانتے ہو کہ یہ (تورات کے وعدے کے مطابق) خدا کے رسولؐ ہیں۔ اور دینِ حق لے کر آئے ہیں۔ یہودیوں نے کہا۔ عبداللہ! تم جھوٹے ہو" (بخاری شریف)

حضرت سلمانؓ فارسی کا قبولِ اسلام

حضرت سلمانؓ فارسی کا مجوسی نام مابہ تھا۔ ان کے والد بوذخشان اصفہان کے ایک گاؤں "جی" کے رہنے والے زمیندار تھے۔ باپ کو بیٹے سے از حد محبت تھی۔ چونکہ آتش پرست تھے اس لئے آتشکدہ کی نگرانی انہی کے سپرد تھی۔ حضرت سلمانؓ بچپن سے ہی مذہبی شوق رکھتے تھے اس لئے جب تک آگ کے پجاری رہے بڑی سختی سے آگ کو پوجا کئے اور کبھی آگ کو بجھنے نہیں دیتے تھے۔

عیسائیت کی طرف رجحان

ایک دن باپ کو کسی ضروری کام کے لئے گھر رہنا پڑا۔ اور بیٹے کو کھیتوں کی دیکھ بھال کے لئے بھیج دیا۔ راستے میں ایک گرجا تھا۔ وہاں عیسائی بڑے خضوع و خشوع سے عبادت کر رہے تھے۔ سلمانؓ گرجے کے اندر چلے گئے اور لوگوں کو عبادت کرتے دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ انؓ کی زبان سے نکلا کہ یہ مذہب ہمارے مذہب سے بہتر ہے۔ کھیتوں کا خیال چھوڑ کر ان عیسائیوں سے چند باتیں دریافت کیں۔ پھر پوچھا کہ اس مذہب کا سرچشمہ کہاں ہے؟ جواب ملا۔ ملکِ شام!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں سے فارغ ہو کر گھر آئے تو باپ نے پوچھا۔ اب تک کہاں رہے ہو؟ یہ بولے کہ گرجے میں لوگوں کو عبادت کرتے ہوئے دیکھتا رہا۔ مجھے ان کا طریقِ عبادت بہت پسند آیا ہے۔ چنانچہ شام تک میں وہیں رہا ہوں۔

شام کا سفر

باپ نے لخیال کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بیٹا اپنا مذہب تبدیل کر دے۔ اس لئے اس کو بیڑیاں پہنا کر گھر میں مقید کر دیا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے دل میں تلاشِ حق کی تڑپ ضرور تھی۔ انہوں نے عیسائیوں کو کہلا بھیجا کہ جب بھی شام سے کوئی قافلۂ تجارت آئے تو مجھے ضرور اطلاع دینا۔

شام سے کاروانِ تجارت آیا اور جب واپس جانے لگا، تو سلمان رضی اللہ عنہ کو اطلاع مل گئی۔ وہ بیڑیوں کی قید سے نکل کر اس قافلہ میں جا ملے اور اس طرح شام پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر لوگوں سے دریافت کیا کہ یہاں مذہب کا سب سے بڑا عالم کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ بشپ! یہ بشپ کے پاس جا پہنچے اور کہا کہ میں آپ کی خدمت میں اس لئے آیا ہوں کہ مجھے آپ کا مذہب بہت پسند آیا ہے اور چاہتا ہوں کہ آپ کے پاس رہ کر عیسائی مذہب کا مطالعہ کروں۔ چنانچہ انہوں نے مجوسیت کو ترک کر عیسائی مذہب اختیار کر لیا۔

یہ بشپ جو کردار و اخلاق کا اچھا نہ تھا — فوت ہو گیا اور اس کی جگہ دوسرا بشپ مقرر کیا گیا۔ یہ بڑا عابد وزاہد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نیک تھا۔ رات دن خدا کی عبادت میں مشغول رہتا تھا۔ سلمان اس سے بڑی محبت کرنے لگے اور اس کی صحبت سے فیض پانے لگے۔ جب اس کی موت کا وقت آ پہنچا، تو سلمان رضؓ نے عرض کیا کہ اب میرے لئے کیا ارشاد ہے؟ کس کے پاس ٹھہروں اور تعلیم حاصل کروں؟ بشپ نے کہا کہ یہاں تو کوئی نیک عیسائی خدا کا بندہ مجھے نظر نہیں آتا۔ خدا کے نیک بندے سب بیت گئے ہیں اور باقی طالب دنیا ہی رہ گئے ہیں جنہوں نے مذہب میں ردّ و بدل کر ڈالا ہے اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ البتہ موصل میں ایک دین کا سچا عامل ضرور ہے۔ تم اس کے پاس چلے جاؤ۔

موصل کو روانگی

اس نیک بشپ کی وفات کے بعد حق کی تلاش میں سلمانؓ موصل جا پہنچے اور اس نیک اور صالح مردِ خدا کی ملاقات کی۔ یہ بشپ بڑا نیک پرہیزگار اور خدا پرست تھا۔ کچھ عرصہ سلمانؓ اس کے پاس ٹھہرے اور بڑا فائدہ اٹھایا۔ خدا کی قدرت، اس کا وقت بھی آگیا اور سلمان رضؓ نے عرض کیا۔ اب میری مذہبی ہدایت کی کیا صورت ہوگی؟ اس نیک پادری نے کہا کہ تم نصیبین میں فلاں شخص کے پاس چلے جاؤ۔

نصیبین کا سفر

پادری مذکور کی وفات کے بعد سلمانؓ نصیبین کو روانہ ہوگئے اور نئے اسقف کو ملے۔ یہ پہلے پادریوں کی مانند بڑا نیک، عابد اور زاہد تھا۔ سلمان رضؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس سے بڑی تسکین پائی۔ ابھی تھوڑا وقت ہی اس کی خدمت میں گزرا تھا کہ اس نے بھی داعیٔ اجل کو لبیک کہہ دیا۔ جب مرنے کا وقت قریب آیا تو اس نے سلمان کو کہا کہ تم عموریہ کے اسقف کے پاس چلے جانا۔ وہ بہت آدمی ہے۔

عموریہ کا سفر سلمانؓ اس اسقف کی وفات کے بعد عموریہ کو روانہ ہوگئے اور وہاں کے اسقف سے مل کر ساری داستان سنائی۔ وہ بڑی محبت سے پیش آیا اور انہیں اپنے پاس ٹھہرا لیا۔ سلمانؓ نے کچھ بکریاں، مول لے لیں، ان کا دودھ پیتے اور اسقف سے روحانی غذا پاتے تھے خدا کی شان، اس اسقف کا پیراہنِ زندگی بھی چاک ہوگیا۔ جب آثارِ موت نمایاں ہوئے تو سلمانؓ نے تلاشِ حق کی خاطر جتنے سفر کئے تھے سب کی کیفیت سنائی اور کہا کہ اب میں کدھر جاؤں؟

عموریہ کے اسقف کی وصیت اور بشارت اس نیک اور پاکباز اسقف نے سلمانؓ کو وصیت کی۔ بیٹا! بندگانِ خدا کا قحط ہے۔ اللہ والے سب چل بسے ہیں۔ اب میں تم کو کس کا پتہ دوں۔؟ ہاں اب اُس نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کے ظہور کا وقت قریب ہے جو صحرائے عرب سے اٹھ کر ابراہیمؑ کے دین کو زندہ کرے گا۔ وہ کھجوروں والی زمین کی طرف ہجرت کریگا۔ وہ صدقہ کو اپنے لئے حرام جانے گا اور ہدیہ قبول کرے گا۔ اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں شانوں کے درمیان مہرِ نبوت ہوگی۔ اب تم اگر مِل سکو تو اسے ضرور مِلو۔

سلمانؓ اور سفرِ عرب

اسقف مذکور کی رحلت کے بعد ایسا اتفاق ہوُا۔ کہ بنو کلب کے تاجروں کا ادھر جانا ہوُا۔ سلمانؓ ان سے ملے اور کہا کہ اگر آپ مجھ کو ملکِ عرب میں لے چلیں تو میں اپنی سب بکریاں اور گائیں آپ کو دے دوں گا۔ انہوں نے مان لیا اور سلمانؓ ان کے ساتھ عازمِ عرب ہو گئے۔

مجھ میں فریاد جو پنہاں ہے سناؤں کس کو
تپشِ شوق کا نظارہ دکھاؤں کس کو
برقِ ایمن مرے سینے میں پڑی روتی ہے
دیکھنے والی ہے جو آنکھ کہاں سوتی ہے
صفتِ شمعِ لحد مردہ ہے محفل میری
آہ! اے رات! بڑی دور ہے منزل میری

سلمانؓ فروخت کر دیئے گئے

بنو کلب کے تاجروں نے سلمانؓ کو دھوکا دیا اور وادیَ القریٰ میں لاکر اُن کو بحیثیتِ غلام ایک یہودی کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ اور خود چلے گئے۔ سلمانؓ ابھی یہاں تھوڑے دن ہی ٹھہرے تھے کہ ان کے یہودی آقا کا چچا زاد بھائی مدینہ سے اس کو ملنے کے لئے آیا۔ یہودی نے سلمانؓ کو اپنے بھائی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ اور وہ سلمانؓ کو غلام بناکر مدینے لے آیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلامی اور سفرِ مدینہ

سلمانؓ دو بار بکے۔ اور اب دوہری غلامی کی ذلت اٹھاتے ہوئے مدینہ منورہ آپہنچے۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ یہ غلامی ان کو حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا رہی ہے ؎

اسی سے ہوگی ترے غمکدہ کی آبادی
تری غلامی کے صدقے ہزار آزادی

سلمانؓ اسقف کی نشاندہی کے مطابق اب کھجوروں والی زمین میں آ گئے۔ لیکن رسالت کا مہرِ تاباں ابھی مکہ کی سرزمین میں ضوفشاں تھا اور ظلم و ستم کے تاریک بادلوں میں پنہاں تھا۔ سلمانؓ کو ان کا آقا اتنا مصروف رکھتا، اسقدر محنت لیتا کہ اُن کو اُس "نبیؐ" کا حال پوچھنے کا وقت نہ ملتا۔ سلمانؓ اسی انتظار میں تھے کہ آفتابِ نبوت مدینہ کے افق پر ضیا بار ہو گیا۔ اب سلمانؓ کے انتظار کی گھڑیاں ختم ہو گئیں اور شبِ ہجر سے صبحِ وصال کی روشنی پھیلی! یعنی شافعِ محشر ہجرت فرمائے مدینہ طیبہ ہو گئے۔ ؎

جب سے آباد ہوا عشق ترا سینے میں
نئے جوہر ہوئے پیدا مرے آئینے میں
حسن سے عشق کی فطرت کو ہے تحریکِ کمال
تجھ سے سرسبز ہوئے میری امیدوں کے نہال

سلمانؓ کا قبولِ اسلام

کھجوروں کے باغ میں سلمانؓ درخت پر کچھ کام کے لئے چڑھے ہوئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ اور ان کا آقا درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آکر اس کو کہا۔ بنی قیلہ کو خدا تباہ کرے۔ وہ سب قبا میں ایک شخص کے پاس اکٹھے ہوئے ہیں۔ وہ مکہ سے آیا ہے۔ یہ اس کو پیغمبر سمجھتے ہیں۔ سلمانؓ نے جونہی یہ مژدۂ جانفزا سنا تو ان کا پیمانۂ شکیب لبریز ہوگیا اور ضبط کی قوت جاتی رہی۔ طبیعت میں عجیب کیف پیدا ہوا۔ وہ "نبیؐ" کی بشارت سن کر فرطِ مسرّت سے قریب تھے کہ فرشِ زمین پر آ رہتے۔ بڑی جلدی درخت سے نیچے اترے اور یکایک اپنے آقا سے پوچھا کہ آپ کیا ذکر کر رہے تھے؟ اس نے ڈانٹ پلائی اور کہا کہ تم اپنا کام کرو۔

اب سلمانؓ کے لئے صبر کرنا نہایت مشکل تھا۔ فرصت پاکر کھانے کی کچھ اشیاء لے کر بارگاہِ رسالت میں پہنچے۔ عرض کیا۔ حضورؐ! آپ خدا کے چنے ہوئے بندے ہیں اور آپ کے ساتھ کئی غریب الوطن آئے ہیں۔ میں کھانے کی چیزیں صدقہ کے طور پر لایا ہوں۔ انہیں قبول فرمایئے۔ آپ نے صدقہ قبول نہ کیا۔ اور کہا کہ دوسرے محتاجوں کو دے دیا جائے۔ سلمانؓ نے اسقف کے کہنے کے مطابق ایک علامتِ نبوّت کو پہچان لیا۔ کہ وہ "نبیؐ" صدقہ قبول نہ کرے گا۔

دوسرے روز سلمانؓ ہدیہ لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ کہ کل جناب نے صدقہ قبول نہیں کیا تھا۔ آج ہدیہ لایا ہوں۔ قبول فرمایئے۔ حضورؐ نے ہدیہ قبول کر لیا۔ خود بھی کھایا، اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسروں کو بھی دیا۔ اب سلمانؓ نے ایک اور نشانی بھی دیکھ لی۔ جو نبوت پر شاہد تھی۔

اس کے بعد سلمانؓ نے ایک طریق سے مُہرِ نبوت کی زیارت بھی کر لی۔ اس وقت ان کی آنکھیں محبت کے آنسوؤں سے تر ہوگئیں کہ نبوت کی تینوں نشانیاں پالیں۔ پھر مُہرِ نبوت کو چومنے کے لئے جُھکے۔ تو حضورؐ نے فرمایا۔ سلمانؓ سامنے آؤ! یہ سامنے آئے اور اپنی تمام داستان اور سرگزشت حضورؐ کو کہہ سنائی۔ اور اتنی منزلیں طے کرنے کے بعد اب گوہرِ مقصود پا لیا۔ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

مجھ کو حلقے میں تبسّم نے لیا خورشید کے
شامِ غم رخصت ہوئی جلووں میں صبحِ عید کے

یہودی آقا سے آزادی

چونکہ غلام تھے۔ اس لئے اسلامی فرائض کو بجا نہیں لا سکتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ بدر اور اُحد کے غزووں میں شامل نہ ہو سکے۔ رسولِ رحمتؐ نے ان سے فرمایا۔ بہتر ہے کہ اپنے آقا کو کچھ معاوضہ دے کر آزاد ہو جاؤ۔ انہوں نے اپنے آقا کو آزادی کے لئے کہا تو اس نے تین سَو درخت کھجور کے اور چالیس اوقیہ سونا لے کر آزاد کرنا منظور کر لیا۔ خدا نے ایسے اسباب پیدا کر دیئے کہ ایک ہی سال میں تین سَو درخت کھجور کے مہیّا ہو گئے۔ باقی سونا رہ گیا۔ خدا نے اس کا بندوبست بھی کر دیا۔ کہ ایک غزوہ سے مرغی کے انڈے کے برابر سونا آیا۔ حضورؐ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس پر اپنی زبان مبارک پھیر کر دعائے برکت فرمائی۔ اور سلمانؓ کو دے دیا۔ انہوں نے یہودی کے حوالے کر دیا۔ اس نے تولا تو چالیس اوقیہ ہوا۔ اب حضرت سلمان فارسیؓ آزاد ہو گئے اور سرورِ کائنات کی خدمتؐ میں رہنے لگے۔[1] ؎

بع۔ ازیں روئے من و آئینۂ حسنِ نگار
کہ در آنجا خبر از جلوۂ ذاتم دادند

حضرت خریمؓ بن فاتک کا قبولِ اسلام

حضرت خریم بن فاتکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے کچھ اونٹ گم ہو گئے۔ میں ان کی تلاش میں باہر نکلا۔ بہت دور جنگل میں وہ مجھ کو مل گئے۔ لیکن اتنے میں شام ہو گئی، اور میں نے جاہلیت کے دستور کے مطابق اونچی آواز سے کہا۔

"میں اس جنگل کے سردارِ جنّ کی پناہ پکڑتا ہوں"

جونہی میں نے یہ الفاظ کہے تو معًا ایک آواز (غیب سے) آئی اور مجھے یہ اشعار سنائی دینے لگے۔ ؎

وَيْحَكَ عُذْ بِاللّٰهِ ذِی الْجَلَالِ
وَالْمَجْدِ وَ النَّعْمَاءِ وَالْاَفْضَالِ

افسوس تجھ پر (جنوں کی پناہ لینے والے) اللہ ذی الجلال کی پناہ لے جو بزرگی والا، نعمتیں بخشنے والا، اور فضل کرنے والا ہے۔"

---

[1] مستفاد از مسند احمد بن حنبلؒ وغیرہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُنَزِّلِ الحَرَامِ وَالحَلَالِ
وَوَحِّدِ اللّٰہَ وَلَا تُبَالِ

جو حلال اور حرام (کے احکام) نازل کرنے والا ہے اور اللہ کی توحید مان اور کچھ فکر نہ کر۔"

مَا هُوَ ذِی الجِنِّ مِنَ الاَھْوَالِ
وَاقْرَأْ اٰیَاتٍ مِّنَ الاَنْفَالِ

جنّوں سے ڈرنا اور خوف کرنا چھوڑ دے۔ اور سورۃ انفال کی آیتیں پڑھ۔"

اِذْ یُذْکَرُ اللّٰہَ عَلَی الاَمْیَالِ
وَفِیْ سُھُوْلِ الاَرْضِ وَالجِبَالِ

ہر ہر منزل پر (صرف) اللہ کو یاد کر۔ میدانوں ٹیلوں اور پہاڑوں پر اسی کا ذکر کر۔"

وَصَارَ کَیْدُ الجِنِّ فِیْ سِفَالِ
اِلَّا التُّقٰی وَصَالِحُ الاَعْمَالِ

جنّوں کے مکروفریب تو سب جل گئے۔ اب صرف پرہیزگاری اور نیک اعمال ہی کام آئیں گے۔"

خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ نے جب غیب سے یہ اشعار سنے تو وہ مارے خوف کے لرزنے لگے اور ان کے حواس ٹھکانے نہ رہے۔ دل کڑا کر کے جب ذرا سنبھلے تو کہنے لگے ۔

یَا اَیُّھَا الدَّاعِیْ مَا تَقُوْلُ
اَرُشْدٌ عِنْدَکَ اَمْ تَضْلِیْلُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے بلانے والے جو تو مجھے کہہ رہا ہے
کیا یہ ہدایت کی بات ہے یا گمراہی ہے

اس کے جواب میں پھر ہاتفِ غیب یوں ترنّم ریز ہوا۔ ؎

هٰذَا رَسُوْلُ اللهِ ذُو الْخَيْرَاتِ
بِيَثْرِبَ يَدْعُوْآ اِلَى النَّجَاتِ

یہ ہیں اللہ کے رسول، بھلائیوں والے، نیکیوں والے
مدینہ منورہ میں بلاتے ہیں (لوگوں کو) نجات کی طرف۔"

جَآءَ بِيَاسِيْنَ وَحَمِيْمَاتِ
وَسُوَرٍ بَعْدُ مُفَصَّلَاتِ

جو قرآن میں سورۃ یاسین اور حامیم والی سورتیں لیکر آئے ہیں
اور ان کے ساتھ بہت سی مفصل سورتیں بھی لائے ہیں۔

مُحَرِّمَاتٍ وَّ مُحَلِّلَاتِ
يَاْمُرُ بِالصَّوْمِ وَ بِالصَّلٰوتِ

ان سورتوں نے حلال اور حرام کے احکام واضح کر دیئے ہیں۔
اور (یہ رسولِ پاک) روزے اور نماز کا حکم دیتے ہیں۔"

وَيَزْجُرُ النَّاسَ عَنِ الْهَنَاتِ
قَدْ كُنَّ فِى الْاَنَامِ مُنْكَرَاتِ

اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہیں اور روئے زمین کی بدیوں
کو ملیا میٹ کر رہے ہیں۔

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ مجھ پر خوف طاری ہو گیا۔ میں سخت ڈرا کہ کون غیب سے میرے ساتھ مصروفِ مکالمہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ بڑی ہمت اور جرأت کے ساتھ میں نے کہا۔ اے اشعار پڑھنے والے! بتاؤ کہ تم کون ہو؟

جواب ملا کہ میرا نام مالک ہے۔ میں مسلمان جنّ ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے نجد کے مسلمان جنّوں کی طرف امیر بنا کر بھیجا ہے۔ میں ان سب کا سردار ہوں۔ میں اس جنگل سے گزر رہا تھا کہ تو نے جنگل کے سردار جنّ سے پناہ چاہی۔ یہ شرکیہ الفاظ سن کر میرے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اور تجھ کو تبلیغ کرنے لگا کہ شرک چھوڑ کر توحید کے راستے پر چل کر موحّد بن۔ (مافوق الاسباب طور پر صرف اللہ ہی کو پکارنا۔ اور اسی کی پناہ میں آنا چاہیئے۔) اے انسان! میں نے دینِ اسلام کو قبول کر لیا ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میری رگ رگ میں سما گئی ہے۔ کیونکہ مجھے ان سے ہدایت ملی ہے۔

خریم بن فاتک رضؓ نے کہا۔ اے مالک ـ امیرِ جنّات! تمہاری گفتگو سن کر میرے دل میں خدا کے رسولؐ کی زیارت کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ اگر کوئی اس وقت میرے اونٹوں کی حفاظت کرنے والا ہوتا تو میں یہاں سے ہی سیدھا مدینہ منورہ پہنچ کر داعیِٔ اسلام کی زیارت کا شرف حاصل کرتا اور مسلمان ہو جاتا۔

امیرِ جنات نے کہا۔ اگر یہ عزم ہے تو تم مدینہ منورہ چلے جاؤ۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارے اونٹ تمہارے گھر پہنچا دونگا۔

خریم بن فاتک رضؓ یہ بات سن کر مارے خوشی کے پھولے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ سمائے۔ وہ باغ باغ ہوگئے۔ اور ایک اونٹ پر سوار ہوکر مدینہ منورہ کی طرف چل دیجئے۔ حضرت خریم کہتے ہیں کہ جب میں روانہ ہوا۔ تو امیرِ جنّات نے مجھے ان دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا ؎

صَاحَبَكَ اللّٰهُ وَسَلَّمَ نَفْسَكَا
وَ بَلَّغَ الْاَهْلَ وَ اَدّٰى رَحْلَكَا

خدا تیرا ساتھ دے اور تیری جان سلامت رکھے اور تجھے مع تیری سواری کے منزلِ مقصود پر پہنچا دے۔

اٰمِنْ بِهٖ اَفْلَحَ رَبِّىْ حَقَّكَا
وَانْصُرْهُ اَعَزَّ رَبِّىْ نَصْرَكَا

تو ان پر ایمان لا۔ اللہ تجھے نجات دے اور اُن کی (دین میں مدد کر خدائے برتر تیری مدد کرے!

خریم بن فاتک رض چلتے چلتے مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ مسجد نبوی کے نزدیک اونٹ سے اُترے۔ یہ جمعہ کا دن تھا۔ مسجد میں لوگ نماز جمعہ کے لئے آئے ہوئے تھے۔

حضرت خریم رض کہتے ہیں، میں نے اونٹ کو وہاں باندھ دیا۔ اور دل میں سوچ رہا تھا کہ نماز کے بعد خدمتِ اقدس میں حاضر ہوں گا۔ ابھی اِسی سوچ میں تھا کہ دو صحابی میری طرف آئے۔ ایک حضرت ابوذر رض اور دوسرے حضرت ابوبکر صدیق رض انہوں نے مجھ کو کہا کہ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اندر بلا رہے ہیں۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دل میں بے حد خوش ہوا۔ اور طہارت اختیار کر کے مسجد کے اندر چلا گیا۔ اور دیکھا کہ خدا کے محبوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے ہیں۔ خدا کی قسم مجھے ایسا دکھائی دیا کہ چودہویں رات کا چاند نور برسا رہا ہے۔ (صلے اللہ علیہ وسلم)

سرورِ کائنات نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔ (کیونکہ سب حالات بذریعہ وحی معلوم ہو چکے تھے۔)

مَا فَعَلَ الشَّیْخُ الَّذِیْ ضَمَنَ لَکَ اَنْ یُّؤَدِّیَ اِبِلَکَ اِلٰی اَھْلِکَ سَالِمَۃً۔ اَمَّا اَنَّہٗ قَدْ اَدَّاھَا اِلٰٓی اَھْلِکَ سَالِمَۃً ط

(خریم بن فاتک رض) تمہیں معلوم ہے کہ جس شخص (امیرِ جنّات) نے تجھ سے وعدہ کیا تھا، کیا تمہارے اونٹ صحیح سلامت تمہارے گھر پہنچا دے گا۔ اس نے کیا کیا؛ ہاں! اس نے وعدہ کے مطابق تمہارے اونٹ صحیح سلامت گھر پہنچا دیئے۔"

خریم رض نے کہا۔ اللہ اس پر اپنی رحمت نازل کرے۔ حضور ص نے بھی فرمایا۔ ہاں اللہ، اس پر اپنی رحمت نازل کرے۔

خریم بن فاتک رض نے رحمتِ عالم کی جی بھر کے زیارت کی۔ اور مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ (رضی اللہ عنہ)

لہ (حاشیہ صت۲۰۳) زہے نصیب خریم بن فاتک رض کے کہ جس کو سید الکونین اندر بلا رہے ہوں۔

بہائے وصلِ تو گر جاں بود خریدارم
کہ جنس خوب مبصر بہر چہ دید خرید

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

حضرت خریم کہتے ہیں کہ جمعہ کے خطبہ میں جو حضورؐ نے حدیث بیان کی وہ یہ ہے۔

مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلَّىٰ صَلٰوةً يَحْفَظُهَا وَ يَعْقِلُهَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ ط

(طبرانی منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند امام احمد)

جو مسلمان سنوار کر سنت کے مطابق وضو کرے پھر حفاظت[1] کے ساتھ سمجھ کر نماز ادا کرے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

مسلمان بھائیو! — قربان جاؤ رسولِ رحمت کی ذات پر۔ ان کی زندگی کو اپنا کر! بڑے مرتبے کے ہیں۔ سرورِ کائنات رسولؐ ہیں انسانوں کے اور رسولؐ ہیں جنوں کے۔ ؎

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى بَدْرِ التَّمَامِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِ الظَّلَامِ

الٰہی درود بھیج چودھویں رات کے پورے چاند پر۔ الٰہی درود بھیج اندھیروں کے مٹانے والے نور (ہدایت) پر!

بیر رومہ کا وقف مدینہ منورہ میں کنوؤں کا پانی کھاری تھا۔ ان کے سوا ایک اور کنواں تھا۔ بیر رومہ اس کا پانی میٹھا تھا اور یہ کنواں ایک یہودی کی ملکیت تھا۔ وہ اس کا پانی بیچتا تھا۔ پانی خرید کر پینا مسلمانوں کے لئے بڑا

---

[1] حفاظت کے معنی ہیں۔ نماز کے ارکان یعنی رکوع، سجود، قومہ، جلسہ، آرام اور اطمینان کے ساتھ ادا کرے۔ ٹھہر ٹھہر کر نماز پڑھے اور اس میں قرآن غور سے دل لگا کر پڑھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکل تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیر رومہ کو خرید کر مسلمانوں کے لئے پانی جاری کر دے اس کیلئے بہشت ہے۔ حضرت عثمانؓ نے اس کنوئیں کو خرید کر وقف کر دیا۔ اور پانی کی تکلیف رفع ہو گئی۔

مدینہ منورہ میں اشاعت اسلام

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے۔ اگرچہ یہاں مکہ کی سی رکاوٹیں اور تکلیفیں نہ تھیں لیکن مخالفت ضرور تھی۔ یہودی اور منافق آپ کے پکے دشمن، حاسد، اور مخالف تھے۔ اسلام کی راہ میں رکاوٹیں ڈالتے اور قریش مکہ کو حضورؐ سے لڑنے کے لئے ابھارتے تھے تاہم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم پوری آزادی کے ساتھ مدینہ میں اسلام کی اشاعت کرتے تھے۔ مہاجرین اور انصار دل و جان سے آپ کے ساتھ تھے۔ ان کی جانیں اور مال دین اسلام کی خاطر وقف تھے۔

جنگ اور جہاد کا دور مدینہ منورہ میں تشریف لاکر تقریباً آٹھ برس تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مخالفین کی شرارتوں، شورشوں اور ہنگاموں کو روکنے اور دبانے میں مصروف رہے۔ سرورِ رسولاں کی مدنی زندگی غزووں اور جنگوں کی زندگی ہے۔ یہاں حضورؐ کو جہاد کا حکم مِلا تاکہ تلوار کے ساتھ فتنوں کو مٹا دیا جائے اور راہِ اسلام کی تمام رکاوٹوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو دور کر دیا جائے۔ خدا نے فرمایا۔

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ

(پ۲ ع) اور جہاد کرو ان (کافروں) سے یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور دین خدا کے لئے ہو جائے (یعنی خدائے واحد کا حکم چلے۔"

الغرض ــ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم طیبہ طیبہ میں فتنوں کی بیخ کنی کرتے رہے تاکہ امن و امان قائم ہو جائے۔ اور اسلامی احکام پر پوری آزادی سے عمل کیا جا سکے۔ چنانچہ مدنی زندگی کے شروع کے آٹھ برس میں اسلامی فرائض میں سے جہاد ہی ہر موقع پر نمایاں دکھائی دیتا ہے اور دوسرے احکام و فرائض آہستہ آہستہ بتدریج تکمیل پذیر ہوتے ہیں۔ جوں جوں شورش بدامنی اور فساد کا خاتمہ ہوکر امن قائم ہوتا گیا۔ فرائض تکمیل پاتے اور نازل ہوتے گئے۔

حضورؐ کی مکی زندگی میں روزہ فرض نہ ہوا تھا بلکہ روزہ کی فرضیت مدینہ میں اتری۔ فتح مکہ سے قبل مسلمان مکہ مکرمہ میں جا نہیں سکتے تھے۔ کیونکہ اس وقت مکہ پورے طور پر ظالموں کی بستی تھی۔ اس لئے حج بھی اب تک فرض نہ ہوا تھا۔ حضورؐ نے مدینہ منورہ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو حاجیوں کا امیر بنا کر ۹ھ میں حج کے لئے مکہ روانہ کیا تھا۔ اور ان کے لئے پیچھے حضرت علیؓ کو کچھ احکام دے کر بھیجا تھا۔ پھر خود حضرت انورؐ ۱۰ھ کو حج کے لئے مکہ مکرمہ رحمت بار ہوئے۔ اسے حجۃ الوداع کہتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ زاد المعاد میں ہے کہ حج ۹ھ کو فرض ہوا۔ نماز اگرچہ روزمرہ کی عبادت ہے اور ابتدائے اسلام سے ہی حکم آیا تھا لیکن اس کی تکمیل بھی ہجرت کے چھ برس کے بعد ہوئی۔ کافر، مشرک اور اسلام کے دشمن کہیں امن اور چین لیتے دیتے تو عبادات اور فرائض پورے طور پر اطمینان سے بجا لائے جاتے۔

نماز جمعہ

مکہ مکرمہ میں چند آدمی مل کر نماز جماعت سے نہیں پڑھ سکتے تھے۔ اور جمعہ کے لئے جماعت سے نماز پڑھنا ضروری ہے اس لئے مکہ میں جمعہ نہیں پڑھا گیا۔ پس جمعہ بھی مدینہ منورہ میں ہی ادا کیا گیا۔ اسعد بن زرارہ رض کی تبلیغ اور سعی سے مہاجرین وغیرہم نے مدینہ منورہ میں بنی ساخد کے محلہ میں سب سے پہلے جمعہ پڑھا۔ حضرت مصعب بن عمیر رض ان کے امام تھے۔ اور نمازی کل چالیس تھے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لہ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں۔ پہلے (مکہ میں) نماز کی دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں۔ لیکن جب حضور ؐ نے ہجرت کی تو اس کے بعد چار رکعتیں فرض ہوگئیں۔ مگر سفر کی نماز پہلی حالت پر (دو رکعت) قائم رہی۔ (بخاری شریف باب الہجرت)۔ اس طرح ۵ھ تک نماز میں بات چیت کرنا اور سلام کا جواب دینا بھی جائز تھا۔ چنانچہ ابوداؤد باب رد السلام فی الصلوٰۃ میں موجود ہے۔ یہ سب کچھ ہنگاموں کے دور کا ذکر ہے۔ بعد میں اس کی ممانعت کردی گئی اور پورے خضوع وخشوع اور کمال سکون سے نماز پڑھنے کا حکم آیا۔ جو قیامت تک رہے گا۔ حضور ؐ نے فرمایا۔ مابال اقوام یرفعون البصر الی السماء فی صلوٰتھم (بخاری شریف) یہ کیسے لوگ ہیں کہ نماز میں آسمان کی طرف نظریں اٹھاتے ہیں۔ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں میں نے حضور ؐ سے نماز میں دائیں بائیں دیکھنے کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ دراصل یہ شیطان کی ایک جھپٹ ہوتی ہے۔ جس کو شیطان بندہ کی نماز سے لے بھاگتا ہے (بخاری) یعنی اس طرح بتدریج اسلام احکام وفرائض کی مدینہ میں تکمیل ہوتی گئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ منورہ آئے تو پہلے قبا میں جلوہ فرما ہوئے۔ یہاں سے جب روانہ ہونے لگے تو عمدًا جمعہ کو چلے اور بنی سالم کے محلہ میں جمعہ کی نماز پڑھائی۔ بقول طبریؒ یہ اواخر ربیع الاوّل سنہ ہجری کی بات ہے۔

مدینہ منورہ میں پہلے جمعہ کا خطبہ

مدینہ طیبہ میں سب سے پہلے جمعہ میں جو حضورؐ نے خطبہ دیا۔ یہ لافانی خطبہ رہتی دنیا تک نور افشاں رہیگا۔ الفاظ کے ہیرے یوں جگمگا رہے ہیں! فرمایا رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَاَسْتَعِیْنُہٗ وَاَسْتَغْفِرُہٗ وَ اَسْتَھْدِیْہِ ۰ وَ اُوْمِنُ بِہٖ وَلَا اَکْفُرُہٗ وَ اُعَادِیْ مَنْ یَّکْفُرُہٗ ۰ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۰ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْھُدٰی وَالنُّوْرِ وَ الْمَوْعِظَۃِ ۰ عَلٰی فَتْرَۃٍ مِّنَ الرُّسُلِ ۰ وَقِلَّۃٍ مِنَ الْعِلْمِ ۰ وَضَلَالَۃٍ مِّنَ النَّاسِ ۰ وَ انْقِطَاعٍ مِّنَ الزَّمَانِ ۰ وَ دُنُوٍّ مِّنَ السَّاعَۃِ ۔ وَ قُرْبٍ مِّنَ الْاَجَلِ ۰ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ ۰ وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَقَدْ غَوٰی وَ فَرَّطَ وَضَلَّ ضَلَالًا بَعِیْدًا ۰ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ ۰ فَاِنَّہٗ خَیْرُ مَا اَوْصٰی بِہٖ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ يَّحُضَّهٗ عَلَى الْاٰخِرَةِ وَ اَنْ يَّأْمُرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ ۝
فَاحْذَرُوْا مَا حَذَّرَكُمُ اللّٰهُ مِنْ نَّفْسِهٖ ۝ وَلَا
اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ ذِكْرًا ۝ وَ اِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ لِمَنْ
عَمِلَ بِهٖ عَلٰى وَجَلٍ وَّ مَخَافَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ عَوْنُ
صِدْقٍ عَلٰى مَا تَبْغُوْنَ مِنْ اَمْرِ الْاٰخِرَةِ ۝ وَمَنْ
يُّصْلِحِ الَّذِىْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ مِنْ اَمْرِهٖ فِى
السِّرِّ وَ الْعَلَانِيَةِ لَا يَنْوِىْ بِذٰلِكَ اِلَّا وَجْهَ اللّٰهِ
يَكُنْ لَّهٗ ذِكْرًا فِىْ عَاجِلِ اَمْرِهٖ ۝ وَ ذُخْرًا فِىْ
مَا بَعْدَ الْمَوْتِ حِيْنَ يَفْتَقِرُ الْمَرْءُ اِلٰى مَا قَدَّمَهٗ
وَمَا كَانَ مِنْ سِوٰى ذٰلِكَ يَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهٗ وَ
بَيْنَهٗ اَمَدًا بَعِيْدًا وَّ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاللّٰهُ
رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ۝ وَ الَّذِىْ صَدَقَ قَوْلَهٗ وَ اَنْجَزَ
وَعْدَهٗ لَا خُلْفَ لِذٰلِكَ ۝ فَاِنَّهٗ يَقُوْلُ عَزَّ وَجَلَّ ۝
مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَىَّ وَ مَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝
فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِىْ عَاجِلِ اَمْرِكُمْ وَاٰجِلِهٖ فِى السِّرِّ
وَ الْعَلَانِيَةِ ۝ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ
سَيِّاٰتِهٖ وَ يُعْظِمْ لَهٗ اَجْرًا ۝ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ
فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ وَاِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ يُوَقِّىْ
مَقْتَهٗ وَ يُوَقِّىْ عُقُوْبَتَهٗ وَ يُوَقِّىْ سَخَطَهٗ ۝ وَ
اِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ يُبَيِّضُ الْوُجُوْهَ وَ يُرْضِى الرَّبَّ
وَ يَرْفَعُ الدَّرَجَةَ ۝ خُذُوْا بِحَظِّكُمْ وَلَا تُفَرِّطُوْا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِجَنْبِ اللّٰہِ ۝ وَ قَدْ عَلَّمَکُمُ اللّٰہُ کِتَابَہٗ ۝ وَنَہَجَ
لَکُمْ سَبِیْلَہٗ لِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ یَعْلَمَ
الْکٰذِبِیْنَ ۝ فَاَحْسِنُوْا کَمَا اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ ۝
وَعَادُوْا اَعْدَاءَہٗ ۝ وَجَاھِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ ۝
ھُوَ اجْتَبَاکُمْ وَسَمَّاکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ لِیَھْلِکَ مَنْ
ھَلَکَ عَنْ بَیِّنَۃٍ وَّ یَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْ بَیِّنَۃٍ ۝
وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۝ فَاَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللّٰہِ ۝ وَاعْمَلُوْا
لِمَا بَعْدَ الْیَوْمِ ۝ فَاِنَّہٗ مَنْ یُّصْلِحْ مَا بَیْنَہٗ وَ
بَیْنَ اللّٰہِ یَکْفِہِ اللّٰہُ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّاسِ ۝
ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ یَقْضِیْ عَلَی النَّاسِ ۝ وَلَا یَقْضُوْنَ
عَلَیْہِ ۝ وَ یَمْلِکُ مِنَ النَّاسِ ۝ وَلَا یَمْلِکُوْنَ مِنْہُ ۝
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۝ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ ۝ (طبری)

"ہیروں" کا رنگ و نور

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ میں اس کی حمد بیان کرتا ہوں اور اسی سے مدد مانگتا ہوں۔ اور اسی (ذات پاک سے) اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں۔ اور اسی سے ہدایت کا طالب ہوں۔ میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور اس کا کفر نہیں کرتا ہوں (بلکہ) اس سے کفر کرنے والوں کو دشمن رکھتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی (قولی، بدنی، مالی) عبادت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لائق نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے۔ کوئی اس کا (کسی قسم کی عبادت میں، شریک نہیں۔ اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اس کا بندہ اور اس کا (سچا) رسولؐ ہے۔ جسے خدا نے ہدایت، نور اور نصیحت دے کر اس وقت بھیجا ہے کہ نبیوں اور رسولوں کی آمد کا سلسلہ مدّت ہوئی ٹوٹ چکا تھا۔ خدائی علم کا کچھ پتہ نہ چلتا تھا اور لوگ گمراہی کی تاریک دلدل میں پھنسے ہوئے تھے۔ زمانہ ختم ہونے کو تھا اور قیامت قریب آگئی تھی اور اجل سر پر منڈلا رہی تھی۔ (پس اس نازک دور میں) جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرماں برداری کریگا۔ وہی راہِ راست پر ہوگا۔ اور جو اُن کی نافرمانی کرے گا وہی گمراہ ہوگا۔ پس میں تم کو **تقویٰ** کی وصیّت کرتا ہوں۔ اللہ سے ڈرتے رہو۔ ایک سچے مسلمان کو اس کے مسلمان بھائی کی بہتر سے بہتر وصیت یہی ہوسکتی ہے کہ وہ اسے آخرت کی رغبت دلائے اور خوف خدا سے لرزائے۔

(اللہ کے بندو!) اللہ سے (ہردم) ڈرتے رہو کہ خود اس نے تمہیں اپنی ذات سے ڈرتے رہنے کا حکم فرمایا تھا۔ اس سے بڑھ کر نہ کوئی نصیحت ہے اور نہ کوئی ذکر افضل ہے۔ (یاد رکھو) ثوابِ آخرت کی امید موقوف ہے ان اعمالِ صالح پر جو تم تقویٰ اور خدا کے ڈر سے بجا لاؤ گے۔ ہاں جس شخص نے صرف رضائے الٰہی کی خاطر اپنے تمام ارادوں اور کاموں کی اصلاح کر لی جو اس کے اور خدا کے درمیان ہیں خواہ وہ امور پوشیدہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں خواہ ظاہری۔ اللہ رب العزت اُسے دنیا میں نہ[illegible] بام
اور کامران کر دیگا اور لوجہ اللہ کیئے گئے (پُرخلوص) کاموں کا
آخرت میں اجرِ عظیم عطا فرمائے گا اور یہی وہ وقت ہوگا۔
کہ جب آدمی اپنی نیکیوں کے لئے ازحد محتاج ہوگا اور اس
روز نیکیوں کے سوا دوسرے اعمالِ (بد) سے اُسے اتنی نفرت
ہوگی کہ چاہے گا کہ کاش میرے اور میرے بُرے اعمال کے
درمیان بے حد فاصلہ ہوتا۔

(لوگو! سنو!) خدا تعالیٰ تم کو اپنی ذاتِ پاک سے ڈراتا
ہے۔ (پس اس کے غصّے سے ڈر جاؤ کہ ڈرنے والے) بندوں
پر وہ شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

مجھے اس خدا کی قسم جس کی بات سچی ہے اور جس کے
وعدے پورے ہوکر رہتے ہیں۔ جو کچھ میں تمہیں کہہ رہا ہوں
(وعظ و نصیحت کر رہا ہوں) یہ سب کچھ حق اور اٹل ہے۔
خود خدائے بزرگ و برتر فرماتا ہے۔ میرے ہاں کی باتیں نہیں
بدلتیں۔ اور نہ میں اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں۔

(لوگو! میں بار بار تم کو کہتا ہوں) اللہ سے ڈر جاؤ۔ دنیا کے
معاملات میں بھی اور آخرت کے معاملات میں۔ پوشیدہ باتوں
میں بھی اور ظاہری باتوں میں بھی۔ کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے
ڈرتا ہے خدا اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اسے بڑا اجر
دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا خوف کھانے والا ــــ اس سے ڈرنے والا
ہی کامیاب اور مقصد ور ہے۔ (یاد رہے کہ) خدا کے غصّے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذابوں سے بچانے والی چیز خوفِ خُدا ہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ قیامت کے روز تمہارے منہ نورانی اور چہرے روشن ہوں۔ اللہ خوش ہو اور درجے اونچے ملیں تو دل پر خوف[1] کا پہرہ بٹھاؤ۔ ہر وقت اس سے ڈرتے رہو۔

(اللہ کے بندو! درجاتِ آخرت سے) اپنا حصہ لے لو۔ اللہ کی ہمسایگی میں کمی نہ کرو۔ (خوب نیکیاں کرلو کہ رتبے بلند ہوں۔ دیکھو!) اس نے اپنی کتاب قرآنِ مجید (میری زبانی) تمہیں سکھا دی۔ اور تمہاری ہدایت کی راہیں کھول دی ہیں اس لئے کہ سچے اور جھوٹے دنیا میں ظاہر ہو جائیں۔

(اللہ کے بندو!) اللہ نے تمہارے ساتھ احسان کیا ہے (کہ قرآن اور رسولِ رحمت تمہارے پاس بھیجا) پھر تم بھی (اپنے بھائیوں کے ساتھ) احسان کرو۔ (کہ ان کو نیکی کی طرف بلاؤ) اور اللہ کے دشمنوں کو (اللہ کے لئے) اپنا دشمن سمجھو۔ راہ خدا میں جم کر جہاد کرو۔ ایسا کہ جہاد کا حق ادا ہو جائے۔ اس نے (اپنی مہربانی سے) تمہیں چن لیا ہے اور اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے تاکہ

---

[1] یہ جو بار بار حضورؐ نے خوفِ خدا کی تاکید کی ہے اس کے بین السطور میں احکامِ الٰہی کی تعمیل مقصود ہے کیونکہ جس کے دل میں خدا کا ڈر ہوگا وہ اس کے احکام ضرور مانے گا خود کو اللہ کے حوالے کر دے گا، اللہ کا پورا پورا فرماں بردار ہو جائے گا۔ سیدھی بات یہ ہے کہ مسلمان ہو جائے گا کہ مسلمان کے معنی ہی فرمانبردار کے ہیں۔ پس اللہ سے ڈرنے والا، حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پوری طرح بجا لائے گا۔ اور جو احکامِ الٰہی کا پابند نہیں ہے۔ وہ اللہ سے نہیں ڈرتا ہے۔

(صادق)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر ہلاک ہونے والا (کتاب و سنت کے) دلائل دیکھ کر (پھر ضد سے انہیں ٹھکرا کر) ہلاک ہو جائے گا۔ اور ہر (ابدی) زندگی حاصل کرنے والا دلائل کے ساتھ زندہ رہے، نیکی کرنے کی طاقت اللہ کی توفیق سے ہے۔ (اللہ کے بندو! اللہ کو یاد کیا کرو اور وہ عمل کر لو جو مرنے کے بعد کام آئیں۔

(سنو!) جو تعلقات تمہارے اور خدا کے درمیان ہیں۔ اگر تم ان کو سنوار لوگے تو اللہ تعالیٰ تمہارے اور لوگوں کے درمیان تعلقات کو سنوار دے گا۔ اس لئے کہ خدا کا بندوں پر حکم چلتا ہے اور بندوں کا خدا پر کچھ زور نہیں! وہ ساری مخلوق کا مالک اور ان پر حاکم ہے اور آپ کسی کا مملوک اور محکوم نہیں۔ اللہ بہت بڑا ہے اور سب طاقتیں اور قوتیں خدائے عظیم کی توفیق سے ہیں۔"

لامثال خیر خواہی

خداوندا! تیرے سچے رسول صلے اللہ علیہ و سلم نے ہماری بڑی خیر خواہی کی ہے۔ انہوں نے بار بار ہمیں تجھ سے ڈرایا ہے۔ تیری طرف بلایا ہے اور تیرے در پر جھکایا ہے۔ توحید کا لبریز جام پلایا۔ اور ایسی نصیحتیں فرمائی ہیں۔ جو صرف پیغمبر برحق کی ہی ہو سکتی ہیں اور یہ نصیحتیں دین و دنیا کی فوز و فلاح کے لئے کافی ہیں۔

یا الٰہی! ہمارے ایسے رؤف رحیم۔ ہمدرد اور غم خوار رسولؐ پر، ستاروں کی تعداد، درختوں کے پتوں، سمندروں دریاؤں کے پانیوں، ریت کے ذرّوں، زمین کے پھیلاؤں، آسمانوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نطاؤں، عرش کی فضاؤں، سورج کی کرنوں، چاند کی شعاعوں، تمام مخلوق اور اپنے علم، فضل اور رحمت کے برابر درود و سلام نازل فرما۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

جواثی گاؤں میں پہلا خطبہ مدینہ منورہ سے باہر سب سے پہلے جواثی میں جمعہ پڑھا گیا جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:۔

مسجد نبوی کے بعد سب سے اول جمعہ کی نماز قبیلہ عبدالقیس کی مسجد میں ہوئی۔ اور یہ مسجد موضع جواثی ضلع بحرین میں واقعہ ہے۔ (بخاری شریف)

اذان کی ابتداء اذان کی ابتداء مدینہ منورہ میں سلہ کو ہوئی۔ صحیح بخاری میں اس کا حال یوں مرقوم ہے:۔

جب مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو ہر ایک کو اطلاع (نماز کی) دشوار ہوگئی۔ اس لئے سب نے مل کر مشورہ کیا کہ نماز کی اطلاع کے لئے کوئی تدبیر کرنی چاہیئے جس سے سب لوگوں کو جماعت کا علم ہو جاتے۔ اور سب لوگ جماعت کے وقت جمع ہو جائیں۔ چنانچہ کسی نے مشورہ دیا کہ عیسائیوں کی طرح نماز کی تیاری کے وقت ناقوس بجایا جائے تاکہ اس کی آواز سن کر لوگ آجائیں۔ کسی نے مشورہ دیا کہ مجوسیوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرح آگ جلائی جائے کہ اس کی روشنی کو دیکھ کر لوگ اکٹھے ہو جائیں۔ کسی نے کہا کہ سینگ بجانا چاہیئے۔ جس طرح یہودی بجاتے ہیں۔ بعض نے کہا کہ کوئی نشان کھڑا کر دینا چاہیئے۔ کہ جھنڈی کو دیکھ کر لوگ آ جائیں۔ حضرت عمرؓ بولے کہ کسی آدمی کو مقرر کر دینا چاہیئے کہ وہ نماز کا اعلان کر دے۔ اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ جلانا مجوسیوں کا کام ہے۔ ناقوس بجانا نصاریٰ کا کام ہے اور سینگ بجانا یہود کی حرکت ہے۔ رہا نشان قائم کرنا تو یہ بھی ٹھیک نہیں۔ خیر یہ معاملہ یوں ہی رہا۔ کچھ فیصلہ[1] نہ ہو سکا۔ (پھر) رات کو حضرت عبداللہ بن زید کو فرشتہ نے اذان کی تعلیم خواب میں دی۔ انہوں نے صبح حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اور خواب کی کیفیت بیان کی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ تم یہ اذان بلالؓ کو سکھا[2] دو۔ ان کی آواز بلند ہے، وہ اعلان کر دیا کریں گے۔ چنانچہ عبداللہؓ نے بلالؓ کو اذان سکھا دی اور بلالؓ نے اذان کہی۔ حضرت عمرؓ نے جب یہ اذان سنی تو گھر سے دوڑے ہوئے آئے اور حضورؐ سے عرض کیا کہ میں نے بھی وہی خواب

---

[1] فیصلہ اس لئے نہ ہوا کہ سب کے مشوروں کو حضورؐ نے ناپسند کیا اور یہ معاملہ دین کا ہے یا آسمان سے وحی آتی یا وحی خفی ہوتی۔ یعنی حضورؐ زبان سے کوئی بات ارشاد فرماتے تب بات مقرر ہوتی۔ (صادق)

[2] حضورؐ کا یہ کہنا کہ (عبداللہؓ) تم یہ اذان بلالؓ کو سکھا دو۔ اب یہ فرمان رسولؐ ہو کر دینی امر بن گیا۔ حدیث پاک ہو گئی اور بروئے حدیث پاک اذان امور دین سے ہو گئی اگر حضورؐ حکم نہ دیتے تو محض حضرت عبداللہؓ کے خواب پر اذان مقرر نہ کی جاتی۔ (صادق)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا جو عبداللہؓ نے دیکھا ہے۔ (بخاری شریف۔کتاب الاذان)

عیدین کی نماز اور دیگر احکام

نماز عیدین بھی مدینہ منورہ میں ہی مقرر کی گئی۔ ۱ھ میں نہیں پڑھی گئی۔ کیونکہ عیدین کی نماز رمضان کے تابع ہے۔ رمضان کے روزے ۲ھ میں فرض[1] ہوئے اس لئے نماز عید بھی دوسرے سال ہی مسنون ہوئی اور اسی سال صدقۂ فطر واجب[2] ہوا اور تحویلِ[3] قبلہ ہوئی۔ زکوٰۃ ۲ھ میں فرض ہوئی۔ اور عیدالاضحیٰ بھی مدینہ منورہ میں پڑھی گئی اور قربانی بھی مقرر ہوئی

(کتب حدیث وسیر)

صلوٰۃ الخوف کا حکم ۵ھ کو غزوۃ الرقاع میں اترا۔

(طبری وغیرہ)

غرض رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیل و نہار مدینہ پاک میں دشمنوں کے فتنوں اور ان کی بغاوتوں کے کچلنے اور جنگوں کو سر کرنے میں گزرتے تھے اور ساتھ ہی حضورؐ اللہ کی وحی کے مطابق احکامِ الٰہی اور فرائض خداوندی کی تکمیل بھی کرتے جاتے تھے۔ اسلام کے نور کو پھیلاتے جلتے تھے۔

رسولِ خدا کے عزائم

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا مکہ میں تیرہ برس تک مصائب کا زمانہ

---

[1] آخر شعبان۔ [2] ۲ھ آخر رمضان۔ [3] ۲ھ نصف شعبان۔
(کتب سیر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاٹ کر صبر آزما تکالیف اٹھا کر مدینہ میں آنا ۔ یہ سب حال آپ مختصر طور پر پڑھ چکے ہیں۔ دیکھا آپ نے حضرت انورؐ کا صبر، حوصلہ اور عزائم! اتنے طویل زمانہ میں شب و روز چاروں طرف سے آپ پر آلام و حوادث کے تیروں کی بارش ہوتی رہی ہے۔ لیکن صداقت کے مہرِ انور، اخلاق کے بدرِ منیر، صبر کے فاران، عزم کے آسمان اور نیلگوں افلاک کے طے کرنے والے (ہزاراں درود و سلام) قطعی بے پروا ہیں کہ اعداء کیا کر رہے۔ شیطانیت کے جوالا مکھی سے ہلاکت کا لاوا بہ رہا ہے، لیکن سرورِ رسولاں عرشِ استغناء پر جلوہ بار ہیں۔ توحید کے کیف نے آلام کو انگبیں بنا دیا اور "بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ" کی فرض شناسی نے توفیقِ ایزدی سے مسلح ہوکر کفر کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

رسالتمآبؐ کے عزائم سے سبق

خواجہ بدر و حنین صلے اللہ علیہ وسلم کے مرورِ حیات کا ہر لمحہ امت کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ حضورؐ کی زندگی یہ سبق دیتی ہے کہ انسان دنیا میں محض کھانے پینے اور پھولوں کی سیج پر لیٹنے کے لئے نہیں آیا۔ بلکہ وہ وحدتِ ایزدی کا نغمہ الاپنے اور اس کی خالص عبادت کرنے کے لئے آیا ہے۔ اُس نے احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے لئے یہاں جنم لیا ہے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے مقصد کی خاطر اس نے واقعات، حادثات اور اندوہ و آلام سے نبرد آزما ہونا ہے۔ شیطانی طاقتوں اور باطل قوتوں سے ٹکر لینی ہے۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ دنیا کی زندگی میں کامیاب ہوں جس غرض کے لئے دنیا میں آئے ہیں وہ پوری ہو تو ہمیں اپنی زندگی اسوۂ پیغمبرؐ کی روشنی میں گزارنی چاہیئے۔ حضورؐ نے رسالت کی ذمہ داری کو پورا کرکے دینِ حق کا ہم کو وارث اور امین بنایا ہے۔ اس وراثت اور امانت کی ذمہ داریاں ہم پر عاید ہوتی ہیں۔ پھر ہر قیمت پر ہمیں اس دین کی اشاعت کرنی چاہیئے۔ ضروری ہے کہ توحید خالص کا پیغام ہر فرد بشر کو پہنچائیں اور کتاب وسنت کے نور سے گھر گھر اجالا کر دیں۔ یہ قیمتی زندگی جس خالق برتر نے ہمیں عطا کی ہے اس نے داورِ محشر بن کر ہم سے اس کا حساب لینا ہے۔

ہم کو غور کرنا چاہیئے کہ ہم کون ہیں؟ کہاں سے آئے ہیں؟ اور کہاں جانا ہے؟ اس عالمِ کون و فساد میں کیا کرنے آئے ہیں؟ پھر غور کریں ؎

خودی کے نگہباں کو ہے زہرِ ناب
وہ ناں جس سے جاتی رہے اسکی آب
وہی ناں ہے اس کے لئے ارجمند
رہے جس سے دنیا میں گردن بلند
فروِ فالِ محمود سے درگزر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خودی کو نگاہ رکھ ایازی نہ کر
وہی سجدہ ہے لائقِ اہتمام
کہ ہو جس سے ہر سجدہ تجھ پر حرام
یہ عالم یہ ہنگامۂ رنگ وصوت
یہ عالم کہ ہے زیرِ فرمانِ موت
یہ عالم یہ بُت خانۂ چشم وگوش
جہاں زندگی ہے فقط خورد و نوش
خودی کی یہ ہے منزلِ اوّلیں
مسافر یہ تیرا نشیمن نہیں
تری آگ اس خاکداں سے نہیں
جہاں، تجھ سے ہے تو جہاں سے نہیں
بڑھے جا یہ کوہِ گراں توڑ کر
طلسمِ زمان و مکاں توڑ کر
(اقبالؒ)

مدینہ منورہ کی سازگار فضا
یہودیوں سے معاہدہ

حضورؐ نے مدینہ منورہ آکر امن و امان اور صلح و آشتی کی فضا قائم کی۔ اسلامی تاریخ کا سب سے بڑا کارنامہ مہاجرین اور انصار کی مواخات ہے۔ اور کام جس خوش اسلوبی، سیاسی حکمت اور اساسی استحکام کے ساتھ انجام پایا۔ اس کی مثال تاریخِ عالم میں نہیں ہے۔ یہ بھی حضورؐ کا ایک معجزہ تھا کہ دونوں جماعتوں کے حیرت انگیز اتحاد نے آگے چل کر سلطنتوں کو الٹ کر رکھ دیا۔ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساری دنیا میں اسلام پھیل گیا۔ مدینہ میں جو انصار کے قبائل میں پرانی رنجشیں اور عداوتیں چلی آ رہی تھیں۔ حضورؐ کی تعلیم سے سب دور ہوگئیں۔ اور تمام انصار و مہاجر یک جان ہوکر رحمتِ عالمؐ کے فدائیؓ بن گئے۔

مدینہ میں یہودی بھی بکثرت آباد تھے۔ اور ان کا بڑا اثر و رسوخ تھا۔ حضور انورؐ نے ان کو بلایا۔ اور بڑے اخلاق و محبت سے فرمایا کہ شہر میں امن و امان قائم رکھنے کی خاطر آؤ ہم آپس میں ایک معاہدہ کرلیں۔ جس کی رُو سے ہم ایک دوسرے کی عزت اور جان و مال کی حفاظت کرسکیں گے۔ یہودیوں نے خوش ہوکر آپ سے معاہدہ کر لیا۔ جو یہ ہے!

۱۔ یہودیوں کو مدینے میں پوری مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔
۲۔ خون بہا اور فدیہ کا جو طریقہ شروع سے چلا آ رہا ہے وہ قائم رہے گا۔
۳۔ مسلمان اور یہودی غیروں کے مقابلہ میں ایک سیاسی وحدت متصور ہوں گے۔
۴۔ دونوں فریق مدینے میں خون ریزی نہیں کریں گے۔ (گویا مدینہ حرم ہے!)
۵۔ اگر دشمن نے مدینہ پر حملہ کیا تو دونوں فریق متحدہ طور پر حملہ آور کا مقابلہ کریں گے۔

فریقین میں سے اگر کسی کو جنگ پیش آگئی تو دوسرا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فریق اس کو مدد دیگا۔

۷۔ تمام جھگڑوں اور تنازعوں کا آخری فیصلہ جناب رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رائے مبارک پر موقوف ہوگا! (گویا حضورؐ تاجدارِ مدینہ ہوئے)

اندرونی خلفشار کا سدِ باب کر کے پھر حضورؐ نواحی مدینہ کے قبائل سے بھی ملے۔ ان میں سے بعض کے ساتھ معاہدہ کیا۔ بعض نے غیرجانبدار رہنے کا وعدہ کیا۔ بعض نے مسلمانوں کے دشمنوں سے دوستی نہ کرنے کا اقرار کیا۔ غرض اس طرح مسلمانوں کی مخالفت کم ہوتی گئی اور تعلقات بڑھتے گئے۔ مسلمانوں کی اس کامیابی کے پیشِ نظر قریشِ مکہ کے غیظ و غضب کی آگ اور بھڑک اٹھی اور لگے وہ حملے کی تیاریاں کرنے۔

ابوجہل کے بدارادے

صحیح بخاری میں ہے کہ سعد بن معاذؓ امیہ بن خلف کے دوست تھے۔ امیہ جب مدینے کی طرف سے گزرتا تو سعد بن معاذؓ کے ہاں ٹھہرتا اور سعد بن معاذؓ جب مکہ جاتے تو امیہ کے پاس اترتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لے آئے تو ایک بار سعدؓ عمرہ کرنے کے لئے مکہ گئے۔ امیہ کے پاس ٹھہرے اور اس سے فرمایا کہ کوئی تنہائی کا وقت تلاش کرو تاکہ میں کعبہ کا طواف کر لوں۔ دوپہر کے وقت امیہ، سعدؓ کو (طواف کرانے کے لئے) لے چلا۔ راستے میں ابوجہل ملا اور پوچھنے لگا۔ ابوصفوان (امیہ) یہ تمہارے ساتھ کون شخص ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیہ نے کہا۔ سعدؓ ہے! ابوجہل بولا (اے سعدؓ!) تو کیسے چین واطمینان سے مکہ میں طواف کر رہا ہے۔ حالانکہ تم نے ہی بےدینوں[1] کو (مدینہ میں) جگہ دی۔ اور تمہارا خیال ہے کہ ان کی اعانت و امداد کرو گے۔ خدا کی قسم! اگر تو ابوصفوان کے ساتھ نہ ہوتا تو اپنے گھر کو جیتا نہ لوٹتا۔

سعدؓ نے کہا۔ اگر تو مجھے اس سے روکے گا۔ تو میں تجھے ایسی چیز سے روک دوں گا جو اس سے زیادہ اہم ہے۔ یعنی مدینہ کی طرف تیرا رستہ بند کردوں گا (اور تم لوگوں کی شام کی تجارت بند ہو جائے گی)

امیہ کہنے لگے! (اے سعدؓ) ابوالحکم (ابوجہل) سے چلّا کر بات نہ کر۔ کیونکہ یہ مکہ کے سردار ہیں۔ سعدؓ نے جواب دیا۔ امیہ اپنی دوستی ختم کر کیونکہ خدا کی قسم! میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ یہ لوگ (ابوجہل) وغیرہ تیرے قاتل ہیں۔ امیہ نے کہا۔ کیا یہ مجھے مکہ میں قتل کر دیں گے۔ سعدؓ نے جواب دیا۔ اس بات کا مجھے علم نہیں!

امیہ یہ سن کر بہت گھبرایا اور گھر واپس آکر اپنی بیوی سے کہنے لگا۔ صفوان کی والدہ! تجھے کچھ خبر ہے کہ سعدؓ نے مجھ سے کیا کہا۔ امّ صفوان نے کہا۔ سعدؓ نے کیا کہا۔ امیہ

---

[1] اللہ اکبر! ابوجہل وغیرہ قریش مکہ کی جہالت اور ضد کی حد ہو گئی تھی۔ کہ جو لوگ (صحابہؓ) توحید و رسالت کو مان کر ایک اللہ کی پوجا بلا شرکت غیرے کرنے لگ گئے۔ یہ ان کو بے دین کہتے تھے۔ حضورؐ پر خود کو بھی مشرکوں نے صابی کہا اس لئے کہ آپؐ اللہ کی توحید بیان کرتے تھے۔ اور شرک کی تردید!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنے لگا۔ سعدؓ کہتا ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے خبر دی ہے کہ یہ لوگ تجھے قتل کر دیں گے۔ میں نے سعدؓ سے پوچھا کیا مکہ میں قتل کر دیں گے ؟ تو سعد نے جواب دیا۔ اس کا مجھے علم نہیں۔ اس کے بعد امیہ نے کہا۔ خدا کی قسم! میں مکہ سے باہر ہی نہیں جاؤں گا۔

لیکن جب جنگِ بدر کا دن ہوا تو ابوجہل نے سب لوگوں سے کہا۔ چلو اور اپنے قافلہ کی (جو شام سے آ رہا ہے) خبرگیری کرو۔ (امیہ نے باہر جانا نہ چاہا۔ ابوجہل امیہ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ ابوصفوان! تم مکہ کے رئیس ہو، اگر لوگ تم کو پیچھے رہتے دیکھیں گے تو وہ بھی تمہارے ساتھ پیچھے ہٹ جائیں گے۔ (امیہ نے ابھی جانے سے انکار کر دیا) ابوجہل نے نہ چھوڑا۔ بالآخر امیہ نے کہا کہ اگر تم نہیں مانتے ہو تو میں مکہ میں جو سب سے بہتر اونٹ ہوگا وہی خریدوں گا (اور اس پر سوار ہوکر جاؤں گا۔ تاکہ ضرورت کے وقت بھاگ سکوں)

چنانچہ امیہ نے بہتر اونٹ خریدا اور اپنی بیوی سے کہا صفوان کی والدہ! میرے لئے سامان تیار کرو۔ امّ صفوان بولی۔ تم اپنے یثربی بھائی کا قول بھول گئے ہو؟ امیہ نے کہا۔ نہیں بھولا تو نہیں ہوں۔ میں اس (ابوجہل) کے ساتھ تھوڑی دور جانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ امیہ مکہ سے چل دیا اور جس منزل پر اترتا، اونٹ کو اپنے پاس باندھ رکھتا۔ اور برابر اسی طرح کرتا رہا۔ لیکن بالآخر خدا نے اس کو بدر میں قتل کرا دیا۔ (بخاری شریف)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے آپ بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ حضورؐ کے مدینہ چلے آنے کے بعد بھی ابوجہل اور اس کے ساتھی آپؐ کے کس قدر دشمن اور درپئے آزار تھے۔ وہ نہ چاہتے تھے کہ حضورؐ کو مدینہ میں بھی رہائش ملے۔ بلکہ وہاں سے بھی ان کو نکلوا دینے کا تہیہ کر چکے تھے۔ ابوجہل حضرت سعدؓ سے کس قدر سیخ پا ہوا اور بولا کہ تم نے حضورؐ اور دوسرے صحابہؓ کو مدینے میں کیوں جگہ دی ہے؟

سید العربؐ والعجم کے غزوات

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیرِ امم کیا ہے
شمشیر وسناں اوّل طاؤس ورباب آخر (اقبالؒ)

سرورِ رسولاںؐ مدینہ منورہ میں دس سال رہے۔ یہاں خدا نے پہلے سال ہی جہاد کا حکم بھیج دیا۔ کیونکہ کفار مکہ کا تشدد حدود فراموش ہو چکا تھا اور مسلمانوں کی مظلومیت کی انتہا ہو گئی تھی۔ ارشاد فرمایا۔

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ط وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ نِ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ

(لہ فٹ نوٹ صفحہ ۲۲۵) حضورؐ کا فرمان سچ ہوگیا۔ سچ فرمایا خدا تعالیٰ نے۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ط (پ ۱۷ ع ۱۳)
مسلمانوں کو (کافروں سے) لڑنے کی اجازت دی گئی ہے
اس لئے کہ ان پر ظلم ہوا ہے اور بیشک اللہ ان کی مدد
کرنے پر البتہ قادر ہے۔ ان لوگوں (مسلمانوں) کو اپنے
گھروں سے ناحق نکالا گیا۔ صرف اتنی بات کہنے پر کہ
ہمارا پروردگار اللہ ہے"

اس حکم جہاد کے بعد آپ شمشیر بکف ہو گئے اور کفار سے جہاد و قتال شروع کر دیا۔ لشکر بھی بھیجے۔ اور خود بھی بنفسِ نفیس جنگوں میں تشریف لے گئے۔ جس جنگ میں بذاتِ خود تشریف لے گئے اس کو غزوہ کہتے ہیں اور جہاں صرف لشکر بھیج دیا، خود نہ گئے ہوں اس کو اہلِ سیر سَرِیَّہ بولتے ہیں۔

ہم یہاں مشہور غزوات کا حال اختصار سے بیان کرتے ہیں تاکہ قارئین کرام کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی کی اہم مصروفیات کا علم ہو جائے اور ساتھ ہی اس بات کا پتہ چل جائے کہ حضورؐ نے دینِ حق دنیا والوں کو پہنچانے کی خاطر۔ بندگانِ خدا کی خیر خواہی کے لئے کس قدر تکلیفیں اور مصیبتیں اٹھائی ہیں۔ اور پھر ہم آپ کے لائے ہوئے دین کی قدر کریں۔ اور حضورؐ کا احسان مانیں!

کفارِ مکہ کی دشمنی جاری ہے

حضورؐ کفارِ مکہ کی چیرہ دستیوں اور ظلم وستم سے تنگ آکر اپنے وطنِ مالوف کو خیر باد کہہ کر مدینہ چلے آئے تھے۔ اس پر بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریشِ مکہ کو صبر نہ آیا۔ انہوں نے حضورؐ کی مخالفت اور عداوت بدستور جاری رکھی اور موقعے کی تلاش میں رہے کہ مدینہ جاکر ان کا کام تمام کر دیں۔

قریش کے قافلہ کی بدنیتی

ابوسفیان اور منافقین مدینہ کے درمیان خط وکتابت ہو رہی تھی۔ اور قاصدوں کا آنا جانا شروع تھا اور یہ بات قرار پاچکی تھی کہ تمہارا قافلہ جب شام سے واپس مکہ آئے تو راستہ گزرتے ہوئے مدینہ میں داخل ہو جائے۔ ہم پوری طرح تمہارا ساتھ دیں گے۔ گویا منافق کفارِ مکہ کو شہ دے رہے تھے اور کفار نبرد آزمائی کے لئے پَر تول رہے تھے۔

قریش کا یہ قافلہ اگرچہ تجارتی تھا لیکن اس کے ساتھ مسلح قریشیوں کا ایک بڑا جتھہ تھا۔ جو آمادہ جنگ تھا۔ آپ کو معلوم ہے کہ یہ وہی لوگ تھے کہ جنہوں نے تیرہ برس تک رسولِ رحمت کو ستائے رکھا۔ وہ وہ تکلیفیں اور دکھ آپ کو پہنچائے کہ ان کے تصوّر سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ حضورؐ کو قتل کر دینے کا منصوبہ باندھا اور آپ رات کو ہجرت کر آئے۔ اب مدینہ کے پاس سے گزرتے وقت ان لوگوں سے سخت خطرہ تھا۔ اور پھر ان کی مدینہ کے منافقوں سے سازباز بھی ہو چکی تھی۔ اس ساری صورتِ حال سے حضرت انورؐ پوری طرح واقف تھے۔ پھر کس طرح ہو سکتا تھا کہ ان جان کے دشمنوں اور خون کے پیاسوں سے حضورؐ تغافل برتتے اور انہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر تعرض کے گزر جانے دیتے۔ یاد رہے کہ حضورؐ کی تمام جنگی کاروائیاں مدافعانہ تھیں۔ جارحانہ ہرگز نہ تھیں۔

ہجرت کا پہلا سال

سریّوں کی روانگی ہجرت کے پہلے سال اللہ تعالےٰ نے حضورؐ کو جہاد[1] کا حکم دے دیا تاکہ کفر کا تشدّد اور تغلّب مٹے، ملک میں عدل وانصاف قائم ہو اور لوگ دینِ اسلام پر کھلم کھلا عمل کریں۔ سرورِ کائناتؐ نے خدا کے اِذن سے حضرت حمزہؓ کو تیس مہاجرین کے ساتھ قریش کے قافلہ سے تعرض کے لئے رمضان شریف میں روانہ کیا۔ تاکہ قافلہ کے مسلح جوان مدینہ پر حملہ آور نہ ہوں اور حضرت عبیدہ بن حارثؓ کو ساٹھ مہاجرین کی معیّت میں بطن رابغ کی سمت بھیجا۔

اس طرح حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو بیس مہاجرین کی سرداری میں جحفہ کے قریب موضع خرار کو روانہ فرمایا۔ یہ سب سریّے قافلہ قریش سے تعرض کے لئے بھیجے تاکہ قافلہ والے مدینہ میں بدنیتی سے داخل نہ ہوں۔

غزوۂ ابواء مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک گاؤں ہے ابواء، صفر کے مہینے میں خود سرورِ عالم صلے اللہ علیہ

---

[1] تیرہ برس مکہ میں ستائے جانے کے بعد اب مدینہ میں بھی دشمن پیچھا نہیں چھوڑتے تو جہاد کا حکم کیوں نہ دیا جاتا۔ پس جہاد اسلام میں مدافعانہ جنگ کا نام ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم ابوار کو تشریف لے گئے۔ اس کو غزوہ ودان بھی کہتے ہیں۔
یہاں بھی قافلے سے تعرض مقصود تھا۔ مدافعانہ تعرض!

ہجرت کا دوسرا سال

غزوۂ بواط رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم قافلہ کے مدافعانہ تعرض کے لئے مقام بواط کی طرف تشریف لے گئے۔ لیکن قافلہ سے مقابلہ نہ ہوا۔

غزوۂ عشیرہ غزوۂ عشیرہ کو غزوۂ بدر اولیٰ بھی کہتے ہیں اور اس کا واقعہ یہ ہے کہ قریش کا قافلہ مکہ سے شام کو جاتا تھا۔ حضورؐ اس کی مزاحمت کے لئے بنی مدلج کے ناحیہ میں تشریف لے گئے۔ لیکن اب کے بھی قافلہ نہ مِلا۔ اور یہ وہی قافلہ تھا کہ جب واپس مکہ کو آیا تو حضورؐ پھر اس کے مقابلہ[1] کے لئے نکلے۔ قافلہ بچ کے نکل گیا اور جنگ بدر کا ذریعہ بن گیا۔ اس طرح کہ اس کی مدد کے لئے مکہ سے مسلح فوج آگئی اور بدر کا معرکہ گرم ہوگیا۔ قافلہ تو ایک بہانہ تھا۔ دراصل خدا تعالےٰ کو بدر میں اسلام کا اعزاز اور کفر کا اضلال منظور تھا۔

بطن نخلہ کی مہم رسولؐ رب العالمین نے عبداللہ بن جحشؓ کی سرکردگی میں چند آدمیوں کی مہم بطن نخلہ

[1] اس لئے مقابلہ کے لئے نکلے کہ قافلہ مدینہ میں داخل ہوکر فساد برپا نہ کرے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف روانہ کی۔ ان کے اسماء گرامی یہ ہے۔
حضرت عمار بن یاسرؓ، حضرت ابوحذیفہ بن عینیہ بن ربیعہؓ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت عتبہ بن غزوانؓ، حضرت سہل بن بیضہ رضؓ، حضرت عامر بن فہیرہؓ، حضرت واقد بن عبداللہ یربوعیؓ وغیرہ۔ ان سب کے سردار عبداللہ بن جحش تھے۔

راستے میں سعد بن ابی وقاصؓ اور عتبہ بن غزوانؓ کا اونٹ گم ہوگیا۔ دونوں اس پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ یہ اونٹ کی تلاش میں پیچھے رہ گئے۔ انھوں نے اپنے سردار سے اونٹ کو تلاش کرنے کی اجازت لے لی تھی۔

ابن جحشؓ اور ان کے باقی ساتھی آگے چلے گئے۔ حتیٰ کہ بطنِ نخلہ میں پہنچ گئے۔ وہاں اُن کی کفار سے لڑائی ہو گئی۔ لڑائی میں ان کو شروع رجب اور آخر جمادی الثانی میں التباس ہوگیا۔ پس کفار میں سے عمرو بن الحضرمی مارا گیا۔ اور عثمان بن عبداللہ اور حکم بن کیسان کو قید کر لیا گیا اور نوفل بن عبداللہ بھاگ گیا۔

حضرت عبداللہ بن جحشؓ اور ان کے ساتھی — دو قیدی اور لدے ہوتے اونٹ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ اُدھر کفار مکہ نے طعنہ دینا شروع کر دیا کہ مسلمانوں نے ماہِ حرام میں قتال حلال کر لیا ہے کہ ہمارے ساتھی کو ماہِ رجب میں قتل کر ڈالا۔ مسلمانوں نے کہا کہ ہم نے اس کو ماہِ جمادی الثانی میں قتل کیا ہے نہ کہ رجب میں۔ دراصل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو التباس ہو گیا تھا۔ کہ تھی وہ پہلی رات رجب کی اور آخری رات جمادی الثانی کی اور ماہ رجب داخل ہوتے ہی انہوں نے اپنی تلواریں میان میں کر لیں۔ کفار مکہ کے اس عار دلانے پر کہ مسلمانوں نے ماہِ حرام کو حلال کر لیا ہے خدا نے یہ آیت نازل فرمائی اور کفارِ مکہ کو اُن کی کرتوت پر سخت عار دلائی۔ ارشاد ہوتا ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۖ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ۖ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۖ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (پ۲ ع۱۱)

تجھ سے پوچھتے ہیں ماہِ حرام میں لڑائی کرنی۔ تو کہہ لڑائی اس میں بڑا گناہ ہے۔ اور (معلوم ہو کہ) روکنا اللہ کی راہ سے، اور کفر کرنا۔ اور مسجد حرام سے روکنا اور نکال دینا اس کے لوگوں کو وہاں سے، بہت بڑا گناہ ہے، خدا کے نزدیک (ماہِ حرام میں قتال سے) اور فتنہ (شرک کرنا) قتل سے بڑھ کر ہے۔ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اے مسلمانو!) کفار برابر تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تم کو پھیر دیں تمہارے دین سے اگر قابو پائیں۔ اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھرا۔ اور وہ مرا اس حال میں کہ کافر ہے تو اس کے اعمال مٹ گئے دنیا اور آخرت میں اور ایسے لوگ دوزخی ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ پڑے رہیں گے۔"

یعنی مذکورہ آیت میں خدا نے کفار کو عار دلائی کہ تم مسلمانو کو جو یہ کہتے ہو کہ انہوں نے ماہِ حرام میں قتال کیا ہے (حالانکہ انہوں نے دانستہ نہیں کیا) تم اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو کہ تم نے کیا کیا ہے؟ تمہارا خدا اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرنا اور لوگوں کو دینِ اسلام سے روکنا اور مسلمانوں کو مسجد الحرام میں نماز اور طواف سے روکنا اور خدا کے رسولؐ اور اس کے ساتھیوں کو مسجدالحرام سے اور مکہ سے نکال دینا۔ یہ کتنا بڑا گناہ ہے؟ ہاں ماہِ حرام میں (عمدًا) قتال گناہ ہے۔ لیکن جو کام تم نے کئے ہیں، وہ خدا کے نزدیک ماہِ حرام میں لڑنے سے بڑھ کر گناہ ہیں۔ پھر فرمایا تمہارا شرک کرنا تو قتل سے بڑھ کر کبیرہ گناہ ہے۔ تم ماہِ حرام میں مسلمانوں کے (نادانستہ) قتال پر شور مچا رہے ہو، اپنے کرتوت دیکھو تم کیا کر چکے ہو اور کیا کر رہے ہو۔ اور تمہارا شرک کرنا کتنا بڑا جرم ہے۔

پھر خدا نے مسلمانوں کو متنبہ کیا کہ ان کافروں سے چوکنے رہو۔ تمہارے توحید کے عقیدے کے سبب یہ برابر تم سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ تم کو توحید سے پھیر دیں یہ تمہارے سخت دشمن ہیں۔ پھر تم ان سے جنگ قتال کے لئے ہر وقت تیار رہو۔ اور خبردار! کبھی بھی ان کے کہنے سے توحید چھوڑ کر شرک اختیار نہ کرنا۔ مسلمان ہونے کے بعد کافر نہ ہو جانا کہ کافر ہونے اور شرک کرنے سے تمام نیک اعمال مٹ جائیں گے۔ اور شرک کی موت دائمی جہنمی بنا دے گی۔

عبداللہ بن جحش رض اور اس کے ساتھی کافروں کے دو قیدی بھی ساتھ لاتے تھے۔ کفار مکہ نے ان دو قیدیوں کا فدیہ بھیج کر درخواست کی کہ ان کو چھوڑ دیا جائے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ میرے روانہ کردہ سریہ سے دو آدمی ابھی تک واپس نہیں آتے۔ سعد بن ابی وقاص رض اور عتبہ بن غزوان رض۔ ان کے واپس آنے پر ہم ان قیدیوں کو چھوڑیں گے اور اگر تم نے ہمارے آدمیوں کو قتل کر دیا تو ہم ان کو قتل کر دیں گے۔

پھر حضرت سعد رض اور حضرت عتبہ رض واپس آگئے۔ حضور نے ان دونوں قیدیوں کو فدیہ پر چھوڑ دیا۔ ان میں سے حکم بن کیسان مسلمان ہو گئے اور حضور کے ہی پاس رہے۔ یہاں تک کہ بیر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوتے اور دوسرا قیدی عثمان بن عبداللہ مکہ چلا گیا۔ اور کفر پہ مر گیا۔

اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیں کہ اسلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ط (پ۳ ع۲)

دین میں زبردستی نہیں ہے۔"

یعنی کسی شخص کو زبردستی مسلمان نہ بناؤ۔ اسلام تلوار سے نہ پھیلاؤ۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اسلام جبر و اکراہ سے کسی پر ٹھونسا نہیں گیا ہے۔ بلکہ اس کی لامثال خوبیوں، اچھائیوں، بھلائیوں، حکمتوں، رحمتوں، برکتوں اور عالمگیر اصولوں کے سبب دنیا نے اسے اپنایا اور سینے سے لگایا ہے۔ وہ اپنی صداقت اور حقانیت کے باعث لوگوں میں اترا ہے۔ اس کی اعلیٰ اخلاقی تعلیم نے جہان کو مسخر کیا ہے۔ انسانی زندگی نے اس کو اپنے دردوں دکھوں کا مداوا پایا ہے۔ دنیا کے چپے چپے پر اس کا نور ظلمت ربا ہے۔ اس کے عدل و انصاف اور مساوات کا چشمۂ شیریں مرجع انام ہے۔ وہ شر کی ضد محض خیر ہے۔

یہود و نصاریٰ کو مل بیٹھنے کی دعوت

اسلام رحم و رأفت اور نرمی و شفقت کی تعلیم لے کر آیا ہے۔ وہ خیر خواہی اور رواداری چاہتا ہے۔ وہ دوسروں کو اپنا بنانے کے لئے دباؤ اور زور استعمال نہیں کرتا، جبر و اکراہ سے کام نہیں لیتا۔ اختلاف عقاید کی بنا پر وہ دوسرے ادیان و مذاہب کو تنگ نہیں کرتا۔ اس کے گوناگوں فضائل و محاسن کی شمع پر، پروانے آپ نثار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں۔ اسلام یہود و نصاریٰ کو یوں پیام محبت دیتا ہے۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ (پ ۳ ع ۱۵)

تو کہہ اے کتاب والو! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے تمہارے درمیان یکساں ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں اور نہ بعض ہمارے بعض کو رب بنائیں۔ پھر اگر وہ (اس توحید کو) نہ مانیں تو کہو کہ تم گواہ رہو کہ ہم فرمانبردار ہیں۔"

اسلام کی رواداری اسلام کی کتنی خیرخواہی اور رواداری ہے کہ وہ یہود و نصاریٰ کو نرمی اور محبت سے بلاتا ہے۔ کہتا ہے کہ آؤ ہم اور تم کم از کم اس بات پر تو مل[1] بیٹھیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر اور

---

[1] اسلام تو یہود و نصاریٰ کو ایک مشترک مسئلہ توحید پر مل بیٹھنے کی دعوت دیتا ہے لیکن افسوس مسلمان آپس میں نہیں مل بیٹھتے۔ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کے ساتھ برسرپیکار رہے۔ فروعی مسائل پر علماء ان کو آپس میں لڑواتے ہیں حالانکہ روئے زمین کے مسلمانوں کا خدا اور رسول، قرآن اور حدیث پر ایمان ہے اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت دے اور ان میں محبت و اخوت پیدا کرے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشترک ہے کہ تورات اور انجیل میں بھی توحید کی تعلیم ہے اور قرآن بھی توحید ہی کا علم بردار ہے۔ پھر آؤ اس مسئلہ توحید پر ہی اکٹھے ہو جائیں کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ نہ قولی، نہ بدنی، نہ مالی۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ نہ اس کی ذات میں۔ اور نہ صفات میں۔ اور نہ ہم آپس میں ایک دوسرے کو خدا کے سوا اپنا رب بنائیں۔ اس طرح کہ شریعت کے مقابلہ میں ان کے احکام مانیں کہ جس چیز کو وہ حلال کریں اس کو حلال مان لیں اور جس چیز کو وہ حرام کریں اس کو حرام مان لیں۔ اسلام کہتا ہے کہ پھر اگر یہود و نصاریٰ اس مسئلہ توحید پر بھی تمہارے ساتھ مل بیٹھنے کو تیار نہ ہوں تو پھر تم اُن سے (اے مسلمانو!) یہ کہو۔ اچھا اگر آپ اس توحید کو بھی قبول نہیں کرتے۔ تو ہمارے گواہ رہو کہ ہم توحید کے ماننے والے ہیں۔ اسلام نے یہ نہیں کہا کہ اگر یہود و نصاریٰ نہ مانیں۔ تو انہیں تلوار کے زور سے منواؤ۔ یا قتل کر دو۔

ذمّی کے معنی

مدینہ منورہ میں جب اسلام کو اقتدار حاصل ہوا اور فتح مکہ کے بعد جب اس کی حکومت کا پرچم لہرانے لگا۔ تو اسلامی حکومت میں جتنے غیر مسلم آباد تھے۔ ان کو تبدیل مذہب کے لئے مجبور نہیں کیا گیا بلکہ ان کا نام اسلام میں ذمّی قرار پایا۔ یعنی اسلام نے ان کی جان، مال عزت، آبرو، اور حفاظت کا ذمہ لے لیا۔ ذمّی کے معنی ہی ہیں وہ غیر مسلم جس کی عزت و آبرو اور جان و مال کی حفاظت کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام ذمہ لے۔ خلفائے راشدین کے عہد میں جب اسلام حاکمانہ شان سے ساری دنیا میں پھیل گیا تو غیر مسلم رعایا نے بالکل مسلمانوں کا سا امن و چین پایا۔ ذمیوں کے حقوق مقرر کئے گئے اور جان و مال اور عزت و آبرو کی سلامتی پانے میں وہ مسلمانوں سے کسی طرح کم نہ رہے۔ اسلام نے اپنی عملداری سے ثابت کر دیا کہ اس نے تلوار کے زور سے عروج نہیں پایا۔ بلکہ رحم و رافت اور خلق و محبت سے دنیا کو رام کیا ہے۔

سرورِ عالم کی جنگی کاروائیاں مدافعانہ تھیں

سرور عالم نے جتنی جنگی مہیں بھیجیں اور جتنے غزوے فرمائے وہ سب کفار کے جارحانہ اقدامات کو روکنے کے لئے تھے۔ حضورؐ کی ہر جنگ مدافعانہ جنگ تھیں۔ آپ نے کوئی لڑائی جارحانہ نہیں لڑی۔ اسلام میں جو جہاد کا حکم ہے یہ اسی وقت ہے کہ جب کفار حملہ میں پہل کریں تو تم ان کے ظلم اور تشدد کا مقابلہ کرو۔ گویا جہاد ظلم اور تشدد کو مٹانے کے لئے ہے۔ ملک میں عدل و انصاف اور امن و امان قائم کرنے کے لئے ہے۔

تیرہ برس تک حضورؐ کو کفار مکہ میں ستاتے رہے۔ انہوں نے حضورؐ کو نعل در آتش کر رکھا تھا۔ آخر آپؐ مدینہ منورہ چلے آئے۔ اب بھی کفار مکہ شرارتوں سے باز نہ آتے تھے۔ ان کے قافلے جو تجارت وغیرہ کے لئے شام وغیرہ کو جاتے تھے۔ مدینہ کے منافقوں اور یہودیوں سے ساز باز رکھتے تھے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشورے کرتے تھے کہ مل جل کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کو نقصان پہنچائیں۔ مدینہ سے بھی نکال دیں۔یہی وجہ ہے کہ حضورؐ نے ان بدنیت قافلوں سے تعرض اور مزاحمت کے لئے سریّے بھیجے، اور خود بھی تشریف لے گئے تاکہ ان کی شرارتوں کی روک تھام کریں۔

جنگِ بدر توحید اور شرک کی جنگ تھی

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے حکم سے مکہ چھوڑکر مدینہ منورہ تشریف لے آئے لیکن کافروں نے یہاں بھی آپ کا پیچھا نہ چھوڑا اور جنگِ بدر ہوکر رہی۔ کافروں کو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ساتھ کچھ دشمنی نہ تھی۔ حضورؐ کا وجودِ گرامی وہی وجودِ باجود تھا جو قبلِ نبوت اہلِ مکہ کی آنکھ کا تارا تھا۔ سب لوگ آپ کو سرآنکھوں پر جگہ دیتے تھے اور امین اور صادق کے نام سے پکارتے تھے۔

حضورؐ نے جونہی اس حق بات کا اعلان کیا کہ لوگو! اللہ کے سوا کوئی اِلٰہ (معبودِ برحق) نہیں۔ پس لات و عزیٰ کو چھوڑ دو! اس نعرۂ توحید کے بعد وہ لوگ حضورؐ کے مخالف معاند اور دشمن ہو گئے۔ جھگڑا خدا کی ذات کو ماننے کا نہیں تھا۔ وہ لوگ اللہ کی ذاتِ پاک کو مانتے تھے۔ وہ اقرار کرتے تھے کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا، بارش

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتارنے، غلہ اگانے، اولاد بخشنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ زمین اور آسمان کی بادشاہت اسی کے ہاتھ میں ہے۔ وہی مدبر الامر ہے لیکن وہ خدا کو ماننے کے علاوہ یہ عقیدہ بھی رکھتے تھے کہ خدا نے اپنی پیدا کردہ بڑی بڑی ہستیوں کو اپنی ذات اور صفات میں شریک کر رکھا ہے۔ اور اپنے اختیارات اُن کو سونپے ہوتے ہیں۔ اور وہ ہستیاں خدائی اختیارات اور تصرفات کے بل بوتے پر خدا کی مخلوق میں حاجت روا اور مشکل کشا ہیں۔ اس شرکیہ عقیدہ کی بنا پر وہ اعاظم پرست تھے۔ لات جو عربوں میں ایک نیک مرد تھا، حج کے موسم میں لوگوں کو ستّو گھول کر پلایا کرتا تھا۔ اور حاجیوں کی بڑی خدمت کرتا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد لوگوں نے اس کی پتھر کی مُورتی بنا کر ہیکل میں رکھ دی اور مصائب و حوائج میں اسکے دربار میں آکر اس کی نذر نیاز دیتے اور حاجت روائی کے لئے درخواست کرتے تھے۔ کہتے۔ کہ ہم گنہگار ہیں۔ ہماری دعا اللہ قبول نہیں کرتا۔ تم خدا کے پیارے ہو، خدا کے نزدیک ہو۔ اللہ سے کہہ کر ہماری مشکل حل کروا دو۔ خدا کے پاس ہماری سفارش کرو۔ قرآن ان کے اس شرکیہ عقیدہ کو بیان کرتا ہے۔

وَ يَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ط (پ۱۱ ع۷)

اور کہتے ہیں (مشرک کہ) یہ (خدا کے پیارے) اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں"

وَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ م مَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ط (پ ۲۳ ع ۱۵)
اور جن لوگوں نے خدا کے سوا (حمایتی) بنا رکھے ہیں
(کہتے ہیں کہ) ہم تو ان کی پرستش اس لئے کرتے
ہیں کہ خدا سے ہم کو نزدیک کر دیں۔"

ثابت ہوا کہ مشرکین مکہ وغیرہم اپنے دیوتوں اور دیبیوں کی پوجا پاٹ ۔ نذر، نیاز اور سجدے سجود سے اس لئے کرتے تھے کہ وہ ان کی اللہ کے پاس حاجت روائیوں اور مشکلکشائیوں کے لئے سفارش کریں۔ نیز ان گنہ گاروں کو خدا کا مقرب بنا دیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع کیا کہ اس عقیدۂ فاسدہ کے ساتھ لات و عزیٰ وغیرہ کو ماننا چھوڑ دو اور کسی کو اللہ کی ذات و صفات میں شریک نہ کرو کیونکہ اس نے اپنا کوئی شریک نہیں بنایا۔ اللہ تعالیٰ کو عقیدۂ توحید کے ساتھ مانو، نہ شرکیہ عقیدہ کے ساتھ! انہوں نے حضورؐ کے ارشاد وَ اُتْرُكُوا اللّٰتَ وَ الْعُزّٰى (لات و عزیٰ کو چھوڑ دو) کو اپنے معبودوں کی توہین سمجھی اور ان کی حمایت اور طرف داری میں سر دھڑ کی بازی لگا دی۔ تیرہ برس حضورؐ کے ساتھ مکہ میں آمادۂ فساد رہے۔ حضورؐ نے مکہ چھوڑ دیا لیکن یہ لوگ رحمتِ عالمؐ کے ساتھ اپنے معبودوں کی حمایت میں لڑنے کے لئے مدینہ میں آ گئے اور حضورؐ اللہ وحدہٗ کی طرف داری میں مقابلہ کے لئے نکل آئے اور لڑائی ہوئی۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم میدانِ جنگ میں صرف اللہ کو پکارتے۔ نعرۂ تکبیر بلند کرتے۔ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحید کے مخالف غیراللہ کو پکارتے۔ ہبل کا نعرہ مارتے تاکہ ہبل ان کی مدد کو آئے۔ سچ ہے ؎

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفویؐ سے شرارِ بولہبی

اللہ تعالیٰ نبیِّ رحمتؐ پر لاکھوں درود و سلام نازل کرے کہ حضورؐ بنی نوع انسان کے بڑے خیرخواہ تھے۔ آپ اہلِ مکّہ کے گھر اور معبد بھی صوری اصنام سے پاک کرنا چاہتے تھے۔ اور ان کے قلوب و اذہان کا بھی معنوی بتوں کی نجاست سے تزکیہ چاہتے تھے تاکہ وہ لوگ اللہ والے بن جائیں۔ موحّد ہوکر اللہ کی خالص عبادت کرکے اپنی آخرت سنوار لیں۔

سمجھوتے کی درخواست

اُن لوگوں کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نبی نہ ماننا صرف اس بنا پر تھا کہ حضورؐ شرک کی تردید کرتے تھے۔ اگر آپ ردِّ شرک نہ فرماتے تو وہ لوگ ضرور آپ کو نبی مان لیتے چنانچہ انہوں نے کہہ بھی دیا تھا جیسا کہ قرآن بیان کرتا ہے

وَ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ط قُلْ مَا یَكُوْنُ لِیْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ ج اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ ج اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ (پ۱۱ ع ۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر ہماری روشن آیتیں کہتے ہیں وہ لوگ کہ نہیں امید رکھتے ہماری ملاقات کی۔ لے آ (اے محمدؐ) قرآن سوائے اس (قرآن) کے یا بدل ڈال اس کو۔ تو کہہ کہ نہیں ممکن واسطے میرے کہ بدل ڈالوں اس کو اپنی طرف سے۔ میں اسی پر چلتا ہوں۔ جو وحی آتی ہے میری طرف۔ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے (قیامت کے) بڑے (مشکل) دن کے عذاب سے ڈر لگتا ہے"۔

یعنی قریشِ مکہ نے حضورؐ سے صاف مطالبہ کیا کہ آپ اس قرآن کے سوا کوئی دوسرا قرآن لے آؤ جس میں ہمارے بتوں کی تردید نہ ہو۔ شرک کا ردّ نہ ہو تو ہم اس قرآن پر ایمان لے آئیں گے اور جب اس قرآن پر ایمان لائے تو حضورؐ کو نبی مان لیا۔

پھر کہا۔ اچھا اگر اس قرآن کے سوا کوئی دوسرا قرآن نہیں لاتے تو نہ سہی، اسی قرآن میں ردّ و بدل کر دو۔ یعنی جن آیتوں میں ہمارے معبودوں (بزرگوں) کا ابطال ہے۔ ان کو بدل دو۔ ردِّ شرک کی آیات کو خارج کردو۔ تو ہم اسی قرآن پر ایمان لے آتے ہیں اور صاحبِ قرآن کی رسالت کو بھی مان لیتے ہیں۔

تو ثابت ہوا کہ انہوں نے حضورؐ کی نبوت کو محض اس لئے نہ مانا کہ حضورؐ ان سے شرک چھڑانا چاہتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ اگر شرک کی تردید نہ کرتے، لات و منات اور ہبل و عزیٰ کی پرستش سے نہ روکتے، بات گول مول رکھتے تو وہ لوگ آپ کو ضرور نبی مان لیتے اور کوئی فتنہ و فساد اور لڑائی جھگڑا نہ ہوتا۔

لیکن ان کے مطالبہ کے جواب میں خدا نے فرمایا کہ پیغمبر! ان سے کہہ دو کہ قرآن میں ردّ و بدل کرنا میرے بس کی بات نہیں ہے۔ اگر (ردّ و بدل کی صورت میں) میں نافرمانی کروں اپنے پروردگار کی تو مجھے قیامت کے بڑے (مشکل) دن کے عذاب سے ڈر لگتا ہے کہ قیامت کے روز خدا کو کیا جواب دوں گا۔ پس میں تمہارا مطالبہ منظور نہیں کر سکتا اور شرک کی تردید سے باز نہیں رہ سکتا۔

پس جنگِ بدر توحید اور شرک کی جنگ تھی۔!

غزوۂ بدر

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا کہ قریش کا قافلہ شام سے مکہ کو جا رہا ہے تو حضورؐ اس کے مدافعانہ تعرض کے لئے تین سَو تیرہ صحابہؓ کو لے کر رمضان شریف میں تشریف لے گئے۔ سردار قافلہ ابوسفیان کو حضورؐ کی آمد کی خبر پہنچی تو اس نے ضمضم بن عمرو الغفاری کو مکہ دوڑایا کہ وہاں جا کر قریش کو نفیر کرے کہ جلدی دوڑو کہ قافلہ مارا جانے اور لوٹا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانے کو ہے۔ قاصد کو روانہ کرکے ابوسفیان راستے کو چھوڑ کر سمندر کے کنارے کنارے ہو گیا اور اس طرح اپنے قافلے کو بچا کر نکل گیا۔

ضمضم کا چلانا اور رونا

ابوسفیان کا قاصد ضمضم اونٹ کو بھگاتا ہوا مکہ میں داخل ہوا۔ اور بڑی بڑی شاہراہوں سے اونٹ کو دوڑاتا ہوا کعبہ کے صحن میں پہنچا۔ پھر اونٹ سے اتر کر کجاوے کو دور پھینک دیا اور اونٹ کے کان کاٹ دیئے اور ناک زخمی کر دیا۔ اپنے کرتے کو پھاڑ ڈالا۔ اور چلا چلا کر روتے ہوئے کہنے لگا۔ قریش! قریش! جلد دوڑو! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کے ساتھیوں نے تمہارے قافلے کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ فوراً مدد کو پہنچو! اس اطلاع سے سارے شہر میں اس سرے سے لے کر اس سرے تک آگ لگ گئی۔ کیونکہ سارے مکہ کی تجارت کا دار و مدار اسی قافلے پر تھا۔ اور اکثر قریشیوں کا اس قافلہ میں حصہ تھا۔ چنانچہ فوراً سب نے ارادہ کر لیا کہ ایک زبردست فوج ابوسفیان کی مدد کے لئے روانہ کی جائے۔ پھر ابوجہل اور دوسرے سردار نو سو پچاس مسلح جوان لے کر چل دیئے۔ راستے میں ان کو کہا گیا کہ قافلہ ساحل سمندر کے راستے بچ کر نکل گیا ہے اس لئے تم کو اب واپس چلے جانا چاہیئے۔ لیکن ابوجہل نے یہ بات نہ مانی۔ اور کہا کہ اب بدر کے میدان میں اتروں گا۔ وہاں چل کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شراب و کباب اور راگ و رنگ کا جشن مناؤں گا۔ اور مسلمانوں کو خفیف اور سبک کر کے لوٹوں گا۔ انہیں نیست و نابود کر کے چھوڑوں گا۔ چنانچہ وہ بدر میں آکر اترا۔ اور مشرکین نے پانی پر قبضہ جما لیا۔

جنگِ بدر قدرتِ خداوندی کی نشانی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دراصل کفارِ مکہ سے بدر میں لڑنے کے لئے نہیں نکلے تھے۔ حضورؐ قافلہ کے ارادے سے تشریف لے گئے تھے جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے۔

حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قریش کے قافلے کے ارادے سے تشریف لے گئے تھے۔ لیکن بغیر لڑائی کے ارادے کے وہاں بحکمِ خداوندی کفار سے مقابلہ ہو گیا۔ (بخاری شریف)

یقین کیجئے کہ جنگ بدر خدا تعالیٰ کی قدرت کی ایک عظیم الشان نشانی ہے۔ یہاں خدائے بزرگ و برتر نے چیونٹی سے ہاتھی مروانے کا منظر دکھایا ہے۔ مسلمان ہر طرح بے سرو سامان تھے۔ کیا بہ لحاظ تعداد اور کیا بہ لحاظ ساز و سامان، بالکل اذلّہ تھے۔ اگر ان کو علم ہو جاتا کہ قریش کی بھاری اور مسلح فوج سے لڑنے کے لئے جانا ہے تو ان پر سخت گراں گزرتا۔ خدا تعالےٰ نے ان کے سامنے قافلہ رکھا۔ کہ ان کی تعداد کم اور غنیمت زیادہ تھی۔ گویا ایک قسم کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کشش (ATTRACTION) تھی۔ لیکن جب مسلمان قافلہ کے تعاقب کو نکلے۔ تو قافلہ خدا نے ان کی گرفت سے بچا کر نکال دیا۔ اور بجائے قافلہ کے مسلمان کو کافروں کی مسلح فوج سے ٹکرا دیا۔ بے سرو سامان قلیل تعداد کے ہاتھوں — ایک پُر غرور باغی — کثیر لشکر کا خاتمہ کرا دیا۔ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:۔

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۝ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ۝ (پ ۴ ع ۳)

اور البتہ تحقیق مدد کی تمہاری اللہ نے بدر میں درحالیکہ تم بے سروسامان تھے۔ پس اللہ (کی ناراضی) سے ڈرتے رہا کرو تاکہ تم شکر گذار رہو ۝ جب تم (اے پیغمبرؐ) مسلمانوں سے کہہ رہے تھے کہ کیا تم کو اتنا کافی نہیں کہ تمہارا پروردگار (آسمان سے) تین ہزار فرشتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل کرکے تمہاری مدد کرے ○ بلکہ اگر تم ثابت قدم رہو گے اور (خدا رسولؐ کی نافرمانی سے) بچو گے۔ اور وہ لوگ (دشمن) اسی دم تم پر چڑھ آئیں۔ تو تمہارا پروردگار پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کریگا جو بڑی سج دھج سے آموجود ہوں گے ○ اور یہ امداد تو اللہ تعالیٰ نے محض تمہاری بشارت کے لئے کی، اور تاکہ تمہارے دل اس سے تسلی پائیں۔ ورنہ (اصل) مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ (جو) بڑا زبردست (اور) حکمت والا ہے ○ (اور تم کمزوروں اور بے سروسامانیوں کی مدد اس لئے کی) تاکہ (خدا) کفار میں سے ایک گروہ کو ہلاک کر دے یا ان کو ذلیل و خوار کر دے۔ پھر وہ ناکام واپس چلے جائیں۔"

بے سروسامانی میں مددِ الٰہی متذکرۃ الصدر آیتیں بتاتی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے بدر میں مسلمانوں کی بے مقدوری اور بے سروسامانی کی حالت میں مدد کی۔ پہلے ایک ہزار فرشتوں سے۔ پھر وہ تین ہزار ہوئے اور پھر پانچ ہزار سورۂ انفال میں بھی اس مدد کا ذکر آیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

لہ فرشتوں کی مدد محض مسلمانوں کی تسلی اور دل جمعی کے لئے تھی ورنہ خدا بغیر فرشتوں کے بھی فتح دے سکتا تھا۔ چنانچہ فرمادیا۔" کہ (اصل) مدد تو اللہ کی طرف ہی سے ہے" پھر یاد رکھیں کہ اسباب بھی اللہ ہی چلاہے۔ تو کارگر ہو سکتے ہیں۔ وہ نہ چاہے تو اسباب بے سود و بے کار ہیں اس لئے ہر حال میں تکیہ اور بھروسہ اللہ ہی پر رکھنا چاہیئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ٥ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ج وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ٥ (پ۹ ع۱۵)

جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے (کفار پر فتح کی) پھر قبول کی فریاد تمہاری، (بایں طور) کہ مدد دوں گا، میں تم کو ایک ہزار لگاتار فرشتوں کیساتھ اور یہ فرشتوں کی مدد تو خدا نے محض تمہاری بشارت کے لئے کی اور تاکہ تمہارے دل اس سے چین پکڑیں۔ ورنہ فتح تو اللہ ہی کی طرف سے ہے بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔"

خدا کی جناب میں استغاثہ یعنی اللہ فرماتا ہے۔ یاد کرو اپنے استغاثہ[1] کا وقت کہ جب تم اللہ سے کافروں پر فتح کے لئے مدد طلب کرتے تھے۔ ہاں جب مسلمانوں نے خود کو بے سروسامان اور قلیل پایا اور کافروں کو باسروسامان اور کثیر دیکھا تو خدا سے فریاد کی۔

بدر میں رحمت عالم کی دعا بدر میں خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کیطرف منہ کرکے کھڑے ہوکر یوں دعا کی۔

---

[1] استغاثہ سے ہی غوث ہے۔ فریاد رس! پس غوث اللہ تعالیٰ ہی ہے جو فریاد کو پہنچنے والا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے پروردگار جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا۔ وہ پورا کردے میرے مولا جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا وہ پورا فرما دے۔ میرے باری تعالیٰ اگر اہلِ اسلام میں سے (۳۱۳ آدمیوں کا) یہ ٹکڑا مارا گیا تو زمین میں تیری عبادت کی امید نہیں۔

حضورؐ اسی طرح برابر استغاثہ کرتے اور دعا مانگتے تھے۔ یہاں تک کہ دوش مبارک سے چادر گر پڑی۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے آکر چادر اٹھاکر اڑھا دی اور ایک طرف سے (حضورؐ پر قربان ہو ہوکر) آپ کو دبوچ لیا اور عرض کرنے لگے۔ یا رسولؐ اللہ! آپ کی مناجات اپنے پروردگار سے کافی ہے۔ خدا تعالےٰ عنقریب آپ کا وعدہ پورا فرمائیگا۔

(احمد۔ ابن جریر۔ طبقات ابن سعد)

فتح کی خوشخبری صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (دعا مانگ کر) یہ کہتے ہوئے خیمے سے باہر نکلے۔ سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ کافروں کے لشکر کو عنقریب شکست ہوگی۔ اور وہ پیٹھ موڑ کر بھاگ جاتے گا۔"

گویا خدا تعالےٰ نے حضورؐ کا استغاثہ قبول کر لیا۔ آپ کی مناجات اجابت کے مقام پر پہنچ گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے کامرانی اور فتح کی خوشخبری سنا دی۔

خوابِ عاتکہ سے کفار کو انتباہ آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں کہ ابوسفیان کو جب معلوم ہوا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھی اس کے قافلہ کی گرفتاری کے لئے آ رہے ہیں تو اس نے ضمضم بن عمرو کو مکہ دوڑایا کہ تمہارا قافلہ گھیرے میں ہے۔ مدد کے لئے جلد دوڑو۔ ضمضم کے مکہ پہنچنے سے تین دن قبل عاتکہ بنت عبدالمطلب نے ایک خواب دیکھا۔ کہ ایک اونٹ سوار بلند ٹیلے پر آکر چلایا۔ کہ اے آلِ غالب جلد اپنے مصارع کو چلو۔ چنانچہ لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے۔ پھر ایک فرشتہ آسمان سے اترا اس نے پہاڑ سے ایک پتھر لے کر پھینکا جس سے مکہ کا کوئی گھر نہ بچا جس میں اس کی کِرچ نہ گری ہو۔

یہ خواب عاتکہ نے اپنے بھائی عباس بن عبدالمطلب کو سنایا۔ انہوں نے کہا کہ اس خواب کو پوشیدہ رکھنا، کسی سے بیان نہ کرنا۔ اور خود ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کہہ سنایا اور اسے بھی پوشیدہ رکھنے کی تاکید کی۔ لیکن اس نے اپنے باپ کو سنا دیا۔ اور اس طرح خواب فاش ہو گیا۔ دوسرے دن جب عباس طواف کرنے گئے تو ابوجہل نے (جو ایک گروہ کے درمیان خواب عاتکہ بیان کر رہا تھا۔) کہا۔ اے عباس! طواف کرکے ذرا اِدھر آنا۔ طواف سے فارغ ہوکر عباس ابوجہل کے پاس گئے تو اس نے کہا۔

بنو عبدالمطلب! یہ فتنہ (خواب) تمہارے ہاں کہاں سے آیا ہے۔ کیا تم اس پر راضی نہیں ہوتے کہ تمہارے اندر مرد نبوت کا دعویٰ کریں اور یہاں عورتیں بھی مدعی ہوئیں۔ اچھا ہم تین روز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک انتظار کرتے ہیں۔ اگر یہ خواب سچا ہوا۔ تو خیر! نہیں تو ہم ایک نوشتہ لکھ دیں گے کہ عرب میں تمہارا خاندان جھوٹا ہے۔

عباس کہتے ہیں کہ بنی عبدالمطلب سے ہر ایک عورت نے شام کو مجھ سے شکایت کی کہ تم نے اس خبیث کو اپنے مردوں کی غیبت کرنے کی اجازت دی یہاں تک کہ اس نے عورتوں کی بدگوئی کی اور تم سنتے رہے۔ تمہاری غیرت کو کیا ہو گیا ہے۔

عباس کہتے ہیں کہ تیسرے دن ابوجہل نے ضمضم بن عمرو کی آواز سن لی کہ وہ بطن الوادی سے چلاتا اور گریبان پھاڑتا ہوا آیا کہ اے آلِ غالب! اے قریش! جلد دوڑو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کے ساتھیوں نے تمہارے اموالِ تجارت کو (یعنی قافلہ کو، جو ابوسفیان کے ساتھ ہے، گھیر لیا ہے۔"

گویا عاتکہ کا خواب سچا ہو گیا۔ خدا تعالیٰ نے اس خواب کے ذریعہ کفار کو متنبہ کر دیا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے مقابلہ میں تمہارے پرخچے اُڑ جائیں گے اور تم نیست و نابود ہو جاؤ گے۔ لیکن ابوجہل نے خدا کی اس نشانی سے بھی کچھ سبق نہ سیکھا بلکہ ہزار کے قریب لشکرِ جرار لے کر بدر کو روانہ ہو گیا۔ اپنی بربادی اور ہلاکت کی طرف چل دیا۔

حیاتِ جاوداں اندر ستیز است

اللہ تعالیٰ کو ایسا ہی منظور تھا کہ مٹھی بھر جماعت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہاتھوں اشرار کی کثیر تعداد کو ذلیل و رسوا کرے۔ ایک بڑے لشکر کو تباہ و برباد کر دے۔ قدوسِ لازوال اپنی قدرت اور حکمت کا یوں اظہار فرماتا ہے:۔

كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۙ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۙ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ (پ ۹ ع)

جیسے نکالا تجھ کو تیرے پروردگار نے تیرے گھر سے (اے محمدؐ) درست کام پر اور ایک جماعت ایمان والی البتہ راضی نہ تھی ۔ تجھ سے جھگڑتے تھے درست بات میں واضح ہوچکنے کے بعد، گویا کہ ہانکے جاتے ہیں موت کی طرف اور وہ دیکھتے ہیں اور جب وعدہ دیتا تھا اللہ تم کو ایک کا دو جماعتوں سے (عیر کا یا نفیر کا) یہ (ایک) واسطے تمہارے ہے اور تم چاہتے تھے کہ جس میں کانٹا نہ لگے۔ وہ تم کو ملے، اور اللہ چاہتا تھا کہ سچا کرے سچے کو اپنی باتوں سے اور کاٹے جڑ کافروں کی ۔ تو کہ سچا کرے دین کو اور جھوٹا کرے باطل کو اور اگرچہ ناخوش ہوں مجرم "

بے شک اللہ نے اپنے پیغمبرؐ کو اس کے گھر مدینہ سے قتال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے نکالا اور حال یہ کہ مومنوں میں سے ایک فریق قتال کو ناپسند رکھتا تھا۔ یہ ناپسند رکھنا یقین کی کمزوری یا عصیان کے طور پر نہیں تھا بلکہ بہ تقاضائے بشریت تھا۔ اور بات یہ تھی جیسا کہ آپ گزشتہ اوراق میں پڑھ آئے ہیں کہ حضورؐ ان مسلمانوں کو لے کر قریش کے فسادی قافلہ کی گرفتاری کے لئے نکلے تھے۔ لیکن قافلہ بچ کر نکل گیا۔ اور قافلہ کی جگہ ابوجہل کا ایک ہزار کے قریب لشکر مقابلہ میں آگیا۔ اس لشکر کو دیکھ کر مسلمانوں کو گھبراہٹ۔ اور کراہت ہوئی کہ گھر سے اتنے بڑے لشکر سے لڑنے کو نہیں نکلے تھے۔ انہوں نے اس مقابلہ کو موت کے منہ میں جانا تصور کیا۔

خدا تعالےٰ نے ان کو قافلہ اور لشکر دونوں جماعتوں میں سے ایک کا مبہم وعدہ دیا۔ مسلمانوں نے بہ مقتضائے بشریت بے شوکت والی جماعت کو چاہا کہ بس قافلہ ہی مل جائے۔ اگر ان کو صرف قافلہ ہی مل جاتا تو قریش کا لشکر جو مسلمانوں اور اسلام کو مٹانے کا تہیہ کر چکا تھا، اس کا خاتمہ کس طرح ہوتا ؟ خدا تعالیٰ تو کافروں کی جڑ کاٹ دینے کا ارادہ کر چکا تھا۔ اس نے اسلام کا بول بالا کرنا تھا اور باطل کو مٹانا تھا۔ اس لئے مسلمانوں کو ٹکرا دیا۔ اور فتح چونکہ آدمیوں اور اسلحہ کی کثرت پر موقوف نہیں۔ فتح اللہ دیتا ہے۔ اس نے دلا دی سے

کرا جوئی، چرا در پیچ و تابی
کہ او پیدا است تو زیر نقابی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاشِ او کنی جز خود نہ بینی
تلاشِ خود کنی جز اُو نہ یابی (اقبالؔ)

قدرتِ خداوندی کا کرشمہ

مسلمانوں نے جب کاروان کے بجائے مسلح فوج پائی، قلّت کا کثرت سے ٹکراؤ ہوا، تو خدا نے مسلمانوں کی نظر میں کافروں کو قلیل دکھایا۔ چنانچہ وہ دلیر ہوکر ان سے لڑنے کے تیار ہو گئے۔ تیار کیا ہوئے دیکھتے ہی دیکھتے ان کا صفایا کر دیا۔ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے :۔

وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ط وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ہ (پ۱ ع)

(اور یاد کرو اے مسلمانو!) جب دکھاتا تھا اللہ تعالیٰ تم کو لشکر کافروں کا لڑائی کے وقت تمہاری آنکھوں میں تھوڑا، اور کافروں کی آنکھوں میں تم کو تھوڑا، تاکہ خدا کو جو کچھ کرنا منظور تھا (اس کو) کر دکھائے، اور سب کاموں کا مدار اللہ ہی پر موقوف ہے۔"

سبحان اللہ! قربان جائیں اللہ کی ذات اور صفات پر، کافر مسلمانوں کو قلیل دیکھ کر اُن پر کود پڑے۔ اور مسلمان کافروں کو اپنی تعداد سے قلیل پاکر ان پر ٹوٹ پڑے۔ اور اللہ کا چاہا پورا ہو گیا۔ کفر نے ذلت اور اسلام نے عزت پائی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجاہدین کی معیت میں خواجہ بدر و حنین صلے اللہ علیہ وسلم منگل کے دن مقامِ روحا پر پہنچے۔ اور جمعرات کو جلوہ بارِ نواحِ بدر ہوتے۔ اس روز رمضان المبارک کی ۱۶ر تاریخ اور ۲ھ تھا۔ یہاں پہنچ کر آپ کو اور صحابہؓ کو معلوم ہوا کہ اب عیر کے بجاتے نفیر سے سامنا ہوگا۔ کاروان گیا اور لشکر لڑنے کو آگیا۔

مجلسِ مشاورت طلب فرمائی

اب حضرت انور صلے اللہ علیہ وسلم نے مجلسِ مشاورت طلب فرمائی اور لوگوں سے مشورہ پوچھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فوراً اٹھ کر اطاعت کیشی پر ایک پُر جوش تقریر کی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمانبرداری اور جانثاری کا پورا پورا یقین دلایا۔ اور مسلمانوں کو حضورؐ کے ارشاد پر سر دھڑ کی بازی لگا دینے کی رغبت دلائی۔

مقداد بن عمروؓ کی تقریر

بعد ازاں مقداد بن عمروؓ کھڑے ہوتے اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! خدا تعالےٰ جو آپ کو حکم دے ہم اس پر عمل کریں گے۔ ہم پوری طرح آپ کے ساتھ ہیں۔ خدا کی قسم ہم آپ سے وہ بات نہ کہیں گے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسےٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ ۝

(پ ۶ ع ۹)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس جا (اے موسیٰ) تو اور تیرا رب، پس لڑو تم دونوں، تحقیق ہم یہیں بیٹھیں گے۔"

بلکہ ہم یوں کہیں گے۔

فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا مَعَكُمَا مُقَاتِلُونَ ط

پس جائیے آپ اور آپ کا رب، پس لڑو تم دونوں، تحقیق ہم بھی آپ دونوں کے ساتھ (ہوکر) لڑنے والے ہیں؟

قسم ہے اس پروردگار کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ہم آپ کا پورا پورا ساتھ دیں گے۔ حضرتِ انورؐ خوش ہوئے اور مقداد کے حق میں دعائے خیر کی۔

سعدؓ بن معاذ کی تقریر

پھر آپؐ نے فرمایا۔ لوگو! مجھے مشورہ دو۔ اس سے حضورؐ کی مراد یہ تھی۔ کہ انصار کیا کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کی تعداد زیادہ تھی۔ جب عقبہ میں انہوں نے بیعت کی تھی تو عرض کیا تھا کہ مدینہ منورہ کے اندر ہم آپ کی حفاظت کریں گے بالکل جس طرح اپنی اولاد کی حفاظت کرتے ہیں۔ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے خیال کیا کہ انصار کا وعدہ مدینہ سے باہر جنگ کرنے کا نہیں تھا۔ شہر میں اگر دشمن حملہ آور ہو تو مدد کرنے کا ہے۔ اس لئے حضورؐ ان کا عندیہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ اب مدینہ سے باہر ..... وہ جنگ کرنے کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

یہ سن کر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! گویا آپؐ ہم کو مراد لیتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ؟ حضورؐ نے فرمایا۔ ہاں ! تو سعد بن معاذؓ نے عرض کیا۔
"اے اللہ کے رسولؐ ! ہم لوگ آپ پر ایمان لائے۔
آپ کی تصدیق کی اور شہادت دی کہ آپ اللہ کی
طرف سے دینِ حق لے کر آئے ہیں۔ ہم آپ کی اطاعت
اور فرمانبرداری کے لئے بسر و چشم حاضر ہیں۔ اس ذاتِ
پاک کی قسم ہے جس نے آپ کو صداقت کے ساتھ
مبعوث فرمایا ہے۔ اگر آپ ہم کو اس سمندر میں پیش
کریں کہ اس میں گھس جاؤ تو ہم گھس پڑیں گے۔ ایک
بھی پیچھے نہیں رہے گا۔ جہاں آپ کا دل چاہے ہم
کو لے چلیے۔ جس دشمن سے چاہیں ہمیں بھڑا دیجیے۔
آپ ہم کو ثابت قدم اور راسخ پائیں گے۔ جب تک
ہماری جان میں جان ہے، ہم حضورؐ کی رکاب نہیں چھوڑیں
گے۔ امید ہے اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے ایسی
باتیں دکھائے جن سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں بس
خدا تعالیٰ کی برکت پر آپ ہم کو لے چلیں"

رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت سعدؓ کی ان باتوں سے بہت
خوش ہوئے اور فرمایا۔ اے لوگو! اللہ کی تعالیٰ کی رحمت اور برکت
پر روانہ ہو چلو۔

قریش کے مصارع کی نشاندہی

پھر حضورؐ نے خدا کی دی ہوئی
بشارت سنائی کہ اللہ نے
مجھے عیر اور نفیر۔ یعنی کاروان اور لشکر سے ایک گروہ کا وعدہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے۔ قسم ہے خدا تعالیٰ کی — میں (وحی الٰہی سے) اس دم قریش کے مصارع کو دیکھتا ہوں۔ یعنی جس جس جگہ قوم کے مشہور لوگ قتل ہو کر گریں گے۔ خدا نے مجھے ہر ایک کے ٹھکانے کو دکھا[1] دیا ہے۔

بدر کے میدان میں رحمتِ عالم کا خطبہ

کفارِ عرب کے مقابلہ میں مٹھی بھر مسلمانوں کو لیکر رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم بدر میں اترے ہیں۔ ان کی صف بندی کر کے انہیں یوں خطاب کرتے ہیں۔ رہتی دنیا تک حضورؐ کا یہ لازوال خطبہ مسلمانوں کے لئے روشنی کا مینار ہے۔ حمد و ثنا کے بعد فرمایا

اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَحُثُّکُمْ عَلٰی مَا حَثَّکُمُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ط وَ اَنْھَاکُمْ عَمَّا نَھَاکُمُ اللّٰہُ عَنْہُ ط فَاِنَّہٗ جَلَّ وَ عَلَا عَظِیْمٌ شَاْنُہٗ یَاْمُرُ الْحَقَّ وَ یُحِبُّ الصِّدْقَ ط وَ یُعْطِیْ عَلَی الْخَیْرِ اَھْلَہٗ اَعْلٰی مَنَازِلِھِمْ عِنْدَہٗ ط بِہٖ یُذْکَرُوْنَ وَ بِہٖ یَتَفَاضَلُوْنَ ط وَ اِنَّکُمْ قَدْ اَصْبَحْتُمْ بِمَنْزِلٍ مِّنْ مَنَازِلِ الْحَقِّ ، لَا یَقْبَلُ فِیْہِ اللّٰہُ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا مَا یُبْتَغٰی بِہٖ وَجْھُہٗ وَ اِنَّ الصَّبْرَ فِیْ مَوَاطِنِ الْبَاْسِ مِمَّا یُفَرِّجُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ بِہِ الْھَمَّ وَ یُنَجِّیْ مِنَ الْغَمِّ ط وَتُدْرِکُوْنَ النَّجَاۃَ فِی الْاٰخِرَۃِ ط فِیْکُمْ نَبِیُّ اللّٰہِ

---

[1] سچ ہے۔ وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ہ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ہ (پ۲۷ ع۵) اور نہیں بولتا (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی خواہش سے۔ نہیں وہ (بولتا) مگر وحی کہ بھیجی جاتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُحَذِّرُكُمْ وَيَأْمُرُكُمْ فَاسْتَحْيُوا الْيَوْمَ اَنْ يَّطَّلِعَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى شَيْئٍ مِّنْ اَمْرِكُمْ يَمْقُتُكُمْ عَلَيْهِ ط فَاِنَّهٗ تَعَالٰى يَقُوْلُ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اُنْظُرُوا الَّذِيْ اَمَرَكُمْ بِهٖ مِنْ كِتَابِهٖ وَاَرَاكُمْ مِّنْ اٰيَاتِهٖ ط وَاَعَزَّكُمْ بَعْدَ الذِّلَّةِ ط فَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ يَرْضَ رَبُّكُمْ عَنْكُمْ ط وَاسْئَلُوْا رَبَّكُمْ فِيْ هٰذَا الْمَوْطِنِ اَمْرًا تَسْتَرْجِبُوا الَّذِيْ وَعَدَكُمْ بِهٖ مِنْ رَّحْمَةٍ وَّ مَغْفِرَةٍ ط فَاِنَّ وَعْدَهٗ حَقٌّ وَّ قَوْلَهٗ صِدْقٌ وَّعِقَابَهٗ شَدِيْدٌ ط وَاِنَّمَا اَنَا وَ اَنْتُمْ بِاللّٰهِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ الَّذِيْ اِلَيْهِ لَجَاْنَا وَبِهٖ اعْتَصَمْنَا وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ط يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَ لِلْمُسْلِمِيْنَ ط (سيرة الحلبيہ)

(ترجمہ) مسلمانو! بے شک میں تمہیں رغبت دلاتا ہوں اسی چیز کی طرف جس کی رغبت اللہ بزرگ و برتر نے دلائی ہے۔ ایسے ہی میں تم کو ان ہی چیزوں سے منع کرتا ہوں جن سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں منع کیا ہے۔ وہ بزرگی اور بلندی والا، بڑی شان والا خدا، سچی باتوں کا حکم کرتا ہے اور سچ کو ہی دوست رکھتا ہے۔ وہ نیکیاں کرنے والوں کو اپنے ہاں بڑے رتبے بخشتا ہے۔ اسی سے وہ یاد کئے جاتے ہیں اور اسی سے ان کو فضیلتیں ملتی ہیں۔ اور (سنو!) سچائی اور صداقت کی منزلوں میں سے ایک منزل پر آج تم آگئے ہو۔ یہاں جو کام تم صرف خدا کی خوشنودی کی نیت سے کروگے وہی قبول کیا جائے گا۔ پس لڑائی کے وقت تمہارا ارادہ صرف اعلائے کلمۃ الحق کا ہی ہو۔ نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہرت اور طلب مال کا، سختیوں اور مایوسیوں میں صبر اور ثابت قدمی اختیار کرنے سے تمام رنج اور غم دور ہو جائیں گے اور مشکلیں آسان اور آخرت میں نجات حاصل ہوگی۔ (دیکھو!) تم میں اللہ کا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) موجود ہے جو تم کو (خدا کے عذابوں سے) ڈراتا ہے۔ اور (نیکیوں) کا حکم کرتا ہے۔ (خبردار!) آج کسی ایسی غلطی کے مرتکب نہ ہونا جس سے خدا تعالیٰ تم پر ناراض ہو جائے۔ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے "البتہ خدا کا ناخوش رکھنا بہت بڑا ہے داز روئے وبال کے) تمہارے ناخوش رکھنے سے" جو اس نے اپنی کتاب میں تم کو حکم دیئے ہیں اور اپنی نشانیاں تم کو دکھلائی ہیں ان کو مدّنظر رکھو۔ اس نے تم کو ذلت کے بعد عزت بخشی ہے۔ پھر تم اللہ کے حکموں پر صبر سے جم جاؤ۔ دین پر سختی سے کاربند ہو جاؤ۔ یہی وہ کام ہے جس سے تمہارا پروردگار تم پر خوش ہو جائے گا۔ اب جہاد کا موقع ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ سے ایسی (پُرخلوص) دعائیں مانگو اور ایسے اچھے عمل کرو کہ اُس نے جو تمہارے ساتھ وعدہ کیا ہے وہ پورا ہو جائے۔ رحمت اور بخشش تم کو آغوش میں لے لے۔ بے شک اللہ کے وعدے سچے ہیں۔ اس کی باتیں درست ہیں اور لاریب اس کے عذاب بھی بڑے سخت ہیں۔ (سنو!) میں خود بھی اور تم سب بھی اُس حيّ القيّوم ذات کی مدد سے یہاں بس سکتے ہیں۔ ہم سب اسی کی طرف جھکتے ہیں اور اسی پاک ذات سے ہم مضبوطی پاتے ہیں۔ اسی پر بھروسہ کرتے ہیں اسی کی طرف ہم سب نے لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب مسلمانوں کو بخشش دے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حزب اللہ اور حزب الشیطان میں جنگ کا آغاز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کی آٹھ تاریخ سوموار کے روز مدینہ منورہ سے چلے۔ حضرت ابن ام مکتومؓ کو نماز کا امام مقرر کیا۔ مقام روحا پر پہنچ کر ابولبابہ بن المنذرؓ کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کو جھنڈا ملا اور لوائے انصار حضرت سعد بن معاذؓ کو عطا ہوا۔

قریش کے سقوں سے دریافتِ حال

پھر حضورؐ مقامِ صفراء پر پہنچے اور وہاں سے چل کر وادئ ذفران میں تشریف لائے۔ یہاں سے روانہ ہوکر بدر کے قریب پہنچے۔ اس وقت شام ہو چکی تھی۔ آپ نے حضرت علی ابن ابی طالبؓ، زبیر ابن العوامؓ، سعد بن ابی وقاصؓ وغیرہ کو بدر کی طرف روانہ کیا کہ دشمن کی خبر لائیں۔ انہوں نے قلیبؔ بدر پر قریش کے دو غلام پائے اور ان کو پکڑ کر لے آئے۔ رحمتِ عالمؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ لوگوں نے غلاموں سے پوچھا کہ تم کن کے ہمراہ آئے ہو؟ وہ بولے۔ ہم قریش کے ساتھی ہیں اور ان کا پانی بھرنے پر مقرر ہیں۔ صحابہؓ نے خیال کیا کہ یہ ابوسفیان کے قافلہ کے ہیں اور جھوٹ کہتے ہیں کہ قریش کے ساتھی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اِن کو مارا۔ سقوں نے ازراہِ خوف

لہ پرانے کنوئیں کو کہتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہہ دیا کہ ہم ابوسفیان کے قافلہ کے ساتھ ہیں۔ اتنے میں سرورِ رسولاں نماز پڑھ چکے اور صحابہؓ سے فرمایا۔ جب انہوں نے سچ بولا تو تم نے اُن کو مارا اور جب جھوٹ کہا تو تم نے چھوڑ دیا۔ سنو! انہوں نے سچ کہا کہ وہ قریش کے ہمراہ ہیں۔

پھر حضورؐ نے ان سے دریافت کیا کہ قریش کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ عدوۃ قصویٰ ۔ یعنی انتہائی کنارہ میں۔ اس بڑے ٹیلے کے پیچھے جسے عقنقل کہتے ہیں۔ حضورؐ نے پوچھا۔ وہ کتنے ہیں؟ جواب ملا۔ بہت ہیں۔ دریافت فرمایا۔ ان کی تعداد کتنی ہے؟ غلاموں نے کہا۔ تعداد ہم کو معلوم نہیں۔ حضورؐ نے پھر پوچھا۔ اچھا بتاؤ۔ ہر روز کتنے اونٹ ذبح کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا نو دس اونٹ! پیغمبرِ کائنات نے فرمایا۔ سمجھ گئے ۔ ہزار اور نوسو کے درمیان ہیں۔ آپ نے مزید دریافت فرمایا۔ قریش کے کون کون سردار آئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ عتبہ بن ربیعہ، حکیم بن حزاب، نوفل بن خویلد، شیبہ ابن ربیعہ، ابو البختری بن ہشام، حارث بن عامر بن نوفل، نضر بن حارث، زمعہ بن الاسود، امیہ بن خلف، ابوجہل بن ہشام، سہیل بن عمرو، عمرو بن عبدودّ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کی طرف منہ کر کے فرمایا۔ مکہ کے جگر پارے تمہاری طرف ڈال دیئے گئے ہیں۔

بدر میں مسلمانوں نے پوزیشن لے لی

قریش مکہ نے جہاں قیام کیا تھا۔ وہاں کی زمین نشیب، نرم اور مٹی والی تھی اور اس میدان کے عدوۃ الدنیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی دوسرے کنارے زمین بلند اور ریتلی تھی اور یہاں کے کنوئیں کا پانی بھی لطیف اور زیادہ تھا۔ یہاں ہر سال عرب جمع ہوا کرتے تھے اور بازار لگا رہتا تھا۔

خدا کی شان اس روز بارش ہوئی۔ اور یہاں کی ریتلی زمین سخت ہوگئی۔ اور صحابہؓ کا چلنا پھرنا آسان ہوگیا۔ برعکس اس کے جہاں قریش ٹھیرے تھے۔ وہ زمین نرم اور نشیب تھی۔ وہاں پانی جمع ہوگیا اور دلدل اور کیچڑ کی وجہ سے کافروں کا چلنا پھرنا دشوار ہوگیا۔ مسلمانوں نے اس بلند زمین کے کنوئیں پر رات کو پوزیشن لے لی اور پورا قبضہ کر لیا۔

نو سَو پچاس مسلح کافر

ہجرت کے دوسرے سال۔ سترہ رمضان جمعہ کے روز جب قریش اپنی متکبرانہ شان و شوکت کے ساتھ عقنقل کے عقب سے نکل کر آگے بڑھے نو سَو پچاس کفر کے "لاشوں" نے مارچ کیا۔ اپنی تعداد کی کثرت، اسلحہ کی بہتات اور راشن کی فراوانی کے نشہ میں چور چور چلے کہ اپنے ساتھ سات سَو اونٹ اور سو گھوڑے رکھتے تھے اور سب آدمی زرہ پوش تھے۔ اور ہر سردار باری باری فوج کو اعلیٰ کھانا دیتا تھا۔ اس کے علاوہ سامانِ عیش بھی ان کے ساتھ تھا۔ گانے والی عورتیں بکثرت تھیں جو ہر منزل پہ دف بجا بجا اور گا گا کر لڑنے والوں کو خوش کرتی تھیں اور مسلمانوں کو گالیاں دیتی تھیں۔

تین سو تیرہ بے سروسامان مسلمان

ادھر تین سو تیرہ مسلمان ہیں جن کے پاس صرف تین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زرہیں ہیں اور گھوڑے بھی صرف تین۔ ایک مرثد بن ابی مرثد غنویؓ کا۔ ایک زبیر ابن العوامؓ کا۔ ایک مقداد ابن الاسودؓ کا۔ کفار کے سات سَو اونٹوں کے مقابلہ میں یہاں صرف ستّر اونٹ ہیں اور یہ لوگ مدینہ سے اسّی میل چل کر میدان بدر میں پہنچے ہیں۔ ۷۴ مہاجر ہیں اور ۲۳۹ انصار ہیں۔

دنیا سے نرالی جنگ

یہ جنگ ساری دنیا سے انوکھی اور نرالی جنگ تھی کہ یہاں باپ کے مقابلے میں بیٹا، بھائی کے مقابلہ میں بھائی اور ماموں کے خلاف بھانجا برد تھا۔ اللہ کی خوشی کے لئے، اللہ کے کلمہ کی بلندی کی خاطر رشتے ناطے فراموش کر دیئے گئے تھے۔ ان کے ہاں صرف توحید اور اسلام کا رشتہ باقی تھا کہ وہ اللہ والے کہتے تھے ؎

دشمنِ حق سے مسلماں کی قرابت کیسی
اس کا رشتہ ہے فقط حُبِّ خدا عزّوجل

لڑائی کی کیفیت

۱۷ رمضان جمعہ کے روز دونوں گروہ آمنے سامنے ہوئے۔ ابن اسحاق میں ہے کہ سب سے پہلے اسود بن عبدالاسد نے مسلمانوں کے حوض پر حملہ کیا اور وہیں ڈھیر ہوا۔ اس کے بعد دستورِ عرب کے مطابق دونوں طرفوں سے آدمی نکلے۔ کفار کی فوج سے ولید بن عتبہ، عتبہ بن ربیعہ، اور شیبہ بن ربیعہ میدان میں نکلے اور مسلمانوں کی طرف سے حضرت علیؓ، حضرت حمزہؓ اور حضرت عبیدہ بن حارث مقابلہ میں آئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عتبہ نے حضرت حمزہؓ کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم کون ہو؟ آپ نے فرمایا کہ میں حمزہ بن عبدالمطلب شیرِ خدا ہوں۔ پھر عتبہ نے بھی اپنی تعریف کی اور کہا کہ بے شک تم ہمارے ساتھ لڑنے کے لائق ہو۔ پھر پوچھا کہ وہ دو کون ہیں؟ حضرت حمزہؓ نے کہا کہ ایک تو علی ابن ابی طالبؓ ہیں اور دوسرے عبیدہ بن حارثؓ ہیں۔ عتبہ بولا۔ ہاں تم سب ہمارے مدمقابل ہو۔ اور ہم تم سے لڑنے کو تیار ہیں۔

اس کے بعد ولید حضرت علیؓ کی طرف بڑھا۔ عتبہ حضرت حمزہؓ کے مقابل ہوا اور شیبہ نے حضرت عبیدہؓ کے روبرو تلوار نکالی۔ حضرت علیؓ نے ولید کو ایسی تلوار ماری کہ وہ زمین پر گرتے ہی ٹھنڈا ہوگیا اور حضرت حمزہؓ نے تلوار کے ایک ہی وار سے عتبہ کے دو ٹکڑے کر دیئے لیکن شیبہ نے حضرت عبیدہؓ کے پاؤں میں ایسی تلوار ماری کہ وہ گر پڑے اور پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اتنے میں حضرت علیؓ اور حضرت حمزہؓ نے بڑھ کر شیبہ قتل کر دیا اور عبیدہؓ کو کندھے پر اٹھا کر سرورِ رسولاںؐ کی خدمت میں لے آئے جب عبیدہؓ نے حضور انورؐ کو دیکھا تو پکار اٹھے۔ یا رسولؐ اللہ! میں شہید نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ تم شہید ہوئے۔ اس کے بعد راستے میں حضرت عبیدہ بن حارثؓ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہہ دیا۔ اور روحا میں مدفون ہوئے۔ ہزاروں رحمتیں ہوں عبیدہ کی روح پر کہ اسلام کی خاطر جان دی۔

مذکورہ تین آدمی مسلمانوں کی طرف سے تھے اور تین آدمی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰذَانِ خَصْمَانِ کی شانِ نزول

کافروں کی طرف سے تھے جو فرداً فرداً لڑنے کو نکلے تھے۔ صحیح بخاری میں ہے۔ حضرت ابوذرؓ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ یہ آیت هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی تھی جو جنگِ بدر کے دن دونوں طرف سے فرداً فرداً ایک دوسرے کے مقابلے کے لئے نکلے تھے۔ یعنی حضرت حمزہؓ علیؓ اور عبیدہؓ بن حارث (مسلمانوں کی طرف سے) شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ (کافروں کی طرف سے)

جنگ کا زور ہو گیا

مذکورہ تین کافروں کے مارے جانے کے بعد جنگ کا زور ہو گیا۔ لڑائی کے دوران حضرت مہجع رضی اللہ عنہ کو ایک تیر لگا اور شہید ہو گئے۔ جنگ بدر کے یہ سب سے پہلے شہید ہیں۔ رضی اللہ عنہ۔ پھر حارثہ بن سراقہ انصاری رضی اللہ عنہ ایک تیر لگنے سے شہید ہوئے۔ جب کہ آپ حوض سے پانی پی رہے تھے۔ حضرت عمیر بن الحمام رضی اللہ عنہ نے حملہ کے دوران جامِ شہادت نوش کیا۔ بعد ازاں مسلمان کافروں پر ٹوٹ پڑے اور نہایت شدّت کی لڑائی ہونے لگی۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگریزوں کی ایک مٹھی اٹھا کر اس پر شَاهَتِ الْوُجُوْهُ پڑھ کر پھونک ماری اور قریش کی

لہ یہ دو (فریق) ہیں ایک دوسرے کے مخالف (اور) آپس میں اپنے پروردگار کے بارے میں جھگڑتے تھے (پ ۱۷ ع ۹)، یعنی ایک فریق خدا کو مانتا ہے اور ایک نہیں مانتا۔ ایک موحّد ہے اور دوسرا مشرک ہے۔ لہ دشمن کے چہرے سیاہ ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف پھینکی۔ خدا کی قدرت ہر کافر کی آنکھ میں وہ سنگریزے پڑے پھر وہ اپنی آنکھوں کو ملنے لگے۔ اور پسپا ہونے لگے اور مسلمانوں نے ان کو قتل کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ کشتوں کے پشتے لگ گئے اور لڑائی کا نقشہ بدل گیا۔ صحابہؓ نے فتح کو پا لیا اور بڑے بڑے صنادید قریش مارے گئے اور مسلمانوں نے بچے کھچے کافروں کو قید کر لیا۔ اُن کی مشکیں کس لیں۔ ستر کافر جہنم رسید ہوئے اور ستر اسیر بنا لئے گئے۔

مسلمانوں میں ۱۴ صحابی شہید ہوئے۔ ۸ انصار میں سے اور ۶ مہاجروں میں سے۔ اللہ کی ان پر بے حساب رحمتیں نازل ہوں۔ کہ انہوں نے اسلام پر اپنی جانوں کو قربان کر دیا۔ اللہ کا دین ہم تک پہنچانے کی خاطر موت سے ٹکرا گئے۔ رضی اللہ عنہم!

وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ

حضورؐ نے جو کنکریوں کی مٹھی کافروں کو ماری اور اس سے وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔ خدا فرماتا ہے۔

وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی ۚ (پ۹ ع۱۶)

اور نہیں پھینکا تھا تو نے جبکہ پھینکا تھا ولیکن اللہ نے پھینکا تھا"

یعنی اے پیغمبرؐ! جب تو نے کافروں کی طرف سنگریزوں کی مٹھی پھینکی تھی جس سے کافروں کی آنکھوں میں خاک پڑی اور وہ شکست کھا گئے۔ یہ کوئی تیری قدرت اور طاقت سے نہیں ہوا تھا بلکہ اللہ نے ایسا کیا تھا۔ موضح القرآن میں ہے۔ تیرا پھینکنا اس لائق نہ تھا کہ تمام کافروں کی آنکھوں میں جاتا۔ ولیکن اللہ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھینکا تھا کہ سب کافروں کی آنکھوں میں گئی۔ یعنی یہ تاثیر خدا نے پیدا کی کہ مٹھی پھینکنے سے وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔ ایسے ہی خدا صحابہؓ کو بھی کہتا ہے۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ص (پ۹ ع۱۶)

پس نہ مارا (اے صحابہؓ) تم نے ان (کافروں) کو (بدر میں) ولیکن اللہ نے ان کو مارا۔

یعنی تم نے اپنے زور سے، ذاتی طاقت سے کافروں کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے کیا ہے۔ اللہ کی مدد سے ایسا ہوا ہے۔ گویا صحابہؓ اور حضورؐ کے فعل میں خدا نے تاثیر پیدا کی۔ اس کی مدد ہوئی تو کامیابی اور فتح نے قدم چومے۔

ابوجہل کا سر

ابوجہل کافروں کا سردار اور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا بدترین دشمن تھا۔ بڑا شرارتی اور شیطان خصلت آدمی تھا۔ خدا کی شان، انصار کے دو نوجوانوں معاذ اور معوذ نے اس پر ایسا حملہ کیا کہ تہ تیغ کر دیا۔

صحیح بخاری میں ہے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیکھو تو ابوجہل کیا ہوا۔ عبداللہ بن مسعودؓ حسب الحکم دیکھنے گئے۔ آپ نے دیکھا کہ عفراء کے دونوں بیٹوں (معاذ اور معوذ) نے اس کو مار کر ٹھنڈا کر دیا۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے ابوجہل کی داڑھی پکڑ کر کہا۔ کیا تو ابوجہل ہے؟ وہ بولا۔ جس (پایہ کے) شخص کو تم نے قتل کیا ہے کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابھی ابوجہل میں زندگی کی کچھ رمق باقی تھی۔ وہ ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ رہا تھا کہ حضرت عبداللہؓ نے اس کا سر کاٹ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کر دیا۔ آپؐ نے کہا۔ اَللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ! [1] پھر کہا۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ! [2] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَ نَصَرَ عَبْدَہٗ وَ ھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ۔ پھر مردود کے سر کو دیکھ کر فرمایا۔ یہ دشمنِ خدا کا سر ہے۔

بڑے بڑے سردار مارے گئے

حضورؐ نے سچ فرمایا تھا کہ (صحابہؓ) مکہ نے اپنے جگر پاروں کو تمہاری طرف ڈال دیا ہے" بے شک یہ سب جگر پارے مارے گئے۔ سرغنے واصلِ جہنّم ہو گئے۔ امیّہ بن خلف، اس کا لڑکا علی بن امیّہ، نضر بن الحارث بن کلدہ، عقبہ بن ابی معیط وغیرہ بھی مارے گئے۔

کافروں کی نعشوں سے خطاب

حضرت ابوطلحہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بموجب بدر کے دن ایک گندے تعفّن انگیز کنوئیں میں چوبیس سردارانِ قریش کو کھینچ کر ڈال دیا گیا۔ حضورؐ کا دستور تھا کہ فتح یاب ہونے کے بعد میدانِ جنگ میں تین روز ٹھہرتے تھے۔ (چنانچہ بدر میں بھی آپ تین روز ٹھہرے) جب تیسرا دن ہو گیا تو سواری کی تیاری کا حکم دیا۔ حسب الحکم اونٹنی

---

[1] اللہ ہی ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں!"

[2] اللہ بہت بڑا ہے۔ سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے اپنا وعدہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے) سچا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور دشمن کو اکیلے شکست دی۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر کجاوہ کس دیا گیا۔ لیکن آپ ایک طرف پیدل چل دیئے۔ صحابہ رضی بھی ہمراہ ہوگئے اور یہ خیال کیا کہ حضورؐ کسی کام کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ چاہِ بدر کے کنارے کے پاس جاکر کھڑے ہوگئے اور مقتولین کے نام مع ولدیت کے لے کر پکارنا شروع کیا اور فرمانے لگے۔ اے فلاں ابن فلاں! کیا اب بھی تم کو اس خوشی کا احساس ہوا کہ کاش تم نے خدا اور رسولؐ کا کہنا مانا ہوتا۔ جو کچھ خدا نے ہم سے وعدہ کیا تھا اس کو ہم ٹھیک ٹھیک پا چکے۔ تم سے جو تمہارے ربّ نے وعدہ کیا تھا کیا تم کو وہ ٹھیک مل گیا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! آپ بغیر روح کے لاشوں سے کلام کر رہے ہیں۔ فرمایا۔ قسم ہے اس خدا کی جس کے دستِ قدرت میں (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے جو کچھ میں ان سے کہہ رہا ہوں تم اس کو ان سے زاید نہیں سُن رہے ہو۔ حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان کو ذلیل کرنے اور عذاب دینے، افسوس اور پشیمانی کرنے کے لئے (وقتی طور پر) لوازمِ حیات عطا کر دیئے تھے۔ اور ایسی قوت ان میں پیدا کر دی تھی کہ وہ حضورؐ کا کلام سن رہے تھے۔ (بخاری شریف)

لہ اس سے یہ دلیل نہیں پکڑی جا سکتی کہ مردے سنتے ہیں۔ حضورؐ کا کلام تو وقتی طور پر معجزانہ رنگ میں خدا نے مردوں کو سنوا دیا تھا کہ ان کے عذاب کی آگ کو حسرت اور افسوس اور زیادہ کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ مُردے نہیں سُنتے۔ مذکورہ واقع کی بابت صحیح بخاری میں ہے کہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے چاہِ بدر پر کھڑے ہو کر فرمایا تھا کہ جو کچھ تمہارے ربّ نے (اے کافرو!) وعدہ کیا تھا تم نے وہ ٹھیک ٹھیک پا لیا۔ حضورؐ نے فرمایا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدر سے مراجعت

بدر میں تین روز قیام کرنے کے بعد حضورؐ اموالِ غنیمت اور قیدیوں کو لے کر مراجعت فرماتے مدینہ ہوئے۔ راستے میں مقامِ صفراء پر پہنچ کر مالِ غنیمت کو تقسیم کر دیا۔

حضرت رقیہؓ بنت رحمتِ عالمؐ کا انتقال

حضرت رقیہؓ رحمتِ عالمؐ کی بیٹی تھیں جو حضرت عثمانؓ کے ساتھ بیاہی ہوئی تھیں۔ جب حضورؐ بدر کو روانہ ہوئے تو یہ سخت بیمار تھیں۔ آپ نے حضرت عثمانؓ اور حضرت اسامہ بن زیدؓ کو ان کی دیکھ بھال کے لئے مدینہ میں رہنے دیا۔ اس وجہ سے یہ دونوں حضرات غزوۂ بدر میں شامل نہ ہو سکے۔ جب فتح ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہؓ کو فتح کی خوش خبری دے کر مدینہ منورہ بھیجا۔ جب زیدؓ مدینہ منورہ پہنچے تو حضرت رقیہؓ کا انتقال ہو گیا تھا اور لوگ ان کو دفن کر کے فارغ ہوتے تھے۔ پھر حضرت زیدؓ کو لوگوں نے گھیر لیا کہ بدر کا حال سنائیں۔ انہوں نے کہا کہ ابوجہل، زمعہ بن الاسود

لہ (بقیہ فٹ نوٹ ۲۷۱) اس وقت جو کچھ میں کہہ رہا ہوں یہ سن رہے ہیں۔ ابن عمرؓ کے اس قول کا حضرت عائشہؓ کے سامنے تذکرہ ہوا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ (سنو!) حضورؐ نے تو یہ فرمایا تھا کہ یہ لوگ اس وقت جانتے ہیں کہ جو کچھ میں ان سے کہتا تھا وہی حق تھا۔ اسکے بعد حضرت عائشہؓ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ۔ تحقیق تو (اے پیغمبرؐ!) نہیں سنا تا مردوں کو۔ اور نہیں ہے تو سنانیوالا ان شخصوں کو کہ قبروں میں ہیں (بخاری شریف)۔ پس حضرت عائشہؓ نے یہ آیت پڑھ کر ثابت کیا کہ مردے نہیں سنتے۔ قبروں والے نہیں سنتے۔ منہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو البختری، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، امیہ بن خلف، بنیہ بن الحجاج، نضر بن الحارث، عقبہ بن ابی معیط وغیرہ سب سردارانِ قریش مارے گئے ہیں۔ اور خدا نے فتح دی ہے۔ اسامہؓ نے (از راہِ تعجب) پوچھا۔ میرے والد! کیا واقعی یہ سردار مارے گئے ہیں۔ حضرت زیدؓ نے کہا۔ بیٹا! ہاں۔ واقعی یہ سب سردار مارے گئے ہیں۔

اسیرانِ بدر سے سلوک

رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم قیدیوں کے ساتھ ان کے حالات کے مطابق سلوک کرتے تھے۔ بعض سخت ترین دشمنانِ اسلام کو قتل کراتے کہ ان کا قتل کرانا ہی عدل کے تقاضوں سے ہے۔ بعض کو فدیہ لے کر چھوڑ دیتے۔ بعض کو بغیر فدیہ کے چھوڑ دیا جاتا۔ بدر کے قیدیوں سے بھی ایسا ہی مختلف برتاؤ ہوا۔ عقبہ اور نضر ___ خدا کے بدترین دشمنوں کو قتل کیا گیا، اوروں کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا گیا۔ جن کے پاس مال نہ تھا ان کو کہا گیا کہ تم انصار کے بچوں کو لکھنا سکھا دو۔ یہی تمہارا فدیہ ہے۔ بعض کو بلا فدیہ چھوڑ دیا گیا۔

قیدیوں کے ساتھ حضورؐ نرمی کا برتاؤ ہی کرتے تھے۔ اسیرانِ بدر کو مسلمانوں نے سختی سے باندھا تھا جس سے وہ بڑے مضطرب اور بے چین ہو کر چیختے تھے۔ ان کے رونے کی آواز سن کر حضورؐ رات بھر نہ سوئے۔ صحابہؓ نے حضرت عباس کی مشکیں نرم کر دیں اس پر رحمتِ عالمؐ نے فرمایا۔ سب قیدیوں کی بندشیں ڈھیلی کر دو۔

فدیہ لے کر چھوڑ دیا

بدر کی جنگ کے ستر قیدیوں کے متعلق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہؓ سے پوچھتے تھے۔

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ مَاتَقُوْلُوْنَ فِىْ هٰذَا الْاُسَارٰى اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمْكَنَكُمْ مِنْهُمْ وَ اِنَّمَا هُمْ اِخْوَانُكُمْ بِالْاَمْسِ

لوگو! اِن قیدیوں کے متعلق تم کیا مشورہ دیتے ہو۔ خدا تعالیٰ نے تم کو اِن پر غلبہ دیا ہے۔ کل تک تو یہ تمہارے بھائی تھے؛

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! یہ ہمارے بھائی ہیں۔ ان سے کچھ لے کر چھوڑ دیں۔ ہو سکتا ہے خدا تعالیٰ کل ان کو ہدایت عطا کر دے۔

حضرت عمرؓ نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ! یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کو بے وطن کر دیا۔ ان سب کو قتل کر دینا چاہیئے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! میری یہ گزارش ہے کہ ان کو کسی خشک جنگل میں لے جاکر چاروں طرف سے آگ لگا دیجیئے کہ جل کر راکھ ہو جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب کی باتیں سن کر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آئے اور ارشاد فرمایا۔

خدا تعالےٰ بعض کے دل نرم کر دیتا ہے یہاں تک کہ مثل دودھ کے بلکہ اس سے بھی نرم، اور بعض کے دل سخت کر دیتا ہے یہاں تک کہ مثل پتھر کے بلکہ اس سے بھی سخت۔ ابوبکرؓ! تمہاری مثال تو مانند مثال حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہے کہ انہوں نے خدا کے حضور عرض کی۔ " خداوندا! جس نے میری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

تابعداری کی وہ تو ہوا ہی میرا! اور جس نے میری نافرمانی کی تو (اس کے لئے) تو بخشنے والا مہربان ہے" بیشک اے ابوبکرؓ! تمہاری مثال تو مانند مثال حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ہے۔ انہوں نے کہا خداوندا! اگر تو انہیں عذاب کرے تو بندے تیرے ہی ہیں اور اگر تو اُن کو معاف کر دے تو تُو غالب حکمت والا ہے۔ اور اے عمرؓ! تیری مثال مانند مثال حضرت نوح علیہ السلام ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ خداوندا! سطح زمین پر کسی کافر کو بستا نہ رہنے دے بے شک اے عمرؓ! تمہاری مثال مانند مثال حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ہے۔ انہوں نے دعا کی۔ خداوندا! فرعونیوں کے دل سخت کر دے۔ یہ ایمان نہ لائیں۔ یہاں تک کہ دیکھیں عذاب درد دینے والا!

صحابہؓ سنو! میں چاہتا ہوں کہ ان سے فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیا جائے کہ تم کو مال کی ضرورت بھی ہے۔ ہاں اگر یہ فدیہ بھی نہ دیں تو پھر انہیں قتل کر دیا جائے۔ (رواہ احمد)

چنانچہ فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیا۔ الغرض خدا تعالےٰ نے بدر میں اسلام کو عزت اور عروج بخشا۔ اور کفر کو ذلیل اور پست کیا اور مسلمان کَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا۔ کی تفسیر بن کر مدینہ منورہ کو لوٹے۔ سچ ہے ؎

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی بُرہان
قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان
قدرت کے مقاصد کا عیار اسکے ارادے

دنیا میں بھی میزان، قیامت میں بھی میزان
جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان
فطرت کا سرودِ ازلی اس کے شب و روز
آہنگ میں یکتا صفتِ سورۂ رحمٰن! (اقبالؒ)

غزوۂ بنی سلیم

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے معرکہ سے مظفر و منصور مراجعت فرمائے مدینہ ہوئے تو سات روز کے بعد غزوۂ بنی سلیم کو روانہ ہو گئے کہ اطلاع ملی کہ فسادی لوگ اکٹھے ہوئے ہیں۔ خواجۂ بدر صلی اللہ علیہ وسلم ماء الکدر تک تشریف لے گئے لیکن معاند تاب مقاومت نہ لا سکے۔ حضورؐ تین روز تک وہاں قیام فرما رہے۔ بالآخر واپس آ گئے۔ مشرکین مکہ کی شرارتیں بدستور جاری ہیں۔

غزوۂ بنی سویق

غزوۂ بدر کے دو ماہ بعد غزوہ سویق وقوع پذیر ہوا۔ یہ اس طرح ہوا کہ جب مشرکین بدر سے ذلیل و خوار اور برباد ہو کر مکہ لوٹے تو ابوسفیان غصہ کھا کر دو سو سوار لے کر لڑائی کے ارادے سے مدینہ کو چلا۔ جب مدینہ کے قریب پہنچا تو حضورؐ کو خبر ہو گئی کہ ابوسفیان لڑنے کو آیا ہے۔ آپ مسلمانوں کی ایک جماعت لے کر اس کے مقابلہ کے لئے نکلے۔ وہ مقامِ عریض سے مسلمانوں کے کچھ درخت کاٹ کر اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بے خبر انصاری کو شہید کر کے بھاگ نکلا۔ حضورؐ نے اس کا قرقرۃ الکدر تک پیچھا کیا لیکن وہ نہ ملا۔ بھاگتے وقت ابوسفیان کے ساتھی بوجھ ہلکا کرنے کی خاطر بہت سے ستو جو وہ ساتھ لائے تھے پھینک گئے جو صحابہ رضؓ نے اٹھا لیے۔ پس اس غزوہ کا نام غزوۂ سویق پڑ گیا کہ سویق ستو کو کہتے ہیں۔

غزوۂ بنی غطفان

غزوۂ سویق کے بعد غزوہ بنی غطفان[1] واقع ہوا۔ غزوۂ سویق سے واپس آکر ذی الحجہ کا پورا مہینہ حضورؐ مدینہ میں تشریف فرما رہے۔ پھر بنی غطفان کے مقابلہ کے لئے نجد کی طرف چل دیئے۔ صفر تک وہاں ہی قیام کیا۔ لڑائی کی نوبت نہ آئی۔ بالآخر واپس آگئے۔

غزوۂ بحران

غزوۂ غطفان سے واپس آکر حضورؐ نے ربیع الاول کا سارا مہینہ مدینہ میں قیام کیا۔ پھر قریش کے مقابلہ کے لئے بُحران تک پہنچے۔ ربیع الآخر اور جمادی الاول تک وہاں ہی رہے۔ لڑائی نہ ہوئی اور واپس لوٹ آئے۔

غزوۂ بنی قینقاع

بنی قینقاع یہود مدینہ سے تھے۔ انہوں نے جو عہد حضورؐ سے کیا تھا۔ توڑ ڈالا۔ آپ نے ان کا پندرہ روز تک محاصرہ کیا۔ بنی قینقاع نے مرعوب

---

[1] اس کو غزوہ ذی امر بھی کہتے ہیں۔ ذی امر نجد میں ایک مقام ہے۔ یہاں غطفان نے ایک زبردست فوج جمع کر کے مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاری کی۔ ان کی سرکوبی کے لئے حضورؐ مقابلہ کو نکلے۔ اللہ اکبر! دین اسلام کی حفاظت اور اشاعت کے لئے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسی کیسی تکلیفیں اٹھانا پڑیں۔ کاش ہم اس مفت کی نعمت کی قدر کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوکر بلا شرط، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر رضامندی ظاہر کی۔ یہ قبیلہ، قبیلہ خزرج کا حلیف تھا۔ چنانچہ عبداللہ بن سلول کی سفارش پر حضورؐ نے انہیں چھوڑ دیا۔ بالآخر اس قبیلہ کو مدینہ اور اطراف مدینہ کو چھوڑ کر نکلنا پڑا۔

قبائلِ یہود

جب حضور ہجرت کرکے مدینہ آئے تو مسلمان بہت بڑی تعداد میں نہ تھے اور سارا عرب ان کا دشمن تھا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ اور اس کے اطراف میں بسنے والے قبائل سے معاہدے کئے۔ تاکہ حلیف بن کر احتیاط سے زندگی بسر کریں۔ حوالی مدینہ میں یہودیوں کے تین بڑے قبیلے آباد تھے۔ بنو قینقاع، بنو نضیر، بنو قریظہ۔ ان سے بھی معاہدہ ہوا۔ لیکن انہوں نے یکے بعد دیگرے معاہدے توڑ دیئے۔ جن کے سبب ان کو مدینہ چھوڑنا پڑا۔ اور بالآخر تباہ و برباد ہوگئے۔

کعب بن اشرف واصلِ جہنم

کعب بن اشرف یہودی بھی بنو نضیر میں سے تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت ایذا دیتا۔ آپ کی ہجو کرتا۔ اور صحابہؓ کی بیویوں کو شعروں میں بُرا بھلا کہتا تھا۔ غزوۂ بدر کے بعد مکہ جاکر قریش کو شعر پڑھ پڑھ کر بھڑکاتا اور مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے اُکساتا تھا۔ بنو نضیر کی عہد شکنی میں یہ ایک فعال کردار تھا۔ اس کی دشمنی اور شرارت سے مسلمان سخت تنگ آ گئے تھے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ محمد بن مسلمہؓ، عباد بن بشرؓ، حارث بن اوسؓ وغیرہ کے ہاتھوں اسلام کا یہ بدترین دشمن قتل کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا گیا۔ خدا کی ہزارہا مخلوق کو کشت و خون سے بچانے کے لئے یہ قتل بہ اذنِ وحی خفی ہوا۔

ہجرت کا تیسرا سال

غزوۂ احد

غزوۂ بدر میں قریش کے بڑے بڑے سردار اور اشراف مارے گئے تھے۔ ان کا جانی اور مالی بہت نقصان ہوا تھا۔ یہ وہ صدمہ تھا کہ قریش اس کو بھول نہیں سکتے تھے کیونکہ ایسا صدمہ انہوں نے پہلے کبھی نہیں اٹھایا تھا۔

ان کا اب سب سے بڑا سردار ابوسفیان تھا۔ اس نے بدر کے بعد مدینہ پر حملہ کیا تھا۔ جس میں ذلیل ہو کر لوٹ گیا اس کا حال آپ غزوہ سویق میں اوپر پڑھ آئے ہیں۔

بدر میں قریشی سرداروں کے مارے جانے کے سبب مکہ میں گھر گھر صفِ ماتم بچھ گئی تھی اور تمام مکے کے لوگ انتقام کے لئے سخت بے چین تھے۔ ابوسفیان کو سب نے مجبور کیا کہ پورے جوش و خروش کے ساتھ مدینہ پر زبردست حملہ کیا جائے۔ چنانچہ حملے کے لئے زبردست تیاریاں شروع ہوگئیں۔

عبداللہ بن ابی ربیعہ، صفوان بن امیہ اور عکرمہ بن ابوجہل وغیرہ نے جنگ کے لئے بہت سا مال جمع کیا۔ کاروانِ تجارت کا سارا نفع جنگی ضروریات کے لئے دے دیا گیا۔ غریبوں،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حتےٰ کہ یتیموں اور بیواؤں نے بھی چندہ دیا۔ مالی اور جانی طاقت کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کے ہر ممکن کوشش کی گئی۔

کنانہ اور تہامہ کے قبائل بھی قریش سے مل گئے۔ ابوسفیان کی اَن تھک مساعی سے قریش اور ان کے حلیف ملاکر تین ہزار آدمی جمع ہوگئے۔ دو سَو گھوڑے اور تین سَو اونٹ اور دوسرا سامانِ حرب بھی کافی تھا۔

عورتیں بھی قریش کیساتھ آئیں قریش عورتوں کو بھی ساتھ لے آئے۔ تاکہ وہ مردوں کو غیرت دلاکر لڑنے پر آمادہ کریں اور بھاگنے سے روکیں چنانچہ ہند بنت عتبہ، ام حکیم بنت الحارث، فاطمہ بنت الولید، رقیہ بنت مسعود، ریطہ بنت منبہ، سلافہ بنت سعد، عمرہ بنت علقمہ مصعب بن عمیرؓ کی والدہ، ابوسفیان پورے سازوسامان کے ساتھ یہ جنگجو فوج لے کر جبل اُحد کے قریب مقام عینین پر آگیا۔

اِسلامی لشکر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ۳ھ شوال کے مہینے، جمعہ کے روز نماز جمعہ کے بعد ایک ہزار مسلمانوں کی معیت میں مدینہ سے نکلے۔ حضرت عبداللہ بن مکتوم حضورؐ کے بعد امامت کے فرائض انجام دیتے تھے حضورؐ جب مقام شوط[1] میں پہنچے تو عبداللہ بن ابی تین سَو آدمیوں کو ساتھ لے کر علیحدہ ہوگیا۔ عبداللہ بن عمرو بن حزامؓ نے اس کو بہتیرا سمجھایا لیکن وہ نہ مانا۔ کہنے لگا کہ جب تم لوگ میری رائے

---

[1] مدینہ اور اُحد کے درمیان ایک مقام ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں مانتے تو ہم کیوں مرنے کے لئے تمہارے ساتھ چلیں۔ اب اسلامی لشکر بجائے ہزار کے سات سَو رہ گیا۔ حضورؐ ان کو لے کر احد پہنچے اور اس میدان میں ایسی پوزیشن لی کہ پہاڑ احد پشت کی جانب ہوا۔

حضورؐ نے عبداللہ بن جبیرؓ کو سردار بناکر پچاس آدمیوں کو حکم دیا کہ تم اس مقام پر کھڑے رہنا اور دشمن کو اِدھر سے آنے سے روکنا۔ کیونکہ پشت کی جانب سے حملے کا خطرہ تھا۔ حضورؐ نے ان پچاس تیر اندازوں کو سخت تاکید کی کہ ہماری جو حالت بھی ہو تم یہ جگہ نہ چھوڑنا — ہرگز نہ چھوڑنا۔

پھر حضورؐ نے کم عمر نوجوانوں کو لڑائی میں شامل ہونے سے روک دیا۔ سمرہؓ اور رافعہؓ کی عمر پندرہ سال کی تھی — ان کو قتال کی اجازت مِل گئی۔ کہ یہ اچھے تیر انداز تھے اور لوگوں نے ان کی سفارش بھی کی۔

صف بندی بعد ازاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی فوج کی صف بندی کی۔ میمنہ اور میسرہ پر زبیر بن العوامؓ اور منذر بن عمرؓ کو متعین کیا۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کو لوا مرحمت فرمایا۔ اپنی تلوار حضرت ابی دجانہؓ کو دی اور خود دو زرہیں پہنیں۔ اس روز شوال کی سات تاریخ تھی اور ۳ھ ا

یہ تلوار کون لے گا؟ سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار میان سے نکال کر فرمایا۔ مَنْ يَّاخُذُ هٰذَا السَّيْفَ۔ اس تلوار کو کون لے گا؟ کئی ہاتھ بڑھے۔ حضورؐ نے فرمایا،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ يَّأْخُذُ هٰذَا السَّيْفَ بِحَقِّهٖ۔ اس تلوار کا حق ادا کرنے کی شرط پر اسے کون لے گا؟ اب سب ہاتھ خم کھا گئے لیکن لشکرِ اسلام میں سے حضرت ابودجانہ سماک بن خرشہ رضؓ نے آگے بڑھ کر عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! اس شرط پر میں لیتا ہوں۔ پھر حضورؐ نے ان کو اپنی تلوار دے دی۔ حضرت ابودجانہ رضؓ اپنے خیمہ میں گئے اور مجاہدانہ شان سے تلوار لٹکائے ہوئے باہر آئے اور سینہ تان کر اکڑتے ہوئے دشمن کی طرف بڑھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر فرمایا۔

اِنَّهَا مِشْيَةٌ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ اِلَّا فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ۔ (مجمع الزوائد)

یقیناً یہ چال خدا کو نہایت ناپسند ہے۔ سوائے اِس جگہ کے؛ یعنی میدانِ جنگ میں کافروں کے مقابلے میں (انہیں مرعوب کرنے کے لئے) یہ چال خدا کو خوش کرتی ہے۔ اس موقع کے سوا ایسی چال خدا کے غضب کا موجب ہے۔ صرف یہ ایک ہی جگہ ہے ایسی چال کے لئے۔

اب حضرت ابودجانہ رضؓ شیر کی طرح گرجتے ہوئے کفّار کے مجمع میں گھس گئے جو سامنے آتا اس کو تہ تیغ کرتے جاتے۔ حتیٰ کہ دشمنوں کی صفوں کو چیرتے ہوئے دور عورتوں کے مجمع تک جا پہنچے۔ عورتوں کی سردار ہندہ تھی۔ یہ اور دوسری عورتیں مل کر اپنے مردوں کو لڑائی پر ابھار رہی تھیں۔ انہیں جوش دلانے کے لئے یہ گا رہی تھیں۔

نَحْنُ بَنَاتُ طَارِقٍ　　نَمْشِيْ عَلَى النَّمَارِقِ
مَشْيَ الْقَطَا الْبَوَارِقِ　　وَالْمِسْكُ فِي الْمَفَارِقِ
وَ الدُّرُّ فِي الْمَخَانِقِ　　اِنْ تُقْبِلُوْا نُعَانِقِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِنْ تُدْبِرُوْا نُفَارِقِ　　　فِرَاقَ غَيْرَ وَامِقِ

ہم نیک سیرت، نازک اندام اور حسین ترین عورتیں ہیں۔ جو ہمیشہ قالینوں اور ریشم پر چلنے والی ہیں۔ ہمارے ناز و انداز دلبرانہ ہیں۔ اور چال دل کو کھینچنے والی ہے۔ ہم موتیوں اور زیوروں سے بھری ہوتی ہیں اور ہمارے جسموں کی مست خوشبو نظیر نہیں رکھتی۔ اے گروہ قریش! اگر تم نے ثابت قدمی سے مقابلہ کیا۔ اور فاتح بن کر لوٹے تو ہم تم کو سینے سے لگائیں گی۔ اور گلوں میں باہیں ڈالیں گی اور اگر تم بزدل بن کر پیٹھ پھیر آئے تو خدا کی قسم! ہم تم سے نفرت کریں گی پھر تم (یاد رکھنا) ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو جاؤ گے۔"

عورتوں کے مجمع میں پہنچ کر حضرت ابودجانہ رضؓ ہندہ کی گردن پر تلوار مارنے ہی لگے تھے کہ معاً خیال آیا کہ ایک عورت پر حملہ! فوراً تلوار روک لی۔ اور کفار کے مجمع کو چیرتے اور کاٹتے ہوئے واپس آگئے

دادِ شجاعت دینے والے مسلمان

قریش کے تین ہزار آدمی تھے میدانِ جنگ میں اُن کے میمنہ اور میسرہ پر خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابوجہل تھے۔ ابوعامر عبداللہ بن عمرو بن صیفی جو ابوعامر فاسق کے نام سے مشہور تھا۔ احد میں مسلمانوں سے خوب لڑا اور دوسرے کافروں نے بدر کا بدلہ لینے کے لئے بہت کوشش کی لیکن ان کافروں کے مقابلے میں ابودجانہ انصاری رضؓ، اسداللہ حضرت علی رضؓ، حضرت طلحہ رضؓ، حضرت انس بن نضر رضؓ، شیرِ خدا حضرت حمزہ رضؓ، سعد بن الربیع رضؓ نے وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواں مردی دکھائی اور ایسا شدید قتال کیا کہ دن کے پہلے حصے میں مسلمانوں کو فتح ہوگئی۔ کافر پسپا ہوکر اس جگہ تک چلے گئے۔ جہاں ان کی عورتوں کا کیمپ تھا۔

فتح شکست سے بدل گئی

مسلمان فتح کی خوشی میں کافروں کا مال لوٹنے میں مصروف ہوگئے اور جن پچاس تیراندازوں کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا۔ کہ تم پہاڑ کے اس مقام کو ہرگز ہرگز نہ چھوڑنا۔ انہوں نے فتح کا منظر دیکھ کر الغنیمہ الغنیمہ کی صدائیں بلند کرتے ہوئے وہ مقام چھوڑ دیا اور لوٹ میں مصروف ہوگئے۔ ہرچند اُن کے سردار عبداللہ بن جبیرؓ نے نبیؐ رحمت کا ارشاد بار بار یاد دلایا اور روکا مگر انہوں نے دھیان نہ دیا۔

رحمتؐ عالم کا دانت شہید ہوگیا

قریش نے جب وہ مقام تیراندازوں سے خالی پایا تو وہ مسلمانوں کی پشت کی طرف۔ ادھر سے آنکلے اور سخت حملہ کرکے مسلمانوں کو گھیرے میں لے لیا۔ حتےٰ کہ ستّر مسلمان شہید ہوگئے اور جناب رسالتمآبؐ صلے اللہ علیہ وسلم کفار کے نرغے میں آگئے۔ دشمن نے اس قدر پتھراؤ کیا کہ حضورؐ کا چہرہ مبارک چوٹوں سے زخمی ہوگیا اور ایک اگلا دانت بھی شہید ہوگیا۔ سر پر زخم آیا اور خود ٹوٹ کر سر پہ گڑ گیا۔ آپ کی پیشانی مبارک لہولہان ہوگئی۔ ایک کافر نے آپ پر تلوار کا وار کیا لیکن عبداللہ کے بیٹے طلحہؓ نے اپنا ہاتھ آگے کر دیا۔ حضورؐ بچ گئے اور طلحہؓ کی انگلیاں اڑ گئیں۔ پتھراؤ سے حضورؐ کے پہلوئے اقدس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر بہت چوٹیں آئیں اور جناب سید الکونین (ارواحنا لہ الفداء) ایک گڑھے میں گر گئے۔ شیطانوں نے شور مچا دیا۔ مَاتَ مُحَمَّدٌ۔ قُتِلَ مُحَمَّدٌ۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

حضرت علیؓ ابن ابی طالب نے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو گڑھے[1] سے نکالا۔ حضرت طلحہؓ نے سنبھالا اور خود کا حلقہ جو سردارِ دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم کے جبڑوں میں گڑ گیا تھا، اس کو حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ نے دانتوں سے پکڑ کر زور سے کھینچ کر باہر نکالا جس سے ابوعبیدہؓ کے دو دانت گر گئے۔ رضی اللہ عنہ۔

حضرت ابودجانہؓ کی وفاداری

کافروں نے یورش کی کہ وہ مسلمانوں کو درمیان سے ہٹا کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچیں۔ لیکن مسلمان درمیان میں برابر حائل رہے اور دس صحابہؓ شہید ہو گئے۔ حضرت ابودجانہؓ ان تیروں کو اپنی پیٹھ کی ڈھال پر روک رہے تھے۔ جو حضورؐ پر برسائے جاتے تھے تیر برس رہے ہیں، پیٹھ چھلنی ہو گئی ہے۔ لیکن ابودجانہؓ اپنی جگہ سے ہلتے نہیں ہیں۔ رضی اللہ عنہ!

مصعبؓ بن عمیر کی شہادت

حضرت مصعب بن عمیرؓ کفار کے ساتھ سخت لڑے اور

---

[1] حضرت سہل بن سعد کہتے ہیں کہ حضورؐ کی بیٹی فاطمہؓ آپ کا زخم دھو رہی تھیں اور حضرت علی پانی ڈال رہے تھے۔ جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون بڑھتا ہی جاتا ہے تو چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر اس کو جلا کر زخم میں بھر دیا جس سے خون تھم گیا۔ اس روز حضورؐ کا ایک اگلا دانت شہید ہو گیا تھا اور چہرۂ مبارک پر زخم آ گیا تھا۔ اور خَود ٹوٹ کر سر میں گھس گیا تھا۔" (بخاری شریف)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر شہید ہوگئے۔ اسلام کے حق میں ان کی خدمات لاانتہا تھیں۔ قبل ہجرت مدینہ منورہ میں انہوں نے ہی اسلام کی اشاعت کی۔ ایمان لانے کے وقت سے لے کر تادم واپسیں ان کی زندگی اعلائے کلمۃ الحق کے لئے وقف رہی۔ خدا کی رحمتیں ہوں ان کی روح پر!

حضرت خبابؓ کہتے ہیں۔ ہم نے محض خوشنودیٔ خدا حاصل کرنے کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ لہٰذا ہمارا ثواب خدا کے ذمہ ہوگیا۔ اب ہم میں سے بعض آدمی تو بغیر (دنیا کا) ثمرہ کھائے چلے گئے جن میں سے ایک مصعب بن عمیرؓ بھی تھے۔ مصعبؓ احد کے دن شہید ہوگئے اور صرف ایک کملی اتنی ترکہ میں چھوڑی کہ اس سے ان کا سر ڈھانکتے تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے اور پاؤں چھپاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا۔ بالآخر حضورؐ نے فرمایا کہ سر ڈھانک دو اور پاؤں پر اذخر گھاس رکھ دو"

(بخاری شریف)

انسؓ بن نضر کی شہادت

حضرت انسؓ بن نضر تلوار لے کر کفار کی طرف نکلے۔ آگے حضرت سعد بن معاذؓ ملے۔ ان سے کہا کہ مجھے احد کے پاس سے جنت کی خوشبو آرہی ہے۔ پھر کفار سے سخت مقاتلہ کیا۔ اور شہید ہوگئے۔ آپ کے جسمِ اطہر پر تیروں، تلواروں اور نیزوں کے کچھ اوپر اسی زخم لگے تھے جن کی وجہ سے کوئی ان کو پہچان نہ سکتا تھا۔ حضرت بہن نے انگلیوں کے پورے دیکھ کر پہچانا تھا۔ (بخاری شریف)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ جنگ اُحد کے دن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ترکش میرے سامنے ڈال کر فرمایا۔ مار (تیر کافروں کو) تجھ پر میرے ماں باپ نثار۔" (بخاری)

حضرت قیس کہتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ طلحہؓ نے جس ہاتھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت جنگِ احد کے دن کی۔ ان کا وہ ہاتھ بے کار ہو گیا تھا۔ (بخاری شریف)

ابو طلحہؓ کی محبتِ رسولؐ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جنگ احد کے دن ۔۔۔ ابو طلحہؓ اپنی ڈھال سے حضورؐ کا بچاؤ کئے ہوئے آپ کے آگے کھڑے تھے۔ ابو طلحہؓ زبردست تیرانداز اور کمان دار شخص تھے۔ انہوں نے اس روز دو تین کمانیں توڑی تھیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو شخص اس روز ترکش لے کر نکلتا تھا۔ آپ فرماتے تھے کہ ان تیروں کو ابو طلحہؓ کے سامنے بکھیر دو اور خود گردن اٹھا کر کافروں کو دیکھتے تھے ۔۔۔ تو ابو طلحہؓ کہتے۔ میرے ماں باپ حضورؐ پر نثار ہوں۔ کہیں کافروں کا کوئی تیر آپ کو نہ لگ جائے۔ میرا سینہ آپ کے سینہ کے لئے سپر ہے۔ (آپ جھانک کر نہ دیکھیں)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ اس روز میں نے حضرت عائشہؓ اور ام سلیمؓ کو دیکھا کہ پائنچے اٹھاتے ہوئے (جس کی وجہ سے ان کی پازیبیں دکھائی دیتی تھیں) مشکیں بھر بھر کر اپنی کمر پر لاد کر زخمی آدمیوں کے منہ پر ڈالتی تھیں اور پھر دوبارہ جا کر بھر کے لاکر

لہ ہمارے پیارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر جان نثار کرنے والے ابو طلحہؓ پر ہمارے ماں باپ قربان! رضی اللہ عنہ!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو پلاتی تھیں۔ (بخاری شریف)

لمحۂ فکریہ کہاں ان عورتوں کا جوشِ ایمان کہ تیروں کی بارش اور تلواروں کی جھنکاروں میں پانی کی مشکیں پیٹھ پر لاد کر لانا اور موت کا خطرہ مول لے کر زخمیوں کو پلانا۔ اور ہماری اور ہماری عورتوں کی سردیٔ سوزِ دروں ۔ کہ نماز کے لئے وضو کرنا بارِ خاطر ہے ۔ اور نماز پڑھنا دشوار! ع

شرم ہم کو مگر نہیں آتی!

ہم تن آسان اور بے عمل مسلمانوں کو سوچنا چاہیئے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جو دین کا ترکہ اور ورثہ ہم کو دے گئے ہیں، ہم نے اس کی کہاں تک حفاظت کی ہے؟ اور کتنی اشاعت کی ہے؟ اس کو سنوارا ہے یا بگاڑا ہے؟ نکھارا ہے یا مسخ کیا ہے؟ اس "کندن" کو چمکایا ہے۔ یا "گرد و غبار" سے اَٹایا ہے۔ "سیاروں" کی کمائی گنوانے والے "ثوابت" گریبان میں منہ ڈال سوچیں ۔ کل قیامت کے روز وہ اللہ کو کون سا منہ دکھائیں گے ۔ ؎

میآرا بزم بر ساحل کہ آنجا ÷ نوائے زندگانی نرم خیز است
بدریا غلط و باموجش در آویز ÷ حیاتِ جاوداں اندر ستیز است

؎ اسلام کی خاطر جنگوں میں تکلیفیں اٹھانے والی پاک باز خاتون پر خداوندا بیشمار رحمتیں نازل کر۔ اور ان کے درجے اور بلند کر اور ہم تن آسانوں کو اسلام پر عمل کی توفیق عطا فرما جو اسلام کے شیدائیوں، صحابہ رضی اللہ عنہم اور صحابیات نے اپنی جان کی پونجی خرچ کر کے ہم تک پہنچایا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرتِ حمزہ ؓ کی شہادت

ہماری جانیں قربان ۔ حضرت حمزہ ؓ بن عبدالمطلب میدانِ احد میں آتے ہیں اور اللہ کا کلمہ بلند کرنے کی نیت سے رسولِ رحمت کا ساتھ دیتے ہیں ۔ حزب الشیطان کی طرف سے طعیمہ بن عدی شرک کا حامی مقابلہ کے لئے نکلتا ہے ۔ حضرت حمزہ ؓ اس کو قتل کر دیتے ہیں ، ارطاۃ اور عثمان کو بھی موت کے گھاٹ اتارتے ہیں ۔ پھر کفر کے ٹڈی دَل میں جا گھُستے ہیں ۔ جدھر رُخ کرتے ہیں صفیں کی صفیں اُلٹ دیتے ہیں ۔ ایسے جوشِ ایمانی سے مقاتلہ کرتے ہیں کہ اکیلے تیس کافروں کو مار ڈالتے ہیں ۔ پھر آپ کے سامنے للکار کا سباع بن عبدالعزیٰ آتا ہے ۔ آپ فرماتے ہیں ۔ اے عورتوں کا ختنہ کرنے والی کے بیٹے ۔ کیا تو اللہ اور اس کے رسول ؐ کی مخالفت کرتا ہے ۔ یہ کہہ کر اس پر تلوار کا ایسا وار کرتے ہیں کہ اس کی گردن اڑ جاتی ہے ۔

اِس دوران میں جبیر بن مطعم کا حبشی غلام وحشی ایک پتھر کی آڑ میں چھپ کر بیٹھا ہوا تھا ۔ جب حضرت حمزہ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ اس کے قریب سے گزرے تو بزدل وحشی نے برچھی ماری جو خصیوں کے مقام پر لگ کر سرین کے پیچھے پار ہو گئی اور اس طرح آپ شہید ہو گئے ۔

آپ کی شہادت پر کافروں کی عورتوں نے خوشی کے گیت گائے ۔ ابوسفیان کی بیوی ہندہ بنت عتبہ نے سیّدنا حضرت حمزہ ؓ کے ناک ، کان وغیرہ کاٹ کر ہار بنا کر گلے میں پہنا ۔ پیٹ چاک کر کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگر نکالا اور چبا کر تھوکا۔

جنگ ختم ہونے کے بعد جناب سیدالکونین ؐ اپنے پیارے چچا کی لاش پر تشریف لائے۔ آپ کی شکل مثلہ کرکے ہندہ نے دردناک بنا دی تھی۔ حضورؐ نے جب یہ منظر دیکھا تو آپ کا دل بھر آیا اور بے اختیار آنسو جاری ہوگئے پھر فرمایا۔

عمِّ محترم! خدا کی تم پر رحمت ہو۔ تم رشتہ داروں کا سب سے زیادہ خیال رکھتے تھے۔ نیک کاموں میں ہمیشہ آگے آگے رہتے تھے۔ خدا کی قسم! مجھ پر تمہارا انتقام واجب ہے۔ میں تمہارے بدلے ستّر کافروں کو مثلہ کرکے چھوڑوں گا۔"

اس کے تھوڑے عرصہ کے بعد وحی نازل ہوگئی جس میں اس انتقام کی ممانعت آگئی۔ پھر حضورؐ نے قسم کا کفارہ دے کر صبر اختیار فرمایا۔

حضرت صفیہ رضؓ حضرت حمزہ رضؓ کی سگی بہن تھیں۔ بھائی کی شہادت کے متعلق سنا تو آنسو بہاتی ہوئی جنازہ کے قریب آئیں۔ لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تشفی اور تسلی دے کر واپس کر دیا۔

سیدالشہداء حضرت حمزہ رضؓ کو کفن دینے لگے تو چادر اوپر کرتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا۔ پھر حضرت انورؐ نے فرمایا کہ چادر سے سر چھپاؤ اور پاؤں پر گھاس اور پتے ڈال دو۔ اس لرزہ خیز اور درد انگیز منظر سے سیدالشہداء کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنازہ تیار ہوا اور بہ ہزار اندوہ وغم اس شیرِ خدا کو (لاکھوں رحمتیں ہوں ان پر) غازیانِ دین نے میدانِ احد میں دفن کیا۔ (رضی اللہ عنہ)

حضرت حنظلہؓ کی شہادت

حضرت حنظلہؓ احد میں ابوسفیان سے نبرد آزما تھے۔ ابوسفیان پر غالب آکر اسے قتل کرنے کے قریب تھے کہ شدّاد بن الاسود ابوسفیان کی مدد کو دوڑا اور حضرت حنظلہؓ کو شہید کر دیا۔ رحمتِ عالمؐ نے فرمایا کہ حنظلہؓ کو فرشتوں نے غسل[1] دیا ہے۔ اس خصوصی سلوک کی وجہ دریافت کی تو پتہ چلا کہ وہ اعلانِ جہاد کے وقت جنبی تھے اور انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے میں جلدی کی اس لئے غسل نہ کیا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کو فرشتوں نے غسل دیا ہے۔ آپ غسیلِ ملائکہ ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

ابوسفیان نے ہبل کا نعرہ مارا

ابوسفیان نے جنگ کے بعد پہاڑ پر چڑھ کر کہا۔ (مسلمانو!) آج کا دن بدر کے دن کا بدلہ ہے۔ پھر کہا اُعْلُ ھُبَلْ ہبل اونچا ہو۔ حضورؐ نے (یہ سن کر صحابہؓ کو) فرمایا۔ اس کا جواب دو۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ کیا جواب دیں۔ آپ نے کہا۔ اللہ اعلیٰ و اَجل۔ خدا تعالیٰ سب سے بزرگ و برتر ہے۔ ابوسفیان نے کہا۔ اِنَّ لَنَا

---

[1] مسلمان بھائیو۔ غور کرو۔ کہ حضرتِ حنظلہؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ جہاد سن کر اتنی جلدی تعمیل کی کہ غسلِ جنابت بھی نہ کیا اور میدانِ جنگ میں حضورؐ کے ساتھ شریک ہو کر شہید ہو گئے اور آہ! ہمارا یہ حال ہے کہ ہم حضورؐ کے سینکڑوں فرامین پڑھ سن کر عمل نہیں کرتے۔ دانستہ سنتوں اور حدیثوں سے اعراض برتتے ہیں حالانکہ حضرت انورؐ کی یہ سنتیں، حدیثیں اور فرامین جنگی نہیں ہیں بلکہ عقائد و اعمال کی اصلاحی دعوتیں ہیں۔ ہمیں اپنی غفلت اور تن آسانی پر رونا چاہیئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَکُمْ۔ ہماری مددگار عزّٰی دیوی ہے اور تمہاری مددگار کوئی عزّٰی دیوی نہیں ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ جواب دو۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ کیا جواب دیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہو۔ اَللّٰہُ مَوْلٰنَا وَ لَا مَوْلٰی لَکُمْ اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا مددگار نہیں ہے۔" (بخاری)

رسالتمآبؐ کے فرمان سے لغزش کا نتیجہ

آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پچاس تیراندازوں کو پہاڑ کے دامن میں کھڑا کر کے تاکید کی تھی کہ تم اس مقام کو نہ چھوڑنا خواہ ہمارا کچھ حال ہو۔ جنگ شروع ہوئی اور ابتدا میں مسلمانوں کو خدا نے فتح دی۔ کافر شکست کھا گئے۔ یہ دیکھ کر پہاڑ کے دامن میں کھڑے تیراندازوں نے وہ مقام چھوڑ دیا اور مالِ غنیمت اکٹھا کرنے لگے۔ دشمن نے عقب سے ایسا شدید حملہ کیا کہ مسلمانوں کی فتح شکست سے بدل گئی۔ ستر صحابہؓ شہید ہو گئے اور باقی بہت سے زخمی۔ اس شکست کا سبب اللہ بیان کرتا ہے :-

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ وَّ الرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِیْۤ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (پ ۴ ع ۷)

اور جب تم سرپٹ آگے بڑھے جاتے تھے اور پیچھے مڑ کر کسی کو نہ دیکھتے تھے اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہاری پچھاڑی

لہ مسلمان بھائیوں کو یہاں سے سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ مصائب و حوائج میں صرف اللہ ہی کو پکارا کریں۔ صرف اللہ ہی کا نعرہ لگایا کریں۔ ما فوق الاسباب طور پر غیر اللہ کا نعرہ لگانا اور غیر اللہ کو پکارنا مصیبتوں اور حاجتوں میں منع ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کھڑے تم کو پکارتے تھے۔ پس تم کو غم بالائے غم دیا۔ (اور یہ صرف نصیحت کرنے کے لئے تھا) تاکہ تم نہ تو اس چیز پہ غم کھاؤ۔ جو تمہارے ہاتھ نکل گئی (یعنی مالِ غنیمت وغیرہ) اور نہ اس کا غم کھاؤ جو تمہیں درپیش آئی (یعنی صحابہؓ کی شہادت اور تمہارا زخمی ہونا) اور اللہ کو تمہارے اعمال کی خوب خبر ہے۔"

مطلب یہ کہ فتح کی خوشی پر مسلمان لوٹ پر دوڑے اور دشمن پہاڑ کے درّے سے حملہ آور ہوا۔ حضورؐ آوازیں دیتے تھے۔ لیکن غازیوں سے غفلت ہوگئی۔ انہوں نے مڑکر نہ دیکھا۔ پس حضورؐ کے امر سے تساہل برتنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ فتح نے شکست کی صورت اختیار کرلی۔ چنانچہ خدا نے فرمایا۔

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُم بِإِذْنِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُم مِّن بَعْدِ مَا أَرَاكُم مَّا تُحِبُّونَ ۚ مِنكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۖ وَلَقَدْ عَفَا عَنكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝ (پ ۴ ع)

اور البتہ تحقیق سچا کر چکا خدا تعالیٰ تم سے وعدہ اپنا جب کہ تم کاٹتے تھے ان کو اس کے حکم سے۔ یہاں تک کہ نامردی کی تم نے اور جھگڑا کیا تم نے کام میں اور نافرمانی کی تم نے (کہ درّہ چھوڑ دیا) پیچھے اس کے کہ دکھایا تم کو (خدا نے فتح اور غنیمت) جو چاہتے تھے تم۔ تم میں سے کوئی چاہتا تھا دنیا (مال لوٹ کا) اور کوئی تم میں سے چاہتا تھا آخرت (ثواب شہادت) پھر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم کو پھیر دیا اُن (کافروں کے قتل کرنے) سے۔ (جو بعد فتح کے
کے شکست ہوئی) تو کہ آزمائے تم کو اور بے شک معاف کیا
(خدا تعالیٰ نے) تم کو اور ایمان والوں پر خدا کا (بڑا) فضل ہے۔"

یعنی خدا نے بتا دیا ہے کہ مسلمانوں سے ارشادِ نبوی کی تعمیل میں لغزش ہوگئی کہ انہوں نے درّہ چھوڑ دیا اس لئے شکست ہو گئی۔ ورنہ خدا اپنا وعدہ فتح پورا کرچکا تھا۔ کہ دن کے پہلے حصے میں مسلمانوں کو فتح ہو چکی تھی۔ فرمایا۔ عَصَيْتُمْ۔ تم سے رسولؐ پاک کی بے حکمی ہوئی تو نتیجہ شکست نکلا۔ پھر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے تم کو معاف کر دیا کہ خدا تعالیٰ بڑا صاحب فضل ہے اور آئندہ احتیاط رکھنا کہ حضورؐ کے فرمان کی تعمیل میں کوتاہی نہ ہو۔

مسلمانوں کو لرزا دینے والا انتباہ

مسلمان بھائیو اور بہنو! غور کرو کہ حضورؐ نے صحابہؓ کو پہاڑ کے درّہ پر کھڑا رہنے کا حکم دیا تھا اور کسی صورت بھی وہ مقام چھوڑنے کی اجازت نہ دی تھی لیکن جب مسلمانوں کو فتح ہوئی تو یہ درّہ والے قیاس کرنے لگے کہ غرض تو جہاد میں آنے کی فتح ہی تھی، سو ہو چکی۔ اب ہم کو بھی مالِ غنیمت کے لئے چلنا چاہیئے۔! عبداللہ بن جبیرؓ اور ان کے دس ساتھی بار بار یہ کہتے تھے کہ حضورؐ کا ارشاد (حدیث) یہ ہے کہ اس مقام کو کسی صورت بھی نہ چھوڑنا۔ لیکن وہ رائے اور قیاس دوڑاتے اور کہتے کہ اب فتح ہوگئی ہے۔ اور دشمن بھاگ گیا ہے۔ کوئی خطرہ نہیں رہا۔ مقصود فتح تھی۔ وہ نظر آگئی۔ یہ قیاس کرکے جگہ چھوڑ دی۔ نتیجہ کیا نکلا۔؟ ستر صحابہؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہید ہوگئے اور باقی زخمی ہوکر لوٹے۔

یہ عبرتناک سبق ہے۔ امت کے لئے قیامت تک کے مسلمانوں کو لرزا دینے والا انتباہ ہے کہ وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں کوئی دخل نہ دیں۔ بستانِ ارشادِ ختمی مرتبت کے مقابلہ میں رائے کے ریگ زار میں قدم نہ رکھیں۔ زرِحدیث کو تاویل کے بوتہ میں چرخ دے کر قیاس کا زیور نہ ڈھالیں۔ بلکہ وحیٔ غیر متلو ۔ ارشادِ سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے بلا چون و چرا سرِ تسلیم خم کر دیں ؎

مانندِ سحر صحنِ گلستاں میں قدم رکھ
آئے تہِ پا گوہرِ شبنم تو نہ ٹوٹے
ہو کوہ و بیاباں سے ہم آغوش و لیکن
ہاتھوں سے ترے دامنِ افلاک نہ چھوٹے
(اقبال)

شہداءِ اُحد کی تدفین

جنگ کے خاتمے پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شہداء کی تدفین فرمائی۔ اور اُنکے مقتل (میدانِ اُحد) میں ہی سب کو دفن کیا۔ دو دو تین تین شہید کو ایک قبر میں سلایا۔ عبداللہ بن جحش جو حضرت حمزہ رضؓ کے بھانجے اور رحمتِ عالم ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ کافروں نے ان کا بھی مثلہ کر دیا تھا۔ پیٹ چاک بھی کیا تھا۔ حضورؐ نے ان کو بھی حضرت حمزہ رضؓ کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن فرمایا۔ اِن طیبؔ و طاہر ماموں اور بھانجے پر خدا کی لاکھوں رحمتیں ہوں۔

حضرت عمرو بن الجموح اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن حزام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں بڑے گہرے دوست تھے۔ ان دونوں دوستوں کو بھی حضورؐ نے ایک ہی قبر میں دفن فرمایا۔

خداوندا! تمام شہدائے اُحد پر اپنی رحمتوں کی بَرکھا برسا کہ تیری توحید بلند کرنے کے لئے انہوں نے جانیں دیں۔

شہدائے اُحد کا بہشت سے پیغام

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا۔ جب تمہارے بھائی (ستر صحابیؓ) اُحد کے دن شہید کئے گئے تو خدا تعالیٰ نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کے پیٹ میں رکھ دیا۔ (خاص انعام کیا) کہ آتے ہیں بہشت کی نہروں پر اور کھاتے ہیں اس کے میوے سے اور سونے کی قندیلوں کی طرف ٹھکانا پکڑتے ہیں جو سایۂ عرش میں لٹکتی ہیں۔ جب شہیدوں نے اپنے کھانے، اپنے پینے اور اپنی خواب گاہ کی (انتہائی) خوشی کو پایا تو کہا۔ کون ہمارے بھائیوں کو (جو دنیا میں ہیں اور قیامت تک ہوں گے) ہماری طرف سے یہ خبر پہنچائے کہ ہم بہشت میں (خدا کی سرمدی نعمتوں کے ساتھ) زندہ ہیں تاکہ (ہمارے بھائی جہاد و شہادت کے ذریعہ) بہشت کے حاصل کرنے میں بے رغبتی نہ کریں اور نہ لڑائی (جہاد) کے وقت سستی کریں۔ تو خدا نے فرمایا۔ کہ میں پہنچاؤں گا ان کو خبر (پیغام) تمہاری طرف سے۔ پھر نازل ہوئی (وہ خبر یعنی شہداء کا پیغام) یہ آیت:-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۘ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ وَّ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(مشکوٰۃ باب الجہاد)

اور جو لوگ اللہ کے رستے میں مارے گئے ہیں ان کو مرا ہوا خیال نہ کرو بلکہ (وہ) اپنے پروردگار کے پاس جیتے ہیں (اس کے خوانِ کرم سے) ان کو روزی ملتی ہے (اور) جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے ان کو دے رکھا ہے اس میں خوش ہیں اور جو لوگ (ان کے بعد زندہ رہے) اور ابھی ان میں آکر شامل نہیں ہوئے، ان کی نسبت (یہ خیال کر کے) خوشیاں مناتے ہیں کہ (وہ بھی شہید ہوں تو ہماری طرح) ان پر بھی) نہ (کسی قسم کا) خوف (طاری) ہو اور نہ یہ (کسی طرح) آزردہ ہوں ۝ اللہ کی نعمتوں کی اور (اس کے) فضل کی خوشیاں منا رہے ہیں۔ اور (نیز) اس کی کہ اللہ ایمان والوں کے ثواب کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔"

پس حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی معلوم ہوا کہ شہدائے احد (اور ان کے سوا سب خلوصِ نیت سے اللہ کی راہ میں مرے ہوئے) خدا کے نزدیک جیتے جاگتے ہیں۔ عرش کے سایہ میں معلق

لہ (پ ۴ ع ۸)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قندیلوں میں رہتے ہیں۔ بہشت کی نہروں سے پیتے اور اسکے میووں سے کھاتے ہیں اور بے حد خوش ہیں اور آرزو کرتے ہیں کہ دنیا میں رہنے والے ان کے بھائی بھی ان کی طرح شہید ہوکر ان ہی جیسے مرتبے پائیں اور سرمدی خوشیاں منائیں۔

نوٹ:۔ حضورؐ نے شہدا کے بڑے مرتبے بیان فرمائے ہیں اور خدا نے ان کی سرمدی زندگی اور خوشی کی خبر قرآن میں بتائی ہے۔ بہتر ہے کہ جہاد اور شہادت کے فضائل بھی لکھ دیئے جائیں تاکہ مسلمانوں میں جذبۂ جہاد پیدا ہو کہ اسی جذبہ سے قوم کی زندگی ہے۔

جہاد کے فضائل

اپنی ہستی نذر دے ملّت کی قربان گاہ کو
زندہ کر دنیا میں آئینِ خلیل اللہ کو

اسلام اور کفر دو متضاد طاقتیں قدیم سے متصادم چلی آرہی ہیں۔ اطاعت و انقیاد اور بغاوت و طغیان دیر سے برسرپیکار ہیں۔ آب گل سے امتزاج پائے ہوئے پیکرِ خاکی کو جب خالقِ لایزال نے خلعتِ حیات و شرافت سے سرفراز فرمایا تو ایک آتشی مزاج اَنَا وَ لَا غَیْرِیْ کی تلوار سونت کر سامنے کھڑا ہوگیا۔ حق اور باطل اسی روز سے دو متحارب طاقتیں رونما ہیں جن کی نبرد آزمائی آج تک جاری ہے اور شیطانی نظام خدائی نظام کیخلاف تا یوم یبعثون

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زور آزما رہے گا۔

جو طاقتیں ناموافق احوال اور نامساعد ظروف کا مقابلہ نہیں کرتیں وہ نہ صرف بقاء و ارتقاء کی دولت سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں بلکہ ان کی زندگی جرمِ ضعیفی کی پاداش میں موت سے دوچار ہو جاتی ہے جیسا کہ حضرتِ اقبالؒ فرماتے ہیں ؎

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

حیاتِ انسان ایک جوئے رواں ہے۔ اس کی راہ میں اگر اتار چڑھاؤ کی رکاوٹیں اور نشیب و فراز کی مزاحمتیں نہ آئیں، تو رفتہ رفتہ یہ جوئے رواں جمود و تعطل کا جوہڑ بن جائے۔ یاد رکھیں کہ جب تک آئینہ شمشیر کو سنگِ فساں پر جلا نہ دی جائے اس میں چمک پیدا نہیں ہوتی۔ چقماق کا جوہرِ تاباں پتھر کی رگڑ کے بغیر نہیں کھلتا۔ آغوشِ بربط میں سونے والے نغموں کو مضراب ہی بیدار کرتی ہے اور نبضِ کائنات کی حرارت و حرکت آویزشِ حیات سے ہی قائم ہے۔ پس جو طاقت عالم کون و فساد میں اپنی حفاظت اور بقا چاہتی ہے اس کے لئے جہاد و قتال کی تیاری ناگزیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سرمدی قانون کے سب سے بڑے علمبردار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے تحفظ و بقا کے لئے امت کو فرمایا۔

جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد کرو تم مشرکوں سے اپنے مالوں ، اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ساتھ ۔" (مشکوٰۃ)

یعنی جب کفر اسلام کے خلاف صف آراء ہوکر جارحانہ قدم اٹھائے تو علمبردارانِ توحید جہاد کا ہلاکت آفرین سیلاب بن کر باطل کے خس و خاشاک کو بہا لے جائیں ۔ پھر جو لوگ اسلام کی سربلندی کے لئے شمشیرِ ایمان کو غیرت کی سان چڑھا کر اس کے جوہر سے کفر کا استیصال کرتے ہیں ۔ قوم و ملّت کے ہوشربا ہبوط و زوال کو صعود و عروج سے بدلتے ہیں ۔ فرامینِ غزا کی رضوانی برکھا اور نوامیسِ جہاد کی نورانی بارشیں ان مجاہدین کی کشتِ عمل کو بلاتخمین سیراب کرتی ہیں ۔ چنانچہ خواجہ بدر و حنین صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :-

رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْھَا (بخاری مسلم)

ایک دن کی چوکیداری اللہ کی راہ میں بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے ۔"

بہشت تلواروں کے سایہ میں ہے

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّۃِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ ۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابی موسےٰ رضہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ بے شک دروازے بہشت کے تلواروں کے سائے تلے ہیں ۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجاہدین پر دوزخ کی آگ حرام

وَعَنْ اَبِیْ عَبْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَتَمَسَّہُ النَّارُ ط (بخاری)

حضرت ابی عبس رضی روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کے دونوں قدم خدا کی راہ (جہاد) میں غبار آلود ہوئے تو اس کو دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی۔

ہر مسلمان جہاد کی نیّت رکھے

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ بِہٖ نَفْسَہٗ مَاتَ عَلٰی شُعْبَۃٍ مِّنْ نِّفَاقٍ ط (صحیح مسلم)

حضرت ابی ہریرہ رضی روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص (ایسی موت) مرگیا کہ نہ (تو) جہاد کیا اور نہ اس کے دل میں جہاد کا خیال (تک) گزرا تو وہ نفاق کی ایک قسم پر مرا۔

ملاحظہ :۔ منافق جہاد سے ڈرتے تھے۔ تخلف اور تقاعد کرتے تھے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نفاق کے علی الرغم فرمایا کہ جس شخص کے دل میں تازیست اتنا خیال بھی نہ گزرے کہ کاش میں غازی ہوتا۔ یا کہیں جہاد میں شامل ہوتا تو ایسا خیال نہ کرنے سے وہ منافق سے مشابہ ہوا۔ پس مسلمانوں کو دل میں نیت رکھنی چاہیئے کہ خدا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد میں شامل ہونے کا کبھی موقع لائے۔ اس طرح قصد جہاد سے قوم ایک نفاق ناآشنا زندہ قوم بنی رہتی ہے۔

میدانِ جہاد کی ایک صبح یا شام

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَۃٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْھَا ط (بخاری۔ مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا تعالےٰ کی راہ (جہاد) میں ایک صبح کو جانا یا ایک شام کو جانا بہتر ہے دنیا سے اور اس چیز سے کہ دنیا میں ہے۔"

یعنی میدانِ جنگ کی ایک صبح یا شام اتنی بڑی نعمت ہے کہ دنیا کی تمام نعمتیں اس کے آگے ہیچ ہیں۔ اور یہ مطلب بھی ہے کہ میدانِ جہاد میں خلوص نیت سے ایک صبح یا ایک شام گزارنا ثواب میں تمام دنیا و مافیہا کے خیرات کرنے کے ثواب سے بڑھ کر ہے۔

میدان جہاد بہشت کے حکم میں

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَصْحَابُہٗ حَتّٰی سَبَقُوا الْمُشْرِکِیْنَ اِلٰی بَدْرٍ وَ جَاءَ الْمُشْرِکُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰی جَنَّۃٍ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ (مسلم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انسؓ روایت کرتے ہوتے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحاب غزوۃ بدر کے لئے نکلے حتیٰ کہ حضورؐ نے بدر کی طرف پہنچنے میں مشرکوں پر سبقت فرمائی اور مشرک بعد میں پہنچے۔ (جب لڑائی شروع ہوئی تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔(اے مسلمانو!) کھڑے ہو جاؤ طرف بہشت کے، جو آسمانوں اور زمین کے برابر فراخ ہے۔"

ملاحظہ:۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے میدانِ جنگ میں مسلمانوں کو کھڑا کرتے وقت بہشت میں کھڑے ہونے کی بشارت دیتے ہیں۔ گویا جہاد کا میدان ـــ عملِ جہاد کی وجہ سے بہشت کے حکم میں ہے۔ پس اے مجاہد! ؎

جہاں تیرا نقشِ قدم دیکھتے ہیں
خیاباں خیاباں اِرم دیکھتے ہیں

جہاد کی ایک رات سے بہشت

ابن عائذؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ جب جنازہ رکھا گیا تو حضرت عمرؓ نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ! آپ اس پر نماز جنازہ نہ پڑھیں کیونکہ یہ شخص فاسق تھا۔ حضورؐ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا۔ کیا تم میں سے کسی نے اس کو اسلام کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام کرتے دیکھا تھا ؛ تو ایک شخص بولا۔ ہاں ! اے خدا کے رسولؐ ! حَرَسَ لَیۡلَۃً فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ۔ اس نے ایک رات راہِ خدا (جہاد) میں نگہبانی کی تھی۔ (یعنی ایک رات اسلام کی خاطر اس نے میدانِ جنگ میں یا سرحد پر گزاری تھی۔) پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر نمازِ جنازہ پڑھی اور فرمایا۔ اَصۡحَابُکَ یَظُنُّوۡنَ اَنَّکَ مِنۡ اَھۡلِ النَّارِ۔ یار تیرے گمان کرتے ہیں کہ تو دوزخیوں سے ہے۔ وَاَنَا اَشۡھَدُ اَنَّکَ مِنۡ اَھۡلِ الۡجَنَّۃِ۔ اور میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) گواہی دیتا ہوں کہ بیشک تو بہشتیوں سے ہے۔"

(رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

ہزار دن کی عبادت سے بہتر

وَعَنۡ عُثۡمَانَ عَنۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ یَوۡمٍ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ یَوۡمٍ۔

(رواہ الترمذی والنسائی)

حضرت عثمانؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چوکیداری کرنی سرحد کفر پر ایک دن راہِ خدا (جہاد) میں ہزار دن کی عبادت سے بہتر ہے!

ملاحظہ:۔ اسلام اور مسلمانوں کے تحفظ کے لئے سرحد BORDER پر پہرہ دینا جہاد ہے اور اس جہاد کی پہرے داری میں ایک دن بسر کرنا ہزار روز کی نافلہ عبادت سے ثواب میں زیادہ ہے۔

سلطنتِ پاکستان کی سرحدوں پر پکٹوں (Pickets) کی چوکیداری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور چھاؤنیوں میں فوجی ملازمت متذکرۃ الصدر حدیث کی رو سے بھی نافلہ عبادت اور جہاد کے حکم میں ہے۔

شہادت کے نشہ میں کھجوریں پھینک دیں

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جنگِ اُحد کے روز ایک شخص نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ حضورؐ! بھلا مجھے یہ تو بتائیں کہ اگر میں (جنگ) میں مارا جاؤں تو کہاں ہونگا؟ آپؐ نے فرمایا۔ بہشت میں! پس (شوقِ شہادت میں) اس نے اپنے ہاتھ سے کھجوریں پھینک دیں اور لڑا، حتیٰ کہ شہید ہوگیا۔ (بخاری مسلم)

عورتوں کا جہاد میں مرہم پٹی کرنا

حضرت انسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتے تو اپنے ہمراہ ام سلیم اور انصار میں سے کتنی عورتیں لے جاتے تھے۔ یہ عورتیں (غازیوں کو) پانی پلاتیں۔ اور زخمیوں کی دوا (مرہم پٹی) کرتی تھیں۔ (صحیح مسلم)

امِ عطیہؓ سات غزووں میں

امِّ عطیہؓ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہوئی کہتی ہیں کہ مجھے سات غزووں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا۔ میں ان (غازیوں) کے ڈیروں (Camps) میں پیچھے رہتی، ان کے لئے کھانا پکاتی تھی۔ زخمیوں کی دوا (مرہم پٹی) اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیماروں کی خیرگیری کرتی تھی"۔ (صحیح مسلم)

دو آنکھوں پر دوزخ حرام

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَیْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ وَعَیْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ط

(رواہ الترمذی)

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو آنکھیں (ایسی) ہیں کہ نہیں لگے گی ان کو آگ۔ ایک وہ آنکھ کہ روئی ہو خوفِ خدا سے۔ اور دوسری آنکھ وہ کہ رات گزارے نگہبانی کرتے ہوئے راہِ خدا (جہاد) میں"۔

شہید پھر شہادت کی تمنا کرتا ہے

عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں ہے کوئی مسلمان (ایسا) کہ اس کی روح اس کا پروردگار قبض کرے۔ (پھر) وہ چاہے کہ پھر آئے تمہاری طرف (دنیا میں) اور ہووے اس کے لئے دنیا و مافیہا۔ سوائے شہید کے۔ (یعنی شہید چاہتا ہے کہ وہ پھر آئے دنیا میں اور مارا جائے راہِ خدا میں پہلی طرح کہ اس نے بہشت کی نعمتیں اور لاثانی درجے پائے ہیں) ابنِ عمیرہ رضؓ نے کہا۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَاَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ اَھْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ ط (رواہ النسائی)

بخدا مارا جانا میرا راہِ خدا میں بہت محبوب ہے مجھ کو اس سے کہ ہوں محکوم میرے خیمہ والے (گنوار، دیہاتی لوگ) اور حویلیوں کے رہنے والے (یعنی شہری لوگ)

فرمانِ مصطفویؐ کا مطلب یہ ہے کہ اگر تمام دنیا و مافیہا میری محکوم ہو جائے تو میں اتنی حکومت اور سرداری کے ملنے سے خدا کی راہ میں مارا جانا زیادہ دوست رکھتا ہوں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

ساٹھ برس کی نماز سے بہتر

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَغَدْوَۃٌ اَوْ رَوْحَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَلَمَقَامُ اَحَدِکُمْ فِی الصَّفِّ خَیْرٌ مِّنْ صَلٰوتِہٖ سِتِّیْنَ سَنَۃً ط (رواہ احمد)

خواجۂ دوسرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے البتہ جانا اللہ کی راہ (جہاد) میں اول روز یا آخر روز، بہتر ہے دنیا و مافیہا سے۔ اور البتہ کھڑا ہونا ایک تمہارے کا صف (قتال) میں بہتر ہے اس کی ساٹھ برس کی نماز نافلہ سے"

سید الکونینؐ کا شوق شہادت

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوَدِدْتُّ اَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ ثُمَّ اُحْیٰ ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْیٰ ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْیٰ
ثُمَّ اُقْتَلَ ط (بخاری۔مسلم)

رحمتِ عالم خواجۂ بدر و حنین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، البتہ دوست رکھتا ہوں میں کہ مارا جاؤں اللہ کی راہ (جہاد) میں۔ پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں؛

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے فضائل اور درجات اس لئے بیان فرمائے ہیں کہ مسلمان جہاد و غزاء کے جذبہ سے سرشار رہیں۔ اگر ضرورت پڑ جائے تو خدا کی رضاء کے لئے اسلام پر مرمٹیں۔ شمعِ شہادت پر پروانہ وار نثار ہوں۔؎

برون از ورطۂ بود و عدم شو
فزوں تر زین جہانِ کیف و کم شو
خودی تعمیر کن در پیکرِ خویش
چوں ابراہیمؑ معمارِ حرم شو (اقبالؒ)

غزوہ حمراء الاسد

غزوۂ احد کے بعد جب قریش مکہ کو لوٹے تو راستے میں پھر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ کی طرف عود کرنے کا قصد کیا۔ یہ خبر جب حضورؐ نے سنی تو آپؐ نے صبح منادی کرا دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے تعاقب کے لئے چلے ہیں۔ جو صحابہؓ احد میں شریک ہوئے تھے حضورؐ کے ساتھ روانہ ہوں۔ یہ اعلان سن کر مجاہدین مسجد میں جمع ہو گئے۔ حضورؐ نے ان کو ساتھ لیا اور مقام حمراء الاسد[1] تک تشریف لے گئے۔ جب اسلامی لشکر یہاں پہنچا تو کفار بھاگ چکے تھے۔ حضور پانچ چھ روز کے بعد واپس تشریف لے آئے۔

سریہ ابوسلمہؓ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم احد سے واپس آکر بقیہ شوال، ذیقعدہ اور ذی الحجہ مدینہ منورہ میں جلوہ فرما رہے۔ محرم کے شروع میں حضورؐ کو اطلاع ملی کہ سلمہ بن خویلد اور طلحہ بن خویلد مع اپنی قوم کے نکل کر بنی اسد بن خزیمہ کو اسلام کے خلاف ابھار رہے ہیں۔ حضرت انورؐ نے ڈیڑھ سو مجاہدین کو ان کی طرف روانہ کر دیا جنکے

---

[1] حمراء الاسد ینبوع اور مدینہ کے وسط میں واقع ہے اس لئے اس کو واسط بھی کہتے ہیں۔ اور یہاں کی زمین سرخ اور ریتلی ہے اس لئے حمراء الاسد بھی بولتے ہیں۔ غزوۂ احد سے واپس آکر دوسرے ہی روز حضورؐ عازم واسط ہو گئے۔ اللّٰہُ اَکْبَرُ! کیا حوصلہ تھا جناب ختم نبیاںؐ کا اور ان کی تعلیم وصحبت سے صحابہؓ کس عزم کے مالک ہو گئے تھے کہ ابھی ستر شہدا کے کفن دفن سے فارغ ہی ہوئے ہیں اور آپ سارے زخمی ہیں۔ سیدالکونینؐ کے سر کا زخم بھی تازہ ہے۔ لیکن جنگ سے دوسرے ہی روز پھر تیار ہو کر دشمن کے تعاقب کو چل نکلے ہیں۔ سبحان اللہ! دین کی خاطر انہوں نے کیا نہ کیا؟ صلے اللہ علیہ وسلم۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سردار حضرت ابوسلمہؓ مقرر کئے۔ جب یہ لوگ مقام قتنہ پر پہنچے تو دشمن مفرور ہوگیا۔ ان کی بہت سی بکریاں اور اونٹ میدان میں رہ گئے جنہیں مجاہدین لے کر واپس آگئے۔

سریہ عبداللہ بن انیسؓ

محرم ہی واقعہ ہے کہ خالد بن سفیان الہذلی نے حضورؐ سے مقابلہ کے لئے فوج اکٹھی کی۔ سرور رسولاں صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن انیسؓ کو غنیم کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ انہوں نے خالد بن سفیان دشمنِ اسلام کا سر کاٹ کر سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کر دیا۔ شافعِ محشرؐ نے ان کو اپنا عصاء مبارک عنایت فرمایا۔

سریہ رجیع

ماہِ صفر کی ابتدار کا واقعہ ہے کہ قبیلہ عضل وقارہ کے کچھ لوگ فریب کی غرض سے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بظاہر مسلمان ہوگئے اور عرض کیا کہ اپنے کچھ آدمی دین سکھانے کے لئے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے۔ رحمت للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ ذیل صحابہ رضہ ان کے ساتھ تبلیغ دین کی غرض سے روانہ کر دیئے۔

حضرت مرثد بن ابی مرثد الغنویؓ، حضرت خالد بن بکیر اللیثی رضہ، حضرت عاصم بن ثابت بن ابی الافلحؓ، حضرت خبیب بن عدیؓ، حضرت زید بن الدثنہ بن معاویہؓ۔ حضرت عبداللہ بن طارق وغیرہم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیارے صحابہ کو شہید کردیا

جب یہ پاکباز صحابہؓ مقام رجیع پر پہنچے جو قبیلہ ہذیل کا ایک تالاب ہے تو ظالم فریب دہندوں نے بنی ہذیل کو بلا لیا۔ وہ تلواریں سونت کر آگئے اور صحابہؓ سے لڑے۔ حضرت مرثدؓ، حضرت خالدؓ اور حضرت عاصمؓ[1] شہید ہوگئے۔ اور خبیبؓ، زیدؓ اور عبداللہ بن طارق کو پکڑ کر لے گئے۔ راستے میں مقام ظہران پر عبداللہ بن طارق کو شہید کر دیا۔ خبیبؓ اور زیدؓ کو مکہ لے گئے۔ قریش کے پاس قبیلہ ہذیل کے دو قیدی تھے۔ ان کے بدلے ان کو دے دیا۔ عقبہ بن حارث کو بدر میں حضرت خبیبؓ نے قتل کیا تھا۔ اس کے انتقام کے لئے خبیبؓ کو حجیر ابن اہاب تیمی نے لے لیا۔ اور صفوان بن امیہ نے حضرت زید کو لیا تاکہ اپنے باپ امیہ بن خلف کے بدلے قتل کرے۔

لہ (حاشیہ صفحہ ۳۱۰) اگر حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم ہوتا کہ جن صحابہؓ کو میں نے قبیلہ عضل وقارہ کے فریبی آدمیوں کے ہمراہ بھیجا ہے یہ ان کو لے جا کر بے رحمانہ قتل کر دینگے اور واقعہ بیر معونہ (جس کا ذکر آگے آتا ہے) میں ستر صحابہؓ کو ظالم شہید کر دیں گے تو حضورؐ اپنی ان لاڈلی اور پیاری اولاد کو ہرگز نہ بھیجتے۔ سچ فرمایا خدا نے قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ۔ کہہ دے (اے پیغمبر!) آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔ ہاں خدا تعالےٰ نبیوں کو جب چاہے اور جتنا چاہے غیب بتاتا ہے۔ انبیاء از خود نہیں جانتے۔" لہ (صفحہ ہٰذا) حضرت عاصمؓ نے بدر میں کفار کے ایک بڑے سردار کو مارا تھا۔ اس لیئے انہوں نے کسی شخص کو عاصمؓ کی نعش کا کوئی ٹکڑا لانے کے لئے بھیجا تاکہ لوگوں کو یقین آجائے کہ عاصمؓ فی الواقع مارا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے عاصمؓ کی نعش مبارک کی حفاظت کے لئے بے شمار شہد کی مکھیاں بھیجدیں جنہوں نے نعش مبارک کو ہزار جان سے ڈھانپ لیا وہ کافر کسی عضو کے کاٹنے پر قادر نہ رہے۔ پھر بارش ہوئی اور پانی کا ایک ریلہ آیا جو انکی نعش کو بہا کر (جنت میں) لے گیا۔ (رضی اللہ عنہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیدؓ بن دثنہ کی شہادت

پھر صفوان نے اپنے غلام نسطاس کو حکم دیا کہ زیدؓ کو حرم سے باہر تنعیم میں لے جاکر قتل کر دو۔ اس قتل کا منظر دیکھنے کے لئے اور بھی لوگ وہاں چلے گئے جن میں ابوسفیان بھی تھا۔ اس نے حضرت زیدؓ کو پوچھا کہ اگر تم کو تمہارے اہل دعیال میں خوشی سے رہنے کے لئے چھوڑ دیا جائے اور تمہاری جگہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیا جاتے تو کیا تمہیں یہ بات منظور ہے؟ حضرت زیدؓ نے جواب دیا کہ ہمیں تو اتنا بھی پسند نہیں کہ ہم اپنے اہل دعیال میں خوش ہوں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جہاں ہیں۔ ان کو ایک کانٹا بھی چبھے۔ اس پر ابوسفیان بولا۔ میں نے کسی کو اتنی محبت کرنے والا نہیں پایا۔ جتنی محبت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے اصحاب، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کرتے ہیں۔ پھر حضرت زید رضی اللہ عنہ کو نسطاس غلام نے شہید کر دیا۔ (اللہ! تیری مرضی)

خبیبؓ کو سولی دے دیا

حضرت خبیبؓ کو حجیر بن اہاب نے قید میں ڈال دیا اور بہت تکلیفیں دینا شروع کر دیں۔ حجیر کی لونڈی ماویہ[1] کا بیان ہے کہ خبیبؓ جب ہمارے پاس قید تھے تو ہم نے ایک روز دیکھا کہ وہ انگور[2] کا ایک بڑا خوشہ پکڑے ہوئے کھا رہے ہیں حالانکہ مکہ میں انگور نہیں ہوتا۔

حضرت خبیبؓ کو سولی دینے کے لئے حرم سے باہر تنعیم میں

---

[1] یہ بعد میں مسلمان ہو گئی تھی۔ [2] صفحہ ۳۱۳ پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے گئے۔ آپ نے دو رکعت نماز کے لئے اجازت مانگی۔ انہوں نے دیدی۔ بڑی عاجزی سے آپ نے نماز ادا کی اور فرمایا کہ میں نے نماز مختصر پڑھی ہے تاکہ تم یہ نہ سمجھو کہ موت سے ڈرتے ہوئے نماز میں دیر کر رہا ہے۔ پھر خبیبؓ نے کہا۔

ولست ابالی حین اقتل مسلما علی ای شق کان فی اللہ مضجعی

وذلک فی ذات الالٰہ وان یشا یبارک علی اوصال شلو ممزع

اور مجھے کچھ پرواہ نہیں جب کہ میں مسلمان شہید کیا جاتا ہوں جس کروٹ پر بھی اللہ کی راہ میں پچھاڑا جاؤں! اور یہ قتل تو اللہ کی راہ میں ہے۔ وہ اگر چاہے تو ہر عضو کے بند بند میں برکت عطا فرمائیگا۔"

بعدازاں کفار نے ان کو سولی پر چڑھا دیا اور وہ اللہ کی راہ میں شہید ہوگئے۔ رضی اللہ عنہ!

واقعہ بیر معونہ

آپ نے ابھی لرزہ خیز واقعہ رجیع پڑھا ہے۔ اب قیامت خیز واقعہ بیر معونہ ملاحظہ فرمائیں۔ اس کا حال یوں ہے کہ قبیلہ نجد کا ایک عالی مرتبہ سردار ابوبرار عامر بن مالک رسول خدا صلے اللہ علیہ

---

(۱) حاشیہ ص ۳۱۰) یہ ان کی کرامت تھی۔ جیسا کہ حضرت مریمؑ کے پاس بھی بے موسم پھل ہوتے تھے۔ اور حضرت ذکریا جن کی کفالت میں مریمؑ تھی، یہ رزق اُن کے پاس دیکھ کر حیران ہوگئے اور پوچھا مریمؑ! یہ رزق (اثمار اور فواکہ) تمہارے پاس کہاں سے آیا ہے۔ مریم نے کہا۔ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔ وہ اللہ کے پاس سے ملا ہے۔ بس [illegible] حضرت خبیبؓ کے پاس انگور خدا کی طرف سے آیا۔ (صدق)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ نے اس کو اسلام کی دعوت دی اس نے نہ تو اسلام کو قبول کیا اور نہ نفرت کا اظہار کیا۔ بلکہ کہنے لگا۔ میں آپ کی نبوت کی عزت کرتا ہوں۔ اگر حضورؐ اپنے اصحاب کو میرے ساتھ نجد روانہ کر دیں اور وہ وہاں آپ کے دین کی تبلیغ کریں۔ تو امید ہے کہ وہ لوگ مسلمان ہو جائیں گے اور پھر میرا کھٹکا جاتا رہے گا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ مجھے اہلِ نجد سے اندیشہ ہے۔ عامر نے کہا۔ اہل نجد میں سے کوئی شخص آپ کے اصحاب کی طرف آنکھ بھر کر نہیں دیکھ سکتا۔ میں ہر طرح ذمہ لیتا ہوں پھر اس نے قسم کھائی۔ آپ راضی ہو گئے اور اپنے ستّر صحابہؓ کو جو قرّاء کہلاتے تھے۔ اس کے ساتھ تبلیغِ دین کے لئے بھیج دیا۔

ستّر صحابہؓ کی شہادت

چار روز کے سفر کے بعد صحابہؓ بیر معونہ پر پہنچے جو ارض بنی عامر اور بنی سلیم کے درمیان واقع ہے۔ یہاں پہنچ کر صحابہؓ نے حرامؓ بن ملحان (حضرت انسؓ کے ماموں) کو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا خط دے کر عامر بن طفیل کے پاس بھیجا۔ اس نے ان کو شہید[1] کر دیا اور پھر قبائل بنی سلیم — رعل، ذکوان، عصیّہ اور بنی لحیان کو ساتھ ملا کر ستّر قرّاء پر حملہ کیا۔ صحابہؓ نے بہتیرا کہا کہ ہم تم لوگوں سے لڑنے نہیں آئے بلکہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک اور

---

[1] حضرت انس بن مالک رضؓ کہتے ہیں کہ جب میرے ماموں حرام رضؓ بن ملحان کے چاہ معونہ کے دن نیزہ لگا (اور شہید ہوئے) تو انہوں نے خون لے کر اپنے سر اور چہرے پر ملا اور فرمایا۔ ربّ کعبہ کی قسم! میں اپنی مراد کو پہنچا۔

(بخاری شریف)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام کے لئے مامور فرمایا ہے۔ عامر نے ان کی ایک نہ مانی اور ان کو شہید[1] کر دیا۔

اس دردناک اور بے رحمانہ قتل کی لرزہ خیز جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ کو بے حد صدمہ ہوا۔ ستر صحابہ کے بے دریغ اور ناحق مارے جانے سے مدینہ منورہ میں قیامت آ گئی۔ خواجہ بدر و حنین صلے اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ تک فجر کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھتے رہے۔ جس میں بغض للہ کے ماتحت قاتلین کے علی الرغم غم و غصہ کا اظہار فرماتے رہے تھے۔

حضرت قتادہ بروایت حضرت انس رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک دعائے قنوت[2] (فجر میں) رکوع کے بعد پڑھی تھی۔ جس میں قبائل عرب (لحیان، رعل، ذکوان عصیۃ) کے لئے بددعا کرتے تھے۔ (بخاری شریف)

ملاحظہ:۔ بیر معونہ کے واقعہ میں عمرو بن امیہ ضمیری اسیر ہو گئے۔ عامر بن طفیل کی ماں کے ذمہ ایک غلام آزاد کرنا تھا۔ عامر نے

---

[1] صرف کعب بن زید بن النجار مقتولوں کے درمیان سے بچ گئے۔ اور بہت زخمی ہو گئے تھے۔ بالآخر غزوۂ خندق میں شہید ہوئے۔ (رضی اللہ عنہ)

[2] صحابہ رض بھی کفار سے جنگ کے وقت اور مصائب و نوازل میں قنوت پڑھتے تھے پس قنوت عند النازلہ مشروع ہوا۔ اب بھی (خدانخواستہ) اگر مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو تو امام قنوت پڑھے۔ خاص طور پر فجر کی نماز میں بعد رکوع۔ اور (یہ قنوت پڑھنا نمازوں میں) حنفیوں کے نزدیک بھی جائز ہے وقت اترنے حادثہ کے۔

(مظاہر حق باب القنوت)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن امیہ کی پیشانی کے بال کاٹ کر انہیں چھوڑ دیا۔ گویا ماں کی طرف سے غلام آزاد کر دیا۔ حضرت عمرو بن امیہ وہاں سے واپس ہوتے تو راستے میں دو آدمی بنی کلاب کے پائے۔ ان کو دشمن کے آدمی سمجھ کر قتل کر دیا۔ لیکن یہ دونوں شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے معاہد تھے۔ جب عمرو بن امیہ نے مدینہ پہنچ کر ان کے قتل کی خبر دی تو حضورؐ نے فرمایا کہ ان معاہدوں کی ہمیں دیت دینی ہوگی۔ بنو نضیر اور بنو کلاب باہم حلیف تھے۔ اس لئے حضورؐ بنی نضیر کے ہاں دیت کے بارے میں گفتگو کرنے کی غرض سے تشریف لے گئے۔ بنو نضیر حضورؐ کو ایک دیوار کے نیچے بٹھا کر باہم مشورہ کرنے لگے۔ یہ کہ دیوار پر سے ایک بہت بڑا پتھر گرا کر حضورؐ کو شہید کر دیں۔ آپ کو بذریعہ وحی اس سازش کی خبر مل گئی۔ اور آپ وہاں (بنو نضیر کے محلّے) سے اُٹھ کر مدینہ آگئے اور بنو نضیر کو حکم دیا کہ دس دن کے اندر مدینہ سے نکل جاؤ۔ اس پر لڑائی ہوئی اور بنو نضیر کو مدینہ چھوڑ کر خیبر اور شام میں نکل جانا پڑا۔ یہ ہے غزوہ بنی نضیر جس کا حال آپ پہلے پڑھ آئے ہیں۔

ہجرت کا چوتھا سال

غزوۂ ذات الرّقاع

جمادی الاوّل ۴ھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بنی غطفان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قبائل بنی ثعلبہ اور بنی محارب کے مقابلہ کے لئے نکلے۔ حضورؐ کے ہمراہ چار صد آدمی تھے۔ بنی غطفان کی بھاری جمعیت لڑنے کے لئے نکلی مگر جنگ نہ ہوئی۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں۔ کہ جنگ ذات الرقاع واقع مقام نخل کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اور قبیلہ غطفان کی ایک جماعت سے مقابلہ ہوا۔ لیکن جنگ نہ ہوئی۔ ہر فریق دوسرے سے خوفزدہ تھا اس لئے حضورؐ نے صلوٰۃ الخوف کی دو رکعتیں پڑھائیں۔ (بخاری شریف)

حضرت ابوموسےٰؓ کہتے ہیں کہ ایک جنگ (ذات الرقاع) کے لئے ہم حضورؐ کے ہم رکاب نکلے۔ ہم چھ آدمی تھے اور اونٹ ایک تھا۔ باری باری سے اس پر سوار ہوتے جاتے تھے۔ ہمارے پاؤں پھٹ گئے اور میرے تو ناخن بھی گر گئے۔ اس لئے ہم پاؤں پر دھجیاں لپیٹ لیتے تھے۔ اسی لئے اس جنگ کا نام ذات الرقاع رکھا گیا (یعنی کپڑوں کی دھجیوں والی لڑائی)، کیونکہ راستہ میں ہم پاؤں پر دھجیاں لپیٹ لیتے تھے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھر واپس مدینہ منورہ آگئے۔ حضورؐ کی غیر حاضری میں حضرت ابوذر غفاریؓ امامت کے فرائض انجام دیتے تھے۔ حضورؐ ان کو نائب مقرر کر گئے تھے۔

غزوہ بدر ثانی

جنگ احد سے واپس جاتے وقت ابوسفیان نے کہا تھا کہ وہ آئندہ سال بدر میں لڑنے کے لئے آئے گا۔ حضورؐ دوسرے سال ۴ھ ماہ شعبان میں ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہزار پانچسو آدمی اور دس گھوڑے لے کر عازم بدر ہوگئے۔ مدینہ میں حضرت عبداللہ بن رواحہ کو خلیفہ بنایا اور لشکر کا علم حضرت علیؓ کو عطا ہوا۔ حضورؐ بدر تک تشریف لے گئے اور آٹھ روز تک قریش کا انتظار کیا۔ ادھر مکہ سے دو ہزار آدمی اور پچاس گھوڑے لے کر ابوسفیان بھی چلا اور جب ظہران یا عسفان تک پہنچا تو یہ کہہ کر واپس ہوگیا کہ یہ سال اچھا نہیں ہے اور اس سال مکہ میں قحط پڑا ہوا تھا۔

ہجرت کا پانچواں سال

غزوۂ دومۃ الجندل

دومۃ الجندل دمشق سے پانچ منزل پر ایک مقام ہے۔ پیغمبرِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ وہاں کفار جمع ہوئے ہیں اور مدینہ پر چڑھائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ حضورؐ نے ۵ھ ربیع الاول میں ایک ہزار کے لشکر کے ساتھ دومۃ الجندل کا رُخ فرمایا۔ حضورؐ کی آمد کی خبر سن کر کافر منتشر ہوگئے اور وہاں چند روز ٹھہر کر آپ واپس آگئے۔

غزوۂ بنی مصطلق

بنی خزاعہ کے ایک آدمی جذیمہ بن سعد کا لقب مصطلق تھا اور بنی خزاعہ کا ایک کنواں تھا جس کو مریسیع کہتے تھے۔ حضورِ انورؐ جب کفار کے مقابلہ کے لئے نکلے تھے تو اسی کنوئیں پر ٹھہرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ اس لئے یہ غزوہ ــــ غزوہ بنی مصطلق یا غزوۂ مریسیع کہلایا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ بنی مصطلق کا سردار حارث بن ابی ضرار اپنی قوم اور دوسرے قبائل کو لے کر مسلمانوں سے لڑنے کو نکلا ہے۔ حضورؐ صحابہ کی جماعت کے ساتھ شعبان کی دوسری تاریخ پیر کے دن مدینہ سے چل پڑے اور ۵ھ تھا۔ اس غزوہ میں حضرت عائشہؓ اور حضرت اُم سلمہؓ بھی ہمراہ تھیں۔ راستے میں کفار کا ایک جاسوس ملا۔ حضرت عمرؓ نے اس کو گرفتار کر لیا اور حضورؐ کی اجازت سے قتل کر دیا۔ جب کفار کو پیغمبر بحروبر کی آمد کی خبر ملی اور یہ بھی پتہ چلا کہ ان کا جاسوس قتل کر دیا گیا ہے تو ان پر ایسا رعب چھایا کہ سب قبائل منتشر ہو گئے۔ حضور انورؐ سیدھے ان کے کنوئیں مریسیع پر جا پہنچے اور ایسا حملہ کیا کہ حارث اور اس کے قبیلہ کے لوگ بھاگ گئے۔ مرد اور عورتیں تمام گرفتار کر لی گئیں اور سب مویشی اور جانور پکڑ لئے۔ خدا نے بڑی شاندار فتح دی اور کوئی مسلمان نہ مارا گیا۔

اُم المومنین حضرت جویریہؓ

جب اموالِ غنیمت کی تقسیم ہو چکی تو حضرت جویریہؓ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! میں مسلمان ہو کر حاضر ہوتی ہوں۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُهٗ۔ میں قبیلہ بنی مصطلق کے سردار حارث بن ابی ضرار کی لڑکی ہوں۔ آپؐ کے لشکر نے مجھے قید کر لیا ہے۔ اور تقسیم میں ثابت بن قیسؓ کے حصہ میں آئی ہوں۔ ثابتؓ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے مکاتب بنا دیا ہے۔ میں مال نہیں رکھتی کہ دے کر آزاد ہو جاؤں۔ خدمتِ اقدس میں یہ امید لے کر آئی ہوں کہ آپ میری مدد فرمائیں۔ رحمتِ للعالمین ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سے اس سے بہتر سلوک کرتا ہوں کہ مکاتبت کی رقم ادا کر کے تجھ سے نکاح کر لوں گا۔ وہ بڑی خوش ہوئیں اور ہزار جان سے اس بات پر آمادگی کا اظہار کیا۔ حضور ﷺ نے ثابت بن قیس رضؓ کو مالِ مکاتبت دے کر انہیں آزاد کر دیا۔ پھر ان سے نکاح کر لیا۔

صحابہ رضؓ کو جب معلوم ہوا کہ جویریہ رضؓ ام المومنین ہو گئی ہیں تو سب نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ بنی مصطلق کے قیدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصہار ہو کر اقرباء بن گئے۔ صحابہ رضؓ نے باہمی مشاورت سے ان کو آزاد کر دیا جو ایک ہزار تھے۔ اس رشتہ سے اسلام کو سطوت اور عروج حاصل ہوا۔

منافقوں کی شرارت

صحابہ رضؓ ابھی اسی مقام مریسیع پر ہی تھے کہ کنوئیں سے پانی بھرنے کے ڈول کے متعلق دو آدمیوں میں تکرار ہو گئی۔ ایک حضرت عمر رضؓ کے اجیر بنی غفار سے جہجاہ ابن مسعود رضؓ تھے اور دوسرے سنان بن وبر جہنی رضؓ تھے۔ جہجاہ رضؓ نے سنان رضؓ کو ایک تھپڑ مار دیا۔ سنان رضؓ نے انصار کو آواز دی اور جہجاہ رضؓ نے مہاجرین کو بلایا۔ دونوں گروہ جمع ہو گئے۔ غلطی اور زیادتی جہجاہ رضؓ کی تھی۔ مہاجرین نے دور اندیشی اور خدا خوفی سے کام لے کر سنان رضؓ کو راضی کر لیا اور بات ختم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ختم ہوگئی۔

اِس سفر میں عبداللہ بن ابیّ منافق بھی تھا۔ اس کو اس جھگڑے کا پتہ چلا تو بہت سیخ پا ہُوا اور کہنے لگا۔ یہ تو وہی مثل ہوئی نا کہ سمّن کلبک یاکلك انا و اللہ لئن رجعنا الی المدینۃ لیخوجن الاعز منھا الا ذل۔ کتّے کو موٹا کرو کہ تمہیں ہی کھالے۔ بخدا ہم مدینہ واپس گئے تو عزت والا ذلیل کو شہر سے باہر نکال دیگا" گویا ملعون نے اپنے کو اَعَزّ اور رحمتِ عالمؐ کو اَذَلّ کہا اور یہ بکواس کرکے لوگوں کو حضورؐ کے خلاف بھڑکانا چاہا۔ اس کی یہ بکواس حضرت زید بن ارقمؓ نے سن لی۔ اور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع کردی۔ حضرت عمرؓ نے یہ سن کر حضورؐ سے عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ اِس منافق کی گردن اڑا دوں۔ لیکن آپؐ نے اجازت نہ دی۔ مہاجرین اور انصار میں اس بات کا عام چرچا ہونے لگا۔ اور طرفین میں غم و غصہ کے آثار دکھائی دینے لگے۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دوپہر کے وقت سخت دھوپ میں کوچ کا حکم دے دیا۔ حالانکہ آپؐ ایسے وقت میں سفر نہیں کیا کرتے تھے۔ سرورِ رسولاں صلے اللہ علیہ وسلم تمام دن چلتے رہے کہ شام ہوگئی۔ پھر ساری رات بادیہ پیما رہے کہ صبح ہوگئی۔ حضورؐ نے یہ سفر لگاتار اس لئے فرمایا کہ اس منافق کی شرارت دونوں گروہوں میں فساد کا موجب نہ بنے اور بات بڑھ نہ جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر جب انصار نے عبداللہ بن ابیؔ سے دریافت کیا کہ تم نے یہ بکواس کیوں کی ہے تو اس نے صاف انکار کر دیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھاکر مُکر گیا کہ اُس نے کوئی ایسی بات نہیں کی۔ پھر لوگوں نے خیال کیا کہ زید بن ارقم رضؓ سے غلطی ہوئی ہے کہ اس نے ایک عزّت والے سردار پر بہتان باندھا ہے۔ حضرت زید بن ارقم رضؓ اِس الزام سے بہت پریشان ہوئے اور خدا سے دعا کی کہ اللہ! توُ ہی سچا فیصلہ صادر فرما! پھر خدا تعالےٰ نے آیۂ ذیل نازل فرماکر زید بن ارقم رضؓ کی بات کی تصدیق کر دی۔

يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ط وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (پ۲۸ س ع)

کہتے ہیں منافق کہ اگر (اس سفر سے) پھر جائیں ہم مدینے کو تو ضرور عزت والا ذلیل کو وہاں سے نکال باہر کریگا۔ حالانکہ (اصلی) عزّت اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی اور مسلمانوں کی ہے۔ مگر منافق (اس بات کو) نہیں جانتے''۔

اس آیت نے ثابت کر دیا کہ واقعی عبداللہ بن ابیؔ نے وہ الفاظ کہے تھے اور زید بن ارقم رضؓ نے سچ کہا تھا۔

رحمتِ عالم ہی عزّت والے نکلے

غزوۂ بنی مصطلق سے لوٹ کر جب رحمتِ عالمؐ مدینے کے قریب پہنچے تو عبداللہ بن ابیؔ کے لڑکے نے جو مخلص

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان تھا۔ اپنے باپ کے اونٹ کو بٹھا کر اونٹ کے ہاتھ پر کھڑا ہوگیا اور باپ کو کہنے لگا میں تمہیں مدینے نہیں جانے دوں گا۔ جب تک حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیں۔ تاکہ تجھے معلوم ہو جائے کہ اَذَلّ یعنی سب سے زیادہ ذلیل و خوار تو ہی ہے۔ اور اَعَزّ یعنی سب سے زیادہ عزت والے جناب سرور کائنات ہیں۔ جب خواجۂ دو سرا صلے اللہ علیہ وسلم کی سواری آئی اور حضورؐ نے دیکھا کہ بیٹا باپ کو شہر میں نہیں جانے دیتا تو فرمایا۔ عبداللہ! اپنے باپ کو شہر میں جانے دے۔ پھر حضورؐ اَعَزّ کی اجازت سے اَذَلّ شہر میں داخل ہوا۔

سانحۂ افک

رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم جب غزوہ بنی مصطلق سے واپس ہوتے تو مدینہ کے قریب ایک منزل پر ٹھیرے۔ حضرت عائشہؓ بھی اس سفر میں شریک تھیں۔ جناب صدیقہؓ طاہرہ رضی اللہ عنہا رفعِ حاجت کے لئے میدان میں گئیں۔ جب فارغ ہوکر اپنے ہودج کے پاس آئیں تو معلوم ہوا کہ بلوری موتیوں کا ہار گلے میں نہیں ہے۔ کہیں ٹوٹ کر گر گیا ہے۔ آپ ہار کی تلاش میں واپس گئیں۔ وہاں ہار کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے دیر ہوگئی۔ جب آپ واپس آئیں تو قافلہ کوچ کر چکا تھا۔ ہودج اٹھانے والوں نے یہ سمجھا کہ حضرت ام المومنین اندر ہی ہیں۔ کسی کو ہودج کے خالی ہونے کا شک تک نہ ہوا کیونکہ حضرت عائشہؓ کم عمر اور دبلی پتلی تھیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ اسی جگہ چادر لپیٹ کر لیٹ رہیں۔ اور خیال کیا کہ جب لوگ مجھے منزل پر نہ پائیں گے تو آخر میری تلاش میں واپس آئیں گے کچھ رات باقی تھی۔ آپ کو نیند آگئی۔

ایک صحابی صفوان بن معطل فوج کے پیچھے تھے۔ (ان کی یہ ڈیوٹی تھی کہ لشکر کے پیچھے رہیں اور اگری پڑی چیز یا بھولا بچھڑا آدمی ساتھ لیتے آئیں)، جب ان کی نظر صدیقہ طاہرہ رضؓ پر پڑی تو انہوں نے کہا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ — کہ یہ تو حرم رسولؐ ہیں۔ کیونکہ آیۂ حجاب کے نزول سے قبل انہوں نے حضرت صدیقہ رضؓ کو دیکھا ہوا تھا۔ استرجاع کی آواز سے ام المومنین کی آنکھ کھل گئی۔ صفوان رضؓ نے اونٹ قریب کیا۔ اور پیچھے ہٹ کر کہا۔ اونٹ پر سوار ہو جائیے۔ حضرت عائشہ رضؓ سوار ہو گئیں اور صفوانؓ اونٹ کی مہار تھامے ہوئے تیز چلے۔ حتےٰ کہ قافلے سے منزل پر آملے۔ اُس وقت دوپہر کا وقت تھا۔

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں۔ اس کے بعد ہلاک ہونے والے مجھ پر افترا بندی کر کے ہلاک ہوگئے اور منافقوں کا سردار عبداللہ بن ابی اس طوفان کا بانی مبانی تھا۔ (بخاری شریف)

صدیقہ طاہرہ رضؓ کی بیماری

عفتِ حوراں دامن میں سمونے والی صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ مدینہ پہنچ کر میں مہینہ بھر بیمار رہی۔ لوگ افترا بندی کی باتوں کا چرچا کرتے تھے۔ لیکن مجھے (ابھی تک) اس طوفان انگیزی کا علم نہ تھا۔ البتہ بیماری کی حالت میں مجھے شک ضرور گزرتا تھا کیونکہ جو لطف و کرم میں نے گزشتہ بیماریوں میں رسول اللہ صلے صلے اللہ علیہ وسلم سے دیکھا تھا۔ وہ اس بیماری میں نظر نہیں آتا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ تشریف لاتے اور صرف سلام کے بعد اتنا پوچھتے کہ تمہاری طبیعت کیسی ہے۔ یہ پوچھ کر واپس چلے جاتے۔ (بخاری شریف)

ایک رات میں ام مسطح کے ساتھ رفع حاجت کے لئے خالی میدان میں گئی۔ کیونکہ ان دنوں گھروں میں بیت الخلاء نہ تھے۔ جب ہم دونوں رفع حاجت سے فارغ ہوکر اپنے مکان کے قریب آئیں تو اس کی زبان سے نکلا۔ مسطح ہلاک ہو۔ میں نے کہا۔ تم ایسے آدمی کو بُرا کہتی ہو جو بدر میں شامل تھا۔ اس نے کہا کہ بھولی بیٹی! کیا تم نے نہیں سُنا کہ وہ کیا کہتا ہے؟ میں نے پوچھا۔ کیا کہتا ہے؟ پھر اس نے مجھ پر بہتان باندھے جانے کا سارا قصہ کہہ سنایا۔ یہ سن کر میری بیماری پر ایک اور بیماری کا اضافہ ہوگیا۔

عائشہ صدیقہ والدین کا گھر

میں گھر آئی تو حضورؐ تشریف لائے۔ آپؐ نے سلام کیا اور حال پوچھا۔ میں نے درخواست کی کہ اگر اجازت ہو تو اپنے والدین کے گھر چلی جاؤں۔ حضورؐ نے اجازت دے دی اور میں والدین کے گھر آگئی۔

میں نے اپنی والدہ (امّ رومان) کو پوچھا۔ یہ کیا قصہ ہے؟ والدہ نے کہا۔ پیاری بیٹی! تمہیں گھبرانا نہیں چاہیئے۔ خدا کی قسم! اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو عورت خوبصورت اور اپنے خاوند کی چہیتی ہو اور اس کی سوتیں بھی ہوں تو اس کے پیچھے ایسی باتیں لگا ہی کرتی ہیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ پھر تو میں بے اختیار رونے لگی۔ میرے آنسو نہ تھمتے تھے۔ ساری رات میں نے روتے گزاری۔ نہ آنکھوں میں نیند نہ دل کو چین صبح ہوئی تو وہی اشکوں کی برکھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عائشہ صدیقہ رضؓ پر غم کے پہاڑ

صبح ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضؓ اور حضرت اسامہ رضؓ کو بلایا۔ کیونکہ وحی کے آنے میں توقف ہو گیا تھا۔ آپؐ نے دونوں حضرات سے میرے متعلق پوچھ گچھ کی۔ وَیَسْتَشِیْرُ بِفِرَاقِ اَھْلِہٖ ۔ اور ان دونوں سے مجھے طلاق دینے کے متعلق مشورہ کیا۔

حضرت اسامہ رضؓ نے میری پاک دامنی بیان کی۔ حضرت علی رضؓ نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ! خدا نے آپ کے لئے کوئی تنگی نہیں رکھی ہے۔ عورتیں اور بہت ہیں۔ مزید تحقیق گھر کی ملازمہ بریرہ سے کر لیجئے۔

بریرہ رضؓ سے پوچھا تو اس نے کہا۔ خدا کی قسم جس نے آپؐ کو سچا رسول بنا کر بھیجا ہے، میں نے آج تک عائشہ میں کوئی بات اس قسم کی نہیں دیکھی۔ (وہ پاک، طیبہ اور طاہرہ ہے)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں۔ میں (مارے غم کے) روتی رہی۔ نہ تو مجھے نیند آتی اور نہ ہی آنسو رُکتے تھے۔ ایسے ہی دو راتیں اور ایک دن بغیر سوئے گزر گیا۔ میں سمجھ چکی تھی کہ ــــ رونے سے میرا جگر پھٹ جائیگا۔

اسی اثنار میں دکھ میں زار و قطار رو رہی تھی) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لے آئے۔ آپؐ سلام کرکے میرے پاس بیٹھ گئے۔ حضورؐ کو ایک مہینہ تک میرے متعلق کوئی وحی نہ ہوئی تھی۔ آپؐ نے کلمہ شہادت پڑھا اور خدا کی حمد و ثنار کے بعد فرمایا۔

عائشہ رضؓ! میں نے تیرے متعلق ایسی ایسی باتیں سنی ہیں۔ اگر تو گناہ سے پاک ہے تو عنقریب خدا تیری پاک دامنی بیان کر دیگا۔ اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہو چکی ہے تو اللہ سے استغفار کر اور اس سے معافی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانگ! (سنو!) جب بندہ اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے۔ پھر اس کی طرف جھکتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ عائشہؓ! اللہ سے ڈر! تو بھی آخر آدم کی بیٹیوں سے ہے۔ اگر تجھ سے کوئی خطا ہو گئی ہے تو توبہ کر لے۔ اور بھی آپؐ نے لمبا وعظ فرمایا۔

(بخاری شریف)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ میں نے اپنے والد کو کہا۔ آپ حضورؐ کو جواب دیجئے۔ وہ کہنے لگے۔ خدا کی قسم! میں نہیں جانتا کہ حضورؐ کو کیا جواب دوں۔ پھر میں نے والدہ کو کہا۔ وہ بھی کہنے لگیں۔ بخدا کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا جواب دوں؟ پھر میں نے کہا۔ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ط وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ ۝ میرے لئے صبر بہتر ہے اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو۔ اس میں خدا تعالیٰ سے مدد کی طلب گار ہوں۔

یہ کہہ کر میں اپنے بستر پر جا کر لیٹ گئی۔ بخدا مجھے اپنی برأت کا تو یقین تھا۔ اور یہ بھی یقین تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے اس الزام سے بری فرمائیگا۔ لیکن اس بات کا مجھے خواب و خیال نہ تھا کہ خدا تعالیٰ میرے حق میں قرآنِ کریم میں آیتیں نازل کریگا جو (قیامت تک) نمازوں میں پڑھی جائیں گی۔ خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی وہیں بیٹھے تھے کہ حضورؐ پر وحی کی کیفیت طاری ہو گئی اور چہرۂ مبارک سے موتیوں کی طرح پسینہ ٹپکنے لگا۔ حالانکہ دن سخت سردی کے تھے۔

لہ پس صبر اچھا ہے اور جو حال تم بیان کرتے ہو۔ اللہ ہی مدد کرے۔ (پ ۱۲ ع ۱۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب وحی کی کیفیت ختم ہو گئی تو آپ نے ہنستے ہوئے سب سے پہلے یہ فرمایا۔ عائشہ! خدا نے تیری پاک دامنی بیان کر دی ہے۔ (اللہ نے تیری عصمت کی گواہی دے دی ہے)۔

پھر حضورؐ مسجد میں تشریف لے گئے۔ منبر پر چڑھے۔ لوگوں کو خطبہ دیا اور ان آیتوں کی تلاوت فرمائی۔

حضرت عائشہ کی برأت میں دس (۱۰) آیتیں

(۱) اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْکِ عُصْبَۃٌ مِّنْکُمْ ط لَا تَحْسَبُوْہُ شَرًّا لَّکُمْ ط بَلْ ھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ ط لِکُلِّ امْرِیٴٍ مِّنْھُمْ مَّا اکْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ج وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَہٗ مِنْھُمْ لَہٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○

جن لوگوں نے (حضرت عائشہ صدیقہؓ کی نسبت) بہتان کو اٹھایا ہے وہ تم ہی میں کا ایک گروہ ہے۔ تم اِس (طوفان) کو اپنے حق میں بُرا نہ سمجھو۔ بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (کہ سچے مسلمان اور منافق پہچانے گئے ہیں)۔ ان بہتان بازوں میں سے ہر ایک اتنا ہی گنہگار ہے جتنا کسی نے اس میں حصہ لیا ہے اور جس نے ان میں سے طوفان کا جتنا بڑا حصہ لیا ہے اس کو اتنی ہی سزا ہوگی۔"

(۲) لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْہُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِہِمْ خَیْرًا وَّ قَالُوْا ھٰذَآ اِفْکٌ مُّبِیْنٌ ○

(مسلمانو!) جب تم نے یہ (طوفان کی) خبر سنی تو تم نے اپنوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر نیک ظن رکھتے ہوتے کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ صریح جھوٹ ہے"

(۳) لَوْلَا جَاءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ج فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَاءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ٥

(یہ بہتان باز اگر سچے تھے ، تو اپنے بیان (کے ثبوت) پر چار گواہ کیوں نہ لاتے۔ جب گواہ نہ لاسکے تو خدا کے نزدیک وہ یقیناً جھوٹے ہیں"

(۴) وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ٥

(مسلمانو!) اگر دنیا و آخرت میں تم پر خدا کا فضل و کرم نہ ہوتا تو جس بہتان میں تم اوندھے منہ گرے تھے اس پر تمہیں بڑی سزا ملتی تھی"

(۵) اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّ تَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا وَّ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ٥

تم اپنی زبانوں سے (حضرت عائشہ رض کے) بہتان کو بیان کر رہے تھے اور وہ بات کہہ رہے تھے۔ جس کی تمہیں مطلق خبر نہ تھی۔ تم تو اسے ہلکی بات سمجھ رہے تھے۔ لیکن خدا کے نزدیک بہت بڑی بات تھی"

(۶) وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ق سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ٥

اور جب تم نے (حضرت عائشہ رض پر تہمت کی) بات سنی تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تو سنتے ہی) کیوں نہ بول اٹھے کہ ہم کو ایسی بات منہ سے نکالنی زیب نہیں دیتی۔ حاشا وکلا یہ تو بڑا بھاری بہتان ہے"

(۷) يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

خدا تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ اگر سچے ایماندار ہو، تو پھر یہ حرکت کبھی نہ کرنا"

(۸) وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

اور اللہ تعالیٰ (اپنے) احکام (بطورِ قانون) بیان کرتا ہے۔ اور اللہ (پورے) علم اور (کامل) حکمت والا ہے"

(۹) اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

سن رکھو۔ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں (ان کی) بدنامی (اور تہمت) کے چرچے ہوں۔ ان کے لئے دنیا میں سزا ہے دردناک (حد قذف) اور آخرت میں (عذاب) ہے۔ اور اللہ جانتا ہے (کہ تہمت کی برائی کتنی سخت ہے) اور تم نہیں جانتے"

(۱۰) وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

اور اگر (درگذر اور بخشش کے ساتھ)، تم پر اللہ کا فضل وکرم نہ ہوتا (تو تم حضرت عائشہ رض پر بہتان جوڑنے کے سبب ہلاک ہوگئے ہوتے) اور اللہ بڑی شفقت والا مہربان ہے"

(پ ۱۸ ع ۹۔ سورۃ النور)

مسطح رض، حسان رض اور حمنہ رض پر حد

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ آیتیں پڑھیں۔ حضرت عائشہ رض کی پاکدامنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کی زبانی بیان کی۔ پھر مسطح رض بن اثاثہ، حسان رض بن ثابت۔ اور حمنہ رض بنت جحش کو حد ماری گئی۔ یعنی اسی اسی دُرّے۔ (ابن ہشام)

غزوۂ خندق

اس غزوہ میں صحابہ رض نے شہر کی حفاظت کے لئے خندق کھودی تھی اس لئے اس کو غزوۂ خندق کہتے ہیں اور مسلمانوں سے لڑنے کے لئے بہت سے قبیلے اور گروہ اکٹھے ہوکر آئے تھے۔ اس لئے یہ غزوہ ـــ غزوۂ احزاب بھی کہا جاتا ہے۔

یہود قریش کو اکسا لائے

پیچھے آپ پڑھ آئے ہیں کہ حضورؐ نے بدعہدی کے سبب یہود بنی نضیر کو مدینہ سے نکال دیا تھا۔ ان کی ایک جماعت خیبر میں جا بسی تھی۔ یہود بھی حضورؐ سے دشمنی رکھتے تھے۔ ان میں حی بن اخطب، سلام بن ابی الحقیق، کنانہ بن الربیع، سلام بن مشکم وغیرہ یہود کے سردار اور بنی وائل کے سردار سب مل کر مکہ گئے اور قریش کو حضورؐ کے خلاف لڑنے کی ترغیب دی کہ آؤ سب مل کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتمہ کر دیں۔

قریش نے یہود کو کہا کہ تم اہل کتاب ہو۔ علم والے ہو۔ بتاؤ ہم حق پر ہیں یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حق پر ہیں؟ جب کہ ہم بیت اللہ کے خادم ہیں، حاجیوں کو کھانا کھلاتے اور دودھ پلاتے ہیں اور اپنے (بزرگوں کے) بتوں کی پرستش کرتے ہیں۔ برخلاف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے نیا دین نکالا ہے۔

یہود نے از راہِ حسد فتویٰ دیا کہ اے قریش! تمہارا دین۔ دینِ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے اچھا اور بہتر ہے۔ اس بے ایمانی پر خدا نے فیصلہ دیا :-

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ٥ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ٥ (پ۵ ع)

(اے پیغمبرؐ!) کیا تم نے ان لوگوں (کے حال پر) نظر نہیں کی جن کو کتاب (تورات) سے حصہ دیا گیا۔ وہ لگے بتوں اور شیطان کو ماننے، اور کافروں کے متعلق کہتے ہیں کہ مسلمانوں سے تو یہی لوگ زیادہ راہ پاتے ہوتے ہیں۔ (اے پیغمبرؐ!) یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے پھٹکار دیا ہے۔ اور جن کو اللہ پھٹکارے پھر نہ پائے گا تو اس کے لئے (عذاب سے چھڑانے والا) مددگار۔"

مکے کے کافر یہود کے اس فتویٰ سے خوش ہو کر رحمتِ عالمؐ کے ساتھ لڑنے کے لئے تیار ہو گئے۔ پھر یہود اور قبائل کے پاس بھی گئے اور انہیں آمادۂ جنگ کیا۔ چنانچہ ابوسفیان چار ہزار قریش کو لے کر نکلا۔ تین سو گھوڑے اور ایک ہزار اونٹ ان کے ساتھ تھے۔ جب یہ مرّ الظہران پر پہنچے تو بنی سلیم بھی ان سے مل گئے۔ بنو مرّہ، اشجع، بنی اسد، فزارہ سب جنگ کے لئے چل پڑے۔ بنی غطفان مع اپنے سردار عینیہ بن حصن بھی آملے۔ سرورِ کائناتؐ کے مقابلہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سب کی مجموعی تعداد دس ہزار ہو گئی۔ سچ ہے۔ الکفر ملة واحدة۔

خندق کھودی گئی

جب حضورؐ کو پتہ چلا۔ کہ کفّار کی کثیر تعداد مدینہ پر حملہ کرنے آ رہی ہے تو آپؐ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا۔ حضرت سلمانؓ فارسی نے رائے دی کہ شہر کی حفاظت کی خاطر خندق کھودی جائے۔ آپؐ نے اس رائے کو منظور فرما کر خندق کھودنے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ مدینہ سے مشرق کی طرف جبل سلع سے آگے خندق کھودی گئی تاکہ مسلمان خندق اور جبل سلع کے درمیان کھڑے ہو کر کفار کا مقابلہ کریں۔ پہاڑ پشت کی جانب ہو اور خندق سامنے۔

خندق بڑی تکلیف اور مشکل سے کھودی گئی۔ مہاجرین اور انصار مل کر کام کرتے تھے۔ خود سرورِ کائناتؐ مٹی کھودتے تھے۔ موسم سخت جاڑے کا تھا۔ ساری فوج بھوکی تھی اور لباس بدن پر ناکافی تھا۔ تین تین روز فاقہ سے گزرتے تھے کہ کوئی کھانے کی چیز میسّر نہ تھی۔ رحمت للعالمینؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے۔

حضورؐ کی صحابہؓ کو دعا

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو خندق کی طرف تشریف لے گئے تو آپؐ نے ملاحظہ فرمایا کہ مہاجرین اور انصار سردی میں صبح کے وقت خندق کھود رہے تھے اور ان کے غلام بھی نہیں تھے۔ جو یہ کام سرانجام دیتے۔ جب حضورؐ نے ان کی اس تکلیف اور بھوک کو ملاحظہ فرمایا تو کہا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ! زندگی تو حقیقت میں آخرت کی زندگی ہے۔ پس تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔"

تا زیست لڑنے کی بیعت

صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضورؐ کو جواب دیتے ہوئے کہا:

نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَی الْجِهَادِ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا

ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے تا بقائے حیات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اللہ کی راہ میں لڑنے کے لئے بیعت کی ہے۔"

کلمات بر زبان رسالتمآبؐ

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں۔ کہ خندق کھودنے کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مٹی اٹھا کر نکال رہے تھے۔ یہاں تک کہ شکم مبارک غبار آلود ہو گیا تھا۔ اور فرما رہے تھے۔

وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَیْنَا[1]
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا

خدا کی قسم اگر خدا کی طرف سے ہدایت نہ ہوتی تو نہ ہم راہِ راست پر آتے اور نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔

فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَةً عَلَیْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا

الٰہی! ہم پر سکونِ خاطر نازل فرما۔ اور دشمن کے مقابلہ کے وقت ہم کو ثابت قدم رکھ۔"

---

[1] یہ اشعار عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْاُلٰی قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا
اِذَا اَرَادُوْ فِتْنَۃً اَبَیْنَا (بخاری شریف)

کیونکہ انہی لوگوں نے ہم پر زیادتی کی ہے۔ یہ لوگ فساد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور ہم انکار کرتے ہیں۔"

پتھر ریت ہوگیا

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ خندق کے دن جب ہم کھائی کھودنے میں مشغول تھے تو ایک سخت پتھر سامنے آیا۔ (جس کو صحابہؓ نہ کھود سکے)، حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ خندق کے اندر ایک سخت پتھر نکل آیا ہے (جس پر کدال اثر نہیں کرتی)۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں خندق میں اترتا ہوں۔ یہ فرما کر آپ کھڑے ہوگئے۔ اس وقت شکم مبارک پر پتھر بندھا ہوا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ تین روز سے ہم نے کوئی چیز نہیں چکھی تھی۔ خیر آپؐ نے کدال ہاتھ میں لے کر (پتھر پر) ماری تب سے پتھر ریت کی طرح ہوگیا۔ (بخاری شریف)

حضورؐ کا معجزہ

اسی خندق کا واقعہ ہے۔ حضورؐ کا معجزہ ہے کہ حضرت جابرؓ نے آپؐ کو بھوکا دیکھ کر کچھ کھانے کا بندوبست کیا۔ ایک بکری ذبح کی اور تین سیر جَو تھے۔ دونوں چیزوں کو اپنی بیوی سے پکوایا اور حضورؐ سے درخواست کی کہ دو تین آدمیوں کے ساتھ کھانے کو تشریف لے چلیں۔ لیکن آپؐ نے تمام خندق والوں کو (بحکمِ الٰہی) شریکِ ضیافت کر دیا جو ایک ہزار تھے۔ سب نے سیر ہو کر کھایا۔

کلیجے موہنوں کو آگئے

غزوۂ خندق میں مسلمانوں پر مصائب کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہاڑ آگرے تھے۔ سارے عرب کے کافروں نے اکٹھے ہوکر حملہ کر دیا تھا۔ وہ مدینے کی اینٹ سے اینٹ بجانا چاہتے تھے۔ بخاری شریف میں حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ یہ آیت خندق میں کفار کے متعلق نازل ہوئی ہے:۔

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝ (پ۲۱ ع۱۶)

(ترجمہ) جب آئے (کفار کے لشکر) تم پر، تمہارے اوپر کی طرف سے اور تمہارے نیچے کی طرف سے، اور (مارے خوف کے) جب پھری آنکھیں (تمہاری)، اور کلیجے مونہوں کو آگئے تھے اور خدا کی نسبت تم (طرح طرح کے) گمان کرتے تھے۔ اس موقعہ پر مسلمانوں (کے استقلال) کی آزمائش کی گئی اور بہت ہی سخت لرزائے گئے۔

مطلب یہ کہ کفار کی کثیر تعداد نے مسلمانوں کو ہر طرف سے گھیر لیا اور مسلمانوں پر سخت خوف و ہراس چھا گیا۔

جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے

تین ہزار اسلامی لشکر نے پندرہ روز کے اندر خندق تیار کر دی۔ جب کفار آئے تو خندق دیکھ کر حیران ہو گئے کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ کیونکہ انہوں نے اس سے پہلے کبھی خندق نہیں دیکھی تھی۔

بنو قریظہ نے عہد توڑ دیا

حی ابن اخطب ابوسفیان کی صلاح سے بنو قریظہ کے سردار کعب کے پاس گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے پہلے تو دروازہ نہ کھولا۔ جب اصرار پہ کھولا تو کہا کہ ہم محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے حلیف ہیں۔ ان کے خلاف نہیں لڑ سکتے۔ مگر بعد ازاں اس نے عہد توڑ دیا اور حملہ آوروں کے ساتھ مل گیا۔ اس سے کفار کو بڑی خوشی ہوئی اور مسلمانوں پہ غم کا ایک اور پہاڑ آگرا۔ کہ بنو قریظہ دشمن سے جا ملے ہیں۔ کمزور مسلمانوں کی آنکھیں خوف سے پتھرا گئیں اور دل اڑ گئے کہ کیا ہوگا؟

حضورؐ نے اس خبر کی تصدیق کے لئے چند صحابہؓ کو بنو قریظہ کے پاس بھیجا۔ انہوں نے علانیہ کہہ دیا۔ رسول کون ہے؟ اور معاہدہ کیسا؟ ہمارا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے کوئی عہد نہیں! جاؤ! حضورؐ نے یہ سن کر فرمایا۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل۔

کفار نے ایک ماہ کے قریب مدینے کو گھیرے رکھا۔ خندق کی وجہ سے مقابلتہً جنگ نہ ہو سکی۔ ہاں تیر[1] ضرور چلتے تھے۔ کافر سوچتے تھے کہ کس طرح خندق کو عبور کریں۔ بالآخر ایک دن کافروں کا مشہور شہ سوار عمرو بن عبد ودّ اور عکرمہ بن ابوجہل اور ہبیرہ بن ابی وہب وغیرہ ایک تنگ جگہ دیکھ کر خندق کے پار ہو گئے۔ اور انہوں نے جبلِ سلع اور خندق کے درمیانی میدان میں کھڑے ہو کر مسلمانوں کو للکارا۔ حضرت علیؓ اور چند مسلمان آگے بڑھے۔ حضرت

---

[1] غزوۂ خندق کا ایک سانحہ یہ ہے کہ حبان بن قیس بن العرقہ نے ایک تیر مارا جو حضرت سعد بن معاذؓ کے ہاتھ میں لگا اس سے اکحل کٹ گئی اور بے حد خون بہہ نکلا۔ یہ زخم مندمل نہ ہوا۔ آخر اسی زخم سے بنی قریظہ کا فیصلہ کرنے کے بعد حضرت معاذؓ وفات پا گئے۔ رضی اللہ عنہ۔ رحمتِ عالمؐ نے فرمایا۔ سعد بن معاذؓ کی وفات سے اللہ کا عرش لرز گیا۔" (بخاری شریف)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیؓ نے عمرو بن عبد ودّ کو قتل کر دیا۔ اس کے ساتھی بھاگ گئے۔

لطائف غیبی سے امداد

محاصرے کی طوالت سے مسلمان سخت گھبرا گئے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے ایک غیبی مدد فرمائی کہ قبیلہ غطفان سے ایک شخص نعیمؓ بن مسعود مسلمان ہوا۔ اس نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے مسلمان ہونے کی کفار کو ابھی خبر نہیں ہے اس لئے وہ کافروں اور یہودیوں میں جاکر تفریق ڈال دے گا ۔ میں جو بات ان سے کہوں گا ۔ میرا وہ اعتبار کریں گے۔ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ ۔ کی رُو سے اس کو اجازت مِل گئی۔

نعیم بن مسعودؓ پہلے بنو قریظہ کے پاس گئے اور کہا کہ تم نے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے عہد توڑ کر قریش اور غطفان کا ساتھ دیا ہے ، اگر یہ لوگ شکست کھا کر بھاگ گئے تو پھر تم اکیلے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مقابلہ ہرگز نہیں کر سکو گے۔ یہود نے کہا ۔ پھر اب کیا کرنا چاہیئے ؟ نعیمؓ نے کہا کہ تم ان کو کہو کہ اپنے چند سردار بطور رہن ہم کو دے دو تاکہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم پر حملہ کر دیں تو تم اپنے سرداروں کی حمایت اور حفاظت کی خاطر ہماری مدد کو ضرور پہنچو گے ۔ اگر انہوں نے تمہارا یہ مطالبہ مان لیا تو ان کی نیت نیک سمجھی جائے گی ۔ اور اگر نہ مانا تو جان لو کہ وہ دل سے تمہارے ساتھ نہیں ہیں۔

پھر نعیمؓ قریش کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ بنو قریظہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مل گئے ہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان کو کہا ہے کہ اب تم پر اس صورت میں اعتبار کیا جا سکتا ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریش کے چند سردار ہمارے ہاتھ قید کراؤ۔ چنانچہ یہود نے اس بات کا وعدہ کر دیا ہے۔ پس تم اپنے سردار ہرگز یہود کو نہ دینا۔ یہی باتیں نعیمؓ نے غطفان سے بھی کیں۔

پھر قریش نے بنی قریظہ کو کہلا بھیجا کہ محاصرے کو بہت عرصہ ہو گیا ہے۔ تم لوگ بھی باہر نکلو تاکہ متحدہ طور پر زبردست حملہ کیا جاتے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم تمہارے ساتھ مل کر اس وقت جنگ کریں گے جب ہم کو اس بات کا یقین ہو جاتے کہ تم ہمیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقابلہ میں اکیلے نہ چھوڑو گے ہمیں اطمینان اس طرح ہو سکتا ہے کہ قریش اور غطفان اپنے سردار ہمارے پاس بطور رہن رکھیں۔

اس جواب سے قریش اور غطفان نے نعیمؓ کو سچا سمجھا اور یہود کو کہلا بھیجا کہ ہم اپنے سردار رہن نہیں رکھ سکتے۔ تم یونہی لڑنے کو آؤ۔ یہود نے یہ جواب سن کر یقین کر لیا کہ نعیمؓ نے سچ کہا ہے۔ پھر ان کا آپس میں سخت اختلاف ہو گیا اور ان میں پھوٹ پڑ گئی۔

ایک اور غیبی مدد

قریش میں اور یہود میں جب مخالفت ہو گئی تو اسی رات سخت طوفان آیا۔ قریش کے ڈیرے خیمے اکھڑ گئے۔ گھوڑے بھاگ گئے۔ چولہے بجھ گئے اور برتنوں اور کپڑوں کو ہوا اڑا کر لے گئی۔ موسم سخت جاڑے کا تھا۔ تمام قوم سردی کے مارے کانپنے لگی۔ سب کا برا حال ہو گیا۔ ابوسفیان نے اعلان کر دیا کہ اب ٹھہرنا مناسب نہیں۔ جلد کوچ کرو۔ قریش کے بھاگنے پر بنی غطفان بھی چل دیئے۔ خدا تعالیٰ نے ان تمام قبائل کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خائب و خاسر لوٹا دیا جو اسلام کو مٹانے کے لئے آئے تھے۔ یہ غزوہ شوال ۵ھ کو واقع ہوا۔

غزوہ بنی قریظہ

جنگِ خندق سے کامیاب و کامران ہو کر حضورؐ گھر تشریف لائے اور غسل کر رہے تھے کہ حضرت جبرئیلؑ نے آکر کہا کہ خدا کا حکم ہے کہ فوراً بنی قریظہ (بدعہدوں) پر چڑھائی کیجیے۔ آپؐ نے فوراً لشکر روانہ کیا اور اس نے بنی قریظہ کو محاصرے میں لے لیا۔ یہود نے گھبرا کر درخواست کی کہ ہمارے حق میں سعدؓ بن معاذ جو حکم دیں ہم قبول کر لیں گے۔ حضرت سعدؓ قبیلہ اوس سے تھے جو بنی قریظہ کا حلیف تھا۔ یہود نے سوچا کہ حلیف ہونے کے سبب سعدؓ رعایت کریں گے۔ (اور یہ نہ سوچا کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عہدشکنی کر چکے ہیں)

حضرت سعدؓ نے حکم دیا کہ ان کے لڑنے والے مردوں کو قتل کیا جائے۔ عورتیں اور بچے لونڈی غلام بنائے جائیں اور تمام مال اور جائیداد ضبط ہو۔ چنانچہ اسی حکم پر عمل درآمد ہوا۔

ابورافع ایک بڑا فتنہ انگیز اور مفسد یہودی تھا۔ خیبر کے قریب رہتا تھا۔ بڑا مال دار اور رئیس تھا۔ جنگ خندق میں احزاب کو ترغیب دینے میں اس نے بڑا حصہ لیا۔ یہ بھی قتل کر دیا گیا۔

قابلِ غور:۔ دنیا میں جنگیں ہوتی ہیں۔ سرداری کے لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بادشاہی کے لئے، ملک گیری کے لئے، لیکن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ رضؓ کی جنگیں ہوئیں ۔ خدا کا کلمہ بلند کرنے کے لئے، ایک اللہ کی پرستش کے لئے، دنیا میں حق اور انصاف پھیلانے، باطل اور ظلم کچلنے کیلئے۔

سہ
تِرا جوہر ہے نوری پاک ہے تو
فروغِ دیدۂ افلاک ہے تو
ترے صیدِ زبوں افرشتہ و حُور
کہ شاہینِ شۂ لولاک ہے تو
(اقبالؒ)

سریّہ خبط یا سیف البحر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جہینیہ کے مقابلہ کے لئے تین سو مہاجرین کو بھیجا اور ان کا سردار حضرت ابوعبیدہ رضؓ کو مقرر کیا۔ جہینیہ کا مقام ساحلِ بحر کے قریب مدینہ منورہ سے پانچ روز کی راہ ہے۔ اس سفر میں صحابہ رضؓ نے مارے بھوک کے درختوں کے پتّے جھاڑ جھاڑ کر کھائے تھے۔ اس لئے اس سریّہ کا نام سریّہ خبط ہوا۔ خبط جھڑے ہوئے پتّوں کو کہتے ہیں۔ اسی سفر میں سمندر کی موج کیساتھ عنبر ماہی کنارے پر آئی تھی جو بہت بڑی تھی۔ صحابہ رضؓ کے پاس کوئی چیز کھانے کو نہ تھی۔ انہوں نے اس مچھلی میں سے اٹھارہ روز کھایا۔ روزانہ ایک بیل کے برابر ٹکڑا اس سے کاٹ لیتے تھے، اور اس کی چربی جلاتے تھے۔ مدینہ منورہ واپس آئے تو حضورؐ سے اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مچھلی کا ذکر کیا، آپؐ نے فرمایا۔ خدا نے تمہارے لئے رزق بھیجا تھا۔ اگر اس کا گوشت ہے تو لاؤ۔ صحابہؓ نے دیا اور حضورؐ نے کھایا۔

ہجرت کا چھٹا سال

غزوۂ بنی لحیان غزوۂ بنی قریظہ کے چھ ماہ بعد حضرت انور صلی اللہ علیہ وسلم دو سو مہاجرین و انصار کو ساتھ لے کر بنی لحیان کی طرف نکلے تاکہ ان کو اصحاب رجیع کے قتل کی سزا دی جائے۔ مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے آپؐ وادیٔ غزان میں پہنچے۔ جو اَمج اور عُسفان کے درمیان ہے۔ یہیں بنی لحیان کے منازل ہیں اور اسی جگہ اصحابِ رحمتِ عالمؐ قتل کئے گئے تھے۔ حضورؐ نے ان کے لئے یہاں دعائے مغفرت فرمائی۔

بنی لحیان کو جب حضورؐ کی آمد کی خبر ملی تو وہ مرعوب ہو کر پہاڑوں اور گھاٹیوں میں جا چھپے۔ دو روز تک آپؐ وہاں ٹھہرے رہے۔ اِدھر اُدھر سرایا بھیجے لیکن کوئی پتہ نہ چلا۔ پھر واپس ہوئے۔ راستے میں حضرت سعد بن عبادہؓ کو دس آدمیوں کے ساتھ روانہ کیا۔ وہ کراع الغمیم تک گئے۔ پھر بھی کسی سے مقابلہ نہ ہوا۔ حضورؐ کے اس غزوہ میں جانے اور اطراف واکناف میں سرایا بھیجنے سے کفار پر رعب طاری ہو گیا۔ آخر حضورؐ واپس مدینہ منورہ آ گئے۔ چودہ روز سفر میں لگے۔

سریۂ نجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر نجد کیطرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیجا۔ یہ لوگ بنی حنیفہ کے ایک سردار ثمامہ بن اثال کو پکڑ کر آپؐ کے پاس لے آئے۔ حضورؐ نے اس کو مسجد کے ایک ستون سے بندھوایا۔ جب آپؐ اس کے پاس گئے اور پوچھا۔ ثمامہ کیا حال ہے ؟ اس نے کہا۔ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اگر مجھے قتل کر دو تو مستحقِ قتل ہو۔ اگر چھوڑ دو تو شکر گزار ہوں گا، اور اگر فدیہ چاہو تو دے دونگا۔ آپؐ واپس آگئے۔ دوسرے روز بھی یہی گفتگو ہوئی، تیسرے روز بھی یہی سوال جواب ہوئے۔ آپؐ نے اس کو چھوڑ دیا: ثمامہ نے ایک درخت کے پاس جاکر غسل کیا اور سرورِ دوجہان کی خدمت میں حاضر ہوکر کلمہ پڑھ لیا اور مسلمان ہو گیا۔

پھر کہنے لگا۔ خدا کی قسم! جس قدر مجھے آپؐ کے چہرے سے نفرت تھی اتنی کسی کے چہرے سے نہ تھی اور اب جس قدر محبت مجھے آپؐ کے رُخِ انورؐ سے ہے اتنی کسی کے رُخ سے نہیں ہے۔ اور کوئی دین میرے نزدیک اتنا بُرا نہ تھا جتنا آپؐ کا، اور آج کوئی دین مجھے اتنا پیارا نہیں ہے جتنا آپؐ کا پیارا ہے۔

پھر عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! میں عمرہ کرنے جا رہا تھا کہ گرفتار ہوگیا۔ کیا اب عمرہ کی اجازت ہے؟ حضورؐ نے اجازت دے دی۔ ثمامہ جب مکہ گئے تو قریش نے کہا۔ کیا تم (صابی) بے دین ہو گئے ہو؟ انہوں نے کہا۔ نہیں! میں تو مسلمان ہوا ہوں اور اے مکہ والو! سنو! اب تم کو یمامہ سے ایک دانہ گندم نہیں ملے گا۔ جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیں۔

پھر جب ثمامہؓ نجد پہنچے تو غلہ رکوا دیا گیا۔ مکے کے لوگ تلملا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھے۔ اور سخت پریشان ہوتے۔ بالآخر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے قرابت کا واسطہ دے کر سفارش کرائی تو غلہ بدستور پہنچنے لگا۔

چند سرایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی خدا کی رضا کیخاطر کلمۃ اللہ کی بلندی کے لئے مصائب میں گھری ہوئی نظر آتی ہے۔ جنگوں اور جہادوں میں مصروف دکھائی دیتی ہے۔ آپ کے جن ساتھیوں نے (خدا کی ان پر بیشمار رحمتیں ہوں) توحید و رسالت کا اقرار کیا وہ بھی قبولِ حق کی پاداش میں مصائب سے دوچار رہے۔ ایمان کی حفاظت کے لئے زندگی بھر نبرد وسنان ان کا مشغلہ رہا۔ سچ ہے۔ وہ آخرت کے لئے پیدا ہوئے تھے۔ عقبےٰ ان کی منزل تھی۔ دنیا گردِ راہ تھی۔

اصحابِ سیر نے حدیبیہ سے قبل چند سرایا کا ذکر کیا ہے۔ اللہ کی خوشی کی خاطر پاک باز صحابہؓ کی جانبازی کا مختصر حال ملاحظہ فرمائیں۔

سریۂ غمر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عکاشہ بن محصن کو چالیس آدمیوں کا سردار بناکر بنی اسد کے مقابلہ کے لئے غمر بھیجا۔ جب یہ اللہ والے ان لوگوں کے نزدیک پہنچے تو وہ مکانوں کو خالی کرکے پہاڑوں کی طرف بھاگ گئے۔ جب کوئی مقابلہ کے لئے نہ نکلا تو مجاہدین واپس آگئے اور دو سو اونٹ لے آئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سریہ ذی القصہ رحمتِ عالمؐ نے محمد بن مسلمہؓ کو دس آدمیوں کے ہمراہ بنی ثعلبہ کی طرف بھیجا۔ یہ موضع ذی القصہ تک گئے لیکن مقابلہ نہ ہوا کہ وہ لوگ کمین گاہوں میں چھپ گئے۔ جب صحابہؓ رات کو آرام سے سو گئے تو انہوں نے اچانک حملہ کر کے سب کو شہید کر دیا ۔ صرف محمد بن مسلمہؓ بچے۔ جو مجروح ہو کر مدینہ منورہ پہنچے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی عبیدہؓ بن الجراح کو چالیس مجاہدوں کے ساتھ ذی القصہ بھیجا۔ محمد بن مسلمہؓ کے واقع کے بعد یہ صحابہؓ راتوں رات ذی القصہ پہنچے اور ان پر حملہ کیا۔ وہ مقابلہ نہ کر سکے اور پہاڑوں میں بھاگ گئے۔ صحابہؓ واپس آ گئے۔

سریہ بنی سلیم حضرت انورؐ نے مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ زید بن حارثہؓ کو بنی سلیم کی طرف جموم بھیجا۔ یہ مقام مدینہ سے چار میل کے فاصلہ پر ہے۔ جب زید وہاں پہنچے تو ان کو ایک عورت حلیمہ نامی ملی۔ اس کے پتہ دینے سے یہ ایک ایسے مقام پر گئے جہاں بنی سلیم کے اونٹ، بکریاں اور قیدی تھے۔ ان قیدیوں میں حلیمہ کا خاوند بھی تھا۔ صحابہؓ ان سب کو مدینہ لے آئے۔ حضرت انورؐ نے حلیمہؓ اور اس کے خاوند کو آزاد کر دیا۔

سریہ طرق طرق بنی ثعلبہ کا ایک چشمہ ہے۔ مدینہ سے چھتیس کوس پر۔ حضورؐ نے زیدؓ بن حارثہ کو طرق کی طرف روانہ کیا۔ کفار بھاگ گئے اور یہ ان کے بیس اونٹ لے کر واپس آ گئے۔

سریہ عیص عیص مدینہ سے چار میل کے فاصلہ پر ایک مقام ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضورؐ نے زیدؓ بن حارثہ کو ستر آدمیوں کی جمعیت کے ساتھ عیص روانہ کیا۔ یہاں ایک حربی قافلہ آنے والا تھا۔ زیدؓ نے قافلہ کو روکا آدمیوں کو گرفتار کیا اور ان کے اسباب پر قبضہ کر لیا۔

سریہ فدک

حضورؐ کو پتہ چلا کہ فدک کا قبیلہ بنی سعد فوج جمع کر رہا ہے تاکہ خیبر کے یہود کو مدد دے۔ آپؐ نے حضرت علیؓ کو دو سو آدمیوں کے ساتھ فدک روانہ کیا۔ حضرت علیؓ دن کو چھپ رہتے اور رات کو سفر کرتے تھے۔ صحابہؓ نے دشمن پر یکایک حملہ کر دیا۔ بنی سعد بھاگ گئے اور مسلمان پانچسو اونٹ اور دو ہزار بکریاں غنیمت لے کر واپس مدینہ آ گئے۔

سریہ وادی القریٰ

زید بن حارثہؓ تجارت کے لیے شام گئے تھے۔ جب واپس آئے تو بنی فزارہ کی ایک جماعت بنی بدر نے وادی القریٰ میں ان کے قافلے کو لوٹ لیا اور قافلہ والوں کو بہت مارا۔ جب زیدؓ مدینہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صحابہؓ کی ایک جماعت کے ساتھ بنی بدر کی سرکوبی کے لیے روانہ کر دیا۔ انہوں نے وہاں پہنچ کر دشمن کو تہ تیغ کیا۔ جو بچے وہ بھاگ گئے۔ زیدؓ ان کی عورتوں کو گرفتار کر کے مدینہ لے آئے۔

عُکل و عُرینہ کے ظالم لوگ

عُکل و عُرینہ دو قبیلے تھے۔ عُکل عدنانی اور عُرَینہ قحطانی تھے۔ ان کی ایک جماعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان ہوگئے۔ یہ لوگ کچھ بیمار تھے۔ کہنے لگے۔ حضورؐ! ہم میدانوں میں جانور چرانے والے ہیں۔ آبادیوں میں رہنے کے عادی نہیں۔ حضرت انورؐ نے ان کو کچھ اونٹ دلوا کر فرمایا کہ ان کو باہر چرایا کرو۔ اور وہیں رہو۔ جب یہ لوگ اچھے ہوگئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راعی کو قتل کر دیا۔ اونٹ لے کر بھاگ گئے اور مرتد ہوگئے۔ انہوں نے راعی کی آنکھ میں سلائی بھی پھیر دی۔

حضورؐ انور صلے اللہ علیہ وسلم کو جب اس واقعہ کی خبر ہوئی تو آپؐ نے زیدؓ بن خالد الفہری کی سرداری میں بیس سوار روانہ کئے۔ اور دعا بھی کی کہ اے اللہ! (ان مرتدوں) پر راستہ تنگ کر دے۔ واقعی ان پر راستہ تنگ ہو گیا۔ وہ راہ بھول گئے اور صحابہؓ ان کو پکڑ کر لے آئے۔ حضورؐ نے اُن کی آنکھوں میں سلائی پھیرنے کا حکم دیا۔ پھر آپؐ کے حکم سے اُن کے ہاتھوں اور پیروں کو کاٹ کر ریگستان میں پھینک دیا گیا اور وہ وہیں تڑپ تڑپ کر مر گئے۔

وہ لوگ مرتد تھے۔ حربی کافر تھے۔ چور تھے۔ راعی کی آنکھ میں سلائی پھیرنے والے تھے۔ اتنے کبیرہ گناہوں کو اکٹھا کرنے کے سبب ان کو سخت سزا دی گئی۔

صلح حدیبیہ

بخاری شریف میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے تھے اور سب ماہ ذیقعدہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کئے تھے۔ ہاں وہ عمرہ ذیقعدہ میں نہ کیا تھا جو حج کے ساتھ کیا تھا۔ (چاروں کی تفصیل یہ ہے) ایک عمرہ حدیبیہ میں کیا۔ دوسرا اس سے آئندہ سال، تیسرا عمرہ جعرانہ جس میں جنگِ حنین کا مال تقسیم کیا اور چوتھا عمرہ حج کے ساتھ کیا۔

واقعہ حدیبیہ کی تفصیل

واقعہ حدیبیہ کی تفصیل یہ ہے کہ رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ آپ مکہ تشریف لے گئے ہیں اور عمرہ ادا کیا ہے۔ یہ خواب حضورؐ نے صحابہ رضؓ سے بیان کیا۔ وہ پہلے ہی مکہ کے شوق میں بے تاب تھے۔ سب نے چلنے کی تیاری کر لی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ کے مہینے، ۶ھ میں چودہ سو صحابہؓ کے ساتھ عمرہ کی نیت سے رختِ سفر باندھا۔

ذی الحلیفہ پہنچے تو احرام باندھ لیا اور عصر کی نماز قصر سے پڑھی۔ یہ مقام مدینے سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے۔ پھر آپ نے ہدی کے جانوروں کی اشعار اور تقلید کی۔ کوہان کو دونوں جانب سے زخمی کر دیتے ہیں تاکہ خون رسنے لگے۔ یہ اشعار ہے اور تقلید یہ ہے کہ جوتیوں وغیرہ کو باندھ کر قلادہ بنا کر ہدی کے گلے میں ڈالتے ہیں۔ اور یہ دونوں کام اس لئے کئے جاتے ہیں کہ لوگ پہچان لیں کہ یہ قربانی کے جانور ہیں اور کوئی انہیں نقصان نہ پہنچائے۔ ایسے ستر اونٹ قربانی کے آپ کے ساتھ تھے۔ حضورؐ کی قربانی میں ابوجہل کا ایک اونٹ بھی تھا جو غزوہ بدر میں آپ کو ہاتھ لگا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ کے قریب پہنچے تو کفار کو آپ کی آمد کا پتہ چلا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ہرگز مسلمانوں کو مکہ کے اندر داخل نہیں ہونے دیں گے۔ حضورؐ نے حدیبیہ پر مقام کر لیا۔ یہاں ایک قلیب (پرانا کنواں) تھا، ریت سے اٹا ہوا۔ سب مسلمان مارے پیاس کے العطش العطش پکار رہے تھے۔ حضورؐ نے اپنے تیر دان سے ایک تیر نکالا اور کنوئیں میں پھینکا۔ پھینکتے ہی اتنا پانی نکلا کہ سب نے سیر ہو کر پی لیا۔ اس معجزے کے علاوہ اسی سفر میں ایک اور معجزہ بھی ظہور پذیر ہوا کہ آپ نے ایک پیالے میں ہاتھ مبارک رکھ دیا تو آپ کی انگلیوں سے مثل چشمہ کے پانی نے جوش مارا کہ سارا لشکر سیراب ہو گیا۔

مقام حدیبیہ سے حضورؐ نے حضرت عثمان رضؓ کو مکہ کے اندر بھیجا۔ کہ تم جا کر لوگوں کو سمجھاؤ کہ ہم لڑنے کے لئے نہیں آئے ہیں بلکہ صرف عمرے کے لئے آئے ہیں۔ بیت اللہ کا طواف کر کے واپس چلے جائیں گے۔

بیعت الرضوان رحمتِ عالم ایک درخت کے نیچے تشریف فرما تھے۔ کسی نے خبر دی کہ حضرت عثمان رضؓ کو قریش نے قتل کر دیا ہے۔ پھر حضورؐ نے سب صحابہ رضؓ سے بیعت لی کہ اگر لڑائی شروع ہو جائے تو کوئی شخص بھاگے نہیں بلکہ اللہ کی راہ میں جان قربان کر دے۔

سب سے پہلے ابو سنان الاسدی نے خدا کی راہ میں کٹ مرنے کی بیعت کی اور سلمہ بن الاکوع نے تین بار بیعت کی۔ شروع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

وسط اور اخیر میں۔ حتٰے کہ چودہ سَو صحابہؓ نے سید الکونینؐ کے ہاتھ پر بیعت کی کہ اگر جنگ شروع ہوئی تو وہ راہِ خدا میں جان قربان کر دیں گے۔

حضرت عثمانؓ یہاں موجود نہ تھے اس لئے حضورؐ نے اپنے ایک ہاتھ کو عثمانؓ کا ہاتھ کہہ اس پر اپنا دوسرا ہاتھ رکھ کر عثمانؓ کی بیعت لے لی۔

حضرت عثمان آگئے جب بیعت ختم ہوگئی تو حضرت عثمانؓ آگئے صحابہؓ نے کہا۔ اے عثمانؓ! کیا بیعت، اللہ کا طواف کر آئے ہو؟ انہوں نے کہا۔ تمہیں ایسا بدگمانی کا خیال کیوں گزرا؟ خدا کی قسم! اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک سال تک حدیبیہ میں رُکے رہتے اور میں مکہ کے اندر ۔۔ تو بغیر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طواف نہ کرتا۔ قریش نے مجھے طواف کے لئے کہا تھا۔ لیکن میں نے نہیں کہا۔

صلح کی گفتگو رحمتِ عالمؐ سے گفتگو کرنے کے لئے کفار کی طرف سے متعدد آدمی آتے ۔ پہلے بدیل بن ورقاء خزاعی آیا۔ آپ نے فرمایا۔ ہم جنگ کے ارادے سے نہیں آئے ہیں۔ صرف طواف کرنا ہے۔ طواف کرکے چلے جائیں گے۔ قریش لڑنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ ان کے لئے یقیناً مضر ہے۔ اگر وہ چاہیں تو صلح کرکے ایک مدت تک جنگ روک سکتے ہیں اور ہمیں دوسرے مشرک عربوں کے مقابلہ میں چھوڑ دیں ۔۔ اگر ہم ان سے شکست کھا گئے تو قریش کا مقصد حاصل ہو جائے گا اور اگر ہم ان پر غالب آگئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ان کے لئے دوسروں کی طرح اسلام کا دروازہ کھلا ہوگا اور اگر قریش سوائے جنگ کے اور کچھ نہیں چاہتے تو خدا کی قسم! دینِ اسلام کے لئے میں ان سے اس وقت تک مقابلہ کروں گا کہ یا تو میری گردن نہ رہے گی یا خدا کا حکم جاری ہو کر رہیگا۔

بدیل واپس گیا اور ساری بات قریش کو سنا دی اس کے بعد عروہؓ ابن مسعود ثقفی قریش کی طرف سے حضورؐ کے پاس آیا۔ آپؐ نے جو کچھ بدیل کو کہا تھا وہی اس کو کہا۔ عروہ نے کہا۔ اے محمد! (صلے اللہ علیہ وسلم) تم نے اپنی قوم کو تباہ کر کے کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ ہم تمہارے پاس کوئی شریف آدمی نہیں دیکھتے۔ جو لوگ تمہارے پاس اطراف سے جمع ہو گئے عنقریب یہ تم کو چھوڑ کر علیحدہ ہو جائیں گے۔ عروہ کی یہ بات حضرت صدیق رضہ کو سخت بُری لگی۔ اور انہوں نے غصے میں آکر کہا۔

امصص بظر اللات انفرعنہ و ندعتہ۔ عروہ! تو جا اپنے اپنے لات کی پیشاب گاہ چاٹ۔ تم کیا جانو، ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کس قدر محبت ہے؟ ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھاگ جائیں گے اور انہیں چھوڑ دیں گے!! (یہ خیال خام دل سے نکال دو۔ ہم اپنی جانوں اور اپنے اہل و عیال کو حضورؐ کے اشارۂ ابرو پر تا زیست قربان کرنے کو تیار ہیں)

عروہ حضورؐ سے باتیں کرتا تھا اور عربوں کے دستور کیمطابق

لہ عروہ بعد میں مسلمان ہو گئے تھے اور شہید ہو کر بڑا مرتبہ پایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضورؐ کی داڑھی مبارک پر ہاتھ لے جاتا تھا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ خود پہنے تلوار ہاتھ میں لئے پاس کھڑے تھے۔ وہ تلوار کا دستہ عروہ کے ہاتھ پر مار کر کہتا۔ حضورؐ کی داڑھی سے ہاتھ الگ رکھ!

الحاصل عروہ واپس گیا اور قریش کو کہا کہ میں نے قیصر، کسریٰ اور نجاشی کو بھی دیکھا ہے اور اُن کے آداب بھی ملاحظہ کئے ہیں لیکن خدا کی قسم! کسی بادشاہ کے اصحاب اس کی ایسی تعظیم و تکریم نہیں کرتے جتنی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے اصحاب، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کرتے ہیں۔ میں نے اس سے کافی باتیں کی ہیں۔ اس نے کوئی نامناسب بات نہیں کی۔ میرے خیال میں جو وہ کہتے ہیں ہمیں مان لینا چاہیئے۔

پھر بنی کنانہ کا ایک شخص حلیس خدمتِ اقدس میں آیا۔ حضورؐ سے گفتگو کرکے آب دیدہ ہوکر لوٹ گیا اور قریش کو کہا کہ تم (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کو موقع دو کہ وہ جو کرنا چاہیں کریں۔

صلح کی شرطیں

پھر مکرز بن حفص آیا۔ اس کے بعد سہیل بن عمرو آیا اور صلح کی گفتگو شروع ہوئی۔ سہیل نے کہا کہ سارا عرب کہے گا کہ ہم نے مرعوب ہوکر عمرہ کی اجازت دی ہے اس لئے اب عمرہ نہ کریں۔ آئندہ سال تشریف لائیں اور طواف کریں۔ تین دن تک مکہ میں رہیں۔ حضورؐ نے یہ بات مان لی۔ طے پایا کہ دس برس تک لڑائی موقوف رہے گی اور قریش کے حلیفوں سے مسلمان نہ لڑیں اور مسلمانوں کے حلیفوں سے قریش نہ لڑیں۔

پھر یہ شرط پیش ہوئی کہ قریش کا کوئی آدمی بغیر اپنے ولی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اجازت کے آپ کے پاس جائے تو آپ اُسے واپس کر دیں۔ خواہ وہ مسلمان ہی ہوگیا ہو اور آپ کا کوئی شخص قریش کے پاس آئے تو وہ واپس نہیں کریں گے۔ صحابہؓ یہ شرط سن کر حیران ہوگئے لیکن حضورؐ نے یہ شرط بھی قبول کر لی۔ زبانی طے ہو چکنے کے بعد پھر یہ شرطیں لکھ لی گئیں۔

ان شرطوں پر تمام صحابہؓ بہت مغموم، پریشان اور حیران ہوئے خاص طور پر حضرت عمرؓ پر بہت گہرا اثر ہوا کہ بادی النظر میں یہ شرطیں مسلمانوں کی ذلت، کمزوری اور پستی پر دلالت کرتی ہیں لیکن انہیں کیا خبر تھی کہ خدا کے نزدیک یہ شرائط فتح مبین کا پیش خیمہ ہیں۔

فتح مبین صحابہؓ مغموم اور شکستہ دل ہوکر حدیبیہ سے لوٹے تو راستے میں ہی انہیں بشارت ذیل مل گئی۔ ارشادِ خداوندی ہوا:۔

اِنَّا فَتَحۡنَا لَكَ فَتۡحًا مُّبِيۡنًا ۙ لِّيَـغۡفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعۡمَتَهٗ عَلَيۡكَ وَيَهۡدِيَكَ

لہ حضرت مجمع بن حارثہؓ کہتے ہیں ۔۔ کہ ہم حدیبیہ سے لوٹ رہے تھے ۔۔ تو میں نے دیکھا کہ لوگ سواریوں کو تیز دوڑاتے ہوئے ایک سمت جارہے ہیں۔ پھر ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ کیا بات ہے؟ معلوم ہوا کہ حضورؐ پر کلامِ خدا نازل ہوا ہے۔ لوگ سننے کے لئے جمع ہوگئے ہم بھی گئے۔ دیکھا تو حضورؐ کراع غمیم کے پاس اپنی اونٹنی روکے کھڑے ہیں جب ہم سب جمع ہوگئے تو آپؐ نے ہم کو سورۃ فتح سنائی۔ ایک شخص نے سوال کیا۔ کیا اِس صلح (صلح حدیبیہ) کا نام فتح ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں فتح ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے۔" (ابن کثیر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيزًا ۝ (پ ۲۶ ع ۹)

بے شک ہم نے تجھے فتح مبین عطا کی تاکہ خدا تمہارے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف کر دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے اور تم کو سیدھی راہ دکھائے۔ اور خدا تمہاری زبردست مدد کرے۔"

گویا حدیبیہ کی صلح کو خدا نے فتح مبین سے تعبیر کیا۔ تاکہ مسلمان مغموم اور دل برداشتہ نہ ہوں اور خدائے قدیر پر بھروسہ رکھیں کہ غالب حکمت والا کس طرح شبِ تاریک سے "سپیدۂ سحر" نمودار کرتا ہے۔

خواب سچا تھا حضورؐ نے خواب دیکھا تھا۔ کہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔ سال کی تعین نہیں بتائی گئی تھی۔ چنانچہ آپ کا خواب حق نکلا کہ بجائے ۶ھ کے ۷ھ کو حضورؐ نے دو ہزار صحابہؓ کے ساتھ عمرہ ادا فرمایا۔

حدیبیہ کی ایک شرط کا اعجاز صلح کے شرائط نامہ میں ایک شرط یہ بھی کہ قریش کا جو آدمی (مسلمان) مدینہ آجائے۔ حضورؐ کو اُسے واپس مکہ بھیجنا ہوگا۔ یہ شرط صحابہؓ کے نزدیک بڑی ذلت آمیز تھی۔ خدا کی شان اور قدرت پر قربان جایئے کہ یہی کفار کے لئے ذلت اور شکست کا سبب ہوئی۔

نحر[1] اور حلق کے بعد احرام ختم کر کے حضورؐ مدینہ آ گئے تو ایک شخص ابو بصیر عتبہ بن اسید مسلمان ہو کر مکہ سے بھاگ کر حضورؐ کی خدمت میں آیا۔ قریش کو پتہ چلا۔ تو انہوں نے بنی عامر کے ایک

---

[1] حدیبیہ میں ستر اونٹ آپؐ نے ذبح کیے اور حجامت کرا کر احرام کھول دیا۔ سب صحابہؓ نے بھی احرام کھول دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کو خط دے کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا۔ کہ حدیبیہ کی شرط کے مطابق ابو بصیر واپس کر دیں۔ حضورؐ نے ابوبصیر کو فرمایا۔ دینِ اسلام میں غدر جائز نہیں۔ میں عہد شکنی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالےٰ تمہارے لیئے اور مستضعفین کے لئے جلد ہی کوئی بہتر سامان بنا دیگا۔ گھبراؤ نہیں اور ابھی تم اپنی قوم کی طرف لوٹ جاؤ۔ ابوبصیر نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! میں دشمنوں کے پاس چلا جاؤں؟ حضورؐ نے فرمایا۔ جاؤ! اللہ تمہاری حفاظت کریگا اور بہتر سامان بنائے گا۔ میں قریش سے عہد کر چکا ہوں۔

ابوبصیر اور عامری شخص اور اس کا غلام تینوں حضورؐ سے رخصت ہوکر مکہ کو چلے گئے۔ جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو کھانے کے لئے بیٹھ گئے۔ باتیں کرتے کرتے ابوبصیر نے عامری کو کہا کہ تمہاری یہ تلوار کتنی اچھی ہے۔ اس نے کہا۔ ہاں! بہت اچھی ہے اور دیکھنے کے لئے دے دی۔ ابوبصیر نے اسی تلوار سے عامر کو قتل کر دیا۔ اس کا غلام بھاگ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آگیا۔ پیچھے ابوبصیر بھی مع تلوار حاضر ہوگیا اور کہنے لگا۔ حضورؐ نے اپنا عہد پورا کیا اور مجھے دشمن کے حوالے کر دیا۔ لیکن خدا نے مجھے بچا لیا۔ رحمتِ عالمؐ نے فرمایا۔ یہ شخص تو جنگ کو بھڑکا دے اگر اس کے ساتھ آدمی ہوں۔

ابوبصیر نے خیال کیا کہ حضورؐ اب بھی مجھے مدینہ میں رکھنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور دشمنوں کی طرف لوٹانا چاہتے ہیں۔ پھر مدینہ سے چل دیا۔ مکہ نہیں گیا بلکہ سیف البحر میں مقامِ عیص

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قریب جاکر ڈیرا ڈال لیا۔ مکہ کا ایک اور مظلوم و محبوس مسلمان ابوجندل بن سہیل بھی بھاگ کر (یہاں) عیص آگیا۔ جب مستضعفینِ مکہ کو علم ہوا تو رفتہ رفتہ وہ بھی بھاگ کر یہاں ابوبصیر کے پاس جمع ہونا شروع ہوگئے یہاں تک کہ ان کی تعداد ستر کے قریب پہنچ گئی۔ اب اس جماعت نے قریش کا ناک میں دم کر دیا۔ یہ لوگ آزاد تھے۔ نہ مکہ والوں کے ماتحت تھے۔ نہ مدینے والوں کی سرپرستی میں — قریش کے قافلے اسی راہ سے گزرتے تھے۔ اور اِن لوگوں سے قافلوں والوں کی جانیں اور مال محفوظ[1] نہ تھے۔ بالآخر قریش نے تنگ آکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ہم اس شرط کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔ مہربانی کرکے ان لوگوں کو اپنے پاس مدینہ بلوالیں اور جو آدمی مکہ سے بھاگ کر مدینہ آئے اس کو وہیں رکھیئے گا۔ واپس نہ کیجیے گا۔ سبحان ما اعظم شانہ!

غزوۂ ذی قَرَد یا غابہ

مدینہ منورہ سے ایک منزل پر بلاد بنی غطفان کے پاس ذی قَرَد ایک چشمہ ہے اور غابہ ایک میدان ہے مدینہ کے قریب۔ یہاں

---

[1] اس لئے محفوظ نہ تھے کہ وہ لوگ حربی کافر تھے۔ یعنی قریش ان مظلوم مسلمانوں کی جان اور مال کے دشمن تھے۔ ہر حال میں ان کے قتل کے درپے تھے۔ پس ایسے لڑنے والے دشمنوں کو مارنا اور ان کے اموال لے لینا ہر مذہب اور دنیا کے ہر قانون میں روا ہے۔ اس لئے کوئی یہ خیال نہ کرے کہ قافلہ والوں کو مارنا اور لوٹنا راہزنی ہے۔ ہرگز نہیں۔ حربی کافروں سے مقاتلہ تمام دنیا کی متمدن اقوام کے نزدیک جائز اور ضروری ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اونٹ چَرا کرتے تھے۔ ایک شخص عبدالرحمٰن فزاری نے راعی کو قتل کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گیا۔ سلمہ بن الاکوع کو خبر ہوئی تو انہوں نے سلع کے دامن میں زور سے آواز دی۔ یاصباحاہ ۔! تاکہ خطرہ کی اطلاع مدینہ میں ہو جاتے۔ پھر وہ اکیلے ہی دشمن کے پیچھے چلے گئے اور ان کے قریب پہنچ کر تیر مارنے شروع کر دیئے۔ ہر تیر میں ایک آدمی کو زخمی کر دیتے۔ کبھی پہاڑیوں کے اوپر چڑھ جاتے کبھی ان کی نظر سے اوجھل ہو جاتے۔ کبھی درخت کی آڑ لے لیتے اور تیر اندازی کرتے۔ یہاں تک کہ دشمن کو حواس باختہ کرکے ذی قَرد تک پہنچا دیا اور اونٹ واپس لے لئے اور انہیں مدینہ کی طرف ہنکا دیا۔

صحیح بخاری کتاب المغازی میں یہ غزوہ یوں بیان ہوا ہے کہ حضرت سلمہ بن الاکوع رضؓ کہتے ہیں کہ ایک روز صبح کی اذان سے پہلے میں مدینہ سے طابہ کی طرف نکلا۔ اس زمانہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دودھیاں اُونٹنیاں مقام ذی قَرد میں چَرا کرتی تھیں۔ تھوڑی دیر کے بعد عبدالرحمٰن بن عوف کا غلام مجھے مِلا اور کہنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں پکڑ لی گئیں۔ میں نے کہا۔ کس نے پکڑی ہیں؟ بولا۔ قبیلہ غطفان نے! میں نے فوراً چیخ کر تین بار کہا۔ یا صباحاہ! اُس سے غرض یہ تھی کہ مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان میری آواز پہنچ جائے۔ اس کے بعد میرا جدھر منہ تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرف چل دیا اور اہلِ غطفان تک جا پہنچا۔ وہ اونٹنیاں پکڑ کر لئے جا رہے تھے اور پانی پلانا چاہتے تھے۔ چونکہ میں تیر انداز تھا اس لئے ان کو تیر مارنے لگا اور رجز کے طور پر یہ شعر پڑھنے لگا ؎

انا ابن الاکوع ✿ والیوم یوم الرضع

میں ابن الاکوع ہوں۔ آج کمبختوں کی تباہی کا دن ہے۔

بالآخر میں ان سے اونٹنیاں چھڑا لایا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے صحابہ رضؓ بھی آگئے۔ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! وہ لوگ پیاسے تھے۔ میں نے ان کو پانی نہ پینے دیا۔ آپ ان کے پیچھے آدمی روانہ کیجئے۔ فرمایا۔ ابن اکوع! تو قابو پا چکا۔ اب نرمی کر۔ اس کے بعد ہم واپس مدینہ آگئے اور حضورؐ نے مجھے اپنی اونٹنی پر پیچھے سوار کر لیا۔

غزوۂ خیبر

یہود کے آٹھ قلعوں کی تسخیر

رحمتِ عالمؐ جب حدیبیہ سے مراجعت فرمائے مدینہ ہوئے تو راستے میں ہی سورۂ فتح میں آیاتِ ذیل نازل ہوئیں۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاٰثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۙ وَّ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ (پ ۲۶ ع ۱۱ ۔سورۃ الفتح)

ترجمہ:۔ بیشک اللہ تعالیٰ ضرور راضی ہوا مسلمانوں سے جب وہ درخت کے نیچے (راہِ خدا میں جان دینے کی) تم سے بیعت کرتے تھے۔ پھر جانا خدا تعالیٰ نے جو کچھ اُن کے دلوں میں ہے، (محبت اسلام کی) پھر ان پر سکون نازل فرمایا اور ان کو فتح عطا کی جو جلد حاصل ہوگی اور بہت سی غنیمتیں، بخششیں جن پر وہ قبضہ کریں گے۔ اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔"

گویا قرآن مجید کا یہ زندہ معجزہ ہے کہ حدیبیہ سے لوٹتے ہی خیبر کی عظیم الشان فتح کی خوشخبری دے دی جس کو فتحِ قریب فرمایا۔ اور مغانم کثیرہ سے خیبر کی دولت کا مژدہ سنایا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حدیبیہ سے مدینہ آکر حضورؐ نے بیس روز کے بعد خیبر پر چڑھائی کر دی۔ فتح قریب اور مغانم کثیرہ نے آپ کے قدم چوم لئے۔ صَدَقَ اللّٰہُ!

ہجرت کا ساتواں سال

سرورِ کائناتؐ کی خیبر کو روانگی

خیبر[1] تمام بڑے بڑے اعدائے اسلام کا مرکز بن چکا تھا۔ اطراف و اکناف کے سب یہودی یہاں جمع تھے جو اسلام کے خلاف شب و روز سازشیں کرتے اور رسولِ ربّ العالمین کو قتل کرنے کے

---

[1] خیبر مدینہ سے ستّر میل کے قریب ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منصوبے باندھتے تھے۔ سرورِ کائنات ؐ نے محرم ۷ھ کو خیبر پر چڑھائی کی۔

خیبر کے آٹھ قلعے

خیبر آٹھ قلعوں پر مشتمل تھا۔

۱۔ النطاق ۔ ۲۔ الشق ۔ ۳۔ الناعم ۔ ۴۔ الکتیبہ۔

۵۔ الوطیح ۔ ۶۔ السلام ۔ ۷۔ القموص ۔ ۸۔ صعب۔

پہلے تین قلعے ایک جانب تھے۔ دوسرے تین دوسری طرف تھے۔ اور سب سے مضبوط اور مستحکم قلعہ القموص تھا جس کا مالک ابی الحقیق تھا۔

سب سے پہلے النطاق اور الشق پر قبضہ ہوا۔ پھر رحمتِ عالم ؐ کی دعا سے القموص حضرت علیؓ کے ہاتھ پر فتح ہوا۔ قموص کی تسخیر پر یہود کی موت ہوگئی۔ الکتیبہ۔ الوطیح اور السلام کو حضورؐ نے دو ہفتہ تک محاصرے میں رکھا۔ بالآخر یہاں کے لوگ اپنی اور اپنے اہل و عیال کی جان سلامت لے کر نکل جانے پر رضامند ہوگئے۔ اور باقی تمام مال و اسباب اور قلعے خواجۂ بدر و حنین کے حوالے کر دیئے۔

چودہ سو قدسیوں کے ساتھ

حضورؐ کا عزمِ خیبر

مدینہ منورہ میں سباع بن عرفطہؓ کو حضورؐ نے خلیفہ مقرر کیا اور چودہ سو قدسیوں کی جماعت کو لے کر عازمِ خیبر ہوئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو سَو گھوڑے اور بہت سے اونٹ آپ کے ساتھ تھے۔ حضرت ام سلمہؓ بھی حضورؐ کی شریکِ سفر تھیں۔ امیمہ بنت الصلت غفاریہؓ مریضوں کی خدمت کے لئے بنی غفار کی چند عورتوں کے ساتھ ہمراہ گئیں۔

عامر بن اکوعؓ کی حُدی خوانی

قافلہ رات کو روانہ ہوا اور عامر بن الاکوعؓ حدی پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا

الٰہی! اگر تیری مدد نہ ہوتی تو نہ ہم کو راہِ ہدایت ملتی اور نہ زکوٰۃ دیتے اور نہ ہم نماز پڑھتے۔

فَاغْفِرْ فِدَاءً لَکَ مَا اقْتَفَیْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَیْنَا

ہمارے گناہ معاف کر دے اسی کی ہم کو طلب ہے۔
اور دشمن کے مقابلہ کے لئے ہمیں ثابت قدم رکھ۔"

وَاَلْقِیَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا
اِنَّا اِذَا صِیْحَ بِنَا اَتَیْنَا

اور ہم پر سکون و چین نازل فرما۔ جب ہم کو آواز دی جاتی ہے تو ہم جا پہنچتے ہیں۔"

حضورؐ نے پوچھا۔ یہ حدی خوان کون ہے؟ لوگوں نے عرض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ عامرؓ بن الکوع۔ آپ نے فرمایا۔ یرحمہ اللہ — خدا اس پر رحمت[1] نازل کرے۔

مقام الصہباء پر پہنچ گئے

حضرت سوید بن نعمانؓ کہتے ہیں کہ جنگ خیبر کے سال میں حضورؐ کے ہمرکاب تھا۔ جب ہم خیبر کے زیریں حصہ کے قریب مقام صہباء پر پہنچے تو وہاں آپ نے عصر کی نماز پڑھی اور سفری کھانا طلب کیا۔ لیکن سوائے ستوؤں کے اور کوئی چیز پیش نہ کی گئی۔ حسب الحکم وہی بھگو دیئے گئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود بھی نوش فرمائے اور ہم نے بھی کھائے۔ پھر آپؐ نے کلّی کی اور ہم نے بھی کی اور بغیر جدید وضوء کئے مغرب کی نماز پڑھائی۔" (بخاری)

دوسرے دن صبح حضورؐ نے تاریکی میں (اوّل وقت) نماز فجر پڑھی اور حملہ کی تیاری کی۔ قلعہ والے بیلچے اور ٹوکرے لے کر نکلے (کام کاج کو)۔ جب حضورؐ کے لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے۔ محمدٌ واللہ محمدٌ والخمیس! محمدؐ ہیں خدا کی قسم۔ محمدؐ ہیں مع کل فوج کے۔ (صلے اللہ علیہ وسلم)

خمیس مکمل فوج کو کہتے ہیں۔ اس لئے کہ مکمل فوج میں پانچ چیزیں ہوتی ہیں۔ (۱) مقدمہ۔ (۲) میمنہ۔ (۳) میسرہ۔ (۴) قلب

---

[1] حضورؐ کی دعا سن کر ایک صحابیؓ نے عرض کیا۔ عامرؓ کی مغفرت ضروری ہوگئی۔ کیونکہ صحابہؓ میں یہ بات مشہور تھی کہ اگر غزوہ میں حضورؐ کسی کو دعائے مغفرت سے نوازتے تو وہ ضرور شہید ہو جاتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ عامرؓ ضرور شہید ہوں گے۔ کاش ان کو مہلت ملتی تو ہم ان کی حدی خوانی سے مزید لطف اندوز ہوتے۔ خدا کی شان ایسا ہی ہوا کہ حضرت عامر بن الاکوعؓ غزوۂ خیبر میں شہید ہو گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) ساقہ۔

فوج کو دیکھ کر سب بھاگ کر قلعہ میں داخل ہو گئے۔ حضورؐ نے فرمایا:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ! اَللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ!

اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ۔

اللہ اکبر۔ خیبر برباد ہو گیا۔ اللہ اکبر۔ خیبر برباد ہو گیا۔ کیونکہ ہم جس قوم کے میدان میں اُترتے ہیں تو ان ڈرائے گئے لوگوں کی صبح بُری ہوتی ہے۔"

قلعہ النطاق کی فتح

یہود نے اپنے کھانے پینے کی چیزیں قلعہ ناعم اور صعب میں جمع کر لیں اور اپنے اہل و عیال کو ایک پُرانے قلعے میں لے گئے اور تمام لڑنے والے مرد قلعہ النطاق میں اکٹھے ہو گئے۔ ان کا رئیس سلام بن مشکم بھی یہاں ہی تھا۔ رحمتِ عالمؐ مقام رجیع میں ٹھہرے۔ یہ جگہ خیبر اور غطفان کے درمیان تھی۔ غطفان مسلمانوں کے مخالف تھے اور خیبر والوں کے حلیف۔ ڈر تھا کہ وہ ضرور اہل خیبر کی مدد کریں گے۔ چنانچہ چار ہزار آدمی مدد کو چل پڑے۔ لیکن ان پر ایسا رعب چھایا کہ واپس ہو گئے۔

اب قلعہ النطاق پر جنگ شروع ہوئی۔ یہودی قلعہ کے اندر سے تیر مارتے تھے۔ مسلمان ان پر حملہ کرتے تھے۔ آخر مسلمانوں نے ایک سخت حملہ کیا کہ قلعہ فتح ہو گیا۔ پچاس صحابہؓ زخمی ہوئے۔ موسم سخت گرمی کا تھا۔ حضرت محمد بن مسلمہؓ کے بھائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمود بن مسلمہؓ کی شہادت

محمود بن مسلمہؓ قلعہ ناعم کے نیچے کھڑے تھے۔ قلعہ کے اُوپر سے کنانہ بن ابی الحقیق اور بقول بعض مرحب نے ایک بڑا پتھر ان پر گرایا جس سے ان کا دماغ پھٹ گیا۔ لوگ انہیں حضورؐ کی خدمت میں لے آئے۔ آپ کو ازحد رنج ہوا۔ ان کے سر میں خود گڑ گیا تھا۔ آپ نے اُسے نکالا اور محمود بن مسلمہؓ شہید ہوگئے۔ رضی اللہ عنہ!

اسود راعی مسلمان ہوگیا

اسود راعی خیبر والوں کا حبشی چرواہا تھا۔ جب یہود لڑنے کی تیاری کر رہے تھے تو اس نے دریافت کیا کہ جنگ کس کے ساتھ ہوگی؟ وہ بولے کہ اس شخص کے ساتھ جس نے نبوت کا دعویٰ کر رکھا ہے۔ یہ سُن کر وہ رحمتِ عالمؐ کے پاس آگیا اور عرض کیا۔ آپ کیا کہتے ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا کہ میری دعوت توحید کی دعوت ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور مجھے خدا کا رسول مانو کہ میں خدا کی وحی سے اس کے احکام لوگوں کو پہنچاتا ہوں۔

اس نے کہا کہ اگر میں خدا تعالیٰ پر ایمان لے آؤں اور آپ کو خدا کا سچا نبی مان لوں تو کیا ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا۔ بہشت ملیگی اس نے کہا کہ میر رنگ سیاہ ہے۔ چہرہ بدشکل ہے۔ بدن سے بدبو آتی ہے۔ میرے پاس کچھ نہیں۔ اگر میں اللہ کی راہ میں لڑ کر شہید ہو جاؤں تو کیا مجھے بھی جنت ملے گی؟ — آپؐ نے فرمایا ہاں ملے گی۔ واللہ کی شان! وہ مسلمان ہوکر راہِ خدا میں لڑا اور شہید ہوگیا۔ سرورِ کائناتؐ نے اس کی لاش کو دیکھ کر فرمایا۔ خدا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس کے چہرے کو حسین بنا دیا ہے۔ اس کے بدن کو معطر کر دیا ہے اور جنت کی دو حوریں اُسے عطا کی ہیں۔

سبحان اللہ! اس نے سوائے جہاد فی سبیل اللہ کے کوئی کام نہیں کیا۔ ایک نماز پڑھنے کا بھی وقت نہیں ملا۔ صدقِ ایمان سے کتنا مرتبہ پالیا۔

قلعہ صعب کی فتح اب حضورؐ نے قلعہ صعب کو گھیرے میں لے لیا۔ یہاں سے مرحب یہودی باہر آیا اور لڑائی کے لئے پکارا۔ مقابلہ میں عامر بن الاکوع مشہور حدی خواں نکلے۔ اس نے تلوار چلائی جو عامر کی سپر میں پھنس گئی۔ انہوں نے نیچے سے اس کی پنڈلی پر تلوار ماری، وہاں تک نہ پہنچ سکی اور جھٹکا میں خود ان ہی کی ران پر آلگی اور اسی سے حضرت عامرؓ شہید ہو گئے۔

سلمہ بن الاکوع روتے ہوئے حضورؐ کی خدمت میں آئے۔ اور عرض کیا۔ عامرؓ کے اعمال ضائع ہو گئے۔ کیونکہ وہ اپنی تلوار سے آپ مرے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ غلط ہے۔ عامرؓ نے جہاد کیا ہے۔ وہ شہید ہوا ہے۔ پھر حضورؐ نے اور سب صحابہؓ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ رضی اللہ عنہ!

اس کے بعد صحابہؓ نے حملہ کیا اور قلعہ صعب فتح ہو گیا۔ یہاں سے کھانے کی چیزوں کا بڑا ذخیرہ مسلمانوں کو ملا۔

قلعہ قموص کی فتح قموص کے محاصرے کے دوران رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دردِ سر تھا۔ آپ خود

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معرکہ میں نہیں جا سکے۔ یہ قلعہ سب سے مضبوط تھا اس لئے یہاں کا محاصرہ طویل ہو گیا اور قلعہ فتح نہ ہوتا تھا۔ ایک رات حضورؐ نے فرمایا۔ کل ہم ایسے شخص کو علم دینگے کہ اس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ قلعہ کی فتح عطا کریگا۔ انشاء اللہ!

جب صبح ہوئی تو حضورؐ نے فرمایا۔ علی کہاں ہیں؟ صحابہؓ نے کہا۔ ان کی آنکھ دکھنے آئی ہے اور درد کر رہی ہے۔ آپؐ نے ان کی آنکھ میں لعابِ دہن ڈالا اور خدا سے شفا کی دعا کی۔ تو آنکھیں بالکل درست ہو گئیں۔ پھر حضورؐ نے حضرت علیؓ کو جھنڈا دے کر قموص کی فتح کو بھیج دیا۔

مرحب کا رجز جب حضرت علیؓ قلعہ کے پاس پہنچے تو اندر سے مرحب نکلا۔ یہ بڑا دلیر اور مانا ہوا جنگجو یہودی تھا۔ اس نے رجز پڑھا۔

انا الذی سمتنی امی مرحب
شاك السلاح بطل مجرب

میں وہ شخص ہوں کہ میری ماں نے میرا نام مرحب رکھا۔ پورا ہتھیار بند ہوں اور آزمودہ کار بہادر ہوں۔"

حضرت علیؓ کا رجز حضرت علیؓ نے ڈانٹ کر جواب دیا۔

انا الذی سمتنی امی حیدر
کلیثِ غابة کریه المنظرہ
اکیلهم بالسیف کیل السندرہ

میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا۔ مثل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگلی شیر کے ہیبت ناک صورت رکھتا ہوں۔ تلوار کے ساتھ
پورا پورا بدلہ دوں گا۔"

اس کے بعد دونوں طرفوں سے تلوار کے وار ہونے لگے۔ حضرت علیؓ (رحمت عالمؐ کی دعا سے) غالب آئے اور ایسی تلوار ماری کہ مرحب کو قتل کر دیا۔

مرحب کے بعد یاسر مرحب کے بعد اس کا بھائی یاسر غصہ کھا کر میدان میں نکلا۔ بڑا شہ زور، عظیم الجثۃ اور طویل القامت تھا۔ اس کے مقابلہ میں حضرت زبیر بن العوامؓ گئے۔ حضرت صفیہؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! یہ شخص تو میرے بیٹے کو مار ڈالے گا۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں! انشاءاللہ تمہارا بیٹا اس کا کام تمام کریگا۔ بالآخر زبیر نے اس کو قتل کر ڈالا۔

پھر مسلمانوں نے ایسا حملہ کیا کہ قلعہ فتح ہو گیا۔ یہاں بیس روز تک محاصرہ رہا کیونکہ یہ قلعہ سب قلعوں سے مستحکم تھا۔

بے شک خدا تعالیٰ نے اس قلعہ کی فتح مسلمانوں کو سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے ہاتھ پر عطا کی اور اس فتح کے بعد یہود کو جم کر لڑنے کی طاقت نہ رہی۔ اسی طرح دیگر صحابہؓ کے بھی بڑے بڑے جنگی کارنامے ہیں جو سب اپنی اپنی جگہ درخور تحسین و آفرین ہیں۔ لیکن قلعہ قموص کی فتح پر لوگوں نے جناب سیدنا حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ کے متعلق بے شمار مبالغہ آمیز روایتیں اور حکایتیں مشہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر رکھی ہیں جو صحت اور سند کے لحاظ سے درست نہیں ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے اس سے بڑا اعزاز اور کیا ہو سکتا ہے کہ آپ فاتح خیبر ہیں۔ حالانکہ خیبر کے آٹھ قلعوں میں سے صرف ایک قلعہ کی فتح آپ کی طرف منسوب ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہادری سے کسی کو انکار نہیں لیکن ان کی بہادری کو قصصِ واہیہ سے داغدار کرنا اچھا نہیں۔

حضرت صفیہ رضؓ بنت حیی بن اخطب

جب یہودی قلعہ قموص سے بھاگ گئے اور یہ فتح ہوا، تو اس میں صفیہ بنت حی بن اخطب بھی قید ہوئیں۔ یہ کنانہ بن ابی الحقیق کی زوجہ تھیں جو قلعہ قموص کا مالک تھا اور ان کی شادی کو تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا۔ آپ وحیہ بن خلیفہ کلبی کے حصہ میں آئیں جب ان کے حسن کا شہرہ ہوا تو لوگوں نے حضورؐ کو مشورہ دیا۔ کہ وہ معزز سردار کی بیٹی ہے اور بڑی پاکیزہ صورت ہے۔ بجائے وحیہ کے اسے آپ کے پاس ہونا چاہیئے۔ پھر اس خدشہ سے کہ کہیں صحابہ رضؓ میں بدگمانی پیدا نہ ہو جائے۔ حضورؐ نے صفیہؓ کو وحیہ سے خرید لیا اور آزاد کر دیا اور یہی آزادی (عتق) ان کا مہر ٹھہرا کر ان سے نکاح کر لیا۔ اس سے تمام صحابہؓ باغ باغ ہوگئے۔

باقی قلعوں کی تسخیر

اب ایک طرف کے سب قلعے فتح ہوگئے۔ باقی تین رہ گئے۔ الکتیبہ، الوسیع، السلام تمام یہودی اب ان ہی قلعوں میں جمع ہوگئے۔ اور سب مال و اسباب بھی مقبوضہ قلعوں کا یہاں لاکر رکھ دیا۔ چودہ روز تک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِن کا محاصرہ رہا۔ بالآخر تنگ آکر ابن ابی الحقیق نے کہلا بھیجا۔ کہ ہم گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ حضورؐ نے اجازت دیدی۔ وہ آئے۔ اور صلح ہوئی کہ سب میں جتنے مرد اور عورتیں ہیں وہ صرف اپنی جانیں لے کر نکل جائیں سوائے بدن کے کپڑوں کے اور کوئی چیز نہیں لے جا سکتے۔ اگر کوئی چیز چھپائی گئی تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد باقی نہ رہے گا۔

مخابرہ شرط کے مطابق یہود کو خیبر سے نکال دینا چاہیئے تھا۔ لیکن انہوں نے عرض کیا کہ ہم کو اجازت دیجیئے کہ ہم یہاں ہی رہیں اور زمین کی زراعت کریں۔ یعنی زمین ہم کو بٹائی پر دے دیجیئے۔

حضورؐ نے بھی خیال کیا کہ صحابہؓ کو اتنی فرصت نہیں ہے کہ وہ خیبر کی اراضی کو کاشت کریں اور نہ اس کام کے لئے اتنے غلام تھے۔ اس لیئے آپ نے یہود کو خیبر کی زمین اس شرط پر دے دی کہ وہ زراعت کریں۔ شجرکاری کریں اور زراعت اور درختوں سے جو حاصل ہو اس کا نصف خود رکھ لیں اور اس سے گزارہ کریں۔ یہ معاملہ سب سے پہلے خیبر والوں سے ہوا اس لئے مخابرہ کے نام سے مشہور ہو گیا۔

فدک کی تسخیر فدک خیبر سے ملحق یہودیوں کا ایک موضع تھا۔ جب اہلِ خیبر کا حال اہلِ فدک کو معلوم ہوا تو انہوں نے حضورؐ کو کہلا بھیجا کہ خیبر والوں کی طرح ہم سے بھی صلح کر لیجیئے۔ رحمتِ عالمؐ نے ان کی درخواست کو منظور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نرما کر صلح کر لی اور محیطہ بن مسعودؓ کے واسطے سے فِدک کا معاملہ طے ہو گیا۔ فدک پر کوئی فوج کشی نہیں ہوئی اس لئے فِدک خاص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مِلک قرار پائی۔ گویا فِدک اللہ تعالےٰ نے اپنے رسولؐ پر صلح کے طور پر فےلہ کر دیا اور خیبر تمام مسلمانوں کے حصہ میں آیا۔

مقامِ پرورشِ آہ و نالہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر خدا کا بے شمار درود وسلام ہو کر حضورؐ نے ہر تکلیف کا مقابلہ کر کے باطل کو مٹایا اور حق کو چمکایا۔ اور صحابہؓ پر اللہ کی لاکھوں رحمتیں اتریں کہ انہوں نے حضورؐ کے لائے ہوئے دین کی خاطر اپنی جانیں لڑا دیں اور ثابت کر دیا کہ مسلمان دنیا میں اللہ کا بول بالا کرنے کے لئے آیا ہے۔ اس کا مقصود دنیا نہیں بلکہ آخرت ہے۔ یہ ٹھیک ہے ؎

نہ تو زمیں کے لئے ہے نہ آسماں کے لئے
جہاں ہے تیرے لئے تو نہیں جہاں کے لئے
یہ عقل و دل ہیں شرر شعلۂ محبت کے
وہ خار و خس کے لئے یہ نیستاں کے لئے

لہ فے اس غنیمت اور خراج کو کہتے ہیں جو مسلمانوں کو کفار کے اموال سے بغیر جنگ کے حاصل ہو۔ (لسان العرب)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقامِ پرورش آہ و نالہ ہے یہ چمن
نہ سیرِ گل کے لئے ہے نہ آشیاں کیلئے
رہے گا راوی و نیل و فرات میں کب تک
ترا سفینہ کہ ہے بحرِ بیکراں کے لئے

خیبر کے بعد سرایا کی روانگی

خیبر سے واپس آکر حضورؐ نے متعدد سرایا بھیجے۔

۱۔ سریّہ ابی بکرؓ نجد کی طرف بنی فزارہ کے مقابلہ میں۔

۲۔ سریّہ عمرؓ، ہوازن کی طرف۔

۳۔ سریّہ عبداللہ بن رواحہ، بشیر بن دارام یہودی کی طرف۔

۴۔ سریّہ بشیر بن سعد، بنی مرہ کی طرف۔

۵۔ سریّہ اسامہ بن زید، قبیلہ جہینہ کی طرف۔

۶۔ سریّہ غالب، بنی ملوح کی طرف۔

۷۔ سریّہ بشیر بن سعد، جماعت عینیہ کی طرف۔

۸۔ سریّہ ابی حدرد اسلمی۔

۹۔ سریّہ عبداللہ بن خداقہ سہمی۔

۱۰۔ سریّہ اضم۔

ہجرت کا ساتواں سال

عمرۃ القضاء

گزشتہ برس حضورؐ عمرہ کے لئے گئے تھے اور حدیبیہ پر آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو کفار نے روکا تھا اور کہا تھا کہ آئندہ سال عمرہ کریں۔ اب رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم ذیقعدہ ۷ھ کو عمرہ کے لیے عازم مکہ ہوئے۔

مدینہ میں حضورؐ نے ابو رہم غفاری کو خلیفہ مقرر کیا اور دو ہزار صحابہؓ کے ساتھ آپ روانہ ہوئے۔ ایک سو گھوڑا اور ساٹھ ہدی بھی ہمراہ لیے۔ ارشاد فرمایا کہ جو لوگ حدیبیہ میں موجود تھے، سب چلیں۔ جب آپ ذی الحلیفہ پہنچے تو احرام باندھا اور تلبیہ کہا۔ صحابہؓ نے بھی آپؐ کا اتباع کیا۔ مقام یاجج پر پہنچ کر تمام آلاتِ حرب وہیں رکھ دیئے اور صرف تلوار ساتھ لے لی۔

عبداللہؓ کی رجز خوانی سیدالعرب والعجم جب مکہ میں داخل ہوئے تو بڑی شان سے داخل ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضؓ آگے آگے یہ رجز پڑھ رہے تھے۔

بِاسْمِ الَّذِیْ لَا دِیْنَ اِلَّا دِیْنُہٗ

بِاسْمِ الَّذِیْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُہٗ

خَلُّوْا بَنِیْ الْکُفَّارِ عَنْ سَبِیْلِہٖ

اَلْیَوْمَ نَضْرِبْکُمْ عَلٰی تَاْوِیْلِہٖ

کَمَا ضَرَبْنَا کُمْ عَلٰی تَنْزِیْلِہٖ

ضَرْبًا یُزِیْلُ الْھَامَ عَنْ مَقِیْلِہٖ

وَیُذْھِلُ الْخَلِیْلُ عَنْ خَلِیْلِہٖ

قَدْ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ فِیْ تَنْزِیْلِہٖ

فِیْ صُحُفٍ تُتْلٰی عَلٰی رَسُوْلِہٖ

بِاَنَّ خَیْرَ الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِہٖ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَا رَبِّ اِنِّيْ مُؤْمِنٌ بِقِيْلِهٖ
خَلُّوْا فَكُلُّ الْخَيْرِ فِيْ رَسُوْلِهٖ

(ترجمہ) خدائے قدوس کے نام کی برکت سے ہم مکہ میں داخل ہوئے ہیں۔ (سن لو!) سچا دین اسی کا دین ہے جو اسلام ہے اور اسی کے بھیجے ہوئے ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اے کافروں کے بچو! آپؐ کا راستہ چھوڑ دو۔ یاد رہے کہ حضورؐ کی عداوت میں پہلے پٹ چکے ہو۔ کیا اب پھر ہڈیاں کھجا رہی ہیں۔ سُن رکھو کہ ہم وہ وارفتگانِ مے الست ہیں کہ ہماری ایک ہی ضرب دماغ پلپلا کر دیتی ہے۔ دوست دوست کو بھول جاتا ہے۔ (پھر سنو!) ہم موت کے عاشق ہیں۔ اللہ کی راہ میں مرنا سعادت سمجھتے ہیں۔ اس کے نام پر جان قربان کرنا ہمارا محبوب مشغلہ ہے۔ دریائے مرگ میں تیرنا ہمارا کام ہے۔ اس لئے کہ قرآن مجید جو اس کے سچے رسول پر نازل ہوا ہے ہم نے اس میں خدا کا وعدہ پڑھا ہے کہ اللہ کی راہ میں مرنا ابدی زندگی پانا ہے۔ پھر ہم موت کی تلاش میں دشمن کے ٹڈی دل میں جا گھستے ہیں تو لشکر کی صفیں الٹ دیتے ہیں۔ ہمیں اپنے سچے رسولؐ کی باتوں پر یقین اور ایمان ہے۔

---

[1] ان جوشیلے اشعار کو سن کر حضورؐ نے عبداللہ کو روک دیا۔ پھر عبداللہ رضہ اور سب صحابہ تلبیہ پڑھنے لگے۔ پھر یہ لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ وانجز وعدہٗ ونصر عبدہٗ وھزم الاحزاب وحدہٗ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا ہے اور اپنے بندے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد کی اور تنہا سب جتھوں کو شکست دی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضورؐ کا کعبہ میں داخلہ

حضرت انور صلے اللہ علیہ وسلم قصوٰی پر سوار تھے۔ خانہ کعبہ کے قریب پہنچے، تو حجرِ اسود کا استلام کیا۔ پھر طواف فرمایا اور طواف میں اضطباع کیا۔ یعنی چادر کو داہنے بغل سے نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈالا۔ اس طرح کہ داہنا مونڈھا کھُلا رہے۔ پہلے تین چکّروں میں رمل کیا۔ یعنی دُلکی چال چلے۔ آہستہ آہستہ دوڑے تاکہ اکڑ کر چلنا دکھائی دے، پہلوانوں کی طرح۔ باقی چار چکروں میں معمولی چال چلے۔

اس کی وجہ یہ تھی کہ مشرکینِ مکّہ نے یہ پراپیگنڈا کیا کہ مدینہ کی خراب آب و ہوا، بخار، گندگی اور بھوک نے مسلمانوں کو کمزور کر دیا ہے۔ اب تو یہ طواف بھی نہیں کر سکیں گے۔ حضورؐ نے ان کو مرعوب کرنے کے لئے طواف میں یہ طریق اختیار کیا۔ جب انہوں نے حضور اور دو ہزار صحابہؓ کو پہلوانوں کی طرح طواف کرتے دیکھا تو ان کی آنکھیں کھل گئیں۔ یہ رمل کا طریق اگرچہ وقتی تھا لیکن بعد میں قیامت تک کے لئے اس پر سنت کی مہر لگ گئی۔ چنانچہ ہر حاجی طواف القدوم میں پہلے تین چکّروں میں ایسی چال چلتا ہے۔ عمرۃ القضاء میں حضورؐ کی یہ چال تانورِ نیرّین باقی رہے گی۔

طواف کے بعد آپ نے صفا مروہ کی سعی کی۔ پھر مروہ کے پاس نحر کیا اور احرام کھول دیا۔ عمرۃ القضاء کی تکمیل ہوگئی اور خواب کی صداقت کا مہرِ تاباں نصف النّہار پر آگیا۔

دوسرے روز حضورؐ صبح کعبہ تشریف لے گئے اور نماز ظہر تک وہیں نور بار رہے۔ بلالؓ نے ایک بلند مقام پر چڑھ کر ظہر کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذان دی جسے سن کر سب مسلمان جمع ہو گئے اور حضورؐ کے ساتھ مل کر سب نے ظہر ادا کی ۔ معاہدہ کے مطابق آپ نے تین دن خدا کی حمد و ثناء میں گزارے۔

چوتھے روز قریش کے سردار سہیل بن عمرو اور حویطب بن عبدالعزیٰ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے ۔ آپ ابھی یہاں سے چلے جائیے ۔ معاہدے کی میعاد ختم ہو چکی ہے۔ رحمتِ عالمؐ نے بڑی خندہ پیشانی سے نرم جواب دیا۔

میرے مزید قیام سے آپ کو کچھ تکلیف نہیں ہوگی۔ ایک آدھ روز اور ٹھیرنے دیجئے ۔ آپ میرے بھائی ہو۔ میں عرصہ کے بعد خود کو اپنے بھائیوں میں دیکھ رہا ہوں ۔ میری دلی خواہش ہے کہ آپ کی ایک شاندار دعوت کروں ۔ لہذا تم میری دعوت کو قبول کرو۔"

حضورؐ کی مکہ سے واپسی

انہوں نے نہایت سختی سے جواب دیا۔ ہم دعوت نہیں چاہتے ۔ آپ اسی وقت یہاں سے چلے[1] جائیے ۔ حضورؐ نے یہ جواب سن کر فورًا کوچ کا حکم دے دیا اور فرمایا کہ شام تک ایک مسلمان بھی یہاں نہ رہے۔

حضورؐ کا میمونہ سے نکاح

میمونہؓ حضرت عباسؓ کی زوجہ امّ فضل کی بہن تھی ۔ ابن عباسؓ کی خالہ !

---

[1] اِن کو کیا معلوم تھا کہ جنہیں "چلے جائیے" کہہ رہے ہیں — یہی عرب و عجم کے سردارؐ عنقریب دس ہزار قدسیوں کی جماعت کے ساتھ فاتحانہ شان سے مکہ میں داخل ہوں گے۔ ان کی فرمانروائی ہوگی اور کفر کی ساری ملی بھگت — آپؐ کے حضور گھٹنے ٹیکے گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضورؐ نے ان میمونہؓ سے یہیں نکاح کیا اور اپنے ساتھ مدینہ لے آئے۔ روانگی کے وقت حضرت حمزہؓ کی چھوٹی لڑکی پکارتی ہوئی آپ کے پیچھے چل پڑی۔ اسے بھی ساتھ سوار کر لیا گیا۔

ہجرت کا آٹھواں سال

غزوۂ[۱] موتہ

اس کا سبب یہ ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حارث بن عمیرؓ کو نامہ مبارک دے کر حاکمِ بصریٰ کے پاس بھیجا۔ راستے میں حضورؐ کے اس قاصد کو حاکم موتہ شرجیل بن عمر غسانی نے قتل کر دیا۔ حضورؐ نے تین ہزار کا لشکر روانہ کر دیا۔ حضرت زید بن حارثہؓ کو امیر بنا دیا اور فرمایا کہ اگر یہ شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالبؓ کو امیر بنایا جائے اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہؓ کو بنایا جائے اور جو وہ بھی شہادت پا جائیں تو مسلمانوں میں سے کسی ایک کو بنالیں۔

اس لشکر کو حضورؐ ثنیۃ الوداع تک چھوڑنے آئے اور تاکید فرمائی کہ تم شام میں چلے ہو۔ مقابلہ کرنے والے کو قتل کرنا، صومعوں اور گرجوں میں جو عزلت گزیں ہوں۔ خبردار! انہیں کچھ نہ کہنا، کسی عورت، بچے، بوڑھے کو مت مارنا۔ حتےٰ کہ سرسبز اور میوہ دار

---

[۱] کبھی غزوہ کے لغوی معنی بھی مراد لئے جاتے ہیں۔ یہاں یہی معنی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درختوں کو نہ کاٹنا، گھروں میں ہرگز نہ گھسنا۔

جب یہ لشکر معان میں پہنچا تو معلوم ہوا کہ ہرقل ایک لاکھ آدمی لے کر ارض بلقا میں آیا ہوا ہے اور اس کی مدد کے لئے بنی طعم، بنی جذام، بلقین اور بہرا کے ایک لاکھ آدمی وہاں جمع ہیں۔ اس خبر سے مسلمان متردد ہوئے کہ کیا کرنا چاہیئے۔ بعض نے کہا کہ حضورؐ کو لکھا جائے کہ کیا کریں؟ عبداللہ بن رواحہؓ نے کہا کہ لوگو! تم تو شہادت کی طلب میں نکلے ہو اور آج شہادت ہی کو ناپسند کرتے ہو۔ دو سعادتوں میں سے ایک تو ہر صورت میں ہمارے لئے ضروری ہے۔ فتح یا شہادت! آپ کی اس تقریر سے فوج میں جوش پیدا ہوگیا۔ سب نے کہا۔ عبداللہ نے حق کہا ہے۔ ضرور آگے چلنا چاہیئے۔ چنانچہ سب آدمی چل پڑے

زیدؓ بن حارثہ کی شہادت

موتہ کے مقام پر خون ریز جنگ ہوئی زیدؓ اسلامی جھنڈا اڑاتا ہوا شاہی گارڈ کے ایک دستہ پر ایسی شدت سے حملہ آور ہوا کہ دشمن کی فوج میں زلزلہ پڑ گیا۔ اس بہادر کی تلوار اور تیر کا وار جس پر چلتا اس کا بچنا ناممکن ہو جاتا۔ مخالف سمت سے ان پر تیروں کی بارش ہونی شروع ہوئی اور بالآخر وہ زخموں سے چور چور ہوکر شہید کا "لال لباس" پہن کر زمین گر پڑا۔

حضرت جعفرؓ کی شہادت

اس کے گرتے ہی جھنڈا فوراً جعفرؓ نے تھام لیا اور فوج کو حملہ کا حکم صادر فرمایا اب جنگ دست بدست شروع ہوئی۔ حضرت جعفرؓ کا داہنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ کٹ گیا تو جھنڈا بائیں ہاتھ میں لے لیا۔ بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا تو جھنڈا بغل میں لے لیا، گرنے نہ دیا۔ حتیٰ کہ آپ شہید ہو گئے۔

حضرت عبداللہ رضؓ کی شہادت

اب عَلَم عبداللہ بن رواحہ رضؓ نے سنبھالا۔ یہ بھی شہید ہو گئے۔ اس کے بعد مسلمانوں نے حضرت خالد بن ولید رضؓ کو امیر بنایا۔ آپ بڑی عقلمندی، بڑی بہادری اور سختی سے لڑے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے فتح دی۔ صحیح بخاری میں خالد بن ولید رضؓ سے ہی روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ غزوہ موتہ کے دن میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹ گئیں۔

خالد رضؓ کے ہاتھ پر فتح

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضؓ، زید رضؓ اور عبداللہ رضؓ بن رواحہ کے شہید ہونے کی خبر (بذریعہ وحی) پہلے سے لوگوں کو دے دی تھی اور فرمایا تھا کہ زید رضؓ نے جھنڈا لیا۔ لیکن وہ شہید ہو گئے۔ پھر جعفر نے لیا۔ وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر عبداللہ بن رواحہ رضؓ نے لیا۔ وہ بھی شہید ہو گئے۔ اخیر میں خدا کی ایک تلوار (خالد بن ولید رضؓ) نے جھنڈا لیا اور خدا نے فتح نصیب کی۔ یہ (شہیدوں کی خبر) فرماتے ہوئے حضورؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (بخاری)

لہ حضرت خالد بن ولید رضؓ حدیبیہ اور غزوۂ موتہ کے درمیان مسلمان ہوئے تھے۔ ابن اثیر کہتے ہیں کہ صفر ۸ھ میں یعنی غزوۂ موتہ کے دو ماہ قبل اسلام لائے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں۔ میں جنگ موتہ میں موجود تھا شہداء میں حضرت جعفرؓ کی میّت ملی۔ ان کے بدن پر کچھ اوپر نوّے زخم تیروں اور تلواروں کے تھے۔ (بخاری)

اللہ! اپنے ان شہیدوں پر بیشمار رحمتیں نازل فرما جنہوں نے اسلام کی خاطر اپنی پیاری جانیں تیری راہ میں قربان کیں۔! اور ہمیں توفیق دے کہ ان کے پہنچائے ہوئے اسلام پر ہم عمل کریں۔ ہمیں فرقے بندی کی لڑائیوں سے بچا اور صرف کتاب و سنت کا عامل بنا۔ ؎

اِسی دریا سے اُٹھتی ہے وہ موجِ تند جولاں بھی
نہنگوں کے نشیمن جس سے ہوتے ہیں تہ و بالا

غزوہ ذات السلاسل

یہ غزوہ جمادی الآخر ۸ھ میں واقع ہوا۔ سلسل ایک چشمہ تھا۔ اسلامی فوج یہاں ٹھیری تھی۔ اس لئے اس غزوہ کا نام ذات السلاسل ہوا۔ یہ مقام مدینہ سے دس دن کی راہ ہے۔ اس غزوہ کی وجہ یہ ہوئی کہ حضورؐ نے سنا کہ قضاعہ کی ایک جماعت مدینہ منورہ پر حملہ کرنا چاہتی ہے۔ آپؐ نے حضرت عمرو بن العاصؓ کو تین سو آدمیوں کا سردار بنا کر روانہ کیا۔ پھر اطلاع پہنچی کہ دشمن کی تعداد زیادہ ہو گئی ہے تو حضورؐ نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو دو سو آدمی اور دے کر روانہ کیا۔ حضرت صدیقؓ اور حضرت عمرؓ بھی ساتھ تھے۔ مسلمان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قضاعہ میں پہنچے۔ جتنے غنیم ملے ان پر حملہ کیا۔ وہ بھاگ کر منتشر ہو گئے۔ آخر صحابہ رض واپس آگئے۔

فتح مکہ

قلب و نظر کی زندگی دشت میں صبح کا سماں
چشمۂ آفتاب سے نور کی ندیاں رواں

قریش کی عہد شکنی

صلح حدیبیہ میں بنی خزاعہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے معاہدہ کیا تھا اور بنی بکر نے قریش سے۔ بنی بکر نے بنی خزانہ پر حملہ کر دیا اور قریش نے ان کی مدد کی۔ آلاتِ حرب سے بھی اور ان کے ساتھ ہوکر بنی خزاعہ سے لڑے بھی اور اس طرح انہوں نے حدیبیہ کے معاہدہ کو توڑ دیا۔

عمرو بن سالم خزاعی نے مدینہ منورہ آکر حضورؐ کو اپنے مظالم کی داستان سنائی اور بحیثیت معاہد ہونے کے آپ سے مدد چاہی حضورؐ نے مدد کا وعدہ فرمایا۔ اور قریش کی عہد شکنی کے سبب ان سے لڑنے کی تیاری شروع کر دی۔

پھر ابوسفیان مدینے آیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملا اور دوبارہ معاہدہ کرنے کی درخواست کی۔ آپؐ خاموش رہے۔ پھر وہ حضرت ابوبکر صدیق رض، حضرت عمر رض اور حضرت علی رض کے پاس بھی گیا کہ تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے میری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفارش کرو۔ لیکن سب نے جواب دیا کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ بالآخر واپس مکہ چلا گیا۔

رحمتِ عالم کی مدینہ سے روانگی

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دس رمضان ۸ھ کو دس ہزار صحابہؓ کے ساتھ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ حضورؐ اور سب صحابہؓ روزہ سے تھے۔ مقام **کدید** پر پہنچ کر آپؐ نے اور سب صحابہؓ نے روزہ کھول[1] دیا۔ (بخاری شریف)

پھر جب حضورؐ مقامِ **جحفہ** میں پہنچے تو حضرت عباسؓ اور ان کے اہل و عیال آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ مسلمان ہوکر مکہ سے عازمِ مدینہ ہوتے تھے اور یہ آخری مہاجر تھے۔

ابوسفیان مسلمان ہوگیا

حضرت عروہؓ کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ سے (مکہ کو) چلے تو یہ خبر قریش کو پہنچی۔ ابوسفیان، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقہ حضورؐ کی خبر معلوم کرنے کے لئے مکہ سے نکلے۔ چلتے چلتے جب مقام مرالظہران پر پہنچے۔ یہاں ان کو (مختلف مقامات پر) آگ روشن نظر آئی۔ معلوم ہوتا تھا کہ

---

[1] گویا امت کو مسئلہ بتایا کہ سفر میں روزہ رکھ سکتے ہیں۔ اور اگر راستے میں تکلیف ہو تو افطار بھی کر سکتے ہیں۔ قرآن میں سفر کے دوران افطار کی اجازت ہے۔ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ؕ پس جو کوئی تم میں سے مریض ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرے۔ (پ ۲ ع ۷)

یعنی سفر میں روزہ کے افطار کرنے کی اجازت ہے۔ پھر جتنے روزے سفر میں چھوٹ جائیں غیر رمضان میں اتنے رکھ لیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزیٰ کی آگ ہے۔ ابوسفیان نے کہا۔ یہ آگ کیسی ہے؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ عرفہ کی آگ ہے۔ بدیل نے کہا۔ قبیلہ بنی عمر کی آگ ہے۔ ابوسفیان بولا۔ قبیلہ بنی عمر کے لوگ اتنے نہیں ہیں کہ ان کی آگ اس قدر کثرت سے ہو۔ اتنے میں حضورؐ کے چوکیداروں نے ان کو دیکھ لیا اور پکڑ کر حضورؐ کی خدمت میں لے آئے اور ابوسفیان مسلمان ہو گیا۔ (بخاری شریف)

ابوسفیان بڑا سخت مجرم تھا۔ وہ شروع اسلام سے لیکر آج تک متواتر اکیس برس اسلام کے خلاف لڑتا رہا۔ حضورؐ اور مسلمانوں سے نبرد آزما رہا اور قصائد میں حضورؐ کی ہجو کرتا تھا۔ جب ابوسفیان اور عبداللہ[1] بن ابی امیہ (ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کے سوتیلے بھائی)، حضورؐ کے سامنے پیش ہوئے تو آپ نے ان کو ملنے سے انکار کر دیا کہ ان دونوں نے حضورؐ کو سخت ایذائیں پہنچائیں تھیں۔ پھر ابوسفیان نے کہا کہ اگر حضورؐ نے میرا قصور معاف نہ کیا تو میں اپنے چھوٹے بچوں کو لے کر عرب کے ریگستان میں چلا جاؤں گا۔ روٹی پانی چھوڑ دوں گا اور تڑپ تڑپ کر معہ بچوں کے بھوکا پیاسا مر جاؤں گا۔

پھر صبح کے وقت حضرت عباسؓ نے ابوسفیان کو حضورؐ

---

[1] عبداللہ بن ابی امیہ حضورؐ کی پھوپھی عاتکہ بنت عبدالمطلب کے فرزند ہیں۔ ان کے والد ابی امیہ حضورؐ کے پھوپھا تھے اور یہی ام المومنین حضرت سلمہؓ کے باپ ہیں۔ ظہور نبوت سے یہ عبداللہ حضورؐ کے سخت مخالف تھے اور مدتوں مخالف رہے۔ آخر فتح مکہ کے وقت سقیا اور عرج کے درمیان ابوسفیان کے ساتھ مسلمان ہو گئے اور غزوہ طائف میں شہادت پائی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سامنے پیش کیا تو آپ نے فرمایا۔ اے ابوسفیان! تجھ پر افسوس ہے کہ اب تک تجھے یہ معلوم نہ ہوا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں؟ اس نے کہا۔ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ آپؐ کیسے حلیم اور کیسے کریم ہیں۔ آپؐ کو صلہ رحم کا کتنا پاس ہے۔ بے شک میرا گمان ہے کہ خدا کے سوا اگر کوئی اور معبود ہوتا تو ہم لوگوں کو مدد دیتا۔ پھر کلمۂ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

مکہ میں داخلہ

پھر حضورؐ کداء کی طرف سے مکہ میں داخل ہوئے۔ مہاجرین، انصار اور دوسرے قبائل کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے "سمندر" نے تمام اہل مکہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ دس ہزار مجاہدین کے قدوم سے مکہ کے در و دیوار لرز گئے۔ ہر شیخ و شباب اور کہہ و مہہ لرزاں ترساں۔ جانیں بچانے کی فکر میں تھا۔ حضورؐ نے حکم دے رکھا تھا کہ کوئی کسی پر تلوار نہ اٹھائے، کسی پر حملہ نہ کرے کیونکہ آج عفو اور درگذر کا دن ہے، دشمنوں کو معاف کرنے کا روز ہے۔

اسلامی فوج آندھی اور مینہہ کی طرح مکہ پر چھا گئی۔ چاروں طرف سے شہر میں داخل ہو گئی۔ دشمن نے کسی قسم کا مقابلہ نہیں کیا اور نہ وہ کر سکتے تھے۔ مکہ میں سناٹا چھا گیا اور ہر کسی کو جان کے لالے پڑ گئے۔ ابوسفیان نے سارے شہر میں اعلان کر دیا کہ اسلامی لشکر کا وہ سیلاب آیا ہے جس کے سامنے کوئی ٹھہر نہیں سکتا۔ اب سب کو سر تسلیم خم کر دینا چاہیئے۔ اور رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ مکہ کے مظالم کو بھلا دیں، قریش پر رحم کریں۔ ان پر ابرِ کرم بن کر برسیں!

حضورؐ نے فرمایا۔ جو شخص ابوسفیان کے گھر پناہ لے گا اس کو امان ہے، جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے گا اس کو بھی امان ہے جو کعبہ میں داخل ہو گیا اس کو بھی امان ہے۔ اب مکہ فتح ہو گیا۔ خواجۂ بدر و حنین نے اس پر قبضہ کر لیا۔ اس روز ۸ھ رمضان کی بیسؔ تاریخ تھی۔

جس رسولِؐ گرامی سے لوگوں نے ٹھٹھا کیا اور مذاق کیا، انہیں گھر سے نکالا — بے وطن کیا — اور ان پر بے پناہ مظالم توڑے تھے، آج وہی رسولِؐ معظم اپنی پیغمبرانہ شان کے علاوہ ایک صاحبِ قوت و جبروت اور عادل و رحیم بادشاہ کی حیثیت سے مکہ کے فرمانروا ہیں۔ بداندیشوں اور دشمنوں کی نظریں شرم سے نیچی ہیں اور بارِ عفو سے گردنیں خم!

کعبہ میں داخلہ پھر آپ کعبہ میں داخل ہوئے، حجرِ اسود کا اِستلام کیا، کعبہ کا سات بار طواف کیا۔ پھر اپنی چھڑی سے ہر بُت کا نام لے لے کر حکم دیا کہ ان کو اکھیڑ کر پھینک دیا جائے۔ چنانچہ سب بُت توڑے، گرائے اور کعبہ سے باہر پھینکے گئے۔ جب ھبل کو گرایا گیا تو حضورؐ نے فرمایا۔ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۔ غرض تین سو ساٹھ بتوں کو توڑ دیا گیا اور کعبہ غیراللہ کی تولی، بدنی اور مالی عبادت کے شرک سے پاک ہو گیا۔ پھر حضورؐ کعبہ کے اندر گئے تو دیکھا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیواروں پر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ حضورؐ نے ان کو بھی مٹایا۔ پھر سارے شہر میں منادی کرادی کہ جو شخص خدا اور رسولؐ پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے گھر سے بتوں اور تصویروں کو مٹا دے۔

پھر تمام مسجد الحرام ہجوم سے بھر گئی تو آپؐ نے بیت اللہ کے دونوں بازوؤں کو پکڑ کر فرمایا۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں اس نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا سب جتھوں کو شکست دی۔"

جاؤ تم کو معاف کر دیا

اب قریشِ مکہ سرورِ کائناتؐ کے رحم و کرم پر ہیں۔ حضورؐ پوچھتے ہیں۔ اے قریش! تم مجھ سے کیسے سلوک کی امید رکھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا۔ آپ کریم ہیں، کریم کے فرزند ہیں۔ آپ سے درگزر کی امید ہے۔ اس پر تاجدارِ بطحاؐ نے فرمایا۔ تم میرے بھائی ہو۔ جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا، میں بھی وہی کہتا ہوں۔ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ۔ آج تم پر کوئی ملامت نہیں۔ انتم الطلقاء — جاؤ تم چھوڑ دیئے گئے ہو۔ میں نے تم کو معاف کر دیا۔ ؎

؎

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلوت کی گھڑی گذری جلوت کی گھڑی آئی
چھٹنے کو ہے بجلی سے آغوشِ سحاب آخر

غزوۂ حنین

تنے پیدا کن از مشتِ غبارے
تنے محکم تر از سنگیں حصارے

رسولِ رحمتؐ ابھی مکہ میں ہی تھے کہ قبیلہ ہوازن اور بنی ثقیف نے مل کر حضورؐ سے جنگ کرنے کی تیاری کر لی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بارہ ہزار صحابہؓ کے ساتھ مقامِ حنینؓ میں اُن سے نبرد آزما ہوئے۔ حنین مکہ اور طائف کے درمیان ایک وادی ہے۔

مسلمان اپنی بارہ ہزار کی تعداد دیکھ کر کہنے لگے کہ اب ہماری تعداد بہت زیادہ ہے۔ ہمارے مقابلے میں ہوازن کیا شے ہے۔ مسلمان جب اپنی کثرت کے نشہ میں صبح سویرے اس وادی میں اُترے، دشمن اِدھر اُدھر چھپے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے یک لخت ایسا شدید حملہ کیا کہ مسلمانوں کے پاؤں اُکھڑ گئے اور آدمی پر آدمی گرنے لگا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَ يَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ

لہ اسے غزوۂ اوطاس بھی کہتے ہیں اور غزوۂ ہوازن بھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۔ (پ۱۰ ع۹)

اور حنین کے دن (کو یاد کرو) جب کہ تمہاری کثرت نے تم کو مغرور کر دیا (کہ ہم بہت ہیں) تو وہ (کثرت) تمہارے کچھ کام نہ آئی اور (اتنی) کشادہ زمین تم پر تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے۔"

خدا کو ان کا غرور پسند نہ آیا اور ان کی ساری کثرت تتر بتر ہو گئی۔ حضور انورؐ پوری ثابت قدمی اور دل جمعی سے میدان میں کفار کے مقابلہ پر کھڑے تھے۔ سفید بغلہ پر سوار تھے، اور فرماتے تھے۔

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِب ۔ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب

میں نبیؐ ہوں۔ اس میں جھوٹ نہیں اور میں ابنِ عبدالمطلب ہوں"

حضرت عباسؓ اور چند خاص خاص صحابہؓ آپؐ کے ہمراہ تھے۔ آپؐ نے حضرت عباسؓ کو فرمایا کہ لوگوں کو آواز دو کہ اکٹھے ہوں۔ حضرت عباسؓ نے ان کو آواز دی تو ہر طرف سے لبیک کی صدائیں آنے لگیں۔ آناً فاناً ایک سو آدمی جمع ہو گئے۔ اور لڑائی شروع ہو گئی۔ پھر حضورؐ بغلہ سے اُترے اور زمین سے مٹی کی ایک مٹھی لی اور شَاهَتِ الْوُجُوْه پڑھ کر کفار کی طرف پھینکی۔ خدا نے ایسی تاثیر پیدا کی کہ ہر ایک کافر کی آنکھ میں وہ مٹی پڑی اور کفار بھاگ گئے اور فتح ہو گئی۔ خدا فرماتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (پ ۱۰ ع)

پھر اللہ نے اپنے رسولؐ پر اور مومنین پر (اپنی طرف سے) تسلی نازل فرمائی اور (تمہاری مدد کو فرشتوں کے لشکر) بھیجے جو تم کو نظر نہیں آتے تھے اور (آخر کار) کافروں کو بڑی سخت مار دی۔"

مسلمانوں نے غزوۂ حنین[1] سے چھ ہزار عورتیں اور بچے قید کئے چوبیس ہزار اونٹ، چالیس ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی۔ یہ غنائم بھی مجاہدین نے پائے۔

ہجرت کا نواں ۹ھ سال

غزوۂ تبوک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ شاہِ روم بہت بڑا لشکر آپ پر لا رہا ہے اور لخم و جذام اور عاملہ و غسان کے لوگ بھی اس کے ساتھ مل گئے ہیں۔ حضورؐ نے اطلاع ملتے ہی

---

[1] غزوۂ حنین کے بعد غزوۂ طائف بھی ہوا۔ شوال ۸ھ کو حضورؐ نے طائف میں بنی ثقیف کا محاصرہ کیا لیکن آپ وہاں سے واپس آ گئے۔ حکمت یہ تھی کہ ان لوگوں نے مسلمان ہو جانا تھا۔ چنانچہ غزوۂ تبوک کے بعد یہ لوگ خدمتِ اقدس میں باریاب ہو کر مسلمان ہو گئے اور ان کے شہر کا مشہور بت لات بھی توڑ دیا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے مقابلہ کی تیاری کا ارادہ کر لیا۔

تیس ہزار آدمی اور دس ہزار گھوڑے حضورؐ کے ہمراہ تھے۔ یہ غزوہ قحط کے دنوں اور شدت کی گرمی میں واقع ہوا اور سفر بھی دور دراز تھا۔ اس غزوہ میں منافق خوب پہچانے گئے اور رسوا ہوئے۔ اس لئے اس کو غزوۂ فاضحہ بھی کہتے ہیں۔

صحابہؓ نے اس غزوہ میں بے شمار مال پیش کیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کے نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے تین سو اونٹ ساز و سامان سے لدے ہوئے دیئے اور ایک ہزار اشرفی، حضرت عمرؓ نے اپنے کل مال کا نصف اور جناب صدیقؓ نے اپنا سارا مال لا حاضر کیا۔ بعض صحابہؓ نے مزدوری کر کے جو ہلا دے دیا۔ عورتوں نے زیور تک خدا کی راہ میں دیئے — یہ غزوہ مسلمانوں کی جانی اور مالی امتحان گاہ تھی۔

ماہ رجب ۹ھ جمعرات کے دن سرورِ کائناتؐ جیش العسرت[1] کو لے کر مدینہ سے روانہ ہوئے۔ حضورؐ نے اہلِ بیت کی نگرانی کے لئے حضرت علیؓ کو مدینے میں رہنے دیا۔

رحمتِ عالمؐ مقام تبوک پر پہنچ گئے۔ یہ مقام مدینہ، دمشق اور شام کے درمیان ہے۔ بیس[2] روز تک حضور وہاں قیام فرما رہے لیکن غنیم کو مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی۔ پھر سرورِ عالم صلی

---

[1] سفر دراز، سواری کم، گرمی کی شدت، خوراک کی کمی اور جیش کی تعداد زیادہ ہونے کے سبب بڑی تنگی ہو گئی تھی۔ اس لئے اس غزوہ کا نام جیش العسرت بھی پڑ گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انور علیہ وسلم بعافیت تمام واپس تشریف لے آئے۔ دوران قیام ایلہ کے رئیس یوحنا اور جربا اور اذرح کے عیسائیوں نے حضور انورؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر جزیہ دینا قبول کر لیا۔

تین مخلص مسلمان بوجہ سستی غزوۂ تبوک سے رہ گئے تھے۔ حضرت کعب بن مالکؓ، ہلال بن امیہؓ، مرارہ بن ربیعؓ حضورؐ نے ان کا مقاطعہ کرایا۔ مسلمانوں نے ان سے ملنا جلنا اور سلام کرنا چھوڑ دیا۔ پچاس روز تک ان کا یہی حال رہا۔ آخر قرآنِ مجید میں ان کی توبہ کی قبولیت کی آیت نازل ہوئی تو مسلمان ان سے راضی ہو گئے۔ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا..... میں ان ہی تینوں کی معافی کا ذکر ہے۔ غزوۂ تبوک حضورؐ کا آخری غزوہ تھا۔ ہاں آپؐ نے بعض سرایا بھیجے ہیں۔

بارگاہِ رسالتؐ میں وفود کی آمد

يَدْخُلُوْنَ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا

فتح مکہ کے بعد سارے عرب کو اسلام کی صداقت کا یقین ہو گیا اور وہ لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔ جب دیہات کے دیہات اور قبیلوں کے قبیلے اسلام کی آغوش میں آگئے تو مسائل دین سیکھنے کی غرض سے رحمتِ عالمؐ کی خدمت میں وفد بھیج دیتے تھے۔ ۹ھ کو وفد بکثرت آئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے اس سال کو **عام الوفود** کہا جاتا ہے۔ حضورؐ وفدوں کی بہت عزت اور خاطر کرتے تھے اور انعام و ہدیہ دے کر رخصت فرماتے تھے۔ مندرجہ ذیل وفود نے سرورِ رسولاںؐ کی خدمت میں حاضری کا شرف پایا۔

۱۔ وفد ثقیف:۔ جب حضورؐ غزوۂ تبوک سے رمضان میں واپس آئے تو اسی مہینے میں یہ لوگ حاضر ہوئے۔

۲۔ وفد بنی تمیم:۔ اقرع بن حابسؓ وغیرہ نے شرفِ زیارت پایا۔

۳۔ وفد طے: عدی بن حاتم حاضر ہو کر مسلمان ہوئے۔

۴۔ وفد عبد القیس۔

۵۔ وفد بنی حنیفہ۔ اسی وفد میں مسیلمہ کذاب آیا تھا۔ سنہ کے خیر۔

۶۔ وفد طے۔ (یہ طے کا دوسرا وفد ہے)، زید بن خیل اسی میں آئے تھے۔

۷۔ وفد کندہ۔ اشعث بن قیس اسی میں آئے تھے۔

۸۔ وفد اشعریین۔ اہل یمن۔

۹۔ وفد ازد۔ ان میں صرد بن عبداللہ حاضر ہوئے تھے۔

۱۰۔ وفد بنی حارث بن کعب۔

۱۱۔ وفد ہمدان۔

۱۲۔ وفد مزینہ۔

۱۳۔ وفد دوس۔

۱۴۔ وفد نجران۔[1]

۱۵۔ وفد سعد بن بکر۔ ضماد بن ثعلبہ حاضر ہوئے۔

---

[1] اس وفد نے بجائے اسلام کے استسلام اختیار کیا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۔ وفد طارق بن عبداللہ۔ ساری قوم کے ساتھ۔

۱۷۔ وفد تجیب۔

۱۸۔ وفد بنی سعد۔ قبیلہ قضاعہ کا۔

۱۹۔ وفد بنی فزارہ۔

۲۰۔ وفد بنی اسد۔

۲۱۔ وفد بہراء۔

۲۲۔ وفد عذرہ۔

۲۲۔ وفد بلی۔

۲۴۔ وفد ذی مرہ۔

۲۵۔ وفد خولان۔

۲۶۔ وفد محارب۔

۲۷۔ وفد صداء۔ زیاد بن حارث اسی قبیلہ سے ہیں۔

۲۸۔ وفد غسان۔

۲۹۔ وفد سلامان۔

۳۰۔ وفد بنی عبس۔

۳۱۔ وفد ازد۔ (یہ ازد کا دوسرا وفد ہے) اس میں سوید بن حارث آئے تھے۔

۳۲۔ وفد بنی منتفق۔

۳۳۔ وفد نخع۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسولِ خدا کے فرامین سلاطین کے نام

اتمامِ حجت کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں کے نام خطوط بھی ارسال کئے اور ان کو اسلام کی دعوت دی۔ جنہیں ہدایت دینا خدا کو منظور تھا وہ ایمان لے آئے اور جن کی نیت خراب تھی وہ ایمان سے محروم رہے۔

۱۔ روم کے بادشاہ ہرقل کو حضورؐ نے دحیہ کلبی کے ہاتھ خط بھیجا۔ وہ باوجودیکہ جانتا تھا کہ حضورؐ سچے رسولؐ ہیں، ایمان نہ لایا۔

(۲) کسریٰ شاہِ فارس کے پاس عبداللہ بن حذافہ سہمی کو نامہ مبارک دے کر روانہ کیا۔ اس نے حضورؐ کا خط پھاڑ ڈالا۔ یہ سن کر حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ اس کی بادشاہی کو پارہ پارہ کر دے گا۔ (انشاء اللہ)۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کسریٰ ہلاک ہوگیا اور اس کی سلطنت ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔

۳۔ نجاشی شاہِ حبشہ۔ عمروؓ بن امیہ ضمیری کے ہاتھ روانہ کیا۔

(نوٹ) یہ وہ نجاشی نہیں جس پر آپ نے نمازِ جنازہ پڑھی تھی۔

۴۔ مقوقس شاہِ مصر۔ حضورؐ نے حاطب بنی ابی بلتعہ کے ہاتھ نامہ روانہ فرمایا۔ بادشاہ ایمان نہ لایا۔ البتہ ہدایا اور تحائف بھیج دیئے۔

۵۔ شاہِ بحرین منذر بن سادی کی طرف علاد بن حضرمی کو نامہ دے کر بھیجا۔ شاہِ بحرین مسلمان ہوگیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ عمان کے شاہوں ۔۔ جیفر بن جلندی اور عبد بن جلندی کو عمرو بن عاص کے ہاتھ نامۂ مبارک ارسال فرمایا۔ وہ دونوں مسلمان ہو گئے۔

۷۔ ہوذہ بن علی حاکم یمامہ کی طرف سلیطؓ بن عمرو عامری کے ہاتھ خط بھیجا۔ وہ مسلمان نہ ہوا۔

۸۔ حارثؓ بن ابی شمر غسانی حاکم غوطہ کو شجاعؓ بن وہب کے ہاتھ نامہ بھیجا۔

۹۔ جبلہ بن ایہم شام کے آخری بادشاہ کی طرف شجاعؓ بن وہب کے ہاتھ۔

ہجرت کا دسواں سال

حجۃ الوداع

ہجرت کے دسویں سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج میں تشریف لے جانے کا اعلان فرمایا۔ یہ اعلان سنتے ہی شمع رسالت کے پروانے اکٹھے ہونا شروع ہو گئے۔ یہاں تک کہ صحابہؓ کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار تک پہنچ گئی۔ حضورؐ ۲۶ ذیقعدہ بروز ہفتہ قدوسیوں کے بحرِ مواج کے ساتھ نماز ظہر ادا کر کے روانہ ہوئے۔ ذوالحلیفہ پہنچ کر نماز عصر قصر سے پڑھی۔ رات کو یہیں آرام فرمایا۔ صبح نماز فجر پڑھی، احرام باندھا، اونٹنی پر سوار ہوئے اور بلند آواز سے تلبیہ پڑھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ
وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ط

حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک تعریف تیرے لئے ہے اور سب نعمتیں تیری ہی دی ہوئی ہیں اور ملک بھی تیرا ہی ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

۹ روز کے سفر کے بعد ۴ ذی الحجہ اتوار کے دن حضورؐ مکہ معظمہ پہنچ گئے۔ طوافِ کعبہ کیا۔ صفا مروہ کے درمیان دوڑے۔ آٹھ ذی الحجہ جمعرات کے دن مکہ سے منیٰ گئے۔ نو تاریخ بروز جمعہ صبح کی نماز پڑھ کر منیٰ سے چل پڑے اور نمرہ پہنچ کر آرام فرمایا اور یہاں ہی ظہر اور عصر کی نماز جمع کر کے پڑھی۔ پھر میدانِ عرفات میں تشریف لے گئے اور غروبِ آفتاب کے قریب تک دعاؤں میں مصروف رہے۔ پھر وہاں سے مزدلفہ آئے۔ یہاں مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے پڑھی اور شب بھر آرام فرمایا۔ صبح ہفتہ کا دن اور ذی الحجہ کی دسویں تاریخ تھی۔ نمازِ فجر پڑھ کر آفتاب کے طلوع سے پہلے چل پڑے اور منیٰ میں جلوہ بار ہوئے۔ یہاں پہنچ کر شیطانوں کو کنکریاں ماریں۔ پھر قربانی کی، حجامت بنوائی اور ظہر سے قبل مکہ مکرمہ آ گئے۔ یہاں طواف فرمایا۔ پھر ظہر کی نماز پڑھی اور لوٹ کر منیٰ آ گئے۔ یہاں سے منگل کے روز تیرہ ذی الحجہ کو واپس ہوئے اور وادی محصب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں رات گذاری۔ یہاں سے پچھلی رات کو اُٹھے اور آکر طوافِ کعبہ کیا۔ نمازِ فجر حرم میں پڑھی اور اللہ کی حمدوں، تسبیحوں، تکبیروں، تلبیہوں، تہلیلوں سے فضا کو بھر کر مہاجرین اور انصار کے ساتھ مراجعت فرمائے مدینہ منورہ ہوئے۔ صلی اللہ علیہ وسلم!

حجۃ الوداع کے لافانی خطبات

ایک ہمہ گیر خطبہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگو! جس طرح آج (حجۃ الوداع) کے دن کی حرمت اِس مہینے اور اِس شہر میں (ضروری) ہے اسی طرح تمہارے خون اور مال اور آبرو آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ جاہلیت کے تمام دستور (خدا کے حکم سے) آج میں نے اپنے پاؤں سے روند کر مٹا دیئے ہیں۔ (سنو!) جاہلیت کے تمام خون برباد ہیں۔ اِن خونوں کا اب انتقام نہیں لینا۔ دیکھو مثال کے طور پر میں اپنے خاندان کا خون مٹاتا ہوں۔ میرے چچا زاد بھائی ربیعہ بن حارث کے بیٹے کو دودھ پینے کے ایام میں قبیلہ ہذیل نے مار ڈالا تھا۔ میں اس کے خون کو مٹائے دیتا ہوں۔ ہاں زمانہ جاہلیت کا سود بھی برباد کرتا ہوں اپنا اصل مال لے لو اور سود سے ہاتھ اٹھا لو۔ نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ اس کی پہل بھی میں ہی کرتا ہوں کہ میرے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا جتنا سود جس کے ذمہ ہے وہ باطل ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگو! عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ تم نے ان کو اللہ کی امان سے حاصل کیا ہے اور ان کی شرمگاہیں اللہ کے کلمہ سے حلال کی ہیں۔ (ان کے تمام حقوق پورے کرنا اور کسی طرح بھی ان پر ظلم نہ کرنا) ہاں تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہاری اجازت کے بغیر کسی کو تمہارے گھر میں نہ آنے دیں۔ اور اگر وہ ایسا کریں تو تم ان کو معمولی مار پیٹ سکتے ہو۔ اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں اپنی طاقت کے مطابق کھلاؤ، پلاؤ اور پہناؤ۔

مسلمانو! میں اپنے بعد تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم نے اس کو مضبوط تھامے رکھا تو ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ اور وہ چیز اللہ کی کتاب ــ قرآن مجید[1] ہے۔

صحابہؓ! بتاؤ۔ کیا میں نے تمہیں خدا کا دین پہنچا دیا؟ تین بار آپؐ نے فرمایا۔ سب نے تینوں بار جواب دیا۔ ہاں حضورؐ! آپؐ نے پہنچا دیا، رسالت کا حق ادا کر دیا۔ آپ نے خیر خواہی میں کوئی کمی نہیں کی۔ تب آپؐ نے انگشتِ شہادت سے آسمان

---

[1] ایک حدیث میں حضورؐ نے فرمایا۔ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں۔ جب تک ان دونوں کو مضبوط پکڑے رکھو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے اور وہ دو چیزیں کتاب اور سنت ہیں (موطا امام مالکؒ)

سنت یا حدیث لازم قرآن ہیں کیونکہ یہ حضورؐ کا عمل بالقرآن ہے جب تک حدیث کے مطابق قرآن پر عمل نہ کیا جائے، قرآنی احکام کی تعمیل نہیں ہو سکتی اور نہ غیر مسنون عمل خدا قبول کرتا ہے۔ پس قرآن کے ساتھ حدیث کو بھی قرآن کی طرح مضبوط تھامنے کی ضرورت ہے اور حضورؐ نے فرمایا بھی ایسا ہے۔ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ..... میں تم میں دو چیزیں قرآن اور سنت، چھوڑے جا رہا ہوں۔ دراصل دوسری چیز یعنی حدیث، قرآن ہی کی تشریح رسولؐ ہے۔ (محمد صادق)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف اشارہ کیا اور پھر اُسے لوگوں کی طرف جھکایا۔ تین بار ایسا ہی کیا اور زبانِ مبارک سے تین بار کہا۔ خداوندا گواہ رہ۔ خداوندا گواہ رہ۔ خداوندا گواہ رہ۔ (صحیح مسلم)

مساوات کا درسِ اخوّت

حضرتِ انورؐ نے فرمایا۔ کسی عرب کو غیر عرب پر، کسی غیر عرب کو عرب پر کوئی بزرگی کوئی برتری نہیں کہ تم سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے تھے۔ (پس تمہیں فخر و غرور روا نہیں) پھر ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے حتیٰ کہ غلاموں کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ جو آپ کھاؤ، اس میں سے ان کو بھی کھلاؤ۔ جو آپ پہنو، اس میں سے انہیں بھی پہناؤ۔

(طبقات ابن سعد)

اہلِ بدعت شفاعت سے محروم ہیں

حضرت اکرمؐ نے فرمایا۔ لوگو! میں حوضِ کوثر پر تمہارا میرِ ساماں ہوں۔ میں سب اُمتوں کے درمیان اپنی امت کی کثرت پر فخر کرونگا۔ (خبردار! شرک و بدعت کے سبب، مجھے (خدا کے سامنے) رسوا نہ کر دینا۔ میں (خدا کے اِذن کے بعد اس کی مرضی سے) شفاعت کرکے بہت سے لوگوں کو دوزخ سے چھڑا لینے والا ہوں اور ایسے لوگ بھی ہیں جو مجھ سے الگ کر دیئے جائیں گے۔ (کیونکہ خدا ان کی شفاعت کی مجھے اجازت نہیں دے گا) میں کہوں گا بھی کہ خداوندا! یہ تو میرے امتی ہیں۔ لیکن خدا فرمائے گا۔ (میرے رسولؐ!) تجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے تیرے بعد دین میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا کیا بدعتیں نکالی تھیں۔ (ابن ماجہ)

کتاب و سنت کو مضبوط پکڑ لو

رسولِ اکرمؐ نے فرمایا۔ لوگو! میری باتوں کو خوب سمجھ سوچ لو۔ میں تمہیں آخری تبلیغ کر رہا ہوں۔ یاد رکھو! میں تم کو وہ چیز دیئے جا رہا ہوں کہ اگر تم اس کو مضبوط تھام لوگے تو کبھی راہ سے نہ بھٹکو گے۔ وہ امرِ بیّن یہ ہے۔ کِتَابُ اللّٰهِ وَ سُنَّةُ رَسُوْلِهٖ۔ قرآن اور حدیث! (ابن ہشام)

لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

حضرتِ اکرمؐ نے فرمایا۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور (جب نبی نہیں تو) تمہارے بعد کوئی امّت بھی نہیں۔ پھر حضورؐ نے فرمایا۔ الٰہی! گواہ رہ میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا۔ (طبرانی)

رنگ اور نسل کے امتیاز ہیچ ہیں

رحمتِ عالمؐ نے فرمایا۔ لوگو! (سنو!) تم سب کا خدا ایک ہے اور تم سب ایک ہی باپ (حضرت آدمؑ) کی اولاد ہو۔ اس لئے کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، اور کسی کالے رنگ والے کو سرخ رنگ والے پر اور کسی سرخ رنگ والے

جو کام دین کے اندر نکالا جائے، نئے مسئلے گھڑے جائیں اس کو بدعت کہتے ہیں۔ حضورؐ نے بدعتیوں کی شفاعت نہیں کرنی۔ کیونکہ خدا نے ان کی شفاعت کی اجازت ہی نہیں دینی۔ پس سب کو بدعتوں سے بچنا چاہیئے۔ ابن ماجہ میں حضورؐ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ بدعتی شخص کا نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ خیرات نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد...." پس مذہب کے نام سے جو کام کارِ ثواب جان کر کرو پہلے یہ ثابت کر لو کہ کیا یہ کام حضورؐ نے کیا یا کرنے کو فرمایا تھا؟ اگر حضورؐ سے ثابت نہ ہو تو وہ کام مت کرو کہ یہی بدعت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو کالے رنگ والے پر کوئی بزرگی، کوئی فضیلت نہیں۔ (یعنی رنگ اور نسل کے امتیازات لاشے ہیں) لیکن بزرگی کا دار و مدار صرف خوفِ خدا اور تقویٰ پر ہے۔ (مجمع الزوائد)

مسلمان کی عزت اور حرمت

فرمایا حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ـــ مسلمان کا گوشت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ مسلمان کی غیبت کرنا اس کا گوشت کھانا ہے۔ مسلمان کی عزت بھی حرام ہے۔ اس پر ظلم کرنا، اس کی آبرو ریزی ہے۔ مسلمان کو ایذا پہنچانا حرام ہے۔ اس کو دھکا دینا بھی اسے ایذا دینا ہے۔ (طبرانی کبیر)

ہجرت کا گیارہواں سال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

سدا زندہ صرف اللہ ـــ حیّ و قیّوم ـــ کی ذات ہی ہے۔ بقاء صرف اسی کے لئے ہے۔ اس کے سوا سب نے موت کی آغوش میں سو جانا ہے۔ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کا جام پینا ہے ـــ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ کی منزل سے گزرنا ہے۔

خدا کی ساری مخلوق میں انسان اشرف المخلوقات ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کے سردار، سیّد البشر ہیں، سیّد ولدِ آدم ہیں، سیّد المرسلین، اکرم الاوّلین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و الآخرین ہیں۔ آپ کے مرتبے کی کوئی ہستی خدا نے پیدا ہی نہیں کی۔ لیکن ہمیشگی حضورؐ کے لئے بھی نہ ہوئی۔ فرمایا نہ مرنے والی ذات نے:۔

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۔ (پ ۲۳ ع ۱)

بے شک آپ بھی مرنے والے ہیں اور بے شک وہ (لوگ) بھی مرنے والے ہیں"

خدا نے حضورؐ کو اپنا رسول بنا کر بھیجا اور ان پر اپنا کلام نازل فرمایا۔ حضورؐ نے قرآن کو اپنے عمل کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ دینِ اسلام کی اشاعت فرمائی۔ تئیس برس میں سارا عرب اسلام کے نور سے جگمگا اٹھا۔

حجۃ الوداع میں عرفات میں یہ آیت اُتری۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط

آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور دین اسلام کو تمہارے لئے پسند کیا"

اس آیت سے جلیل القدر صحابہ مثل حضرت ابوبکر صدیقؓ سمجھ گئے کہ جب دین مکمل ہو گیا ہے تو رسالت کا فرض پورا ہو گیا۔ اور اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا اپنے پاس بلا لے گا۔ واقعی ایسا ہوا کہ یہ آیت ذی الحجہ میں اُتری اور ربیع الاول میں حضورؐ اللہ کے پاس چلے گئے۔ صلی اللہ علیہ وسلم!

رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے لوٹ کر مدینہ منورہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے۔ ۱۱ھ کے آخر ماہِ صفر۔ (۲۹ صفر) کو بیمار ہو گئے۔ دردِ سر اور شدید بخار ہو گیا۔ تیرہ یا چودہ روز حضورؐ بیمار رہے۔ آخر ۱۱ھ سوموار کے روز۔ ۱۲[۱] ربیع الاول کو رُوحِ اطہر جسمِ اقدس سے پرواز کر گئی۔ اس وقت آفتاب ڈھل چکا تھا۔ عمر شریف حضرتِ انورؐ کی ۶۳ برس کی تھی۔

بیماری کے حالات

دو ہفتے حضورؐ بیمار رہے۔ اس بیماری میں آپؐ نے امت کے لئے نہایت قیمتی باتیں ارشاد فرمائیں۔ قیامت تک کام آنے والے خطبے دیئے۔ لازوال وصیتیں کیں۔ اِن سب باتوں کو ہمیں یاد رکھنا چاہیئے اور ان پر عمل کرنا چاہیئے۔

خیبر کے زہر کا اثر

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مرضِ وفات میں فرمایا۔ عائشہؓ! جو کھانا میں نے خیبر میں کھایا تھا اس کی تکلیف مجھے ہمیشہ ہوتی رہی۔ اب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میری رگِ جان کا قطع ہونا اسی زہر[۲] کی تاثیر کی وجہ سے ہے۔ (بخاری شریف)

---

[۱] بعض اہل السیرّ نے تاریخ وفات ۱۳ ربیع الاول لکھی ہے۔ خوارزمی، لیث اور ابن عقبہ پہلی تاریخ بتاتے ہیں اور کلبی نے دوسری لکھی ہے۔ امام السیرّ ابن اسحٰق اور جمہور کے نزدیک ۱۲ ربیع الاول ہے۔ ابن سعدؒ نے بھی ۱۲ بتائی ہے اور یہی مشہور ہے۔

[۲] فتح خیبر کے بعد جب سکون ہوا تو سلام بن مشکم کی یہودیہ عورت ـــ زینب بنتِ الحارث نے ایک بکری پکا کر اس میں زہر ملا کر حضورؐ کو ہدیہ دیا۔ حضورؐ نے اس میں سے کچھ گوشت منہ میں ڈالا۔ گوشت نے کہہ دیا کہ مجھ میں زہر ملا ہے۔ پھر آپؐ نے تھوک دیا۔ (یہ حضورؐ کا معجزہ تھا کہ گوشت کا ٹکڑا بول پڑا) حضورؐ کے ساتھ ایک اور شخص بشر بن براء بن المعرور نے بھی وہ گوشت کھایا۔ لیکن انہوں نے ادب سے حضورؐ کے سامنے تھوکنا پسند نہ کیا اور کھا گئے جس سے ان کا انتقال ہو گیا۔ (رضی اللہ عنہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات قریب ہے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ تندرستی کی حالت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کسی نبی کا اس وقت تک انتقال نہیں ہوتا جب تک کہ اس کو بہشت میں اس کی جگہ نہ دکھا دی جائے۔ اس کے بعد یا تو وہ زندہ رہتا ہے یا دنیا و آخرت میں سے ایک چیز کو پسند کرنے کا اس کو اختیار دے دیا جاتا ہے۔ (اور وہ آخرت کو پسند کر لیتا ہے)، چنانچہ حضورؐ جب بیمار ہوئے اور وقتِ وفات قریب آیا تو حضورؐ میری ران پر سر رکھے ہوئے غشی کی حالت میں تھے۔ ذرا ہوش آیا تو مکان کی چھت کی طرف آنکھیں اٹھا کر فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی۔ میں نے کہا۔ اب حضورؐ ہمارے پاس نہیں رہیں گے اور سمجھ گئی کہ یہ بات وہی ہے جو تندرستی کی حالت میں حضورؐ نے فرمائی تھی۔ (بخاری شریف)

صحابہؓ کو سپردِ خدا کیا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مرضِ وفات میں ہمیں اپنے گھر بلوایا۔ اس وقت حضورؐ حضرت عائشہؓ کے گھر تھے۔ جب سب جمع ہوگئے تو ارشاد فرمایا۔

میرے صحابہؓ! تمہیں مرحبا ہو۔ خدا تمہیں سلامتی کی زندگی بخشے۔ تم پر رحم کرے۔ تمہیں اپنی حفاظت میں آسودہ رکھے۔ تمہیں روزیاں دے، نعمتیں بخشے، جگہ دے، پناہ دے۔ (یاد رکھو!) میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں۔ میں تم کو اللہ کی سپرد کرتا ہوں۔ میں تم کو ہوشیار کئے جا رہا ہوں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا مقام بھی یہی تھا کہ میں تم کو ڈرا دوں۔ (سنو!) اللہ کے آگے سرکشی نہ کرنا (اس طرح، کہ اس کے بندوں پر ستم ڈھانے لگے۔ اس کے ملک میں فساد اور پھیلاؤ۔ (پھر سنو!) اس نے مجھے اور تمہیں سب کو (قرآنِ مجید) میں فرما دیا ہے کہ میں خدا تعالیٰ انجام کی بھلائی اور آخرت کا اچھا گھر (بہشت) انہیں دیتا ہوں جو دنیا میں فساد اور سرکشی نہیں کرتے۔ اور خدا نے یہ بھی (قرآن میں) فرمایا ہے کہ تکبّر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم ہے۔ (طبقات ابن سعد)

پانی کی سات مشکیں

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوئے اور تکلیف (درد سر اور بخار) کی شدت ہوئی تو آپؐ نے اپنی بیویوں سے میرے گھر میں ایامِ مرض بسر کرنے کی اجازت مانگی۔ سب بیویوں نے اجازت دیدی۔ حضورؐ دو آدمیوں حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کے سہارے سے تشریف لائے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ جب حضورؐ کا مرض (اور) شدت پکڑ گیا تو فرمایا۔ سات پوری مشکیں میرے اُوپر ڈالو۔ تاکہ (بخار کی تیزی میں کچھ افاقہ ہو۔ تو) بس لوگوں کو کچھ وصیت کرسکوں۔ ہم نے حضرت حفصہؓ کے ٹب میں حضورؐ کو بٹھا کر مشکوں سے پانی ڈالنا شروع کیا۔ آپؐ نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا۔ بس! اس کے بعد حضورؐ باہر تشریف لے گئے۔ لوگوں کو نماز پڑھائی اور خطبہ پڑھا۔ حضرت عائشہؓ اور ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ دورانِ مرض حضورؐ کملی کو منہ پر ڈال لیتے تھے۔ لیکن گھبرا کر پھر اتار ڈالتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی حالت میں آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ یہودیوں اور عیسائیوں پر خدا کی لعنت! انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ حضورؐ کا اس سے مقصود (اپنی) امت کو یہودیوں اور عیسائیوں کے فعل سے ڈرانا اور خوف دلانا تھا۔ (بخاری شریف)

حضورؐ دُنیا سے رُخصت ہو رہے ہیں

رحمتِ عالمؐ آخری مرض میں ہیں۔ تکلیف دن بدن بڑھ رہی ہے۔ حضورؐ کمزور ہو رہے ہیں۔ اس حالت میں ارشاد فرمایا۔ خدا نے اپنے ایک بندے کو دنیا میں اور اپنے پاس کی چیز میں اختیار دیا تو اس بندے نے اس چیز کو اختیار کیا جو اللہ کے پاس ہے۔ (ماثبت بالسنۃ)

یہ خبر سن کر حضرت صدیقؓ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ صحابہؓ نے کہا۔ آپ کیوں روتے ہیں؟ حضرت صدیقؓ نے کہا۔ سنو! حضورؐ نے جو یہ فرمایا ہے کہ خدا نے اپنے بندے کو اختیار دیا ہے۔ اس بندے سے مراد ہمارے ماں باپ قربان حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ خدا نے آپ کو دنیا کی چیزیں اور اپنے پاس کی چیز میں اختیار دیا کہ دونوں میں سے ایک کو پسند کریں۔ یعنی دنیا میں رہنے کو پسند کریں۔ یا اللہ کے پاس چیز — موت — ملاء اعلیٰ کو! حضورؐ نے اللہ کے پاس کی چیز کو پسند کر لیا ہے اس لئے اب آپؐ ہم سے رخصت ہونیوالے ہیں۔ پھر تو سب ہی صحابہؓ زار و قطار رونے لگ گئے۔ حضورؐ کو علم ہوا تو آپؐ نے ان کو فرمایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے مسلمانو! میں تم سے رخصت ہو رہا ہوں اور تم سب کو خدا کے حوالے کئے جا رہا ہوں۔ اللہ سے ڈرتے رہنا۔ میں تم پر اپنے اللہ کو خلیفہ کئے جاتا ہوں۔ لو اب میں تم کو چھوڑنے والا ہوں۔ (ماثبت بالسنتہ)

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم

حضرت عطاء بن یسارؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خداوندا! میری قبر کو بت نہ بنانا کہ پوجی جاتے۔ ان لوگوں (یہود و نصاریٰ) پر خدا کا سخت غضب نازل ہوا۔ جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنایا۔
(رواہ مالک مرسلا)

حضرت عائشہؓ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں کہ جس سے جانبر نہ ہوسکے، فرمایا۔ یہودیوں پر خدا کی لعنت ہو۔ کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگ مزارِ اقدس پر سجدے کریں گے، تو حضورؐ اپنی قبر عام گذرگاہ پر بنواتے۔ لیکن آپ کو قبر کے مسجد (سجدہ گاہ) بن جانے کا ڈر[1] تھا۔ (بخاری شریف)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر بیماری نازل ہوئی تو آپؐ اپنی سیاہ چادر

---

[1] اسی ڈر کی وجہ سے حضورؐ کے ارشاد کے مطابق قبر پاک حجرۂ عائشہ رضؓ میں بنائی گئی تاکہ عبادت گاہ بننے سے محفوظ رہے چنانچہ آج تک محفوظ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہرے پر ڈالنے لگے۔ جب سانس گھٹنے لگتا۔ تو منہ کھول دیتے۔ اسی حالت میں فرمایا۔ یہودیوں اور عیسائیوں پر خدا کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں (سجدہ گاہیں) بنا لیا۔ اس سے آپ کی غرض یہودیوں کے لعنتی فعل سے اپنی امت کو ہوشیار کرنا تھی۔ (بخاری شریف)

تین وصیتیں حضرت کعب بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے پانچ پہلے ہمیں ایک اخطبہ دیا (جس میں تین وصیتیں فرمائیں)

(۱) فرمایا۔ ! ہر نبی کے لئے امت میں سے ایک خلیل ہوا کرتا تھا۔ میرے خلیل حضرت ابوبکرؓ بن قحافہ ہیں۔ (انہیں نہ بھولنا) اور تمہارے صاحب خدا کے خلیل ہیں۔

(۲) خبردار! تم سے پہلی امتوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں (عبادت گاہیں) بنا لیا تھا۔ دیکھو! میں تمہیں اس (قبر پرستی) سے سختی سے منع کر چلا ہوں۔ (پھر فرمایا) اے اللہ! گواہ رہ۔ میں نے انہیں (قبر پرستی کی ممانعت کا حکم) پہنچا دیا۔ خدایا گواہ رہ۔ میں نے انہیں تبلیغ کر دی۔ الٰہ العالمین! سن لے۔ (میں نے انہیں گور پرستی سے منع کر دیا) پھر اِن تبلیغی الفاظ کا اثر، بیماری کی کمزوری اور واقعاتِ فردا کے تصور سے، آپ بے ہوش ہو گئے۔ پھر جب ہوش آیا تو فرمایا۔

(۳) سنو! میں اللہ کو بیچ میں ڈال کر تمہیں، تمہارے ماتحتوں (غلاموں، لونڈیوں، نوکروں، بیوی بچوں) کے بارے میں تاکید

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہوں کہ ان پر ظلم اور ناانصافی نہ کرنا۔ انہیں پیٹ بھر کر کھانے کو دینا۔ تن ڈھانپنے کو کپڑا دینا۔ ان سے درشتی، سختی، اور بدخلقی سے پیش نہ آنا بلکہ نرم کلامی اور خندہ پیشانی سے دل جوئی کرنا۔"

(رواہ الطبرانی)

قبر پرستی کی ممانعت

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بخار کا درجۂ حرارت بہت بڑھ جاتا تھا۔ یہانتک کہ حضورؐ پر غشی طاری ہو جاتی تھی۔ جب ذرا افاقہ ہوتا تو جھٹ کوئی وصیت فرما دیتے۔ آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں کہ حضورؐ نے اپنے اوپر پانی کی سات مشکیں ڈلوا کر خطبہ دیا۔ آج کل ٹائیفائیڈ کے مریض کا ٹمپریچر جب بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے تو سر پر برف رکھتے ہیں جس سے ٹمپریچر نیچے آجاتا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ٹائیفائیڈ (تپ محرقہ) تھا۔ آپؐ نے درجہ حرارت کم کرنے کے لئے پانی کی سات مشکوں سے کام لیا۔ غور فرمائیں کہ ٹائیفائیڈ کے مریض کو بے حد آرام کی ضرورت ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ اس کو کروٹ بدلنے کی اجازت نہیں۔ بجائے اتنے آرام وسکون کے حضرتِ انورؐ پانی کی تبرید سے ٹمپریچر ہلکا کرکے مسجد میں جاکر لوگوں کو خطبے دیتے اور وصیتیں فرماتے ہیں۔ اس سے آپ کے بیماری کے خطبات کی اہمیت پر غور کرکے امت کو حضور کے ہر ہر لفظ پر کٹ مرنا چاہیئے۔ جان دے دینی چاہیئے۔ حضورؐ نے اپنے متعدد خطبات میں امت کو قبر پرستی کی لعنت سے بار بار بچنے کی تاکید کی ہے۔ یہود و نصاریٰ کی قبر پرستی پر لعنت بھیج کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی امت کو متنبہ کیا ہے کہ وہ گور پرستی نہ کرنے لگ جائے۔
مسلمان بھائیو! اپنے رؤف و رحیم رسولؐ کے مرض الموت کے ارشاد کو مان کر اولیاء اللہ کے مزاروں پر وہ کام نہ کرو جو مسجدوں میں اللہ کے لئے کئے جاتے ہیں۔ کسی مزار پر نہ تو نماز کی مانند ادب سے ہاتھ باندھ کر قیام کرو، نہ رکوع کرو، نہ طواف کرو۔ نہ سجدہ، نہ صاحب قبر سے دعا کرو۔ نہ اسے حاضر ناظر اور مشکلکشا جانو کہ یہ سب **عبادت کے کام** خدا کیلئے مخصوص ہیں۔

ہاں آپ قبروں کی زیارت کو ضرور جائیں۔ وہاں مسنون دعا پڑھ کر اہل قبور کے لئے خدا سے مغفرت مانگیں اور اپنی موت کو یاد کرکے با دیدۂ تر واپس آ جائیں کہ قبروں کی زیارت کا یہی مقصد ہے۔

بیٹی اور پھوپھی کو وصیت

حضرت عبیدہ بن عمیر لیثیؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مرضِ وفات کا خطبہ روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا۔

خدا کی قسم! لوگ مجھ پر کوئی بات نہیں پکڑ سکتے۔ میں نے وہی حلال کیا ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے اور وہی کام حرام بتائے ہیں جو خدا نے اپنی کتاب میں حرام بتائے ہیں۔ پھر فرمایا۔ اے فاطمہؓ! میری بیٹی ــــ اے صفیہؓ! میری پھوپھی۔ اللہ کے ہاں کام آنے والے عمل کرو۔ فَاِنِّیْ لَآ اُغْنِیْ عَنْکُمَا مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا۔ میں خدا کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔

(طبقات ابن سعد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضورؐ کے آخری کلمات

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان ہوئی۔ فرماتی ہیں۔ آپؐ کے سامنے پانی کا پیالہ رکھا ہوا تھا۔ اس میں دونوں ہاتھ ڈبو کر چہرۂ انورؐ پر ملتے تھے اور فرماتے تھے۔ لا اِلٰہ الّا اللہ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ۔ موت کی بڑی تکلیف ہے۔" اس کے بعد ہاتھ پھیلا کر کہنے لگے۔ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی۔ اسی میں آپؐ کی وفات ہوگئی اور دستِ مبارک نیچے گر پڑا۔ (بخاری شریف۔ ترمذی شریف)

بخاری شریف میں ہے کہ شدتِ تکلیف سے آپؐ پر غشی طاری ہوگئی تو فاطمہؓ نے کہا۔ واکرباہ۔ ہائے میرے باپ کی تکلیف! حضورؐ نے فرمایا۔ اب آج کے بعد تمہارے باپ کو تکلیف نہ ہوگی۔ یعنی آج خاتمہ ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ مجھ سے اپنی پشت کا سہارا دیئے بیٹھے تھے۔ انتقال سے قبل میں نے کان لگا کر سنا آپؐ فرما رہے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی۔ ؎ (بخاری شریف)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ سب سے آخری کلمہ جو حضورؐ نے فرمایا۔ وہ یہ تھا۔ اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی ؎ (بخاری شریف)

وفات کے بعد اہلِ مدینہ کی حالت

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر جب مدینہ منورہ

؎ اے اللہ! عالمِ بالا کے رفقاء کو اختیار کرتا ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پھیلی تو ایک قیامت آگئی۔ جلیل القدر صحابہؓ حواس کھو بیٹھے۔ عقلیں گم اور آوازیں بند ہوگئیں۔ حضرت عثمانؓ پر سکتہ کی کیفیت طاری ہوگئی۔ وہ بول نہ سکتے تھے۔ حضرت علیؓ زمین پر بیٹھ گئے اور ان میں کوئی حس و حرکت نہ رہی۔ حضرت عمرؓ مارے غم کے عقل کھو بیٹھے اور انہوں نے تلوار کھینچ لی اور کہا کہ جو کہے گا حضورؐ کا انتقال ہوگیا ہے میں اس کو قتل کر دوں گا کیونکہ حضورؐ اس وقت فوت نہیں ہوں گے جب تک خدا منافقوں کو ہلاک نہ کر دے گا۔

پھر حضرت ابوبکرؓ تشریف لے آئے اور حجرۂ عائشہؓ میں گئے۔ حضورؐ کے چہرے سے چادر ہٹاکر آپؐ کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ بیشک وفات پاگئے ہیں۔ پھر آپ باہر تشریف لے آئے۔ سارے مدینہ کے لوگ زار و قطار رو رہے تھے اور حضرت عمرؓ جو غم میں عقل کھو بیٹھے تھے، تلوار لئے کھڑے تھے اور کہہ رہے تھے کہ جو کہے گا حضورؐ کا انتقال ہوگیا ہے میں اس کو قتل کر دوں گا۔

سیدنا حضرت ابوبکرؓ صدیق[۱] نے فرمایا۔ عمرؓ! بیٹھ جاؤ۔ پھر ایک لامثال خطبہ دیا۔

لوگو! سنو! جو شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۱] حضورؐ نے اپنی بیماری میں حضرت صدیقؓ کو اپنا امام مقرر کر دیا تھا اور حضرت صدیقؓ حضورؐ کی زندگی میں سترہ نمازیں پڑھا چکے تھے۔ اب وفاتِ رحمتِ عالمؐ کے بعد ان ہی کا کام تھا کہ سارے مدینہ کو کنٹرول کیا اور بروقت قرآنی آیات پڑھ کر لوگوں کے زخم پر مرہم لگایا۔ ایسے کام اعاظم رجال ہی کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پرستش کرتا تھا (وہ یقین کرلے کہ) حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں اور جو تم میں خدا کی پرستش کرتا تھا تو خدا زندہ ہے۔ وہ کبھی نہیں مرے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۔ شاکرین تک۔ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم صرف خدا کے رسول ہیں اور ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر گئے۔

(یعنی رسول سدا زندہ نہیں رہتے۔ مشن پورا کرکے فوت ہو جاتے ہیں۔ سدا زندہ صرف اللہ ہی ہے) ابن ابی شیبہ میں ہے کہ حضرت صدیقؓ نے یہ آیات بھی پڑھیں۔ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ؕ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ بے شک آپ بھی مرنے والے ہیں اور بے شک وہ (سب لوگ) بھی مرنے والے ہیں۔ اور آپ سے پہلے کسی بشر کے لئے ہم نے ہمیشگی (نہ مرنا) نہیں رکھی۔

حضرت صدیقؓ کے خطبہ کے بعد لوگوں کی زبان پر وہ آیتیں جاری ہوگئیں جو آپ نے حضورؐ کی وفات کے وقت پڑھیں۔ حضرت عمرؓ نے بھی اپنے ان کلمات سے رجوع کیا جو حالتِ اضطراب میں ان کی زبان سے نکلتے تھے۔ غم سے حواس کھو کر بولے تھے۔ پھر کہا کہ حضرت صدیقؓ کے اس آیت کے پڑھنے پر مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔

سقیفہ بنی ساعدہ میں صدیق اکبرؓ کی بیعت کے بعد حضرت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرؓ نے اٹھ کر کہا۔ جو کچھ میں نے کل کہا تھا وہ صحیح نہیں تھا۔ بے شک خدا نے سچ فرمایا ہے۔ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ۔ ہر نفس پر موت آنی ہے۔ اور حضورؐ یقیناً فوت ہو گئے ہیں۔

غسل اور تدفین حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا۔ حضرت فضل ابن عباسؓ کروٹ بدلتے تھے۔ قثم ابن عباسؓ۔ اسامہ بن زیدؓ اور شقران مولیٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پانی دینے میں مدد دیتے تھے۔

پھر سید الکونین صلے اللہ علیہ وسلم کو تین چادروں کا کفن پہنایا گیا اور حجرۂ عائشہؓ میں جہاں[1] وفات ہوئی تھی ۔ رسولِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا گیا۔ سوموار کو حضورؐ رخصت ہوئے اور منگل اور بدھ کی درمیانی رات کو تدفین ہوئی۔ حضرت عباسؓ قثم ابن عباسؓ، فضل ابن عباسؓ اور حضرت علیؓ نے حضرت شافعِ روزِ جزا صلے اللہ علیہ وسلم کو قبر میں اتارا۔ ابوطلحہ، زید بن سہل الانصاری نے سرورِ رسولاں کی لحد تیار کی اور لحد پاک پر نو اینٹیں کچی کھڑی کی گئیں۔ اور بلالؓ نے پانی کی ایک مشک قبر پاک پر چھڑکی۔ سرہانے کی طرف سے شروع کیا۔

نمازِ جنازہ کائنات کے سردارؐ، خیر البشرؐ، سید ولد آدم سرورِ دوجہاں

---

[1] جب حضورؐ کے دفن کا ذکر آیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا۔ میں نے حضورؐ سے سنا تھا کہ اللہ انبیاء کی روح کو وہیں قبض کرتا ہے۔ جہاں وہ انبیاء دفن ہونا چاہتے ہیں بس حضورؐ کو اس جگہ دفن کرو جہاں آپ کا بستر تھا یعنی حجرۂ عائشہ رضؓ۔ (ترمذی شریف)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جنازہ تیار کر کے گھر میں رکھا گیا تو ساقیٔ کوثر، محبوبِ داورِ محشر کی نماز جنازہ کے لئے شمعِ رسالت کے پروانے جماعت جماعت اندر جاتے اور آنسوؤں کی روشنی میں درود و سلام پڑھ پڑھ کر باہر نکلتے آتے۔ آپؐ کے جنازہ میں کوئی امام نہ تھا۔

سب سے پہلے جبرئیل علیہ السلام نے درود و سلام سے نماز پڑھی۔ پھر میکائیل، پھر اسرافیل، پھر ملک الموت اور فرشتوں کے لشکروں نے نماز ادا کی۔

پھر مردوں نے گروہ گروہ اندر جاکر نماز پڑھی۔ اس کے بعد عورتوں نے، پھر لڑکوں نے۔ سب ہی شافعِ روزِ جزا پر درود شریف پڑھتے تھے۔

ابنِ ماجہ میں حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ کا جنازۂ پاک گھر میں ایک تخت پر رکھا گیا۔ پھر جماعتیں یکے بعد دیگرے اندر داخل ہوتیں اور نماز پڑھتیں۔ پہلے مردوں نے نماز پڑھی، پھر عورتیں آئیں اور پھر بچے آئے اور اس نماز میں کوئی امام نہیں ہوا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَرَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الشَّاهِدِ الْمُبَشِّرِ الدَّاعِيْ بِاِذْنِكَ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ ؕ

ازواج مطہرات

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گیارہ نکاح کئے جو سب کے سب دینی ضرورتوں اور حکمتوں پر مبنی تھے۔ ازواجِ مطہراتؓ نے حضورؐ کے ساتھ مل کر اسلام کی بڑی خدمت کی۔ چنانچہ امہات المومنینؓ سے دو ہزار آٹھ سَو بائیس (۲۸۲۲) حدیثیں کتب صحاح میں متداول ہیں جن میں دوہزار دو سَو دَس (۲۲۱۰) صرف حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضؓ کی ہیں۔ حضرت سودہؓ کی پانچ، حضرت حفصہؓ کی ساٹھ، حضرت امّ سلمہؓ کی تین سو اٹھتّر، حضرت زینبؓ بنت جحش کی گیارہ، حضرت جویریہؓ کی سات، حضرت ام حبیبہؓ کی پنیسٹھ، حضرت صفیہؓ کی دس اور حضرت میمونہؓ کی چھہتّر ہیں۔

رحمتِ عالمؐ صلے اللہ علیہ وسلم کی کل گیارہ ازواج مطہرات تھیں۔ دو کا انتقال تو حضورؐ کی زندگی میں ہوگیا تھا۔ حضرت خدیجہؓ اور حضرت زینبؓ بنت خزیمہ کا۔ اور نَو حضرتِ انورؐ کی وفات کے وقت موجود تھیں۔

گیارہ ازواج مطہرات میں سے چھ قریشیہ تھیں۔ خدیجہؓ بنت خویلدؓ، حضرت عائشہ رضؓ بنت ابوبکر رضؓ، حفصہؓ بنت عمر بن الخطابؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام حبیبہؓ بنت ابوسفیانؓ ، ام سلمہؓ بنت ابی امیہؓ ، سودہؓ بنت زمعہؓ ۔

چار عربیہ غیر قرشیہ تھیں ۔ زینب بنت جحشؓ ، یہ بنی اسد بن خزیمہ سے تھیں ۔ میمونہ بنت الحارثؓ ، یہ ہلالیہ تھیں ۔ زینب بنت خزیمہ ۔ ام المساکینؓ ۔ یہ بھی ہلالیہ تھیں ۔ جویریہ بنت الحارثؓ ۔ یہ خزاعیہ مصطلقیہ تھیں ۔

ایک غیر عربیہ تھیں ۔ صفیہ بنت حی بن اخطبؓ ۔ ان کا خاندان یہود تھا ۔ حی بن اخطب خیبر کے معزز سردار کی دختر تھیں ۔

سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ سے حضورؐ نے نکاح کیا ۔ آپؐ کی تمام اولاد ان ہی کے بطن سے تھی سوائے حضرت ابراہیم کے کہ وہ ماریہ قبطیہ سے ہیں ۔ حضرت خدیجہؓ ہجرت سے تین سال قبل فوت ہو گئی تھیں ۔

پھر حضورؐ نے سودہ بنت زمعہؓ سے نکاح کیا ، پھر حضرت عائشہؓ سے ۔ اور صرف یہی تمام ازواج میں کنواری بیاہی گئیں ۔ پھر حضرت حفصہؓ سے نکاح کیا ، پھر زینب بنت خزیمہؓ سے ۔ یہ دو ماہ بعد فوت ہو گئیں ۔ پھر امّ سلمہؓ سے حضورؐ نے نکاح کیا ۔ ان کی وفات آپؐ کی تمام ازواج سے بعد میں ہوئی ۔ پھر حضرت زینب بنت جحشؓ سے نکاح کیا ۔ یہ حضورؐ کی پھوپھی زاد بہن تھیں اور حضورؐ کی وفات کے بعد سب ازواج سے پہلے ان کا انتقال ہوا ۔ پھر غزوہ بنی مصطلق کے وقت حضرت جویریہؓ سے نکاح کیا ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ام حبیبہؓ بنت ابوسفیانؓ سے نکاح کیا۔ ام حبیبہ ہجرت کر کے حبشہ چلی گئی تھیں اور ان کے شوہر عبیداللہ بھی حبشہ جاکر عیسائی ہو گئے تھے اور نصرانیت پر حبشہ میں ہی فوت ہو گئے۔ ام حبیبہؓ اسلام پر ثابت قدم رہیں۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کا حال معلوم ہوا تو آپؐ نے عمرو بن امیہ ضمری کو شاہِ حبشہ نجاشی کے پاس روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ ام حبیبہؓ کے ساتھ میرا نکاح کر دو۔ نجاشی نے حضورؐ کا پیغام سن کر ام حبیبہؓ کے پاس اپنی خاص لونڈی ابرہہ کو بھیجا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تجھ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ ام حبیبہؓ بڑی خوش ہوئیں اور رضامندی کا اظہار کیا اور اپنے ماموں زاد بھائیؓ خالد بن سعید بن ابی العاص کو اپنا وکیل بناکر نجاشی کی خدمت میں بھیج دیا۔ پھر نجاشی نے حضرت جعفرؓ اور دوسرے مسلمان جو اس وقت وہاں موجود تھے۔ سب کو ایک مجلس میں بلایا اور سب کے سامنے خطبہ پڑھا۔ اور ام حبیبہؓ کا رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عقد کر دیا اور چار سو دینار (ہزار روپیہ سے زیادہ) مہر حضورؐ کی طرف سے خود ام حبیبہؓ کو ادا کیا۔ نکاح کے بعد حضرت ام حبیبہؓ کو نجاشی نے شرجیل ابن حسنہ کے ہمراہ مدینہ منورہ بھیج دیا۔

پھر غزوہ خیبر کے وقت حضرت صفیہؓ سے نکاح کیا۔ پھر حضرت میمونہؓ سے عمرۃ القضاء کے زمانہ میں نکاح ہوا۔ یہ سب گیارہ ازواج مطہرات ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولادِ اطہر

حضرت قاسم - یہ بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ ان ہی سے حضورؐ کی کنیت ابو القاسم تھی۔ حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت ام کلثومؓ، حضرت فاطمہؓ، پھر حضرت عبداللہؓ پیدا ہوئے ان کا انتقال بھی بچپن میں ہی ہو گیا۔ طیب، طاہر ان ہی کے لقب ہیں۔ یہ سب اولاد حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے بطن مبارک سے تھی۔

ایک صاحبزادہ حضرت ابراہیمؓ تھے۔ یہ آپ کی کنیز ماریہ قبطیہ[1] سے تھے۔ اور بچپن میں ہی فوت ہو گئے۔ صرف حضرت فاطمہؓ آپؐ کی وفات تک زندہ تھیں اور حضورؐ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چھ ماہ بعد فوت ہوئیں۔

---

[1] مقوقس نے ماریہ قبطیہؓ کو حاطب بن ابی بلتعہؓ کے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تھا۔ ان کی والدہ رومیہ تھیں۔ حضورؐ نے پہلے انہیں حضرت عائشہؓ کے پڑوس میں حارثہ بن نعمانؓ کے مکان میں رکھا تھا۔ پھر عالیہ سے منتقل فرما دیا۔ مولاۃ کے لئے حجاب نہ تھا۔ لیکن حضورؐ نے اِن کو حجاب میں رکھا۔ ماہ ذی الحجہ ۸ھ میں اِن کے بطن سے حضرت ابراہیمؓ پیدا ہوئے۔ حضرت ماریہؓ ۱۶ھ میں وفات پا گئیں۔ حضورؐ سے پانچ برس بعد۔ (صادق)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی

شبیہ اقدس اور عادات و اطوار

حضورؐ کا سنِ شریف اگرچہ ساٹھ سے متجاوز ہو چکا تھا لیکن چہرہ بڑا با رعب، پُر وقار اور بدر تمام کی مانند چمکتا تھا۔ قد بالکل میانہ اور متوسط درجہ کا تھا اور اس سے ایک جلال اور عجب شان پائی جاتی تھی۔ آپ کی پُتلی سیاہ، آنکھیں کشادہ، پُرانوار چہرہ سرکلاں اور تبسم زا لب دشمنوں کو مائلِ اسلام کرتے تھے۔ حضورؐ تمام شجاعوں میں ایک شجاع اور تمام خوبصورتوں میں ایک خوبصورت تھے۔ اگر (دین کے معاملہ میں) آپ کو غصہ آجاتا تو وہ متبسم اور روشن چہرہ ایسا ہیبت ناک بن جاتا تھا کہ بڑے سے بڑے بہادر کا پِتہ پانی ہو جاتا تھا۔ رفتار میں وقار تھا۔ قدم آپ کے بلاتکلف اتنے تیز پڑتے تھے کہ ایک پہاڑی پر چڑھنا اور اترنا آپ کے لئے معمولی بات تھی اور جب قدم بڑھا کر چلتے تو بڑے بڑے طاقتور صحابہؓ بھی آپ کے ساتھ نہ چل سکتے تھے۔

حضورؐ بڑے مستقل مزاج اور ثابت قدم تھے۔ جو کام شروع کرتے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا کر چھوڑتے۔ معاشرتی ماحول میں آپ کی عادات مشعلِ راہ ہیں۔ جب حضورؐ کسی سے مصافحہ کرتے تو جب تک دوسرا شخص اپنا ہاتھ نہ کھینچ لیتا، آپ ہاتھ نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑتے۔ جب کسی سے باتیں کرتے تو اس کی طرف پوری توجہ کرتے۔ اُدھر پورا چہرہ کرکے باتیں کرتے۔ ملاقاتی سے سلسلۂ کلام خود منقطع نہ کرتے۔ ہاں پہلے وہ ختم کرتا تو پھر حضورؐ کرتے۔ آپؐ باوجود عظیم الشان مرتبے رکھنے کے سادہ معاشرت پسند کرتے تھے۔ اپنے تمام کام تقریباً آپ کرتے بلکہ گھر کے کام بھی کرتے۔ اپنے کپڑے آپ سی لیتے۔ بکری کا دودھ دوہ لیتے۔ جوتی بھی گانٹھ لیتے۔ آپؐ کا معمولی لباس عام طور پر سفید ہوتا تھا۔ سادہ کھانا کھاتے۔ خوشبو سے آپؐ کو بڑی رغبت تھی اور بدبُو سے نفرت۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا کہ پیاز کھا کر (بغیر کلی اور منہ صاف کئے) مسجد میں نہ آؤ (تاکہ فرشتوں اور دوسرے نمازیوں کو ایذا نہ ہو) صفائی ستھرائی، طہارت اور پاکیزگی کا منبع تھے۔

حضورؐ سب سے زیادہ عادل، سب سے زیادہ بہادر، سب سے زیادہ بردبار اور سب سے زیادہ پارسا تھے۔ آپؐ کے دستِ مبارک نے تمام زندگی کسی غیر محرم عورت کو نہیں چھوا۔ آپؐ سب سے بڑھ کر سخی تھے۔ آپ کوئی درہم و دینار رات کو رکھ کر نہ سوتے، بلکہ ہر روز خیرات کرکے بستر پر آتے۔ اگر سوتے وقت یاد پڑتا کہ کوئی دینار بچ گیا ہے تو اٹھ کر کسی محتاج کو دے کر پھر آکر سوتے۔ جس طرح اور لوگ گھر کا کام کاج کرتے ہیں، آپؐ بھی اسی طرح کرتے۔ کوئی جس چیز کا سوال آپؐ سے کرتا۔ اس کو عطا فرماتے۔ سائلوں کو اپنی جان پر ترجیح دیتے۔ آپؐ سب لوگوں سے بڑھ کر حیادار تھے۔ کسی کے چہرے پر آپؐ نگاہ نہ جماتے۔ آزاد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور غلام کی دعوت منظور کرتے۔ ہدیہ قبول فرماتے اور ہدیہ کا بدلہ بھی دیتے۔ ہدیہ کھا لیتے اور صدقہ نہ کھاتے۔ نفس کے لئے کبھی غصہ نہ کرتے۔ غصہ کرتے تو صرف اللہ کے لئے۔ لونڈی مسکین کی دعوت مان لیتے۔ ان کے ساتھ چلے جاتے۔ حق بیان کرتے خواہ نقصان اور تکلیف ہوتی۔ بھوک کے مارے شکم مبارک پر پتھر بھی باندھ لیتے جو موجود ہوتا کھا لیتے۔ تکیہ لگا کر نہ کھاتے۔ دعوتِ ولیمہ قبول کرتے بیمار کی عیادت کرتے اور جنازے کے ہمراہ تشریف لے جاتے۔ وقار میں بلاتکبر سب سے بڑھ کر تھے اور تواضع میں سب سے زیادہ۔ سب سے خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ چلنے کے لئے جب پاؤں اٹھاتے تو قوت سے پاؤں اُٹھاتے اور قدم اس طرح رکھتے کہ آگے جھک پڑتا۔ چلنے میں اس طرح دکھائی دیتے کہ گویا بلندی سے پستی کی طرف اُتر رہے ہیں۔ جب کسی کروٹ کی طرف کی چیز کو دیکھتے تو پورا پھر کر دیکھتے۔ کن انکھیوں سے نہ دیکھتے۔ نظر نیچی رکھتے۔ سلام کرنے میں ابتدا کرتے اور بلاضرورت کلام نہ فرماتے۔ گفتگو اول سے آخر تک نہایت جامع اور صاف ہوتی کہ ہر ہر لفظ موتیوں کی طرح جدا جدا ہوتا۔ آپؐ کے مزاج میں سختی نہ تھی۔ مخاطب کی اہانت نہ کرتے۔ کسی نعمت کو حقیر نہ جانتے۔ جب حق بات کی مخالفت ہوتی دیکھتے تو کوئی آپؐ کے غصے کی تاب نہ لا سکتا تھا۔ اور اس وقت تک غصہ نہ ٹلتا جب تک کہ امرِ حق کو غالب نہ کر لیتے۔ آپؐ نے اپنے نفس کے لئے کبھی انتقام نہیں لیا۔ آپؐ قہقہہ نہ لگاتے بلکہ تبسّم فرماتے۔ جو سواری میسّر آتی اس پر سوار ہو جاتے۔ گھوڑے، اونٹ، خچر، دراز گوش سب پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سواری کرتے۔ اپنے غلام یا دوسرے شخص کو اپنے پیچھے بٹھا لیتے۔ شہر کے پرلے کنارے پر مرضاء کی عیادت کرتے۔ فقیروں کے ساتھ بیٹھتے مساکین کو اپنے ساتھ کھلاتے۔ آپ کے پاس لونڈی غلام تھے جو آپ کھاتے وہی انہیں کھلاتے۔ صلہ رحم فرماتے۔ ہر قوم کے عزت والے کی عزت کرتے۔ کسی پر جفا نہ کرتے۔ عذر کرنے والے کا عذر قبول کر لیتے۔ آپ مزاح بھی فرماتے۔ لیکن اس میں سچ اور حق ہی ہوتا۔ مباح کھیل کو دیکھتے اور منع نہ کرتے۔ اپنے اصحابؓ کے باغات میں تشریف بھی لے جاتے۔ کسی مفلس کو اس کے افلاس کی وجہ سے حقیر نہ جانتے۔ دورانِ قتال آپؐ سے عرض کیا گیا کہ دشمنوں کے لئے لعنت کریں۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں رحمت کے لئے بھیجا گیا ہوں نہ کہ لعنت کے لئے۔ آپؐ نے اپنے ہاتھ سے کسی پر وار نہیں کرتے سوائے جہاد فی سبیل اللہ کے جب کبھی آپؐ کو دو باتوں کا اختیار دیا گیا تو آپؐ نے دونوں میں سے آسان تر کو پسند کیا بشرطیکہ اس میں قطع رحم یا گناہ نہ ہو۔ آپ نے کبھی اپنی خوابگاہ پر عیب نہیں لگایا۔ اگر بچھونا ہے تو لیٹ رہے۔ نہ ہوا تو زمین پر ہی سو گئے۔ نہ آپ درشت خو تھے نہ سخت گو۔ نہ بازاروں میں چیختے نہ بدی کا بدلہ بدی سے دیتے تھے بلکہ معاف اور درگذر کرتے تھے۔ جب کوئی شخص آپ کو کسی کام کے لئے کھڑا کر لیتا تو آپؐ اس وقت تک ٹھہرے رہتے جب تک وہ آپ نہ چلا جاتا۔ جب صحابہؓ میں سے کسی کو ملتے تو پہلے مصافحہ کرتے اور پھر اس کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر مضبوط پکڑتے (محبت کے لئے)۔ جو تکیہ آپؐ کے نیچے ہوتا تھا، آنیوالے کے آگے اُسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکال کر پیش کرتے۔ اپنے دوستوں کی دلداری کے لئے ان کو ان کی کنیتوں سے بلاتے۔ اگر کسی کی کنیت نہ ہوتی تو اس کی کنیت آپ تجویز کرتے۔ جو شخص آپ سے محبت کرتا اس کو یہی گمان ہوتا کہ حضورؐ سب سے زیادہ مجھ ہی پر مہربان ہیں۔ آپ کی مجلس میں آوازیں بلند نہ ہوتی تھیں۔ جب آپ مجلس سے اٹھتے تو یہ فرماتے۔ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ ط الہٰی! ہم تجھے پاک یاد کرتے ہیں اور تیری حمد کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیرے آگے توبہ کرتا ہوں۔

آپ کم سخن، نرم گفتار تھے۔ آپ کا کلام جامع کلمات ہوتے آپ کی آواز بلند اور لہجہ نہایت اچھا تھا۔ سکوت بہت فرماتے بغیر ضرورت کے گفتگو نہ کرتے۔ نامعقول بات زبانِ پاک پر نہ لاتے۔ رضا اور غضب کی حالت میں ہمیشہ سچ ہی کہتے۔ اگر کسی سے کوئی بُرا لفظ سنتے تو اس سے منہ پھیر لیتے۔

کھانا کھانے لگتے تو بائیں زانو پر بیٹھتے اور داہنے کو کھڑا رکھتے اور اکڑوں بیٹھ کر بھی کھاتے اور فرماتے۔ خدا نے مجھ کو بندۂ شاکر بنایا ہے۔ سرکش لوگوں میں سے نہیں بنایا اور آپؐ بہت، گرم کھانا نہ کھاتے اور اپنے قریب سے کھاتے۔ بغیر چھنے جو کے آٹے کی روٹی کھایا کرتے۔ کبھی کھانے پر عیب نہ رکھتے۔ اچھا ہوا تو کھالیا ورنہ چھوڑ دیا۔ کھانا تکیہ لگا کر نہ کھاتے۔ کھانے اور پانی میں کبھی نہ پھونکتے۔ اور نہ برتن میں سانس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیتے۔ آپ کدو کو پسند کرتے اور گوشت بھی آپؐ کے نزدیک مرغوب کھانا تھا۔ فرماتے ۔ گوشت اہل دنیا اور اہل جنت دونوں کے کھانوں کا سردار ہے اور شانہ کا گوشت بڑے شوق سے کھاتے۔ اور فرماتے سب سالنوں سے عمدہ سالن سرکہ ہے۔ میدہ کی روٹی آپؐ نے ساری عمر نہیں دیکھی اور گیہوں کی روٹی دو وقت سیر ہوکر نہیں کھائی۔ خربزہ کے ہمراہ تر کھجور کھاتے اور کھجور کے ساتھ ککڑی بھی کھاتے۔ کھجور مکھن کے ساتھ بڑے خوش ہوکر کھاتے۔ جس مکان میں (جانداروں کی) تصویریں ہوتیں وہاں بیٹھ کر کھانا نہ کھاتے اور آپؐ باکرہ عورت سے بھی زیادہ حیادار تھے۔

کپڑوں میں جو میسر آتا پہن لیتے تھے۔ تہمد یا چادر یا کرتہ یا جُبّہ یا اور کچھ زیب تن فرماتے۔ اکثر لباس آپ کا سفید ہوتا۔ اور فرماتے تمام کپڑوں میں سفید کپڑے بہتر ہیں انہیں پہنو اور انہیں میں اپنے مُردوں کو کفن دو۔ آپ کا ایک چمڑے کا گدّا بھی تھا جس میں خرما کی چھال بھری ہوئی تھی۔ ایک کمل بھی تھا۔ آپ بوریئے پر بھی سوتے تھے۔ سرمبارک پر سیاہ عمامہ بھی باندھتے۔ ریشمی لباس نہ پہنتے اور تہمد ہمیشہ ٹخنوں سے اونچا رکھتے۔ جوتا پہنتے تو پہلے داہنا پاؤں ڈالتے اور اتارتے وقت بایاں پاؤں پہلے نکالتے۔ نجاشی بادشاہ نے آپؐ کی خدمت میں دو سیاہ رنگ کے موزے بھیجے تو حضورؐ نے پہنے۔ حضورؐ کا بڑھاپا صرف بیس بالوں کی سفیدی کا تھا۔ آپؐ بالوں میں مانگ نکالتے تھے۔ آپؐ کے بال مونڈھوں سے اونچے اور کانوں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیچے تھے۔ آپ چاندی کی انگوٹھی بھی پہنتے جس میں حبشی عقیق کا نگ تھا۔ اس میں محمد رسول اللہ کندہ کیا ہوا تھا۔

حضورؐ سب لوگوں سے بڑھ کر سخی اور جواد تھے۔ ماہِ رمضان میں تیز ہوا کی طرح ہوتے کہ کوئی چیز بغیر خیرات کئے نہ چھوڑتے۔ یعنی سخاوت میں تند ہوا کی مانند تھے۔ ایک دفعہ آپؐ کے پاس نوّے ہزار درہم (تقریباً پچاس ہزار روپیہ) آئے۔ آپؐ نے ایک بوریئے پر رکھ دیئے۔ پھر آپؐ نے کسی سائل سے عذر نہ کیا یہاں تک کہ سب ہی ختم ہو گئے۔ پھر ایک سائل آیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ میرے پاس اس وقت کچھ نہیں کہ تجھے دوں۔ تم میرے نام سے (ضرورت کی چیزیں) خرید لو۔ میں ادا کر دوں گا ایک شخص نے آپؐ سے سوال کیا تو اس کو اتنی بھیڑ بکریاں عطا کیں کہ دو پہاڑوں کے درمیان بھر جائیں۔ سچ ہے۔ اجود بالخیر من الریح المرسلہ۔ آپؐ ہوائے بارش سے بڑھ کر فیاض تھے۔

آپ سب لوگوں سے زیادہ بہادر تھے۔ جنگوں میں آپ دشمن کی صفوں کے قریب ہوتے۔ ہنگامہ کارزار گرم ہوتا تو صحابہؓ حضورؐ کی پناہ اور آڑ میں ہو جاتے۔ صحابہؓ میں بہادر وہ ہوتا جو لڑائی کے وقت حضورؐ کے قریب ہوتا۔ آپ اشجع الناس تھے۔ حنین میں دشمنوں نے آپ کو گھیر لیا تو تیروں کی بارش میں آگے بڑھتے اور فرماتے تھے۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

باوجود سید المرسلین ہونے کے تواضع میں بھی کسی سے پیچھے نہ تھے۔ مریضوں کی عیادت کرتے۔ جنازوں کے ساتھ جاتے۔ غلاموں کی دعوت منظور کرتے، پاپوش مبارک مرمت کرتے۔ کپڑوں میں پیوند لگاتے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر کا کام وغیرہ کرتے تھے۔ راہ گذرتے تو بچوں کو سلام کرتے تھے۔ ایک شخص کو آپ کے پاس لایا گیا تو وہ حضورؐ کی ہیبت سے کانپنے لگا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیوں ڈرتے ہو۔ میں بادشاہ نہیں ہوں۔ میں تو قریش میں ایک عورت کا بیٹا ہوں جو خشک گوشت کھایا کرتی تھی۔ صلی اللہ علیہ وسلم! (مستفاد از صحاح ستہ و دیگر کتب حدیث)

رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام

آپ کا نام محمدؐ ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ آپؐ کا خاص نام ہے جس کے معنی ہیں تعریف کیا گیا۔ باب تفعیل سے۔ بے شک کیا انبیاء اور کیا ان کی امتیں، سب کی زبان پر آپؐ کی تعریف رہی ہے۔ ذاتِ اقدس اسم بامسمّٰی ہے۔

احمدؐ۔ اس نام سے حضرت عیسٰی علیہ السلام نے آپؐ کی خوشخبری دی تھی۔ قرآنِ مجید میں آتا ہے۔ اِسْمُهٗ اَحْمَدُ کہ میرے بعد آنے والے آخری نبی کا نام احمدؐ ہے۔

عاقبؐ:۔ تمام رسولوں اور نبیوں کے عقب۔ آخر میں آنے والے گیا خاتم النبیین ہوئے۔ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا ہی نہیں ہوگا۔

ماحیؐ:۔ خدا کی وحی اور اس کی تائید و توفیق سے کفر اور شرک کو محو کرنے والے۔

حاشرؐ:۔ سب سے پہلے حضورؐ محشور ہونگے پھر ساری اولادِ آدم۔ تو

لہ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ۔ بنی اسرائیل پاتے ہیں اس (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو لکھا ہوا اپنے پاس تورات اور انجیل میں۔ (پ ۹ ع ۶)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ حشر خلائق کا سبب ہوتے۔

مقفی :- اس کے معنی بھی عاقب کے ہیں۔ سب کے پیچھے آنے والے

نبی التوبة :- یعنی آپ اپنی امت کیلئے ایسی توبہ لیکر آئے ہیں۔ کہ سچے دل سے جو خدا سے توبہ کریگا، خلوص سے معافی مانگ لے گا۔ خدا اس کے گناہ معاف کر دیگا۔ بخلاف اس کے پہلی امتوں کی توبہ قتل نفس سے تھی۔ جیسا قرآن میں بنی اسرائیل کے لئے آتا ہے۔ فَاقْتُلُوٓا اَنْفُسَكُمْ۔ پس حضورؐ الور بڑی آسان توبہ لانے والے ہیں۔

نبی الرحمة :- آپؐ رحمت للعالمین ہیں۔ جب تک آپ کی رسالت اور شریعت کے ماننے والے دنیا میں رہیں گے قیامت نہیں آئے گی۔ گویا عالم کا بقا آپ کی شریعت اور دین کے ساتھ مربوط ہے اور نیز پہلی امتوں کی مانند عذاب نہیں آئینگے۔ یہ صفت رحمت للعالمینی کی تمام اولادِ آدم میں صرف حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کو ہی ملی ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ مَنْ زَانَتْ بِهِ الْعُصُرُ

نبی الملحمة :- یعنی پیغمبر قتال۔ حضورؐ ست بھین کہنے والے نہیں تھے بلکہ اللہ کے دین اور اس کے احکام سے ٹکرانے والوں سے ٹکر لینے والے تھے اور قیامت تک حق اور باطل کی ٹکر۔ جہاد و قتال کو مشروع فرمانے والے۔ زور بازو سے اللہ کی راہ کو صاف کرنیوالے ہیں۔

اَلْحَاشِرُ الْعَاقِبُ الْمَاحِیْ بِبَعْثَتِهٖ ۔۔۔ عَنَّا الظَّلَامَ وَلَیْلُ الشِّرْكِ مُنْدَمِرٌ

لہ سب کا حشر آپ کے بعد ہوگا۔ آپ سب نبیوں کے بعد آئے ہیں۔ آپ اپنی بعثت سے اندھیروں کو ہم سے محو کرنیوالے ہیں۔ اور شرک کی رات (بعثت سے) مٹنے والی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاھد:۔ آپ قرآن کے منزل من اللہ ہونے کے شاہد ہیں۔ خدا کے سارے نازل کردہ سارے دینِ اسلام کے گواہ ہیں۔ آپ ہی کی برحق شہادت سے ہم تے سارے دین کی سچائی کی شہادت دی۔ صرف آپ ہی کے اقرارِ حق سے ہم قرآن اور حدیث پر ایمان لاتے اور ان کے مندرجات کے انوار سے راہِ ہدایت پائی۔ کتنا مرتبہ ہے جناب سیدالبشر صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ آپؐ اللہ کی توحید ـــ اللہ کے قرآن ـــ اللہ کے دین کے گواہ ہیں۔ یعنی آپؐ اللہ کے گواہ ہیں۔ نیز حشر میں آپ اپنی امت پر گواہ ہوں گے اور آپ کی امت امم سابقہ پر گواہ ہوگی۔ قرآن کہتا ہے۔ لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا۔ (پ۲، تم لوگوں (امم سابقہ) پر شاہد ہوگے۔ اور (تمہارا) رسولؐ تم پر شاہد ہوگا۔"

قاسم:۔ دینِ الٰہی تقسیم کرنیوالے۔ خود آپ ہی فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے۔ سوائے اس کے نہیں کہ میں (دین) تقسیم کرنے والا ہوں اور (دین کی سمجھ اور اس پر عمل کی توفیق) خدا عطا کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

سراج منیر:۔ چراغ روشن۔ یعنی آپ ہدایت کے روشن چراغ ہیں۔ آپ کی تبلیغ سے ہر قسم کے کفر و شرک اور ضلالت کے اندھیرے دور ہوگئے۔ ان ہی معنوں آپ نورِ ہدایت۔ سیدالبشر وصفی نور ہیں

صاحب لواء الحمد:۔ عرصۂ محشر میں آپ کے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور تمام اولین اور آخرین آپ کے جھنڈے تلے ہونگے۔ پس آپؐ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس جہان کے بھی سردار ہیں اور اِس جہان کے بھی سردار! سیدالکونین۔
سردارِ دو جہان — !

سیّد ولدِ آدم :۔ تمام اولاد آدم کے سردار۔ مرتبے کے لحاظ سے حضورؐ کے درجے کا نہ کوئی ہوا نہ ہوگا۔ بعد از خدا خلق میں آپؐ ہی بزرگ ہیں۔

صاحب المقام :۔ شفاعت کے مقام میں آپؐ ہی خدا کے اذن سے کھڑے ہوں گے۔ مقامِ محمود آپ ہی کے لئے مخصوص ہے۔ جب آپ اس مقام پر کھڑے ہونگے تو تمام اہلِ محشر کی زبان پر آپ کی تعریف ہوگی۔

خاتم النبیّین :۔ یعنی نبیوں کو ختم کرنے والے۔ اس طرح کہ پہلے نبی آتے تھے اور خدا کا پیغام پہنچا کر چلے جاتے تھے۔ جوں جوں زمانہ گذرتا تھا ان کی تعلیم صحیح نہیں رہتی تھی۔ اہل ہوا دین کو محرف مبدل کر دیتے تھے اور خدا کے صحیح احکام ناپید ہو جاتے تھے۔ جب دین اس طرح برباد ہو جاتا تھا تو خدا تعالےٰ اور نبی بھیج دیتا تھا جو لوگوں کی صحیح رہنمائی کرتا تھا اور از سرِ نَو خدائی احکام بندوں کو پہنچاتا تھا۔ یہاں تک کہ پیغمبر آخر الزماں صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ نے خدا کا دین — اسلام، دنیا کے آگے پیش کیا اور اس کی اساس و بنیاد کو خدا کی وحی اور تائید سے اتنا مستحکم اور اس قدر مضبوط کیا کہ قیامت تک اس کے ہلنے کا خدشہ نہ رہا۔ اسلام کے بگڑنے اور مٹنے کا ڈر نہ رہا۔ حضورؐ کے ہاتھوں خدا نے اس کو ایسا مکمل کیا کہ تکمیل کی سلامتی اور حفاظت کا تا نورِ نیّرین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذمہ لے لیا۔ پس نئے نبی کی ضرورت نہ رہی۔ رسالتِ محمدیہ کا مہر نیمروز تا روزِ تناد سر پر رہیگا۔ ایک لمحہ کے لئے نہ گہناتے گا۔ اس کی درخشانی اور تابانی میں ذرا فرق نہ آئیگا۔ کتنا مرتبہ ہے رحمتِ عالم کا کہ آپؐ کی نبوت سارے جہان کے لئے، بحر و بر کے لئے، مشرق اور مغرب کے لئے، جنوں اور انسانوں کے لئے، اور پھر یہ کہ قیامت تک کے لئے کافی ہے۔ لہذا آپ خاتم النبینؐ ہوئے اور اپنے اس مقام میں منفرد ٹھہرے۔ اگرچہ حضورؐ کے بہت سے معجزے بھی ہیں جو دلیلِ نبوت ہیں لیکن کیا خود نبوت معجزہ نہیں ہے، جو مشعلِ ہدیٰ بن کر چودہ سو سال سے جل رہی ہے۔ اور رہتی دنیا تک جلتی رہے گی۔ زمانے کی "آندھیاں" اور "جھکڑ" اسے بجھا نہیں سکتے۔

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ
فَجَوْہَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ

حضورؐ اس سے پاک ہیں کہ آپ کی خوبیوں میں کوئی آپؐ کا شریک[۱] ہو، حسن کا جوہر جو آپ میں پایا جاتا ہے وہ غیر منقسم ہے یعنی درجات اور مراتب میں آپ کا مقام اتنا بلند ہے کہ کسی نبی مرسل کی وہاں تک رسائی نہیں ہو سکتی۔ باقی مخلوق کس شمار میں ہے۔

اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے

ایک دن حضرت عمر

[۱] آپ کی خوبیوں اور جوہر حسن میں آپ کا قول فعل، سنت اور حدیث بھی داخل ہے۔ اگر کسی نے حضورؐ کی حدیث کے خلاف دانستہ امتی کا قول مان لیا تو اس نے امتی کو آپ کی رسالت میں شریک کر لیا اور شرک فی الرسالت کرنیوالے کا حشر معلوم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہ تورات لے کر رحمتِ عالم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیٹھ کر پڑھنے لگے۔ یہ دیکھ کر حضورؐ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ حضرت عمرؓ نے جب آپؐ کو غصہ کی حالت میں پایا تو عرض کیا۔ میں خدا سے پناہ پکڑتا ہوں خدا کے اور اس کے رسول کے غضب سے۔ ہم راضی ہوتے اللہ کو رب، اسلام کو دین اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو نبی مان کر۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ بَدَا لَکُمْ مُوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْہُ وَتَرَکْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ وَلَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا وَّ اَدْرَکَ نُبُوَّتِیْ لَاتَّبَعَنِیْ۔ (مشکوٰۃ شریف)

"قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے۔ اگر ظاہر ہوتے تمہارے لئے موسیٰؑ (آج)، پھر پیروی کرتے تم ان کی اور چھوڑ دیتے تم مجھ کو۔ البتہ گمراہ ہوتے تم سیدھی راہ سے (سنو!) اگر حضرت موسےؑ (آج) زندہ ہوتے اور میری نبوت کو پاتے تو ضرور میری (ہی) پیروی کرتے۔"

حدیث اور سنّت کی اہمیت

کتنا بلند مقام ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ آپؐ کی نبوت کے سامنے کسی پیغمبر کی نبوت نہیں چل سکتی۔ بالفرض اگر خدا کے تمام پیغمبر آموجود ہوں تو سب پر حضرت سیدالمرسلینؐ کا اتباع واجب ہوگا۔ اس سے یہ بھی لازم آیا کہ حضورؐ کی حدیث کے مقابلہ میں امتیوں کے اقوال نہیں لینے چاہئیں۔ جب حضورؐ کے فرمان کے مقابلہ میں کسی پیغمبر کی بات بھی نہیں مانی جا سکتی، بلکہ اسکی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات ماننا گمراہ ہونا ہے تو حدیثِ مصطفےٰؐ کے مقابلہ میں اقوالِ رجال کو ماننا کس قدر گمراہی کا باعث ہو سکتا ہے۔ یہ ہے مقام سیدالکونینؐ کا اور قدر و قیمت آپؐ کے ارشاد کی! مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اتباعِ رسولؐ کی جستجو میں رہیں۔

سرکائنات تمام امّت پہ بھاری ہیں!

خدا تعالےٰ نے حضورؐ کا مقام اور مرتبہ بتانے کے لئے دو فرشتے بھیجے۔ حضورؐ بطحاء مکہ میں تھے کہ ان فرشتوں نے آپسمیں کہا کہ آؤ حضورؐ کو تولیں۔ ترازو لگ گئی اور حضورؐ کو ایک پلڑے میں بٹھا دیا گیا۔ آپؐ کو ایک آدمی کے ساتھ تولا۔ آپ بھاری ہوتے۔ پھر آپؐ کو دس آدمیوں کے ساتھ تولا۔ آپؐ بھاری ہوتے۔ پھر سو آدمیوں کے ساتھ تولا۔ پھر بھی آپؐ بھاری نکلے۔ پھر ہزار مردوں کیساتھ تولا۔ پھر بھی آپؐ غالب آتے۔ پھر ایک فرشتے نے دوسرے کو کہا۔ لَوْ وَزَنْتَهٗ بِاُمَّتِهٖ لَرَجَحَهَا ۔ اگر تو ان (محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کو ان کی ساری امت کے ساتھ تولے تو یہ اپنی تمام امت پر غالب آئیں گے۔" (یہ حدیث مشکوٰۃ شریف میں ہے)

سنت کو غالب رکھیں

خدا تعالےٰ نے حضورؐ کا وزن کرا کر سارے جہان پر غالب بتا کر امت کو متنبہ کیا کہ وہ حضورؐ کا مقام نگاہ رکھے۔ آپؐ کے جسم و جان — اقوال و افعال اور سنن و احادیث پر اپنی جان مال اور اولاد قربان کرے۔ ترازو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ایک پلڑے میں اگر حضورؐ کی سنت ہو اور دوسرے پلڑے میں ساری امت کے اقوال ہوں تو سنت کو وزنی اور غالب مان کر اپنائے اور عمل میں لاتے۔ دینی، مذہبی، اخلاقی، تمدنی معیشی معاشرتی زندگی میں، فرامینِ ختم الرسلؐ کو مقدم جاننے اور اس طرح آپؐ کے مقام کو پہنچاننے۔

سید العالمینؐ کی آواز کا ادب

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ (پ ۲۶ ع ۱۳)

مسلمانو! اپنی آوازوں کو پیغمبرؐ کی آواز سے اونچا نہ کرو اور ان کے ساتھ بہت زور سے بات نہ کرو۔ جیسے تم ایک سے ایک (آپس میں) زور زور سے بولا کرتے ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ (بے ادبیِ رسول کے سبب) تمہارے سب اعمال مِٹ جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

سارا جہان ایک طرف ارشادِ مصطفےٰؐ ایک طرف

ارشادِ خداوندی کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے حضورؐ کی مجلس کا ادب سکھایا ہے کہ دورانِ گفتگو حضورؐ کی آواز سے اپنی آواز کمالِ ادب سے پست رکھو۔ خبردار! اگر تمہاری آواز حضورؐ کی آواز سے اونچی ہوگئی تو بے ادبیٔ رسولؐ کے باعث

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے اعمال حبط اور برباد ہو جائیں گے۔ حج ہو، زکوٰۃ ہو، نماز ہو، روزہ ہو۔ سب مٹ جائیں گے۔ پھر کسقدر احتیاط کی ضرورت ہے کہ حضورؐ سے اپنی آواز بلند نہ ہو جائے۔ اور حضورؐ کا ادب بدستور ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ کہ حضورؐ کے فرامین سنن اور احادیث کے مقابلہ میں امتیوں کی آراء و اہوا پر ہرگز عمل نہ کریں کہ ایسا کرنا، آپؐ کی آواز پر امتیوں کی آواز کو اونچا کرنا ہے۔ خیریت اسی میں ہے کہ حضورؐ کا مقام پہچانیں اور ارشادِ مصطفویٰ کے آگے سر تسلیم خم کر دیں۔ سارا جہان ایک طرف اور ارشادِ مصطفےٰ ایک طرف ؎

مفروش عطرِ عقل بہندوئے زلفِ یار
کانجا ہزار نافہ مشکیں بہ نیم جو

مومن اور مسلمان ہونے کی شرط

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ (پ ۵ ع ۶)

پس قسم (مجھے) تیرے رب کی اے پیارے رسولؐ، نہیں ایمان لائیں گے یہاں تک کہ حاکم بدیں تجھ کو بیچ اس چیز کے کہ جھگڑا پڑے درمیان ان کے۔ پھر تیرے فیصلے سے اپنے جیوں میں دکھ بھی، تنگی نہ پائیں۔ اور (دل و جان سے) مان لیں"

فرمانِ رسول پر جان چھڑکیں	یعنی یہ کلمہ پڑھنے والے مسلمان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا دعویٰ کرنے والے۔ جب تک اپنے قضیوں، جھگڑوں، اور اختلافوں کو تیرے فیصلے، تیرے قول، تیری حدیث سے ختم نہ کرینگے، تیرا ارشاد سن کر ان کی جان میں جان نہ آئے گی۔ قال الرسول سے ان کا سامعہ تسلیم و رضا کے کوثر و تسنیم میں ڈوب نہ جائیگا۔ یہ اسلام کے دعویدار مسلمان نہیں! گویا ہر حال میں ــ فرمانِ رسولؐ پر جان چھڑکنا مسلمان ہونے کا ثبوت دینا ہے اور سنن اور احادیث سے اعراض کرنا ایمان سے بہرہ نہ پانا ہے۔ کیا شان ہے حبیبِ خدا اشرفِ انبیاء کی کہ ان کی فرمانبرداری معیارِ مسلمانی ہے۔

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّعَجَمٍ

وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں سردار دنیا اور آخرت کے، سردار جنوں اور انسانوں کے، سردار دونوں فریقوں ــ عرب اور عجم کے!

نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِيْ فَلَا اَحَدٌ
اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمٍ

ہمارے نبیؐ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے ہیں۔ پس کوئی ان سا سچا نہیں۔ نہیں اور ہاں کہنے میں!

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُم بِاِذنِ اللہِ

مٹا دیا مرے ساقی نے عالمِ مَن و تُو
پِلا کے مجھ کو مئے لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُو!

اس کتاب میں آپ ـــ رسولِ بحروبر، پیغمبرِ شرق و غرب، سیدِ العرب والعجم، صاحب لواء الحمد، شافعِ روزِ محشر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے لیل و نہار پیدائش سے لے کر وفات تک ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ قبلِ نبوت کے چالیس سال اپنے شہور و ایّام کی صباحت و ملاحت سے گرہ کشائے قلب و نگاہ ہیں اور بعدِ نبوت کے شموسِ آوانِ ظلمت ربائے جورِ جہاں ہیں۔ حیاتِ اطہر کا ہر لمحہ قندیلِ ہدیٰ بن کر دنیا کے چپّے چپّے پر ضو فگن ہے اور اپنی لمعہ فگنی میں جوں کا توں حسین اور ایمان افروز ہے۔

حضورؐ کی اعجازی زندگی

رسولِ کائنات کی زندگی ـــ اعجازی زندگی ہے کہ تیئس سال کے معمولی عرصہ میں زمین و آسمان کو بہالے جانے والے سیلابِ بلا کا مقابلہ کر کے عونِ الٰہی سے دینِ اسلام کو دنیا میں برپا کر دیا۔ جن تکلیفوں اور مصیبتوں سے حضورؐ دوچار رہتے، زندگی جن دشوار گزار، خطرناک اور مہلک راہوں سے گزری، ان کا تصوّر جب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے آتا ہے تو دل میں درد اُٹھتا ہے اور آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں کہ ہماری خیر خواہی کے لئے رؤف و رحیم ، ختمی مرتبتؐ ذات نے کس قدر غم سہا ، مصائب اٹھائے ادر قرآن اور اپنا کردار کہ عبارت ہے اِسلاَمؔ سے ، ہماری نجات کے لئے ہم کو وراثت میں دے گئے ۔ لیکن — آہ ! ہم سے

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

پھر اس خاک کے ڈھیر کو خواجۂ بدر و حنین صلے اللہ علیہ وسلم کی اعجازی زندگی — سیّدُ الکونینؐ پکار پکار کر کہہ رہی ہے

قُمْ بِاِذْنِ اللہ !

"خاک کے ڈھیر"! خدا کی توفیق سے اُٹھ! ہاں اُٹھ اور محبتِ رسولؐ سے آتش بجاں ہوکر کتاب و سنّت کی اشاعت کے نور سے گھر گھر میں اُجالا کر دے ؎

نغمہ پیدا ہو کہ یہ ہنگام خاموشی نہیں
ہے سحر کا آسماں خورشید سے مینا بدوش

ؔلہ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً ۔ میری طرف سے (لوگوں کو) پہنچا دو ۔ اگرچہ ایک حکم ہی ہو ۔ (مشکوٰۃ) وَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ ۔ جو یہاں عرفات میں ، موجود ہیں ، ان کا فرض ہے کہ جو حاضر نہیں ان کو میرا پیغام پہنچا دیں (متفق علیہ) نیز فرمایا ۔ خدا اس شخص کو ہرا بھرا رکھے جس نے سُنا مجھ سے کچھ (کلام ۔ پیغام حدیث) پھر پہنچا دیا اس کو (لوگوں تک) جوں کا توں "۔ (ترمذی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ وَصَلَّى
اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد صادق سیالکوٹی کی شہرہ آفاق تصنیف جن کا مطالعہ ہر ... ازحد ضروری ہے

ملنے کا پتہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور (۲)

صلوٰۃ الرسول

جمال مصطفےٰ

انوار التوحید

ریاض الاخلاق

سید الکونین

خطبہ رحمۃ للعالمین

ضرب حدیث

اعجاز حدیث

قرآنی شمعیں

اصلاح معاشرہ

مسلمان کا سفر آخرت

عالم عقبےٰ

سبیل الرسول

حزب الرسول

حج مسنون

رحمت عالم کی کہانیاں

انوار الزکوٰۃ

صد احادیث
اعمال صالحہ کے انعامات

تجلیات رمضان

عبادات مصطفےٰ

سرور دو عالم کا سفر آخرت

شان العالمین

ساقی کوثر

نماز جنازہ

بستان الاربعین

مقام والدین

بیاض الاربعین

قندیل حج

ارشادات شیخ عبدالقادر جیلانی

نماز مقبول
نوافل نماز

مرأۃ النساء

قرآن اور احادیث کے نورانی احکام

ملنے کا پتہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان ۳۲۱۸۱۵ ● مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ فون ۲۱۵۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُردو زبان میں بخاری شریف کی سب سے بڑی شرح

تیسیر الباری شرح صحیح بخاری شریف

"از علامہ وحید الزمان" (۸ جلدوں میں مکمل ترجمہ و تشریح)
نئے سرے سے اغلاط کی تصحیح کے بعد منفرد ایڈیشن، ہر حدیث کی شرح معتبر شروحات مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے لکھی گئی ہے، نہایت عمدہ دیدہ زیب کاغذ، دلآویز طباعت، ریگزین کی سنہری ڈائی دار جلدیں، ہدیہ نہایت مناسب، شائع ہو چکی ہے آج ہی طلب فرمائیں

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اُردو بازار، لاہور ۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جدید مطبوعات

اسلام کی عظمت و رفعت ثابت کرنے والی انمول تصانیف

لاجواب کتب

باذوق قارئین کیلئے

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور

اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور

مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ لاہور

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

NOMANI KITAB KHANA Haq Street, Urdu Bazar, Lahore.